

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ اسلامیہ  
پبلیشرز  
۵۶-۸

کتاب "ح"

# لغات العربیہ

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

پبلیشرز و تصحیح و اضافہ لغات و سعی بالاکلام

بانتظام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

نہاد

حکایت  
مداد  
توں کی  
پڑنے کا

سازگار  
کے  
میرزا  
کا  
سازگار

سازگار  
کا  
سازگار  
کا  
سازگار



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# کتاب الحار

کتاب الحار

حروف تہجی میں سے چھٹا حرف ہے اور حساب محل میں اس کا  
دراثر ہے۔ اور اصطلاح علم حدیث میں «ح» اشارہ ہے  
کون کی طرف، یعنی ایک سند سے دوسری سند کی طرف منتقل  
ہونے کا۔

## باب الحار مع الالف

حائز۔ اونٹ کو ڈانسنے کے وقت کہتے ہیں۔

لاحاء و لا ساء۔ ایک مثل ہے، یعنی نہ اچھا نہ بُرا

رہے عورت۔

حاجاء۔ بالثین بکروں کو بلا اپانی پینے کے لئے،

انہا۔ ایک کانٹے دار درخت ہے۔

## باب الحار مع الباء

حباب۔ حمت کرنا، دوستی کرنا، جیسے حباب ہے۔

حباب۔ دوستی ظاہر کرنا۔

حباب۔ دانہ۔

حباب۔ کھیت میں دانہ آجانا۔

حباب اور حباب۔ دوستی۔

حباب۔ ایک دوسرے سے دوستی رکھنا۔

حباب۔ پسند کرنا، اچھا جانا  
حباب۔ شبنم، پانی کا حباب جو اوپر اٹھتا ہے۔ جیسے  
حباب ہے۔

و یقتد عن مثل حباب الغمام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم جس طرح بارش کے اولے ہوتے ہیں اس طرح سنتے تھے، یعنی

آپ کے ذمہ ان مبارک اولوں کی طرح صاف اور جگہ اترتے۔

یُلْقَى إِلَيْهِمُ الْحَبُوبُ۔ ان کی طرف مٹی کے ڈھیلے پھینکتے

تھے۔

یَعْبُدُ طَعَاهُمْ إِلَى الرَّشِيحِ مِثْلَ حَبَابِ الْمَسْكِ، یعنی

کا کھانا ایک پسینہ بو کر نکلے گا، جیسے مسک کے دانے ہوتے ہیں۔

یعنی خوشبودار، اس میں بدبو نہ ہوگی، جیسے دنیا کے پاجانہ اور

پیشاب میں ہوتی ہے)

طَرَتْ بِعَبَابِهَا وَفَرَّتْ بِحَبَابِهَا۔ یہ حضرت علی رضی

حضرت ابو بکر صدیق رضی عنہما کی تعریف میں کہا، تم تو اسلام کے عالی

مرتبہ تک اُڑ گئے اور تم نے اسلام کا صاف اور پاک پانی پیا۔

اسلام کا جہاں گرا اور غاص پانی تھا وہاں تک پہنچ گئے۔

أَحْبَابُ شَيْطَانٍ۔ حباب تو شیطان کو کہتے ہیں (اور

سانپ کو بھی کہتے ہیں، اس لئے آنحضرت نے اس نام کو گروہ سمجھا)





حتیٰ اجسنتہ ذکنتہم صعدہ یہاں تک کہ میری محبت  
 اس کو گھیر لیتی ہو اور میرے حکموں کے سوا وہ کسی کا حکم نہیں سنتا۔  
 اس کا ہنسا میں ہوتا ہوں اور اس کا دیکھنا میں اس کا ہاتھ میں لینی  
 وہ میری ابد اور دنیا میں ایسا غرق ہو جائے کہ سولے کیسے نہ  
 وہ کچھ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ وہ میدان کرتا ہے۔

أحببت القید۔ میں خواب میں یہ دیکھتا کہ پاؤں میں ٹہری  
 پڑی ہو پسند کرتا ہوں کہوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ آدمی شرف  
 کے حکموں پر چلے گا، گناہوں سے باز رہے گا۔ اور گئے میں طوق دیکھنا  
 پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ دو زنجیوں کا تمغہ ہے۔

فما أحببت إلا ما رآته في الآخرة من الدنيا. جو کو حکومت  
 اور ریاست اسی دن پسند آئی۔

ثم حبيب إليه الخلاء. پھر آپ کو تنہائی (خلوت) اچھی  
 لگنے لگی (یہ نبوت سے پہلے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ راز تھا کہ دنیا  
 کے تعلقات اور فتنوں و ایات سے دل پھر جائے اور نہ اکی محبت  
 دل بھر جائے۔)

حبيب الخلاء والفصل. آپ شیرینی اور شہد کو پسند  
 کرتے تھے۔

كان يحب الخلاء البار. آپ میٹھی سر کو پسند کرتے تھے  
 المؤمن حاد حبيب الخلاء. مؤمن شہریں پڑھیں جن کو  
 پسند کرتا ہے

عابا في الدنيا لجمعها عليه. وفصل قاله. اور وہ شخص  
 جنوں نے فالص خدا کے لئے ایک دوست کے سے محبت رکھی، اسی  
 محبت پر اکٹھا ہوئے اور اسی محبت پر جدا ہوئے (یعنی مانع و  
 غائب ایک دوست کے دوست رہے، نہ یہ کہ منہ پر دوستی  
 اور پیٹھ پیچھے کچھ نہیں)۔

لقد كنت للميتا بين مثل النكاح. جب کسی مرد اور عورت  
 میں محبت ہو تو ان دونوں کی محبت بڑھانے کے لئے ہم نے  
 نکاح سے بہتر کوئی بات نہیں دیکھی (نکاح سے عشق اور زیادہ  
 ہو جاتا ہے اور زنا سے دشمنی پیدا ہوتی ہے)۔

میں اس سے محبت رکھ۔  
 اَلَا لَآئِي اِحْبَابِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ دَمِيْرٌ مِّنْ اِيْتِ  
 کے لئے کوئی سالن نہیں جو، صرف یہ ہے کہ میں اللہ اور اس کے  
 رسول سے محبت رکھتا ہوں۔

آپ نے پسند فرمایا الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحْبَبَ. آدمی دنیا  
 کے دن اسی کے ساتھ ہوگا، جس سے محبت رکھے۔  
 اِنِّيْ اَحْبَبُهَا وَاَحْبَبُ مَنْ اَحْبَبْتُهُ. میں اس سے  
 (یعنی امام حسنؑ) سے محبت رکھتا ہوں، یا اللہ تو مجھے اس سے  
 محبت رکھے، اور جو کوئی اس سے محبت رکھے، اس سے بھی محبت رکھے  
 (یعنی اللہ، امام عالی مقام کے ساتھ محبت رکھنے سے آدمی صلا  
 کا محبوب بن جاتا ہے)۔

اَلَمْ تَرَ اَنِّيْ اَحْبَبُ الْاَلْحَادِثِ. اللہ تم کو اس سے زیادہ  
 کوئی چیز پسند نہیں ہے کہ اس کی تعریف کی جائے (اس نے اپنے  
 بندوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کی ثنا اور صفت کریں اس  
 کو کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے)۔

فَمَا كَانَ رَجُلًا وَمَا وَدَّ اَنَّ اُمَّ اَيْمَنَ. پھر یہ بیان  
 کیا کہ آنحضرتؐ کو ائمہ امین اور ان کے فرزند (سامع) سے  
 محبت تھی۔

اِذَا اَبْتَلَيْتَ عِبْدِيْ بِحَلِيْمَةِ نَبِيِّكُمْ صَبَّابًا. جب میرا  
 سے کوئی اس کی آنکھیں لے کر (اندھا کر کے) آؤ گا، پھر وہ  
 کرے۔

اِذَا اَحْبَبَ رِقَابِيْ. جب مجھ سے لانا پسند کرے (یعنی  
 دوست کو)۔

اِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ. تو قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا  
 سے محبت رکھتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ درجہ اور  
 میں اس کے برابر ہوگا)۔

عَلَا مَرَّةٌ حُبِّ الدُّنْيَا. اللہ کی محبت کی نشانی (یعنی اللہ کی  
 دوست بندے کے ساتھ یا بندے کی محبت اللہ کے ساتھ یا بندوں  
 کی محبت ایک دوست کے ساتھ جو فالص خدا کے لئے ہو)۔

لے داتے  
 بت کے  
 جو ہم سے  
 سب سے  
 ن سے محبت  
 اور عبادت  
 یہ محبت  
 ہے کہ محبت  
 و سلام کیا  
 بعضوں  
 جب کوئی  
 غار کھو  
 لفظ نہیں  
 کی محبت  
 ہے اللہ کی  
 اَلْحَقِ  
 اہ میں محبت  
 (اور رسول  
 یہ نہیں  
 بت تو اور  
 یا گیا  
 و و  
 سال  
 لوگوں  
 بت رکھتا

اسا لک حبتک و حب من یحبک یا اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کیا نبی محبت جو کو عنایت فرما۔ یعنی یہ کہ تو مجھ سے محبت کرنے لگے یا میں تجھ سے محبت کرنے لگوں اسی طرح حب من یحبک کے بھی دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔

حَتَّىٰ تَحَابُّوا اِنَّ اِمْرَانَ کَانَ مِنْ دُورٍ مِّنْ دُورٍ  
حَتَّىٰ حُبَّ الرَّحْمٰنِ مَتَّحِبًا لِنَفْسِهِ اَدَامِی کَا اِیْمَانٍ  
اِس وقت تک کامل نہیں ہوتا، جب تک اپنے بھائی مسلمان کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو (یعنی مال اور عزت اور آبرو، دین و دنیا کی بھلائی کا، جیسے اپنے لئے خواہناں ہوا) ویسا ہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی چاہے اس کا خیر خواہ ہے اگر اپنے مسلمان بھائی کا اپنے برابر خیر خواہ نہ ہو تو ایمان کامل نہیں ہے اور جو کہیں مسلمان بھائی کا بدخواہ ہو اس سے حدیث تو پھر تو ایمان ہی سے گیا اگر را۔ خدا اپنی پناہ میں لے لے۔

بَلَّغُوا بَنُوْنَ بَجَلًا لَّیْلِ۔ جو لوگ میرے جلال اور بزرگی پر نظر ڈال کر آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں (یعنی خدا کے لئے محبت رکھتے ہیں نہ کہ کسی دنیوی غرض سے)۔

بِجَعَلُوْا اَیْمَانًا مِّنْ نَّفْسِهِمْ فَعَالَ مِّنْ نَّفْسِهِمْ  
اِنَّ سِجِّیۡتَهُ اللّٰهُ مَعَا بَرَدَمۡ لَیۡ کَیۡلَیۡکُمۡ اَسْمٰحَتۡہُمۡ کَ وِصُوۡسِ  
بچا ہوا پانی اپنے بدنوں پر پھیرنے لگے (اس طرح اظہار محبت کیا) آپ نے فرمایا، جس کو یہ اچھا لگا ہو کہ اللہ اُس سے محبت کرے تو وہ سچائی کو لازم کر لے (مطلب یہ ہے کہ صرف ظاہری تقسیم اور کریم سے اللہ کی محبت کا دہرہ نہیں ملے گا جب تک اللہ کے احکام پر عمل نہ کرے) ہمارے زمانہ میں بے وقوف لوگوں نے آنحضرتؐ کی محبت بس یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپ کا نام سنتا تو انگلیاں جو ملین میلاد شریف پڑھوایا۔ ولادت کے ذکر کے وقت کھڑے ہو گئے قبر شریف پر گئے تو قبر کو بوسہ دے لیا، وہاں پیشانی رگڑ دی۔ اور

ذکی سنت سے فرض ہے نہ فرض ہے بلکہ سنت پر چلنے والے سے عداوت رکھتے ہیں۔ اُس کو وہابی دشمن دین سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ کہاں سے کہاں ہو رہے۔ آنحضرتؐ نے اس حدیث میں صاف بتا دیا کہ ایسی ظاہری باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اگر اللہ اور رسولؐ کی محبت کا دعوے سے تو شریعت کی پیروی اختیار کرو۔ قُلْ اِنَّ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیۡ یُحِبِّکُمْ اللّٰہُ  
اَحَبُّ النِّسَاءِ فَاِطَیۡةٌ وَّ اَحَبُّ الرِّجَالِ ذُو جُنَّہَا اَحَبُّ  
کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں، اور مردوں میں اُن کے شوہر یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ (ایک روایت میں ہے کہ بیویوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں، اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

فَیُحِبُّوْنَ اَحَبَّہُمْ۔ جس نے عربوں سے محبت رکھی، اُس نے میری وجہ سے ان سے محبت رکھی (کیونکہ میں بھی عربی ہوں)۔

حَبۡبَةُ نَبِیِّ شَعَرٍ۔ دانہ بال میں (یہ ایک بے معنی کلام ہے) بنی اسرائیل نے شرارت اور تمسخر کی راہ سے اس کو کھنا شروع کیا، جب اُن کو حکم ہوا تھا کہ خِطۡةٌ کہتے ہوئے جاؤ۔

مَا مِنْ اَنْۢبِیَآءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّعْبَدَ لَہٗ فَمَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجۡبَةِ۔ ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت کی جانا پسند نہیں جو (یعنی ان دنوں میں عبادت کرنا اس کو بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ پسند ہے)۔

اَللّٰہُمَّ اِنِّتَیۡ یَا حَبِیۡبُ خَلَقْتَ الْاِنۡسَانَ یَا اللّٰہُمَّ تَرَبَّیۡ  
میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ پھر حضرت علیؑ آئے اور آپ کے ساتھ کھایا۔  
اس حدیث سے ردِ افض نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر

لے سونڈا اللہ! انسانوں کو اس حدیث میں غور کرنا چاہئے اور آپس کے حسد اور عداوت کو دور کرنا چاہئے اور نہ ان کے ایمان کی خیر نہیں ہے۔ ۱۷ منہ  
لے کر کہو نولود کر ڈالیں مسرار پر نہ ہو سنت نبی کی آشکار  
لیک دختر کا جو جوہر جوہر  
سے منور سے ملاحظہ فرمائیں  
گیارہویں غوث کی ہر سال میں  
ناک کٹ جاتی ہے سوداگر کا  
چوم لیویں انگلیاں ہر حال میں  
جا کے بازاروں سے غریبوں کو

ابو جہر  
ذوالحجہ  
معارف  
صاف ستار  
رسول کی  
قل ان  
نہا انھرت  
رم و رسول  
یکر بیول  
ل میں سا  
اس سے  
کا  
ی کا نام  
کنا تخریج  
فتنا میں  
یہ کسی  
جو  
کے

پر دلیل لی ہے۔ اور بعض متعصبین اہل سنت نے خواہ مخواہ اس حدیث کو موضوع بنانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ حاکم نے اس کو معراج کہا ہے۔ اور ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ آحِبِّ خَلْقِكَ کو مخالفت سے کیا واسطہ؟ غایۃ ائی الباب یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت صدیقِ اکبر سے اختلا جوں گے، مگر خلافت مسلمانوں کے مشورے سے قائم ہوتی ہے۔ اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خلیفہ سارے جہان کے مسلمانوں سے افضل ہو۔ (مترجم)

مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ لَا. جو شخص ہرے وقت جب زندگی سے ایوس ہو جائے، اللہ سے لٹاپند کرے، اللہ بھی اُس سے لٹاپند کرتا ہے۔

كَانَ يُحِبُّ مَوَاقِفَهُ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا كَرِهُوا مَرَّةً فِيهِ لَيْسِي ع. جس باب میں آپ کو کوئی خاص حکم نہ ہوتا، تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے (بعضوں نے کہا یہ امر ابتدائی زمانہ اسلام میں تھا جب آپ کو امید تھی کہ اہل کتاب مجھ پر ایمان لے آئیں گے جب انھوں نے عناد اور مخالفت پر کمر باندھی، تو پھر آپ ہر باب میں ان کی مخالفت پسند کرنے لگے۔)

صَلَاةُ الرَّحِيمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ. نماز جوڑنے سے بیروزوں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ اِلَى مَنْ نَفْسِي. یا اللہ تیری محبت کو اُس سے بھی زیادہ ہو، جتنی مجھ کو اپنے نفس سے محبت ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا احَبَّ قَوْمًا ابْتَدَاَهُمْ. اللہ جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے ان کو آزما ہے۔ رافیتیں اور بلا تیں بھیج کر، اِذَا احَبَّ اللّٰهُ عِبْدًا اَتَمَّ لِيَصْمُرَهُمْ. جب اللہ

کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ کیونکہ وہ گناہ کرتا ہی نہیں، اگر کبھی شامتِ افس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے، تو فوراً استغفار کرتا اور استغفار سے اور زیادہ ترقی درجات اور محبت ہوتی ہے۔)

مَنْ اَدَّ عَلَىٰ مَجْتَبَتِهِ وَخَالَفَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهُوَ كَنَابِ وِ كِتَابِ اللّٰهِ يَكْفُرُ بِهِ. امام حسن بصری نے فرمایا، جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت کی سنت کے خلاف کرے وہ جھوٹا ہے اور اللہ کی کتاب اُس کو جھوٹا بتلاتی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعْجَلُ. جو نیک کام جلد کیا جائے، اللہ اُس کو پسند کرتا ہے۔

لَا تَرَوْنَ مَا يُحِبُّوْنَ حَتّٰى تَخْتَلِفَ بَنُو فُلَانٍ. تم جو پسند کرنے ہو (یعنی امام ہدیٰ کا منکنا) وہ اُس وقت تک

تیکو گتیک کہ فلاں کی (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ) اولاد میں اختلاف نہ ہو جب ان میں اختلاف ہوگا، ان کی حکومت جاتی رہے گی تو سفیانی پیدا ہوگا پھر امام ہدیٰ ۲ ظاہر ہوں گے۔)

حُبٌّ عَلٰى حَسَنَةٍ لَا يَمُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ. حضرت علی سے محبت رکھنا ایسی نیک ہے، جس کے ہونے کوئی گناہ ضرور نہ لگے گا۔

وَبَعْضُ عَالِي سُنَّةٍ لَا يَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ. یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بعض رکھنا ایسا گناہ ہے جس کے ہونے کوئی نیک کام نہ آئے گی و جمع البحرین میں ہے کہ یہ حدیث فریقین میں مشہور ہے، حالانکہ اہل سنت کی کتابوں میں حج کو یہ حدیث اس لفظ سے نہیں لی۔ البتہ اس کے معنی صحیح ہیں، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مَنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منافق محبت نہیں کرنے کا اور مؤمن ان سے بغض

کے ساتھ صحیح طور پر مشابہت ہے۔ اب اختلاف ہے اس میں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ اسی طرح اس میں اختلاف ہے کہ حضرت صدیقِ اکبر افضل ہیں یا حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ اکثر اہل سنت نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو افضل کہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اصول دین میں نہیں ہے نہ اس کا جاننا ضروری ہے نہ صحابہ میں کون کس سے افضل تھا۔ خواہ مخواہ متاخرین نے اس قسم کے بے ضرورت مسائل کو عنائد میں داخل کر دیا ہے کوئی افضل ہو گا تو وہ اللہ کے کیا فرض، اللہ کے نزدیک جو افضل ہے وہی افضل ہے۔ ۱۲ منہ

نہیں رکھنے کا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ:  
 مَنْ أَحَبَّ نَبِيَّ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ  
 أَبْغَضَنِي۔ یعنی جس نے علیؑ سے محبت رکھی، اس نے مجھ سے محبت  
 رکھی، اور جس نے علیؑ سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا  
 (اور ظاہر ہے کہ پیغمبر سے بغض رکھنے والا کافر ہے، اس کی کوئی  
 نیکی کام نہ آئے گی)۔

حَبَّانُ بْنُ مُنْقَلِبٍ مُشْهِرٌ صَاحِبِيٌّ مِنْ  
 حَبَشَةِ الرَّشَادِ۔ رائی۔

حجرتؐ۔ خوب کھا کر موتا ہوا۔ بد ہنسی سے پیٹ پھول جانا۔ عمر مونا  
 إِذَا لَمْ تَكُنْ حَبَّانِيًّا فَكُنْ مَضْجَاعِنَا كَمَا مَمُوتٌ بِتَوْمَرٍ  
 ہم پیٹ پھول کر اپنے بستروں پر نہیں مرتے، جیسے تروان کے  
 بیٹے مرتے ہیں یہ عبد اللہ بن زبیرؓ کا قول ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تروان  
 کے ناندان کی طرح ہم دنیا کے حرمین اور گھاسنے پیے والے، پیٹ  
 پر سے جان تسدق کرنے والے نہیں ہیں۔

حَبَّانِيٌّ۔ بمعنی نَعَمٌ یعنی اچھا ہے۔  
 حَبَّانِيٌّ۔ اچھا کرنا، نگین کرنا۔

حَبَّانِيٌّ اور حَبَّانِيٌّ اور حَبَّانِيٌّ۔ خوش کرنا، خوش ہونا، عیش کرنا  
 خِرَاطِيٌّ مَا فِيهِ أَمِنْ الْحَبَّانِيَّةُ وَالشُّرُوسِيَّةُ۔ پھر ہمیشہ  
 میں جو نعمت اور خوشی ہے اس کو دیکھئے گا۔

النَّسَاءُ مَحَبَّرَةٌ۔ عورت میں خوشی کی چیزیں۔  
 يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ حَبَّرٌ لَوْ وَسَبْرٌ  
 روزِخ سے ایک شخص باہر نکلے گا جس کا رنگ روپ، حسن و جمال  
 بالکل مٹ گیا ہوگا (شکل بگڑ گئی ہوگی)

حَبَّانِيٌّ مَا لَيْسَ بِأَكْبَرَ مِنْ حَبَّانِيٍّ أَوْ رَجُلٍ مِمَّنْ جَاءَتْ قُرْآنُ  
 سن رہے ہیں، تو میں خوب حمد کی سے (اچھی آواز بنا کر) اس کو  
 پڑھتا۔

مَا هَذَا النَّبِيُّ وَهَذَا الْعَبِيدُ وَهَذَا الْعَبِيدُ۔ (حضرت  
 عزیزؓ نے جب آنحضرتؐ سے سناچ کیا تو اپنے والد کو ایک عمدہ  
 جوڑا پہنایا، ان کے خوشبو لگائی اور ایک اونٹ نحر کیا۔ وراثت

میں تھے، جب ہوش آیا تو کہنے لگے، یہ نقشین چادر کسی؟ یہ خوشبو  
 کیسی؟ یہ شہر بالی کیسی؟  
 بُرْدٌ جَبَّانِيٌّ اور بُرْدٌ حَبَّانِيٌّ۔ نقشین بیلدار چادر (جو  
 یمن میں بنا کرتی تھی)؛

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا أَحْمِيرًا وَابْتَسَانِيَّ  
 شکر اللہ کا جس نے ہم کو خمیر کھلایا، اور خمیر پہنایا۔  
 حَيْثُ لَا أَلْبَسُ الْحَبَّانِيَّةَ۔ جب میں خمیر نہیں پہنتا تھا  
 (یعنی بیلدار نقش چادر میں کی)۔

رَأَيْتُ الشَّقِيَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ۔ میں نے سنا  
 سکندری کو نقش چادر کی طرح دیکھا۔

كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَبَّانِيَّةَ۔ آنحضرتؐ کو سب کپڑوں  
 میں پہننے کے لئے یمن کی نقش چادر بہت پسند تھی (کیونکہ وہ  
 میل خوری اور مضبوط ہوتی ہے)۔

أَحْبَبُ مَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا حَبَّانِيٌّ، یعنی عالم، مولوی، فاضل  
 سورۃ مائدہ کو سورۃ اخبار بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ اس میں خبر  
 کا لفظ آیا ہے۔ جیسے جریر شاعر کہتا ہے۔ لَا يَلْبَسُ إِلَّا حَبَّانِيَّةً  
 الاحباب میں یعنی دونوں وعدہ خلافت میں دونوں سورۃ مائدہ  
 نہیں پڑھتے جس کے شروع ہی میں عہد اور اقرار پور کر کے  
 حکم ہے)۔

حَبَّانِيٌّ الْأُمَّةُ۔ امت کے فاضل ابن عباسؓ کا لقب  
 (اسی طرح بَعْدُ الْأُمَّةُ یعنی علم کے دریاہ کعبہ الاحباب ایک  
 تابعی کا لقب ہے جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے تھے اور  
 ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں اسلام لائے تھے۔

إِنَّ الْحَبَّانِيَّ لَأَتَمُّوهُ هَكَذَا لَيْدًا نَبِيَّ آدَمَ حَبَّانِيٍّ  
 صحابہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ سکندری کو  
 خود دیکھ آئے تھے۔ اب اس کا شمار کرنا خواہ خواہ تھا اور بے وقوفی  
 بستہ یہ ممکن ہے کہ اس زمانہ میں وہ  
 جو۔ ۱۳ منہ۔

(ایک  
 ہو کر  
 کی شا  
 میں  
 اپنا بچ  
 چڑیا  
 ہے،  
 حیدر  
 کسی را  
 غریب  
 قاسم  
 ہے "نا  
 رسد  
 یحییٰ  
 دن ایک  
 کیا جائ  
 لا  
 رعایت  
 کیا ہے  
 کی جو  
 یمن  
 است تا  
 ح  
 تھے ہیں

ایک چڑیا ہے جو چکنے کے لئے بڑی بڑی زور نکل جاتی ہے (دبلی ہو کر آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مرجاتی ہے ان کے گناہوں کی شامت سے پانی نہیں برستا، بیچارے جانور بھی تباہ ہو جاتے ہیں جباری کو اردو میں سرفابت کہتے ہیں)۔  
 کُلُّ شَيْءٍ يَحْتَبِ وَلا يَأْكُلُ حَتَّىٰ الْحَبَّاسِيُّ بِهَرِّ مَا زُوْرُوْهُ  
 ساجھ بیچارا ہوتا ہے، یہاں تک کہ جباری کو بھی (رحملاً اگر وہ) حق چڑیا مشہور ہے۔ جب بھی اپنے بچے سے محبت کرتی ہے اس کو کھلاتی ہے، اڑنا سیکھاتی ہے)۔  
 مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُوْمِ  
 حَبْرَةَ - آنحضرت ۴ ہجرت کے بعد ایک نقشی چادر ڈالی گئی (آپ کی نعش کو اس سے چھپا دیا تھا)۔  
 كَلَّ دُونَ وَصِفِهِ تَحْمِيْدُ اللّٰغَاتِ - اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے سے الفاظ کو ان کو کتنا ہی آراستہ کیا جائے اور یہاں دیکھیے صیح الفاظ ہوں مگر اس کی تعریف ادا ہونا مشکل ہے (ماموشی از ثنائے تو حید ثنائے تست)۔  
 مَنْ عَذِيَ حَزِيْنًا كَيْسِي فِي الْمَوْقِفِ حَلَاةٌ يَحْبُوْهُ يَهَيَّا  
 حَبْرَةَ بھلا جو شخص کسی غمزہ کی تسلی کرے گا، اُس کو قیامت کے دن ایک جوڑا سپنا کر خوش کیا جائے گا۔ یا جوڑا سپنا کر وہ آرتے رہے گا۔  
 لَا بَأْسَ بِأَكْلِ الْحَبَّاسِيِّ جَابَرِي كَالْغَوْثِ كَمَا نَاجِحِ  
 (بے گناہی میں ملال ہے)۔  
 لَا يَجْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ إِلَّا مَا كَانَ مَحْبُوْرًا -  
 (بے گناہی میں وہی حرام کرتی ہے جو مجبور ہو (مجبور کو رادی نے پوچھا کہ کیا ہے؟ فرمایاں جو پالتی ہے یا دایہ جو نوکر رکھی جاتی ہے، یا کسی کو خریدی جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا مجبور یہاں یعنی مولود یعنی جس رضاعت کا علم ہو لوگ اس سے واقف ہوں اُن کے ساتھ ثابت ہوتی ہے)۔  
 حَبْرَةُ سِيَاهِي كُوْبِي كَهْتِي (یعنی روشنائی جس سے

محبور لا یا محبور لا یا محبور لا۔ دوات۔  
 حَبْرُ يَاحَبْرُ - بروکنا، قید کرنا، اللہ کی راہ میں وقت گزارا۔  
 اِنَّ خَالِدًا اَجَعَلَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتَدَ لِحَبْرَتِي سَبِيْلَ اللّٰهِ - خالد نے تو اپنے زہوں اور ہتھیاروں اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔  
 حَبْرَتٌ اور أَحْبَرْتُ رُوْمِ کے معنی میں نے وقف کر دیا اور حَبْرُ بِالضَّمِّ اسم مصدر ہے، یعنی مال وقف۔  
 لَا حَبْرَتِ بَعْدَكَ سُوْمَاةُ النِّسَاءِ - جب سورہ نسا آرتے چکی (عورتوں اور مردوں کے حقے مقرر ہو چکے) تو اب کوئی مال دار توں سے روکا نہیں جاسکتا (اب جاہلیت کی رسم نہیں چلی کہ سارا مال مرد لے لیتے تھے، عورتیں بیچاری محروم رہ جاتی تھیں یا عورتوں کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتے تھے)۔  
 حَبْرُ الْحَبْرُ وَالْحَبْرُ الْحَبْرُ (اے عمر ایسا کر کہ اصل باغ کو تو اپنی ملک میں روک رکھ اور اس کا ثمرہ دبیروہ) وقف کر دے (جس کا حجاب ہے کھائے)۔  
 ذَلِكَ حَبْرَتِي سَبِيْلَ اللّٰهِ - یہ اللہ کی راہ میں مجاہدین پر وقف کر دیا گیا ہے۔  
 جَاءَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِطْلَاقِ الْحَبْرِ - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سب روکی ہوئی چیزوں کے چھوڑ دینے کا حکم لے کر آئے (یعنی عرب لوگوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو پابندیاں کر رکھی تھیں۔ مثلاً سائبکسیر، حام وغیرہ پر کوئی سواری نہ کرے، بوجھ نہ لادے، آنحضرت نے تشریف لاکر یہ سب قیدیں اُڑا دیں، ہر طرح کی آزادی ملی)۔  
 لَا يَحْبُرُ دَرْكُمُ - تمہارے دودھ والے جانور کے زہ جائیں (یعنی چرنے پھرنے سے اس طرح کہ خواہ مخواہ ان جانوروں کو پکا کر زکوٰۃ کے تحصیل دار کے پاس لایا جائے)۔  
 وَلَكِنْ حَبْرَةُ أَحَابِسِ الْفَيْلِ - اس اونٹنی کو حرم میں جانے سے اسی خداوند نے روک دیا، جس نے ابرہہ کا بائستی

اب ہر  
 یہ خبر  
 درج  
 کتاب الحار  
 شامت  
 نے سنا  
 اللہ  
 کبر  
 لیکر  
 بولیں  
 میں  
 سورہ  
 پورا  
 کال  
 حباب  
 تھے اور  
 آدم  
 حکم  
 اور بے  
 پائی



روک دیا تھا۔ (جو کہ کوٹھالے آیا تھا)۔

إِنَّهُ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحَبَسِ۔ آنحضرت صلعم نے حضرت ابو عبیدہ کو ان لوگوں کے پاس بھیجا جو رپاڑہ ہونے کی وجہ سے ہرگ گئے تھے۔ (سواروں کے ساتھ نہیں چل سکے تھے)۔

ایک روایت میں علی الحبس ہے۔ اس صورت میں یہ مابین جمع ہوگی نہ کہ حبس کی کیونکہ فعل کی جمع فعل آتی ہے نہ کہ فعل۔

زمنشہری نے کہا یہ حبس ہے۔ بتجذیف بابہ معنی پیدل لوگ، کیونکہ وہ دیر میں چلنے کی وجہ سے سواروں کو روکے رہتے ہیں،

إِنَّ الْأَبِلَ عَمْرٍو حَبَسَ مَا جِئْتُمُ مِّنْهُ۔ اونٹ ڈبلے پتلے جانوروں میں۔ پیاس پر مہر کرنے والے ہیں، جتنا ان پر بوجھ ڈالا جائے وہ اٹھاتے ہیں۔ ایک روایت میں:

حَبْسٌ هُوَ جَوْجَجٌ هُوَ خَالِسٌ كِي، یعنی پیچھے رہ جانے والے (مطلب یہ ہے کہ پانی پیے میں جلدی نہیں کرتے)

أَيُّنَ حَبَسَ سَيْلٌ فَإِنَّهُ يُؤَمِّتُكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ نَارٌ نَفِيئٌ نَبْهًا أَعْنَقَ الْأَبِلَ بِيصْرَابِي سَيْلٌ كَاكُتْهَ كَمَا هِيَ

وہ زمانہ قریب ہے جب اس میں سے ایک آگ نکلے گی، جس سے نصری کے اونٹوں کی گردنیں دکھائی دیں گی۔

حبس۔ کڑوی یا پتھر کا روک (رکھ) جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور لوگ پانی پیے اور اپنے جانوروں کو پلانے کے لئے وہاں اکٹھا ہوتے ہیں بعضوں نے کہا حبس سئل ایک مقام کا نام ہے

جسے سلیم کی پتھر ملی زمین میں، بعضوں نے کہا یہ لفظ حبس سئل ہے۔

ذَاتُ حَبْسٍ كَمَا فِيهِ مَقَامٌ هُوَ۔

حبس ایک مقام ہے جہاں وہاں مسکین کے شہیدوں کی قبریں ہیں لعلھا محبستا۔ شاید متفقہ ہم کو روک رکھے گی (یعنی جن سے پاک ہونے تک)

مَا أَرَانِي إِلَّا جَابِلَسْتَكُمْ۔ میں سمجھتی ہوں کہ تم کو روک رکھوں گی

فَلَا يَبْعَثُ مُحَمَّدٌ - ایک اونٹ یا کھلا پھر اس کو روک

یعنی تیرا کہ اس کو ٹھہرا دیا۔

اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ۔ یا اللہ سورج کو میرے لئے روک کر

فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَا مَرَّتْ بِقَسْمَتِهِمْ فَجَعَلُوا

معلوم ہوا کہیں یہ سونا بچھو کر (اللہ کی یاد میں) حاضر ہو، اس لئے میں نے اس کے بانٹ دینے کا حکم دیا رز دنیا کا مال متاخر ہے

گانہ اس کا خیال آئے گا۔

إِنَّ أَحْبَابَ الْحَيِّ مَحْبُوسُونَ۔ مالدار لوگ بہشت میں جانے سے روک دیئے جاتے ہیں (کیونکہ ان سے حساب نہیں ہوگی۔ محتاج لوگ ان سے پہلے بے گناہ بہشت میں جا سکیں گے

حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ لِلَّهِ۔ انہوں نے اپنے تئیں اللہ کے لئے روک دیا (مراد اسباب لوگ ہیں جن کو نصاریٰ حبس رکھتے ہیں)۔

الْأَمْنُ حَبْسَةُ الْقُرْآنِ اب دوزخ میں دھماکا جن کو قرآن نے وہاں روک دیا ہے (یعنی قرآن کی رو سے ہم

کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے)۔

أَحْبَسَ بَوْلَهُ۔ اس کا پتیاں روک گیا، یا

أَحْبَسَ رُكُودًا كَمَا۔

أَمْرًا سَوَّلَ اللَّهُ لِعَلِّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرُ الْحَبْسِ۔ آنحضرت نے حبس کے پھر دینے کا حکم دیا (یعنی

اس مال کے دیدینے کا، جس کو جاہلیت کے زمانہ میں کافر کو روک رکھتے تھے اور وارثوں کو نہیں دیتے تھے)

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذُّلُوبِ الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَاءَ۔ میں ان گناہوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو دعا کو روک دیتے ہیں جن کی شامت کی وجہ سے دعا تک نہیں پہنچتی

امام زین العابدین نے فرمایا، وہ گناہ یہ ہیں۔ بدبختی، احتیاج، مسلمان بھائیوں سے نفاق کرنا، اذان کا جواب نہ دینا، نماز میں دیر کرنا یہاں تک کہ وقت گزر جائے۔

الذُّلُوبُ الَّتِي تَحْبِسُ عَيْثَ السَّمَاءِ۔ وہ گناہ جن سے باز رکھ جاتی ہے۔ (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان

پوں کیا ہے۔ حاکموں کا ظلم اور ستم، جھوٹی گواہی، اخلاقی فہماتہ  
 زکوٰۃ دینا، ظلم کی مدد کرنا، یعنی ظالم کی ملک، محتاجوں پر دل سخت  
 کر لینا، ان پر رحم نہ کرنا۔

اِحْتَبَسْتُ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ میں نے ایک گھوڑا اللہ  
 کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔

مِنْ اِحْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ جو کوئی اللہ کی راہ  
 میں ایک گھوڑا وقف کر دے (کہ مجاہدین اُس سے کام لیں) یا  
 اللہ کی راہ میں کسی ناکہ کو روکنے کے لئے اس گھوڑے سے کام لے  
 اَلْحَاكِمَاتُ مَحَابِسُ الْعَسَاكِرِ۔ ہم پوتنگدستی کی قیدوں  
 کے لاجا رکریا دیہ استسقام کی دُعا میں وارد ہے)

حَبَشٌ يٰ حَبَاشَةَ۔ جمع کرنا۔  
 حَبَشٌ۔ ایک قوم ہے جو کالے پوتے ہیں اس کو حَبَشَة بھی  
 کہتے ہیں۔ مفرد حَبَشِيٌّ ہے۔

اِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا اَلْاَحَابِيشَ۔ قریش نے آپ سے  
 لانے کے لئے متفرق قبیلوں کے لوگوں کو جمع کیا ہے (جھج میں ہر  
 قریشی قبیلہ قریش اور کانداز اور نزمیہ اور خزاعہ کے لوگ جو  
 بی بیہوش جمع ہوئے تھے اور انہوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم تم  
 کے مقابل سب ل کر ایک رہیں گے، جب تک رات تاریک اور  
 تاریک رہے اور حشری پہاڑ قائم رہے، اس وجہ سے ان لوگوں  
 کو احابیش کہنے لگے۔

نہا یہ میں ہے کہ احابیش قارہ کے چند قبیلے جو بنی لیبث  
 کے تھے، جب قریش سے وہ جنگ کر رہے تھے۔ بعضوں نے  
 اَلْحَابِيشَ جمع ہے اُحْبُوْشٌ يٰ اُحْبُوْشَةَ كَا، یعنی وہ  
 جس کے لوگ ایک قبیلے سے نہ ہوں۔

وَ اِنَّ عَبْدًا اِحْبَشِيًّا رَمِيَ تَمْرًا كُو اللّٰهُ سے ڈرنے اور حاکم  
 کی اطاعت کرنے کی وصیت کرنا ہولناک وہ حاکم  
 حشری غلام ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حشری غلام کی خلافت  
 کو روکو، کیونکہ خلافت شرعی بجز قریشی کے دوسرے ذات والے  
 نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر غلیفہ اپنا نائب کسی

حشری غلام کو بھی مقرر کرے، اور کہیں حاکم بنا کر بھیجے تو اُس کی اطاعت  
 کرو بغاوت اور سرکشی نہ کرو، کیونکہ یہ بغاوت و تحقیقت غلیفہ سے  
 بغاوت ہے۔

فِيْهِ فَنَحْ حَبَشِيٌّ۔ آپ کی انگوٹھی میں ایک نگینہ تھا حشر کا  
 (یعنی جزعاً یا عقیق کا جو تین اور حشر میں پیدا ہوتا ہے)۔

اِنَّهُ مَاتَ بِاِحْبَشِيٍّ۔ وہ حشر میں مر گئے۔ حشری بضم حا  
 دسکون با و کسرہ شین و تشدید یا۔ ایک مقام کا نام ہے کہ سے  
 قریب، اور جو تہری لے کہا وہ ایک پہاڑ ہے کہ کے نشیبی جانب  
 ہیں۔

تَوَلَّى رَجُلٌ صَبَا لِيٍّ مِّنَ الْحَبَشِ۔ ایک نیک نجات شخص  
 حشر کا رہنے والا گزر گیا۔

اَلْحَبَشِيَّةُ هَذِي الْبَحْرِيَّةُ۔ یہ حشری عورت کون بھی  
 سمندر والی یا کوئی اور قباۃ بنت ابی حشر ایک صحابیہ عورت  
 کا نام تھا۔ انہوں ہی نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث پوچھی  
 تھی۔ امام محمد باقر نے فرمایا ان کو سات برس تک استخاضہ رہا تھا  
 حَبْرٌ يٰ اَحْبُوْطًا۔ باطل ہونا، اکارت جانا۔

اِحْبَاطًا۔ باطل کرنا، ضائع کرنا۔  
 حَبْرًا۔ جانور کا پیٹ بہت کھانے سے بھول جانا اُس کے پیٹ  
 میں بہت کھانے سے درد ہونا۔

اِحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهُ۔ اللہ اس کے اعمال اکارت کر دے گا۔  
 اِنَّ وَمَا يَنْبَغُ التَّرْبِيْحُ مَا لَقِيَ حَبْرًا اَوْ نَلَمًا۔ ربيع  
 جو چارہ اگاتی ہے اس میں سے بعض چارہ جانور کو مار ڈالتا ہے،  
 پیٹ پھلا کر یا مار ڈالنے کے قریب کر دیتا ہے (ایک روایت میں  
 حَبْرًا ہے خائے مجھ سے، یعنی بے قرار کر کے)۔

حَوْثُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِمَّنْ اَنْ تَحْبَطَ عَمَلُهُ۔ بفتح یا باسیر علم سے  
 یا بکسرہ آبا ب ضرب سے، یعنی مسلمان کو اپنے اعمال کے تلف  
 ہو جانے کا ڈر۔

مَنْ تَرَكَ صَلَاةً اَوْ اَعْبَرَ حَبْرًا عَمَلَهُ۔ جس نے عمر کی نماز  
 چھوڑ دی، اُس کا عمل اکارت ہو جائے گا یعنی ثواب نہ ملے گا،

روک کر  
 بھوکو بڑا  
 س لے  
 متاخذ لے  
 بہشت میں  
 ناب نہیں  
 باد صحران  
 میں اللہ کے  
 میں راہ  
 ساری  
 کارو  
 یا  
 ستم  
 کم دیار  
 مانہ میں  
 اللہ  
 ما کو رو  
 ب سنج  
 نبی  
 اب نہ  
 وہ کنا  
 ن ہوں

یا کہنے کا۔ بعضوں نے کہا مراد وہ شخص ہے جو عصر کی فرصت کا اچھا کرے اور دو تکافر ہو جائے گا۔ اُس کے سارے اعمال خیر نہیں ہوں گے۔  
 اِنَّ عَامِرًا حَبِطًا عَسَلَهُ۔ عامر بن اروع کا عمل نیک ہو گیا۔  
 اور کیونکہ اُس نے خود اپنے آپ کو زنی کیا اور اسی زخم سے مر گیا  
 اَعُوذُ بِكَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحِطِّ لِلْاَعْمَالِ میں تیری  
 پیادہ مانگتا ہوں اُس گناہ سے جو نیک عملوں کو بے کار کر دے۔  
 اَحْبَطْتَ عَمَلَكَ۔ تو نے اپنا عمل نالغ کر دیا یعنی اپنی  
 قسم چھوٹی کی

حَبِطَ عَمَلِي۔ غصہ میں بھرا ہوا یا پست قدم، بڑے پیٹ والا۔  
 اِحْبَطًا۔ پیٹ چھو لیا  
 يَنْظُرُ مَحْبُطًا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ (گیا بچھ) غصہ میں  
 بھرا ہوا بہشت کے دروازے پر اٹکارے کا بہشت کے اندر جانے  
 سے رُک کر رہے گا۔

حَبِطٌ يٰ حَبِطُ يٰ حَبِطُ۔ گوز گانا، پادنا، ارنا۔  
 تَمَّي عَنْ لَوْنِ الْحَبِطِ اَنْ يُؤَخِّدَ فِي الصَّدَقَةِ زَكَاةً  
 میں لوان حبیط کچھور لینے سے آپ نے منع فرمایا (وہ ایک قسم کی روٹی  
 کچھور ہے۔ منسوب ہو ابن حبیق کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا۔  
 حَبِطٌ اور نَبِطٌ اور ذَوَاتُ الْعَبِطِ اور نَبَاتٌ  
 حبیطی یہ سب کچھور کی قسمیں ہیں۔

نَهَى عَنِ الْجَحْمِ وَسِوَعَدَقِ الْحَبِطِ (ابو حاتم نے کہا  
 جحہ سے اجمعی نے بیان کیا کہ امام مالک یہ حدیث بیان کرتے تھے  
 کہ زکوٰۃ کا تحصیل اور جحور اور مهران: الفارہ اور عذق بن حبیق  
 زکوٰۃ میں نہ لے۔ یہ سب کچھور کی خراب قسمیں ہیں۔

حَبِطَةٌ۔ پست قدم۔  
 كَانُوا يَحْكُمُونَ فِيهِ (قرآن میں جو آیا ہے وَتَأْتُونَ  
 فِي نَآوِيكُمْ الْمُنْكَرِ اس کی تفسیروں کی ہے) وہ مجلس میں  
 گوز مالتے تھے۔

حَبِطٌ۔ اندھا، مضبوط کرنا، اچھا بنانا، کاٹنا، ارنا۔  
 حَبِطٌ۔ راستہ۔

حَبِطٌ۔ حَبِطٌ کی جمع ہے راستے۔  
 اِنَّمَا كَانَتْ تُحْتَبِكُ حَتَّىٰ وُرِعَهَا فِي الصَّلَاةِ وَفِي سَائِرِ  
 عَالَمَتِهِ كَرْتِي كَيْ يَنْجِيْ اِبْنِيْ اِذَا رُكِنَا مِنْ مَضْبُوْبًا نَدْحَتِيْ تَعِيْنِيْ  
 لَا صَبْحَتْ خَيْرَ النَّاسِ نَفْسًا وَاِلَّا نَدْحَتِيْ رَسُوْلٌ  
 مِلِّيْكَ النَّاسِ فَوْقَ الْحَبَايَاكَ۔ عمرو بن مرہ نے آنحضرت  
 کی مدح میں کہا ہے، یعنی آپ اپنی ذات اور اپنے والد کے رُک  
 سے سب لوگوں سے بہتر ہیں اور آدمیوں کے خداوند کے رسول  
 ہیں، جو آسمان کے رستوں کے اوپر ہے۔

رَأْسُهُ حَبِطٌ يٰ شَعْرًا لَا حَبِطٌ حَبِطٌ۔ دجال کے بال  
 گھڑکی بال ٹوٹے ٹوٹے پیچیدہ ہوں گے جیسے تمہارا بالی پارٹی جو ہوا  
 سے پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں حَبِطٌ الشَّعْرُ ہے  
 معنی وہی ہیں۔

حَبِطٌ۔ رشی یا رسی سے باندھنا، بال میں پھانسا یا جان کھانا  
 حَبِطٌ۔ غصہ ہونا، عالم ہونا۔

كِتَابُ اللّٰهِ حَبِطٌ مَّسْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ  
 اللہ کی کتاب ایک رسی ہے یعنی نور ہے جو آسمان سے زمین تک  
 تنی ہوئی ہے (عرب لوگ نور کو رسی اور دھاگے سے تشبیہ دیتے ہیں  
 جیسے قرآن میں ہے خِيَطٌ اَبْيَضٌ مَّسْفُوْدٌ هَاكُنَا، یعنی نور کی دھاگہ  
 وَهُوَ حَبِطٌ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَه اللّٰهِ كِي مَضْبُوْبٌ رَسِيْ  
 اس کا عہد اور اقرار یا ہدایت کا نور یا عذاب سے امان ہے۔  
 عَلَيْكُمْ بِحَبِطِ اللّٰهِ تَمَّ اللّٰهِ كِي رَسِيْ (یعنی قرآن) کو تلاوت  
 ہو۔

وَبَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَبَالٌ۔ ہم میں اور ان لوگوں میں  
 چھوڑا اور اقراوات تھے۔

اسے پوری حدیث یوں ہے تَرَوُجًا عَاتِيًّا مَكَرًا رَجْمَ الْاَمَمِ عِدَانِي الْعِيْرَةَ حَتَّىٰ اِنَّ السَّقَطَ لَيَحْتَبِيْ مَحْبَطًا عَلِيًّا بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ لِمَا رُغِلَ فَيَقُوْلُ لَاحِيًا حَبِطًا  
 (ابو ای۔ مجمع البحرین) میں شادی کر دیکھو کہ میں قیامت میں تمہاری وجہ سے تمام امتوں سے زیادہ خدا والی امت کا پیغمبر ہوں گا یہاں تک کہ کچھ بچھو غصہ میں بھرا ہوا

فِي حَبْلِ جَوَامِرِكَ - تیری پناہ کی سرحد میں رعب کوئل  
 کی عادت تھی کہ ایک دوسرے کو ڈراتے رہتے، ان میں جب کوئی  
 سفر کرنے لگتا تو ہر ایک قبیلے کے سردار سے، جس کی سرحد سے  
 اس کو گزرنا ہوتا ایک اقرار کر لیتا اور اس کی وجہ سے جتنا اس  
 کی سرحد میں رہتا اس کو امن ملتا، اسی کو حبل جو امر کہتے۔  
 بآذَانِ حَبْلِ الشَّيْطَانِ - اسے مضبوطی والے (بعضوں نے کہا  
 حبل و الحبل ہے یعنی سخت قوت والے۔ مگر اہل حدیث کی روایت  
 میں ہے، ہائے مودہ سے)۔

انْفَضَّتْ لِي الْجِبَالُ - میرے سفر کرنے کے سامان سب  
 کٹے رہے (نہ تو شہ ہے نہ سواری) ایک روایت میں جبال ہے  
 پہاڑوں نے مجھ کو روک دیا، اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا۔  
 مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلِ الْاَسَا وَفَقْتُ عَلَيْهِ - میں نے راستے  
 کی کسی رتی نہیں چھوڑی جس پر نہ ٹھہرا اور بعضوں نے کہا کہ  
 میں جبال جیسے زمین میں جبال یعنی ریت کے ٹیلے۔  
 صَوْلًا عَلَى حَبْلِ - ہم ریت کے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔  
 وَجَعَلَ حَبْلُ الْمَسَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ رِثْتِ فِي مِيدَانِ طَبْطَبِ  
 ان کا راستہ اس نے سامنے رکھا (بعضوں نے کہا حبل مساة  
 ان کی صف: یا ان کا جمع ہو کر چلنا مراد ہے گویا ان کو ریت کے  
 ٹیلے تشبیہ دی)۔

كَلِمَاتُ اَنِي حَبْلًا مِنَ الْجِبَالِ اَرْضِي لَهَا جَبْرِيَتُكَ  
 میں سے کسی ٹیلے پر پہنچے، تو اس کی باگ ڈوبیلی کر دیتے۔  
 اَنْتَ تَرَى عَلَي حَبْلِ عَالِقِهِ - میں نے گردن کے اس تھا  
 ان پر چادر رہتی ہے اور بعضوں نے کہا حبل العالق مؤنث ہے  
 ان کے درمیان۔ بعضوں نے کہا وہ ایک رگ کا نام ہے جیسے،  
 (پیدا گردن کی رگ)۔

وَالنَّاسُ حَبَابُهُمْ فَلَا يُزَعُّ رَجُلٌ عَنْ حَبْلِ  
 لوگ صبح کو اپنی رسیاں لے کر نکلیں گے، اور ہر ایک  
 ان کی رسی ڈال کر اس کا الگ بن جائے گا (ایک نزد  
 الہم ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)۔

وَإِذَا نَجَّحْتُمْ بِيَاكُمُ الْكَيْدَ يَكْتُمُونَ، وَهَالِكِي  
 کے ٹیلے میں (ایک روایت میں جنادلہ اللہ لوع ہے یعنی موتی  
 کے گنبد (تھے)۔

حَبَائِلُ جَمْعُ حَبَالَةٍ كِي اَوْر حَبَالَةٌ جَمْعُ حَبْلِ كِي  
 اَلْوَكَّ عَلَى قَلْبِي نَوَاجِحٌ مُتَمَصِّلَةٌ بِحَبَائِلِ الْاِسْلَامِ  
 جو ان پکارتی ہوئی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آپ کے پاس آئے جو  
 اسلام کی رسیوں سے (عہدوں سے) جکڑی ہوئی تھیں۔  
 الْاِنْسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ - عورتیں شیطان کے جال ہیں  
 (پھندے ہیں جن سے وہ مردوں کو شکار کرتا ہے)۔

وَالْمُتَبَيِّنُونَ لَهُ الْجَبَائِلُ - اُن کے لئے جال بچاتے ہیں۔  
 (پھندے لگاتے ہیں) اِنْ نَا سَا مِنْ قَوْمِي يَحْتَمِلُوْنَ نَفْسًا  
 قِيَا ضَعْفًا وَتَهْمًا - میری قوم کے کچھ لوگ بچو کے لئے جال لگاتے  
 ہیں پھر (اس کو پھانس کر) کھاتے ہیں۔

وَمَا لَنَا طَعَامُ اِلَّا الْحَبْلَةُ وَرَقُ السَّمْرِ هَارِ  
 اس کھانے کو کچھ نہ تھا صرف بول کا پھل اور اس کے پتے تھے۔  
 نہا یہ میں ہے:

حَبْلَةُ سَمْرِ كَا پَهْلُ يُو لُو بِيْرِ كِي مُشَابِهٌ هُوَا هِي، بَعْضُوْنَ  
 کہا، جنگلی کانٹے دار درخت کا پھل۔ منہی الارب میں ہو کہ ہر طرح  
 کا درخت، طرح جنگلی کے بڑے درخت کو کہتے ہیں یعنی بول۔

مَا لَنَا طَعَامُ اِلَّا وَرَقُ الْحَبْلِ اَوْ الْحَبْلَةُ - ہمارے  
 پاس کھانے کو سوائے حبل یا حبلہ کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا یہ راوی  
 کا شک ہے کہ حبل کہا یا حبلہ - معنی وہی ہیں جو اور نزر چکے  
 اَلَسْتَ تَرَى مَعُو تَهَا وَحَبْلَتَهَا - کیا تو اس کی کوئیل  
 اور پھل نہیں چیرتا۔

وَالْكِنُّ تَوَلُّوا الْعَنْبَ وَالْحَبْلَةَ (انگور کے درخت کو کرا  
 مت کہو، لیکن عنب اور حبلہ کہو۔  
 حَبْلَةُ - انگور کی جڑ یا شاخ۔  
 لَمَّا خَرَجَ نُوْحٌ مِنَ السَّفِيْنَةِ عَرَسَ الْحَبْلَةَ - جب  
 حضرت نوح پیمبر کشتی سے نکلے، تو انگور کی سیل لگائی۔

فَقَدْ بَلَّيْتَيْنِ كَانَتْ لَمْ يَمُرْ رَجَبُ حَضْرَةِ نُوحٍ كَشْتِي سَه  
 نکلے تو ہوا ان گور کے دانے گم ہو گئے، جو ان کے پاس تو فرشتے نے  
 کہا، ان کو شیطان لے گیا۔  
 كَانَتْ لَهُ حَبَلَةٌ تَحْمِلُ كُرّاً ۱۔ ان کی ایک ہبل تھی انگو  
 کی، جس میں سے ایک کُر ان گور نکلتے (کُر ایک پیاز ہے اہل عراق کا  
 جورا ٹھنڈا یا ایسی آروب کا ہوتا ہے)۔

نَهَى عَنْ حَبْلِ الْحَبَلَةِ جِلِّ كَاطِلٍ بَحِيضٍ سَهِي سَهِي مَنَع  
 فرمایا یعنی کوئی اپنے اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے پیٹ  
 کے بچے کو بیچے، کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں کہ اس اونٹنی  
 کا بچہ پیدا بھی ہوتا ہو یا نہیں، پھر کیا معلوم وہ نہ ہوتی ہو یا وہ  
 اس کو بیچ نہا کے بیچے بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا جنبل الجبلہ  
 سے یہ مراد ہے کہ بیچ میں یہ میعاد مقرر کرے، جب تک وہ جنے پھر  
 اُس کا پیٹ کا بچہ جنے یہ میعاد مچھول ہے، اس لئے اس سے منع  
 فرمایا)۔

وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلِ بَيْتٍ كَرَادِيَةِ هِي  
 لَا حَتَّى يَعْزُ وَيَمْتَا حَبْلُ الْحَبَلَةِ رَجَبُ تَقَرُّ كَالْمَلِكِ  
 فتح ہوا تو مسلمانوں نے چاہا کہ اُس کو تقسیم کر لیں تو حضرت عمرؓ نے  
 فرمایا) یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہاں کی اولاد کی  
 اولاد بڑھی ہو کر جہاد نہ کرے (مطلب یہ ہے کہ تقسیم کو حضرت عمرؓ  
 نے جائز نہیں رکھا، ایسے مچھول امر بر اس کو معلق کر دیا)۔  
 إِنَّا مَجْتَمِعٌ الشَّعْبِ دَجَالُ كَيْ رَسِيُولٍ كِي طِرْح  
 چوٹیاں ہونے لگی۔

إِنَّهُ أَقْطَعُ مَجَاعَةٍ بَيْنَ مَرَأَتَيْ الْحَبَلِ ۱۔ آنحضرت صلعم  
 نے مجاہدین پر ہراہ کو خبل کا مقطع دیا (یہ ایک مقام ہے یا میں)  
 لَآ أَنْ يَأْتِيَا الْحَبْلَةَ ۱۔ اگر اپنی رتیاں لے کر جائے۔  
 وَ أَنْ تُؤَادَى الْحَبْلُ ۱۔ ماحہ عورتوں کے ساتھ حجاج کرنے  
 سے منع فرمایا (یعنی جو ماحہ عورتیں جہاد میں قید ہو کر آئیں، وہ  
 جب تک جنس نہیں ان سے حجاج کرنا منع ہے)؟  
 أُجْبَوْلَةُ ۱۔ جال، دام۔

فَوَجَدْنَا كَا فِي حِبَالِ اللَّهِ ۱۔ ہم نے اُس کو اللہ کی رتیلوں  
 میں جکڑا ہوا پایا (یعنی بہار)۔  
 مَا يُجَدُّ مِنَ الْمَسَلِ بَعْدَ الْإِسْتِيزَاءِ اِنْتَا ذَلِكِ  
 مِّنَ الْحَبَالِ ۱۔ استہرا کے بعد جو ذکر سے تری نکلے وہ شیطان  
 کے چمندوں میں سے ایک چندا ہے۔  
 الْإِمَامُ مَهْمَا دَوَّى عَنْهُ حَبَابٌ اِلسِي وَ جَوْوِي  
 امام شیطان کے چندے اور اُس کے لشکر والے دفع کے چلنے  
 ہیں۔

النِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ ۱۔ عورتیں شیطان کی ہمال ہیں  
 كَانَتْ لَهُ حَبَلَةٌ اَفْتَدَّرِي مَا الْحَبَلَةَ فَذُتْ لَآ فَالْ  
 اَلْكُرْمِ ۱۔ ان کے پاس ایک حبلہ تھا، تم جانتے ہو کہ حبلہ کیا  
 ہے؟ میں نے کہا نہیں! انھوں نے کہا ان گور۔

- حَبْلٌ ۱۔ پست قدم
- حَبْلٌ ۱۔ عالم، عقلمند، مکار۔
- حَبْوَلٌ ۱۔ آفت۔
- حَبِيلٌ ۱۔ شیر بہادر۔
- حَبِيلِيلٌ ۱۔ ایک کپڑا ہے جو ہر مہینہ کے بعد ندر ہو جاتا ہے۔
- حَبْنٌ يَاحُنُّ ۱۔ بھوڑوں کی بیماری، پیٹ کی ایک بیماری  
 جس کو استسقاہ زقی بھی کہتے ہیں۔

أَمُّ حَبِيْبِيْنِ ۱۔ ایک کپڑا ہے جس کا پیٹ بڑا ہوتا ہے، اگر کپڑا  
 آہٹین۔ جس کو عین کی بیماری ہو۔  
 سَأَى بِلَا سَلَا قَدَا خَرَجَ بَطْنُهُ فَقَالَ اَمُّ حَبِيْبِيْنِ  
 آنحضرت نے بلال کو دیکھا، ان کا پیٹ نکلا ہوا تھا۔ فرمایا، اَمُّ  
 حَبِيْبِيْنِ (یہ مزاح سے فرمایا)۔

إِنَّ زَعْلَاءَ أَحْبَبِنِ أَصَابَ إِمْرَأَةً فَجَلَدَتْهَا اِتْنَا ذَلِكِ  
 النَّحْلَةَ ۱۔ ایک شخص نے جس کو استسقاہ کی بیماری تھی (پیٹ میں  
 زرم ہو گیا تھا) ایک عورت سے زنا کیا، اس کو ایک کھجور کی شاخ  
 سے ارا (سو کوڑے اس لئے نہیں لگائے کہ کہیں مر نہ جائے)  
 ناوا ان تھا)۔

دوست  
 کہا نہیں  
 اور دور  
 بچے کا  
 ست پر  
 ارا ہے  
 بڑی کپڑا  
 افکار  
 کیا میں  
 سبکو  
 لگا ہے  
 ان  
 دیکھو  
 بولوں ہاں  
 ستم  
 سناؤ کہ  
 ہے جو  
 دستہ کا  
 آہ  
 سے اقتبا  
 آہ  
 آہ



تاریخ  
نماز الیک  
شیطان  
کے چلنے  
کے چلنے  
کے چلنے  
کے چلنے

نَجَّاهُ اللَّهُ حَبْنًا وَقَدْ آدَا أَيْكَ شَخْصٌ لَمْ يُدْكَارِ لِي  
دیر سے شخص نے پوچھا تو نے اس کو کھانے پر کسی کو بلایا تھا اس  
کا نہیں، وہ بولا تب تو اللہ اس کو تیرے پیٹ کا درم  
اور در بنائے۔

يُرْجَعُونَ رَبًّا حَبْنًا دُورِخِ كَيْ لُوكِ اُوپَرِ كَابِلَنْ بِلَا  
بچے کا بھاری اور پیٹ پھولے ہوئے کوٹیں گے۔  
لَا تَقْمَلُوا صَلَاةَ أُمَّ جَبِينِ۔ اُمِّ جَبِينِ كِي طَرَحِ نَاز  
تیرے پڑھو یعنی جلدی جلدی سے سجدے کر کے، جیسے کو آگھٹیں  
آئے۔

أَنَّ سَخَّصَ فِي كَرَمِ الْحَبُونِ۔ پھولے، پھنسی میں سے جو  
کے کپڑے پر لگ جائے وہ معاف ہو یعنی نماز کی حالت میں، تو  
(آگھٹنے ہوئی)۔

أَتَى بَرَجِلَ أَحَبِينَ۔ آنحضرت کے پاس ایک شخص آیا  
اس کو استسقا کی بیماری تھی۔

سَرِينِ كَيْ بَلِ جَلْنَا يَأْتِي بَابُؤنِ كَيْ بَلِ جَلْنَا جَيْسِي كَيْ  
سیرین کے بل چلنا یا آتھ پاؤں کے بل چلنا جیسے کچھ  
ہے۔

أَحْتَبَا۔ ایک کپڑے سے یا ہاتھوں سے اپنے پاؤں اور پیٹ  
پر لپیٹے جگر دینا اور عرب لوگوں کے پاس دیوار وغیرہ کچھ ٹیکنے  
تھی، تو وہ اس شکل سے بیٹھا کرتے۔ طبی نے کہا احتساب  
کر دوڑاں گھٹنے کھڑے کر کے لوے زمین پر لگا کر بیٹھے، اور  
تو پٹھالیوں پر ہوں۔

أَعْنِ أَحْتَبَا عَنِ تَوْبٍ وَ أَحْيَا۔ ایک کپڑے میں  
(کوٹ مار کر بیٹھنے) سے آپ نے منع فرمایا ہے دیر اس کو  
سب آدمی ایک ہی کپڑے پہنے ہو، کیونکہ بسا اوقات اس  
شکل جاتا ہے۔

أَنَّ مَحْتَبَا بَيْدَا مِيْنِ لَمْ اُنْ كُوْدِي كَهَا اِنِّ بِنْتِ  
بیکار کے ہوئے۔

أَحْتَبَا حَيْضَانَ الْعَرَبِ۔ احتباب۔ اہل عرب کی  
بیکاری (کیونکہ اکثر وہ لوگ جنگل میں رہتے ہیں وہاں دیوار)

ٹیک لینے کو نہیں ملتی تو اختیار کر لیتے ہیں  
نہي عَنِ الْحَبْوَةِ كَيْ مَرَّ الْجَمْعُ وَ الْاَمَامَةُ مَحْتَبِ  
جس کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہے ہوں اس وقت گوٹ مار کر بیٹھنے  
سے منع فرمایا چونکہ اس طرح بیٹھنے سے آدمی کو نیند آجاتی  
ہے۔

نَبِيٌّ فِي حَبْوَةٍ۔ اپنی عطا میں وہ نبی ہے (مشہور و نامور)  
فِي حَبْوَةٍ بِي جَمِ مِ، جو کتاب الحجر میں گزر چکی ہے،  
أَيُّنِ الْحَدِّ مَقَالَ عِنْدَ الْحَبَا (احنف سے جنگ میں  
پوچھا گیا، علم کہاں گیا، انہوں نے کہا علم جہاں ہوتا ہے یعنی  
عطا اور داد و دہش میں۔ مطلب یہ ہے کہ صلح کی حالت میں علم  
اچھی چیز ہے، جنگ میں علم کا کیا موقع ہے وہاں تو غصہ کام دیتا  
ہے۔

لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَشَاءِ وَالْفَجْرِ لَا تَوَهَّمُوا لَكُمْ  
جہاں۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا، عشا اور فجر کی جماعت میں حاضر  
ہونے کا جو ثواب ہے تو گھنٹوں یا سرین پر گھنٹے ہوئے آتے۔

نَكَحْتُ عَلَى مَهْدَايِ اَوْ حَبَا۔ میں نے ہر ایک کچھ عطیہ پر نکاح  
کیا۔

أَنَّ حَابَا خَيْرٌ مِّنْ زَاهِقِ۔ وہ تیر جو کمزوری سے نشان  
کے اس طرف گرتے، لیکن گھسٹتا ہوا وہاں تک پہنچ جاتے، اس  
تیر سے بہتر ہے جو نشانے کے پرے نکل جاتے (یہ ایک مثال ہے  
حاکم کی، ایک حاکم مسست اور ضعیف ہو مگر انصاف پسند ہو  
حق پر چلتا ہے، دوسرا حاکم قوی اور زور آور ہے مگر ظالم اور  
ناحق پسند تو پہلا حاکم دوسرے سے بہتر ہے۔ ابن اشیر نے کہا اگر  
تیر زمین پر گر کر نشان تک پہنچ جائے تو اس کو خازق اور ناسق  
کہیں گے۔ اگر زور کی وجہ سے نشان کے پرے نکل جائے تو اس کو  
زابق کہیں گے۔

كَانَ الْحَبْلُ الْخَالِيَّ۔ گویا وہ ایک بھاری بھر کم اونچا پہاڑ  
ہے۔

حَبِيٌّ يَأْحَبِيُّ۔ گاڑھا تہہ پر تہہ ابرا جو پہاڑ کی طرح پور ہوا

الاحبوت. کیا میں تجھ کو عطا نہ کروں۔

حبا بالضم والکسر عطیہ اور محبتی جمع ہے یعنی عطایا۔

فخکو الی الحبایا مجھ کو بخشش دلائی۔

بیع محابا لا۔ اصلی قیمت سے کم پر بیچنا۔

اعلاهم درجۃ و اقدبہم حیوۃ زوا سواد لیدی

علی۔ سب میں بلند درجے والے اور عالی منزلت والے وہ لوگ

ہیں جو میرے فرزند علی کی زیارت کریں گے۔

العقل حبا من اللہ والادب کلفة عقل اللہ

کا عطیہ ہے (اس میں کسب کو دخل نہیں) البتہ ادب تکلیف اٹھانے

سے حاصل ہوتا ہے

نہی عن الاختباء فی ثوب واحد۔ ایک کپڑے میں گھٹ

نا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

صلوۃ الحبوت۔ جعفر بن ابی طالب کی نماز کو کہتے ہیں۔

جمع البحرین میں ہے کہ اس کو صلوۃ الحبوتہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ

ایک عطیہ ہے پیغمبر صائب کا اور یہ نماز فریقین میں مشہور ہے میں

کتابوں شاید امامیہ کے نزدیک یہ نماز مشہور ہوگی مگر اہل سنت

کی کتابوں میں تو صحیح سند سے یہ نماز کہیں منقول نہیں ہے۔

### باب الحار مع التار

حٹ۔ گرنا، چیلنا، کھرچنا۔ جیسے حاک اور قشر ہے۔

تحات ورقۃ۔ جس کے پتے گر گئے ہوں۔

تحات عنہ ذنوبہ۔ اس کے گناہ جھڑ جائیں گے۔

حٹ عنہ قشرا۔ اس کا پوست چھیل ڈال۔

یحت عن خطیہ المدسما۔ اس کی ناک سے مٹی جھڑی ہوگی

وحتہم یا سعد! ان کو پھیر دے اے سعد!

فحتہ بعضا۔ لکڑی سے اس کو کڑیا (معلوم ہوا کہ تم

میں ہاتھ کو غبار لگنا ضروری ہے)۔

حتیہ۔ اس کو کھرچ ڈال۔

تحت الذنوب۔ نماز گناہوں کو جھاڑ دیتی ہے یا کھرچ

ڈالتی ہے (جمع البحرین میں ہے کہ «حت» پتھر یا لکڑی سے

کھرچنا اور قشر میں انگلیوں سے لٹا کر گنانا)

حتی۔ حرف جر ہے بمعنی الی اور کئی اور الای یعنی ہاتھ

غایت اور تعلیل اور استثنا کے لئے۔

فان الملائکۃ قلعتہ حتی وان کان انا لہ

شخص ہتھیار سے اپنے بھائی مسلمان کی طرف اشارہ کرے، گو

ازراہ تسخر ہی ہو، تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، گو اپنے

لگے بھائی کے ساتھ ایسا کرے (جب تک اس کو نہ چھوڑے)

لعتہا الملائکۃ حتی یصیہ فرشتے جمع تک اس پر لعنت

کرتے رہتے ہیں کیونکہ صبح ہو جائے پر پھر شوہر کو اس کی اذیت

نہیں رہتی اور نافرمانی کا زائد ختم ہو جاتا ہے۔

فما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی

نایتجا۔ آنحضرت ہوتے رہے اور پانی نہ ٹاپا یہاں تک کہ صبح ہو

آپ سوتے ہی رہے۔

اسلا غفرا لہ ما بینہ و بین الصلوۃ حتی یصلی

اس کے وہ گناہ جو اس نماز کے بعد دوسری نماز تک ہوں گے

و بخش دیئے جائیں گے (متراد صغیرہ گناہ ہیں)۔

حتی الجحدۃ و التاریرا کو زیر زبر اور پیش تینوں طرح

پڑھ سکتے ہیں۔

حتی اللقمۃ یا حتی اللقمۃ۔ دونوں طرح پڑھ سکتے

ہیں۔

فاخذنا عن بدای الوحی حتی دخل اهل الخیم

منازلہم۔ آپ نے شروع وحی سے لے کر وہاں تک کہ مالک

بیان کے جب بہتی لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں پہنچ جائیں

حتی جلس الی التبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے اذن لیا اور لڑائے یہاں تک کہ آنحضرت کے پاس آکر بیٹھے

فلم ندر الا خیرا حتی اصبحنا ما التشلایا

ہم نے تو صبح تک کوئی بات نہ دیکھی، خیریت رہی، وہ بخشنی کیا ہے

یعنی اس سے مراد وحی تھی یا کوئی عذاب؟ اگر وحی تھی تو وہ کس

کتاب الحار  
باب الحار مع التار  
کتاب الحار  
باب الحار مع التار  
کتاب الحار  
باب الحار مع التار



کو مت کھا

المَرْمَرِيَّ حَفْنَهُ مِنْ فَوْقِهِ آدَمِي كِي مَوْت اِوَرِ سَ اَجَانِي

ہے

اَلْبَيَانُ مَجْعُوعِي حَفْنَهُ مِنْ فَوْقِهِ نَامِرْدِي مَوْت اِوَرِ سَ اَجَانِي  
ہے اس کی نامردی اور احتیاط اس کو بچا نہیں سکتی؛

حَفْنَهَا تَحْمِلُ مَذَانٌ بِأَطْلَافِهَا بِه اِيك مِثْل هِے اِس وَت  
کہن جاتی ہے جب کوئی آدمی اپنی ہی سوز تدمیر سے بلا میں گھو جائے  
ہو اور تھا کہ ایک آدمی جنگل میں ٹھوکا تھا، کھانے کو کچھ نہ تھا، اتفاق  
سے ایک بکری لٹی گر چھری نہ مٹی، جس سے اُس کو کاشا، اتنے میں بکری  
نے اپنے کھروں سے زمین کریدی، اندر سے ایک چھری نکل آئی، اور  
اُس نے اسی چھری سے اُس کو کاٹ کر چٹ کیا۔

حَتَّانُ يَا حَتَّانُ۔ چلنا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جلد چلانا۔  
کھودنا۔ توجہ کرنا۔

حَوَاتِكُ پست قدم اور ایک شخص کا نام تھا

حَوَاتِي۔ شتر مرغ کا بچہ، ہر چھوٹی چیز۔  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُجُ فِي  
الْقَهْفَةِ وَعَلَيْهِ الْحَوَاتِكَةُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قہفہ میں  
چھوٹا عامہ باندھے ہوئے برآمد ہوتے۔

حَوَاتِكَةُ۔ عربوں کا چھوٹا عامہ دبعنوں نے کہا یہ سوبہ،  
حَوَاتِكُ كِي طَرَف، جو ایک شخص کا نام تھا، وہ ایسا ہی عامہ  
باندھا کرتا تھا)

وَعَلَيْهِ خَيْمَةٌ حَوَاتِكَةُ رَجُلٍ مَسْجُومٍ كِي اِيك رَوَايَت  
میں یہی ہے اور مشہور حَوَاتِكَةُ ہے اگر حَوَاتِكَةُ كِي رَوَايَت  
مصحح ہو تو اسی شخص کی طرف منسوب ہوگی۔ یعنی جو تک کی چادر  
آپ پر تھی۔

حَتَّعُ۔ فیصلہ کرنا لازم کرنا۔

الْوَتْرُ كَيْسٌ حَتِّمٌ۔ وتر واجب نہیں ہے (یعنی فرض نماز)  
کی طرح جبر سنت ہے،

اِنْ جَاءَتْ بِه اَسْمٌ اَحْتَمٌ۔ اگر اس کا پر کالہ بھنگ

پیدا ہوا۔

مِنْ اَكْلٍ وَحَتِّمٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص کھانا کھائے  
اور روٹیوں کے ریزے جو دسترخوان پر گریں ان کو بھی کھائے اور  
وہ بہشت میں جائے گا، کیونکہ اس نے روٹی کی عزت کی اور  
غیر وہ نہیں کیا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ روٹی کی عزت کرنے  
اور اسی لئے سنت ہے کہ اگر روٹی سامنے آجائے اور ابھی  
سالن نہ کھا گیا ہو تو روٹی کھا کر شروع کرے؛

حَتَّامَةٌ۔ روٹی کے ریزے جو خوال پر گریں۔  
حَاتِمٌ۔ ایک مشہور صحیحی شخص تھا۔ یعنی حاتم بن عبد اللہ  
بن سعد بن حشر، اس کی سخاوت ضرب الثقل ہے۔  
حَاتِنٌ۔ سخت ہونا۔

حَاتِنٌ۔ بہ معنی قرین، یعنی برابر والا، ہمسرا، جڑو، عرب  
لوگ کہتے ہیں؛

هُمَا حَاتِنَانِ مَعْنَى هُمَا سَيِّئَانِ دُونِي بَرَابَرِ الْوَالِدِ  
تَحَاتِنُوا۔ برابر برابر ہو گئے۔

أَخْتَنُكَ فُلَانٌ۔ کیا اس کا برابر والا فلاں شخص ہوگا؟  
حَاتِي۔ سینا مضبوط کرنا، بنا  
حَاتِي۔ بہت پیسے والا۔

اِنَّهُ اَعْطَا اَيَّامًا فَحَاتِيًا وَعَلَّةً تَمِينًا۔ آپ نے  
ایران کو گول کے ستودے اور گمی کی ایک گپی دی۔  
اَتَيْتُهُ لِيُرِدَ فِي مَحْتَوِيٍّ فَاِذَا فِيهِ حَاتِيٌّ مِثْلُ  
پس وہ فردان لایا جس پر مہر کی ہوئی تھی، دیکھا تو اس میں  
کے ستوتے؛

باب الحام مع الشار

حَشٌّ۔ ترغیب دینا، برا بھلا سمجھانا، اُجھارنا۔

حَتِيَّتٌ۔ جلد تیز۔

حَتَّانٌ۔ جلدی، ذرا سی نیند۔

فَهَذَا نَاحَتْ اَلْجَبَّازِ۔ ہم نے جلدی سے کھتیاڑی  
کری۔

زوجهائیں سچائی بہا۔ اس کا فائدہ مجھ کو اس بات کی

ترغیب دیتا ہے۔  
یَسْتَحْتَبِنَهَا۔ یہ کو اس پر برا نگینہ کرتا ہے۔ ایک روایت

میں یَسْتَحْتَبِنَهَا ہے۔  
اِسْتَحْتَبْتُ فِدَیِّیْ۔ میں نے اپنے گھوڑے کو چھیڑا۔

(اس کو ڈرو ڈرانا چاہا)  
حَتَّوَالسُّطَلَى۔ اوشنیوں کو تیز کرنا چاہا (صاحب مجمع

بہار سے اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے، انہوں نے تکلم میں،  
حَتَّ کے معنی کرکے رکھے ہیں اور اس میں یہ حدیث ذکر کی ہے

مَنْهُ بَعْضَا سِنِي أَخْفَبْتِ لِي دِيَارُكَ أَوَّكُ لَكِ لِي سَعِيدًا عَالَمًا لَمْ  
تَعْرِفْهُ هِيَ تَائِي فَوْقَانِي سَعِيدًا يَهْلِي كَرَجِكَا۔ اور لغت میں

حَتَّ کے معنی کر دینے کے نہیں آتے ہیں۔  
حَتَّوَالسُّطَلَى۔ یعنی حد تک برا نگینہ کرنا، مضطرب ہونا، طرد کرنا

سَعِيدًا حَتَّوَالسُّطَلَى مِنْ حَضْرَتِي تَحْتَنِي جِيسَ عَمَّنْ يَهْلِي  
دُورِوْنَ يَهْلِيوْنَ سَعِيدًا يَهْلِي

حَتَّوَالسُّطَلَى۔ جلد باز بخیل۔  
حَتَّوَالسُّطَلَى۔ پرٹ بڑا ہونا۔

لَا تَقْوُمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى حَتَّالَةٍ مِنَ النَّاسِ  
اس بات ان لوگوں پر قائم ہوگی جو آخر میں کوڑے گھرے کی طرح

ہوں گے (یعنی خراب بڑے لوگوں پر)  
سَمَّالَةٌ کہتے ہیں جو سے جھکے ہر خراب چیز کو

كَلِمَاتٌ إِذَا بَلَّغْتِ فِي حَتَّالَةٍ مِنَ النَّاسِ أَسْوَ  
حال ہوگا جب تو خراب کہنے لوگوں میں رہ جائے گا؟

أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَلْبِقَ فِي حَتَّالٍ مِنَ النَّاسِ مِنْ تِيرِي  
بہا ہوں اس سے کہ خراب بڑے لوگوں میں رہ جاؤں۔

وَأَوْحِي إِلَى طِفَالِ الْمَجْتَلَةِ۔ ان بچوں پر رحم کر  
اور ایسا زور نہیں لایا جیسا خدا نہیں لے رہا۔ احتال سے

ہے۔ یعنی مال کا اپنے بچہ کو اچھی طرح دودھ نہ پلانا، یہاں تک  
اس کا مال خراب ہو جائے، پیٹ بڑھ جائے۔

وَلَكِنْ حَتَّالَةٌ مِنَ النَّاسِ يَعْطِرُونَ زُؤَانَ قُبُورِنَا  
جسما تعیر الرانیة بزؤانها۔ چند خراب لوگ رہ جائیں گے، جو

ہماری قبروں کے زائریں پر ایسا عیب رکھیں گے، جیسے پھال عورت  
پر اس کی بدکاری کی وجہ سے عیب رکھتے ہیں۔

حَتَّو۔ اڑنا، پھینکا۔  
حَتَّوَالسُّطَلَى کے بھی وہی معنی ہیں۔

أَحْتَوَانِي وَجُودَ الْمَدَائِينِ التُّرَابِ غُرَشَانِيوْنَ جُودِي  
تقریباً زمینوں کے ٹمہ پر مٹی ڈالو (ان کو کچھ نہ رو بزرگ بچال رو

بعضوں نے کہ حقیقت مٹی ڈالنا مراد ہے،  
كَانَ يَحْتَبِي عَلَيَّ رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَتَّيَاتٍ۔ آنحضرت غسل

میں اپنے سر پر تین چلو پانی کے ڈالتے تھے۔  
ثَلَاثَ حَتَّيَاتٍ سَرَّيْ مِيرَتِ الْكَلِّ كَ جِلْوِوْنَ مِيسَتَيْنِ

چلو (ابن اثیر نے یہاں تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ چلو سے مراد  
کثرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے نکلنے سے نہ حشی ہے میں کہتا

ہوں یہ طریقہ سلفِ محدثین کے خلاف ہے جو وہ اس قسم کی حدیثوں  
کو اس کے ظاہر پر رکھتے ہیں اور اس کی اصلی مراد خدا کو توفیق

کرتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے لئے وجہ اور پد اور عین اور قدم اور  
اجت اور حش اور حنفہ سب کچھ ہے جیسے اس کی ذرا ت مقدس کو سزاوار

ہے، لیکن یہ ان کی کیفیت نہیں بیان کر سکتے۔  
حَتَّيْ يَكْفِيهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زُؤَانًا۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں

سے چلو لیا۔ ابو بکر صدیق نے عرض کیا، یا رسول اللہ اور زیادہ کبھی  
(یعنی اور زیادہ بیان فرما دیجئے)۔

يَحْتَوُ عَلَيَّ كَتَّيْ۔ تم کو چلو بھر بھر کر دے گا (یعنی تم پر خوب نجات  
کر دے گا)۔

فَقَدَّوَالْحَتَّيْ اسْتَحْتَبْتَا۔ حضرت زینب اور حضرت عائشہ نے  
میں خوب گفتگو ہوئی، یہاں تک کہ ایک نے دوسری پر مٹی پھینکی۔

(جیسے عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ لڑنے لڑنے ایک دوسرے کے منہ  
پر مٹی مارتی ہیں)۔

دَانَ يَكُونُ مَرَا قَوْلِي بَيْنَ الْخَطَابِ حَتَّافَانَهُ لَنْ يَحْتَبِي

ابن ابی  
سنا کھاتے  
ن کھاتے  
رت کی اور  
عزت کر  
اور ابی  
م بن عبد اللہ  
سراج  
ابراہیم  
فلاں شخص  
ہمیں  
دی  
یہ حشی  
تا تو اس



ان یثوبوا عنہ تواب القیوم بقوم جب حضرت عباس اور حضرت عمر میں اختلاف ہوا کہ آنحضرت کو دفن کریں یا نہیں۔ حضرت عمر کہتے تھے کہ آپ پھر اٹھیں گے اور منافقوں کی گردن ماریں گے، آپ کو دفن نہ کرو تو حضرت عباس نے کہا کہ اگر خطاب کے فرزند تمہارا کہنا سچ ہو تو حضرت یہ بھی کر سکتے ہیں کہ قبر کی مٹی اپنے اوپر سے ہٹا کر باہر نکل آئیں اور کھڑے ہو جائیں۔

فجعل یحییٰ فی ثوبہ حضرت ایوب ان سونے کی ٹڈیوں کو چلو بھر کر اپنے کپڑے میں پھینکنے لگا۔  
 فَاذْ احْصِیْوْا بَیِّنَاتِہِ عَلَیْہِ الَّذِہِبُ مَشْهُورًا نَّخْرًا الْحَنَّا۔ یکایک سامنے ایک بورے پر سونا اس طرح پھیلا ہوا تھا جیسے باریک باریک تنکے (راگھاس)۔

اِنَّمَا یُکْفِیْکَ اَنْ یَّحْتَبِیْ۔ تجھ کو یہ کافی ہے کہ سر پر پانی کے چلو ڈالے (معلوم ہوا کہ غسل میں بدن کا لانا فرض نہیں ہے نہ کسی کو لانا اور نہ تاک میں پانی ڈالنا)۔

خَلِیْفَةُ یَحْتَبِیْ اِیْمَانُ۔ وہ خلیفہ مثنیٰ یا چلو بھر کر لوگوں کو مال دے گا (کیونکہ بے شمار مال اٹھائے گا)۔  
 فَاحْتِ یا فَاحْتِ فِیْ اَفْوَاهِہِمْ التَّوَابِ۔ اچھا تو ایسا (جب کسی طرح نہیں آتیں، نومر کے جاتی ہیں تو ان کے مونہوں پر مٹی ڈال دے۔

فَجَعَلَ یُحْتَوِیْ مِنَ الطَّعَامِ۔ وہ کھانے میں سے لب بھر بھر کر لینے لگا (اپنے کپڑے یا برتن میں ڈالنے لگا)۔  
 فِیْحَتُوْا اِنِّیْ وَبُجُوْہِہُمْ۔ ان کے مونہوں پر چھڑکے گا (یعنی مشک وغیرہ خوشبو میں)۔

حَتَّىٰ عَلَیْہِ التَّوَابِ۔ آپ نے مٹی اٹھا کر اس پر ڈالی (یعنی مسیت پر)۔  
 یُکْفِیْہِ اَنْ یَّحْتَوِیْ عَلَیْہِ اُیْسِہُ ثَلَاثَ حَتَّوَاتٍ عَلَیْ رَاسِہِ (اس کو یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر اپنے تین چلو ڈال لے (مٹی میں جو کہ حشی اور حیل مٹی ڈالنا، مگر فرق یہ ہے کہ حشی میں مٹی اٹھا کر

۱۷ اصل میں ان حشویں تھا۔ ۱۷ مسند

پڑتی اور حیل میں یہ مٹی ڈالنا، تو جو شخص قبر سے دور ہو جائے وہ وحشی و کرتا ہے اور جو قبر کے کنارے پر ہو وہ وہیل کرتا ہے۔  
 حَتَّوَاتٍ حَشَوَاتٍ بَابُ لَفْرِیْرِہِ ہے اور حشی یعنی حشی بَابُ لَفْرِیْرِہِ ضرب سے معنی ایک ہیں۔

### باب الحار مع الحکم

حَجَّابٌ یَا حَجَّابُ۔ ڈھانپنا، روکنا، آڑ کرنا، محروم کرنا، حاجب۔ دربان، ابرو۔ اس کی جمع حَوَاجِبٌ اور حَوَاجِبٌ ہے۔

حِیْنَ تَوَادَّتْ بِالْحِجَابِ۔ جس وقت سورج پردے میں چھپ گیا (یعنی ڈوب گیا)۔

اِنَّ اللّٰہَ یَعْفِیْ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَقْعِ الْحِجَابُ قَبْلَ تَوَادُّہِ اللّٰہِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَہِیْ مُشْرِکٌ اللّٰہِ بِنَدْوٰہِ کُوْشٍ وِیْتَاہِ (گو وہ کیسے ہی گناہوں میں مبتلا ہو جائے جب تک آڑ نہ ہو جائے، لوگوں نے عوذ کیا، آڑ کیا ہے اور رسول فرمایا آڑ یہ ہے کہ آدمی مشرک رہ کر مرے (تب تو بخشنے والے کا واقعہ نہیں ہے)

حِجَابُہُ النُّوْرُ اللّٰہِ کے مبارک چہرے پر پردہ کر دینا اور نور (اگر کہیں چہرے سے حجاب اٹھا دے تو ساری دنیا جاننا ہو جائے)۔

عَمَّانُ بِنُ طَلْحَةَ الْحِجَابِ۔ یہ کعبہ کے کلید بردار کے ہمارے زمانہ میں مشہور کہتے ہیں، کیونکہ کعبہ کی حجابت ان کے ہاتھ میں تھی، یعنی اس کا کھولنا بند کرنا خدمت وغیرہ۔

قَالَتْ بَنُو قُضَیْبَہِ فِیْنَا الْحِجَابِ۔ بڑھتی کہنے لگی کہ کھولنا کام کعبہ کی دربان کی خدمت ہے (ہم اس کے کھانڈنے کو لے کر کھولتے اور بند کرتے ہیں)

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ۔ علم اللہ تعالیٰ کا حجاب (یعنی بغیر علم کے خدا کی معرفت نہیں ہو سکتی)۔

کتاب ۱۰  
 حَجَّابٌ یَا حَجَّابُ۔ ڈھانپنا، روکنا، آڑ کرنا، محروم کرنا، حاجب۔ دربان، ابرو۔ اس کی جمع حَوَاجِبٌ اور حَوَاجِبٌ ہے۔  
 حِیْنَ تَوَادَّتْ بِالْحِجَابِ۔ جس وقت سورج پردے میں چھپ گیا (یعنی ڈوب گیا)۔  
 اِنَّ اللّٰہَ یَعْفِیْ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَقْعِ الْحِجَابُ قَبْلَ تَوَادُّہِ اللّٰہِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَہِیْ مُشْرِکٌ اللّٰہِ بِنَدْوٰہِ کُوْشٍ وِیْتَاہِ (گو وہ کیسے ہی گناہوں میں مبتلا ہو جائے جب تک آڑ نہ ہو جائے، لوگوں نے عوذ کیا، آڑ کیا ہے اور رسول فرمایا آڑ یہ ہے کہ آدمی مشرک رہ کر مرے (تب تو بخشنے والے کا واقعہ نہیں ہے)  
 حِجَابُہُ النُّوْرُ اللّٰہِ کے مبارک چہرے پر پردہ کر دینا اور نور (اگر کہیں چہرے سے حجاب اٹھا دے تو ساری دنیا جاننا ہو جائے)۔  
 عَمَّانُ بِنُ طَلْحَةَ الْحِجَابِ۔ یہ کعبہ کے کلید بردار کے ہمارے زمانہ میں مشہور کہتے ہیں، کیونکہ کعبہ کی حجابت ان کے ہاتھ میں تھی، یعنی اس کا کھولنا بند کرنا خدمت وغیرہ۔  
 قَالَتْ بَنُو قُضَیْبَہِ فِیْنَا الْحِجَابِ۔ بڑھتی کہنے لگی کہ کھولنا کام کعبہ کی دربان کی خدمت ہے (ہم اس کے کھانڈنے کو لے کر کھولتے اور بند کرتے ہیں)  
 اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ۔ علم اللہ تعالیٰ کا حجاب (یعنی بغیر علم کے خدا کی معرفت نہیں ہو سکتی)۔

اِحْتَجَبَتْ مِنْهُ يَأْسُودُ كَمَا يَأْسُودُ اس سے پردہ کر۔

حَجَبَةُ الْبَيْتِ - بیت اللہ کے دربان۔

اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ - آیت حجاب، یعنی پردہ کی آیت کا۔

مال سب سے زیادہ جاننے والے۔

اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ - جب سورج کا کنارہ نکل آئے۔

مَا تَحْبِبُنِي مَدُنَا اسَلَمْتُ - جب سے میں اسلام لائی محو کو

میں روکا یعنی جو میں نے ننگا وہ مجھ کو دیا، یا مجھ کو مردوں کی

خمس میں جانے سے نہیں روکا۔

فَقَطَعَنِي الْحِجَابُ - آخر جب شیطان مجبور ہو گیا، حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کو گونچا دوسے سکا تو اس نے اس صلیبی پر گونچا مارا جس کے

پیر پوج رہتا ہے۔ ابن جریر کی روایت میں یوں ہے کہ جب مریم

حضرت عیسیٰ کو جنا تو وہ کہنے لگیں درد اتنی اعدیٰ ہاؤنک

ذیبتھا من الشیطان الرجیم، تو ایک پردہ ڈالیا گیا

شیطان نے اس کو گونچا مارا۔ دوسری روایت میں یوں

کہ اگر تم مکی والدہ نے ان کی ولادت کے وقت یہ دعا پڑھی

اے مریم پر ایک پردہ ڈالیا گیا اور شیطان نے اس کو گونچا مارا

یہ جو حدیث میں ہے کہ شیطان کا گونچا ولادت کے وقت ہوتا

تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہمیشہ شیطان عین ولادت

کے وقت گونچا دیتا ہے۔ ورنہ حضرت مریم مکی والدہ نے

وہاں ان کی ولادت کے بعد پڑھی تھی۔ پھر اس کا اثر اقبل

سے پڑ سکتا ہے؟ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شیطان

ات کے دن ہر مولود کو گونچا دیتا ہے، کسی کو عین وقت

ت پر کسی کو ذرا اس کے بعد۔ ابن جریر کی ایک روایت

اس کی تصریح ہے، اس میں یوں ہے کل بنی آدم یسہ

شیطان یوم ولدتہ امر لہ

اِذَا كَانَ عِنْدَا مَكَاتِبِ اِحْدَاكُنَّ وَفَاعَرَقْتِهِنَّ

مردوں میں سے کسی عورت کا غلام مکتب ہو اور اس کے

ساتھ مال موجود ہو جس سے بدل کتابت آدا ہو سکے تو وہ اس

سے پردہ کرے یہ حکم نیا ہے کیونکہ جب مکتب کے پاس

بقدر ادائیگی بدل کتابت جائز ہو تو اس کی آزادی قریب سے

اس لحاظ سے وہ شخص اجنبی کی طرح ہو گا جو جنت تک وہ بدل

کتابت آدا نہ کرے غلام رہے گا اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے

اپنی حدیث کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو اپنے غلام سے

پردہ کرنا ضروری نہیں ہے اور حدیث شریف میں اس کی صراحت

موجود ہے۔

فَاَحْتَجَبَ مِنْ حَاجَتِهِمْ اِحْتَجَبَ اللهُ رُوْنِ حَاجَتِهِمْ

جو شخص حاکم ہو کر لوگوں کی کاربر آرمی نہ کرے، چھپا رہے تو اللہ

تعالے بھی اس کی کاربر آرمی سے چھپا رہے گا (اس کے ملا

پورے نہ ہونے دے گا یا قیامت کے دن وہ پردہ دیکھ کر

دیدار سے محروم رہے گا)۔

مَنْ اَطْلَعَ الْحِجَابَ وَاَقَمَ مَا وَسْرَاعًا كَيْسَ شَخْصٍ لَمْ

پردے کے پرے سر اٹھا کر جھانکا یعنی مر گیا، وہ پردے کے

پرے پڑ گیا یعنی مرنے کے بعد جو چیزیں پوشیدہ تھیں وہ سب

کھلی جائیں گی۔

مُحَمَّدًا حِجَابَ اللهِ - آنحضرت اللہ تعالیٰ کے حجاب

یعنی اُس کے ترجان ہیں، اس کے ارشادات اور احکامات

پر ان کرنے والے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں۔

مُحِبَّتِ الْجَنَّةِ بِالْمَكَارِبِ وَالنَّارِ بِالشَّهَوَاتِ بِهَيْتِ

ان باتوں سے ڈھانک لی گئی ہے جو نفس کو آگوار ہیں اور

دوزخ ان باتوں سے جن کی نفس کو خواہش ہے۔

كَلِمًا تَحْتَبِ اللهُ عَلَيْهَا عَنِ الْعِبَادَةِ فَهُوَ مَوْجُوعٌ

عزیم جن باتوں کا علم اللہ تعالیٰ نے بندوں کو نہیں دیا،

بندے ان کے جاننے سے سعاد کے گئے ہیں۔

اَزَّجَّ اَتَحْوَا حِبَّ - آپ کی ابرو میں باریک اور پتی تھیں۔

حاجب بن سارا لآء - ایک شخص تھا جس نے کسر لے کے پاس

اپنی گمان گدی کی تھی، اس کے بیٹے نے وہ مکان چھڑا کر آنحضرت م

کو دیکھا، آپ نے ایک بیوی کے ہاتھ چار ہزار درہم کو بیچ

ڈالے۔

ساح  
زور ہوتا ہے  
دہریل ہے کرنا  
آب نضر  
عزیم کرنا  
ب اذکار  
پروے ہیں  
قبل یا  
مشرف  
میں تیار  
ہے یا  
نچے جانے  
وہ ہو کر  
دنیا میں  
ببر دار  
بابت  
ی کے  
س کے

اس پر دیکھا کہ اس کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ ۱۲۰ میں سن ہجری آدم کو شیطان جو تاراج کیا جب کہ اس کی ان آستے چینی ہے۔

مِنْ يَتَيْبُ حَاجِبَهَا. جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے۔  
لَا تَنْتَهِ بِتَيْبِ رَأْيِ الْمُعْتَبَرَةِ. کیونکہ وہ قربانی کعبہ کے دروازے  
کو مل جاتی ہے۔

عِبَادُكَ الْمُعْتَبِرُونَ بِعَيْتِكَ. تیرے وہ بندے جو تیرے شیبہ  
میں پرشیدہ ہیں، مراد فرشتے ہیں

حج. آنا، قصد کرنا، دلیل اور بحث میں غالب آنا، بازار سنا اور  
اصطلاح شرع میں چند اعمال مخصوصہ کا نام ہے جو مکہ میں کیے جاتے  
ہیں اور وہ ایک رکن سے اسلام کے پانچ رکنوں میں سے۔

أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ الْحَجُّ فَحُجُّوا. لوگو!  
تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو حج کرو۔

حَجَّةُ يَارْحِمَةُ. ایک بار حج کرنا۔  
حَاجٌّ. جو شخص مکہ کا حج کر آیا ہو  
حُجَّاجٌ. حجاج کی جمع ہے۔

حَاجَّةٌ. وہ عورت جو حج کر آئی ہو۔ اس کی جمع حَوَاجٌّ  
ہے۔

ذُو الْحِجَّةِ. حج کا مہینہ جو ذی القعدہ کے بعد آتا ہے  
لَمْ يَذْرُوكَ حَاجَّةً وَلَا دَاجَّةً. نہ کسی حاجی کو چھوڑا  
نہ اُس کے ذکر یا کر کو۔

هُوَ لَاءِ الدَّاجِ وَكَيْسُوا بِالْحَاجِ. یہ لوگ حاجیوں  
کے ذکر یا کر خدمت گزار مددگار ہیں، حاجی نہیں ہیں۔

إِنْ تَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبَةٌ. اگر کہیں مجال  
اس وقت نکلا، جب میں تم لوگوں میں موجود ہوں تو پھر کیا ہے  
میں اس سے بحث کروں گا (دلیل سے اُس پر غلبہ حاصل کروں گا)

شاید جب آپ نے یہ حدیث فرمائی، اس وقت تک آپ بوہڑوں  
نہ کر ایا گیا ہو گا کہ وہ مجال آخری زمانہ میں قیامت کے قریب نکلے گا  
اس سے پہلے امام تہدیٰ مظاہر ہوں گے پھر حضرت عیسیٰؑ آسمان  
سے اتر کر اس کو قتل کریں گے۔

فَجَعَلَتْ الْحَجَّ حَقًّا فِي مِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِنْ شَرِّهِمْ. میں اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کرنے  
لگا۔ یعنی بحث کر کے۔

اللَّهُمَّ تَبِّتْ حُجَّتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. يَا اللَّهُ  
میرے پاس دنیا اور آخرت میں مضبوط اور قائم رکھو (مذہب  
مُراد ایمان ہے)

الْحُجَّةُ آدَمُ وَمُوسَى. آدم اور موسیٰ نے (عالمِ ارضی  
میں) بحث کی۔

تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ. دوزخ اور بہشت میں بحث  
ہوئی (ہر ایک دوسرے سے جھگڑنے لگی)۔

الْقُرْآنُ أَنْ يَحَاجَّ الْعِبَادَ. قرآنِ آخرت میں لوگوں سے  
بحث کرے گا کہ مجھ کو چھوڑ کر دوسری کتابوں میں مشغول ہو گئے  
یا جس طرح ادب کے ساتھ مضمون اور مطلب میں غور کر کے اس  
کے حکم پر عمل کر کے پڑھنا تھا، اس طرح نہیں پڑھا)

فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَامًا. پر بحث میں حضرت  
موسیٰؑ پر غالب آئے (ان کو کچھ جواب نہ بنا)۔

كَانَتْ الْقَبِيحُ وَأَوْلَادُهَا فِي حِجَابٍ عَيْنِ رَحِيلٍ  
مِنَ الْعَمَلِ النَّيِّقِ. عاتقہ کے ایک شخص کے آنکھ کے کوئے (دشمن  
اس گول ہڈی میں جو آنکھ کے گرد ہوتی ہے اور جس کو حدیث کہتے ہیں  
میں بچو اور اس کے بچے سہاگے راتے بڑے تہہ دقاست کے  
لوگ تھے)۔

فَجَلَسَ فِي حِجَابٍ عَيْنِيهِ كَذَا وَكَذَا الْفَاءُ. اُس کو  
آنکھ کے کوئے میں اتنے آدمی بیٹھ گئے

إِحْتِجَابًا بِحَدِيثِ إِمَامَةِ جَبْرِئِيلَ. دونوں نے اس  
حدیث سے دلیل لی، جس میں حضرت جبرئیلؑ کی امامت  
آنحضرتؐ کے مقتدی ہونے کا ذکر ہے۔

يَقِي اللَّهُ لَا حِجَّةَ لَهُ. وہ اللہ سے اس حال میں  
کہ اُس کے پاس نجات کا کوئی وثیقہ نہ ہو گا (یادہ کوئی نجات  
کر سکے گا)۔

الْقُرْآنُ حِجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ. قرآن شریف پر  
لے مجھ یا حسین میں ہے کہ تجاں پر تمہارے حملی اور کلام  
دونوں طرح صحیح ہے۔ ۱۰ مسند۔

۱۰ مسند۔

سند نے گا (تجہ کو نجات دلائے گا) یا تیرے مقابلہ میں سزا  
بنے گا (تجہ کو عذاب میں گرفتار کرے گا)۔

تجہ حجۃً وَاٰحِدًا كَا... اسخترت نے ایک ہی حج کیا یعنی  
حجرت کے بعد۔ دسویں سال میں، جس کو "حج و ذراع" کہتے ہیں  
ہجرت سے پہلے آپ نے مکہ میں بھی ایک حج کیا تھا یا دو حج  
کے تھے)۔

يَوْمَ الْاَحْيَاءِ الْاَمْوَاتِ... بڑے حج کا دن (یعنی ذی حجہ  
کی دنس تاریخ یا نو مارچ کے حج کو حج کبر کہتے ہیں اور عمرے کو حج  
اصغر یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نوین تاریخ ذی حجہ کی اگر جمعہ کے دن  
پڑے تو وہ حج کبر ہے، اس کی سند کچھ نہیں ہے البتہ بعض ضعیف  
ردایوں میں آیا ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن آپ نے تو اس سال  
کے حج میں زیادہ ثواب ہے)۔

حجۃ الطریق... بڑا راستہ یا سب سے راستہ  
کبر حج... اس نے کسی طرح نہ مانا، آخر حج کیا۔  
لَعَلَّ حَاجَةَ الْقُرْآنِ (جو شخص ہر رات کو تلوایتیں پڑھ لیا  
کرسے تو قیامت کے دن، قرآن اس کے خلاف بحث نہیں  
کرسے گا)۔

اَللّٰهُنَّ اَحَجُّ... کیا اس بچہ کا بھی حج درست ہو گا (فرمایا اے  
ایہ تو اب تجھ کوئے گا)۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ يٰحَاجَانَ عَنَّا صِحَابًا بَهِيمًا... رو چکتی تھی  
یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران قیامت کے دن (اپنے  
لوگوں کی طرف سے رخصیوں نے ان کو یاد کیا ہو گا یا ان کی تلاوت  
پڑھتے رہے ہوں گے) بحث کریں گی (ان کو مذاہبے چھڑوائیں گے)  
اَحَجُّ يَوْمَ عَرَفَةَ يٰ اَحَجُّ اَحَجُّ يَوْمَ عَرَفَةَ حج  
مکہ کے دن ہے یا عرفہ کے دن حج ہے۔ کیونکہ عرفہ کے دن ہی  
مذہبات میں ٹھہرتے ہیں، جو حج کا بڑا رکن ہے۔

كَلِمَاتٍ مِّنْ لَّدُنِّي مَرْسَلٍ... اور کتاب منزل  
وَحُجَّةٍ لِّرَمِيٍّ اَوْ مَحَجَّةٍ قَائِمَةٍ... اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق  
کو مافی نہیں چھوڑتا، یا تو ان میں پیغمبر ہوتا ہے فرستادہ یا کتاب

ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اُتری ہوئی، یا لازمی تحت (یعنی امام)  
یا صاف سیدھا راستہ (یعنی شریعت)

حجاج بن یوسف... مشہور عالم ہے، جس نے ہزاروں حج  
اور نیک لوگوں کو ناسق قتل کیا۔ عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا  
اور کعبے پر چھینچ لگائی۔

اَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحْجُو حَاجًا  
يٰ اَبِي طَالِبٍ... کیا آنحضرت ابو طالب سے بحث میں منقلب ہو گئے  
تھے؟

كَاَنَّا ابْنَتَيْنِ لِلْاَحَجِّ... حضرت سارہ ابراہیم کی والدہ  
اور حضرت ورقہ لوط کی والدہ دونوں بہنیں) آج کی  
بیٹا نہیں آج نبی تھے لیکن رسول نہ تھے  
"تجہ" یا "تجہ" روکنا منع کرنا۔

تجہ... وہ شخص جس کو فاضی معاملات کرنے سے روکنا  
تجہ یا تجہ... گو کو بھی کہتے ہیں اور حرام کو بھی۔  
تجہ... عقل۔  
تجہ... پتھر۔

تجہ... وہ دیوار جو کعبہ کے مغربی جانب گول اٹھی ہے  
جس کو حلیم بھی کہتے ہیں۔ اور تمیز کا ملک جو شام اور مدینہ  
کے درمیان واقع تھے۔

قَالَ لَاصْحَابِ الْحَجِّ... آنحضرت نے حج والوں سے  
فرمایا یعنی ان صحابہ سے جو حجر کے ملک پر گزر رہے تھے۔  
لَعَلَّ مَرَّ بِالْحَجِّ... جب آپ حجر پر سے گزرے (یعنی جہاں  
قوم تمیز بستی تھی)۔

كَانَ لَهُ حَبِيْبٌ يَّبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ...  
ایک روایت میں "تجہ" ہے۔ یعنی آنحضرت کے پاس ایک  
بوری تھا جو دن کو آپ سچاتے اور رات کو خاص اپنے لئے رکھتے  
یا مسجد میں اس کی آڑ کر کے ایک جگہ اپنے لئے محفوظ کر لیتے ہوئے  
لوگ کہتے ہیں۔

تجہ الارض یا تجہ... جب زمین پر پلہ وغیرہ

یا اللہ...  
سند...  
الم ارسل...  
میں بحث...  
لوگوں...  
غول ہو گئے...  
رک کے ہیں...  
ما...  
یا صبر...  
یا رسول...  
دے...  
مذہب کہتے ہیں...  
نامت...  
اے اس...  
ذہن...  
راستہ...  
ل...  
ہوئی...  
بیت...  
ی اور...





سب ہو گا۔ حجرہ کی طرف، جو تود کے ملک کو کہتے ہیں۔  
تبعہ اهل الحجر والمدار۔ جنگل والے اور بستوں  
الے سب دجال کے پیرو ہو جائیں گے۔

اولئذ یفرش فی الدار الجدیدة بحجر اسی کہنے کا  
من کی زوجہ یا نوڈی ہے اور حرام کار کو پتھر یعنی اس کو پتھر  
پس لے گا۔ جیسے کہتے ہیں، تیرے پاس کیا ہے خاک پتھر یعنی  
نے کہا وہ لعاصرا کھر سے یہ مراد ہے کہ حرام کار کو وہ جو کہیں گے  
آپ ہمارے نے کہا، اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر حرام کار کو  
ہم نہیں کرتے۔

تلقى جبرئیل یا حجار المداء۔ آنحضرت حضرت جبرئیل  
کا ہوا المراد میں لے یعنی تمہیں (جہاد نے یہ تفسیر

تستسقی عندا حجار الزیت۔ احجار الزیت کے  
پانی بہنے کی دعا کر رہے تھے یہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ

لقد ارمیت بحجر الارضین راحف بن قیس نے  
تاریخ لکھی ہے کہ جب معاویہ نے عمرو بن ماس کو اپنی طرف  
مقرر کیا آپ پر تو زمین کا پتھر پھینکا گیا یعنی عمرو بن ماس  
نے راحف اور پینیکل آدمی ہیں۔ وہ ابو موسیٰ اشعری  
میں لے آئیں گے، ابو موسیٰ نے ان کے مقابلہ کے نہیں ہیں  
ہے کہ آپ اپنی طرف سے عبد اللہ بن عباس کو حکم فرما کر  
کی طرف نے راحف کی رائے کے موافق عبد اللہ بن عباس  
مقرر کیا۔ مگر زمین کے لوگوں نے نہ مانا اور اس امر پر اصرار  
ان ہی میں کا ایک شخص ہو۔ آخر حضرت علی نے یہ مجبوری  
اشعری زمین ہی کو حکم کر دیا۔ راحف نے جیسا کہا تھا ویسا ہی  
روین ماس نے ان کو دعویٰ کیا اور یہ واقعہ مشہور ہے۔  
تستسقی بئایة شدة ولا حجد اہ۔ دجال کی آنکھ پر پتھر  
تسبیح پتھر کی طرح (ایک روایت میں حجرا اہ ہے بتقدیم  
رمانے حطی، اس کا معنی اوپر گزر چکا ہے۔

مزاہم و عودمان و صحر و عودمان و عودمان  
ایک گاؤں کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا کہ باغ یا وہ چراگاہ جو چمن  
ہو، یا درخت کے گرد جو باڑ لگائی جاتی ہے۔

لا شدا الحجر۔ پتھر بازو لیتا دینی پٹ پر بھوک کی  
شدت سے۔

رفعا عن بطوننا عن حجر عن حجر۔ ہم نے اپنے پٹ  
پر سے ایک ایک پتھر کھولا۔

نزل الحجر الاسود من الجنة وهو اشد  
بیاہما سودتہ خطایا بتی ادم۔ حجر اسود بہشت میں سے  
اُترا، وہ بہت سفید تھا، لیکن لوگوں کے گناہوں نے اس کو  
کالا کر دیا۔

حطی فی حجرہ و الناس یا تنوت یہ من  
وراء الحجر۔ آنحضرت نے اپنے حجرے میں نماز میں  
یعنی پورے کے اندر رہ کر، جس کو آپ حجرے کی طرح کر لیتے  
پہلی حضرت عائشہ رض کا حجرہ مراد نہیں ہے، لوگ اس کے باہر  
رہ کر آپ کی امتد کر رہے تھے۔

خلق الله السموت والارض فی ستة ايام  
فجد هامن ثلاثا و سبتین۔ اللہ نے آسمان اور زمین  
کو چھ دن میں پیدا کیا۔ یہ چھ دن تین سو ساٹھ میں سے کاٹ لے  
ہو فی حجرہ۔ وہ ان کی حمایت میں تھے۔

دفن فی الحجر و ما لی الرکن الثالث عداہی  
بنات اسماعیل۔ حکیم میں رکن ثالث کے پاس حضرت اسماعیل  
کی کنواری لڑکیاں دفن ہیں (وہیں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل  
کی بھی قبر ہے۔ حضرت اسماعیل کا گھر بھی وہیں تھا۔

بیتا الحسن و الحسنین فی حجر رسول الله ایک باب  
ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آنحضرت کی گود  
میں تھے۔  
حجر۔ کوئی مستعمل لفظ نہیں ہے البتہ حجرا ر مدینہ میں ایک  
مقام کا نام ہے۔

حَجْرًا بِحِجَارَةٍ أَوْ بَعْضِهَا رُكْنًا كَمَا نَدَعُ كَرْنَا۔  
 إِنَّ الرَّحِمَ أَحَدَاتٌ حَجْرًا الرَّحْمَنِ۔ لاطے نے پروردگار  
 کا وہ مقام تھا اچھا ازار باندھے ہیں بعضوں نے اس کی تاویل  
 کی ہے یعنی پروردگار سے پناہ لی، اس کے سامنے عاجزی کی بعضوں  
 نے کہا رحمہ رحمان سے مشتق ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ  
 رحم رحمان کی ایک شاخ ہے تو رحم گویا پروردگار کے نام پاک کا بیج کا  
 حصہ تھا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں)۔  
 احْتَجَرَ الرَّجُلُ بِأَزْوَارِهِ۔ جب ازار کو مضبوط کر کے  
 پھر اس کے معنی مطلق پناہ لینے اور تھامنے اور تعلق کرنے کے ہو گئے۔  
 وَالشَّيْءُ اخْتِذَ حَجْرًا لِلَّهِ۔ پیغمبر اللہ کی کرتا ہے ہوتے  
 ہے (یعنی اس کی مدد پر بھروسہ کئے ہوئے ہے)۔  
 مِنْهُمْ مَن تَأَخَذَ النَّارُ إِلَى حَبْرَةٍ۔ بعضوں کو دوزخ  
 کی آگ کر تک پہنچے گی۔  
 فَأَنَا اخْتِذَ حَجْرًا حُمْمٌ۔ میں تمہاری کرتا ہے ہوتے ہوں،  
 (لیکن تم پر و انوں کی طرح آگ میں گھس جاتے ہو)  
 كَانَ يَبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نَسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا  
 كَانَتْ حَجْرًا۔ آنحضرت اپنی بیویوں میں سے کسی سے مباشرت کرتے  
 دوسرے وگنار لپٹا، وہ مانعہ ہوتی، جبکہ وہ از ازاباندھے ہوتی  
 (کیونکہ حیض کی حالت میں صرف جماع کرنا منع ہے)  
 قِيدَانٌ إِلَى حَجْرٍ مِّنْ طَيْفِهِنَّ (الفار کی عورتوں نے کیا  
 کیا جب سورہ نور کی آیت اتری، تو اپنے اپنے گرمبند من کے کپڑوں  
 کو لیا دیکھا کر اس کی اڈھنیاں بنائیں) (ابوداؤد کی روایت میں  
 بجائے حَجْرٌ کے حَجْوُزٌ یا حَجْوَرٌ ہے۔ خطابی نے کہا حَجْوَرٌ رائے حمل  
 سے اس کے تو کوئی معنی یہاں نہیں بنتے۔ البتہ حَجْوَزٌ زائے مجھ سے  
 حَجْرٌ کی جمع الجمع ہو سکتی ہے۔ زخم شری نے کہا حَجْوَزٌ حَجْرٌ کی  
 جمع ہے بمعنی حَجْرٌ۔ ابن اثیر نے جامع الأصول کی شرح میں کہا  
 حَجْوَرٌ برائے حمل کے انکار کی کوئی وجہ نہیں، وہ حَجْرٌ کی  
 جمع ہے، یہ معنی گود۔ مطلب یہی ہے کہ اپنے گود کے کپڑوں کو پھاڑ  
 کر اس کی اڈھنیاں بنائیں۔

رَأَى رَجُلًا حَجْرًا رَجُلًا هُوَ مَحْرُومٌ۔ ایک شخص کو ازار  
 کی حالت میں کر کے ایک رسی باندھے ہوئے دیکھا۔  
 هُمُ أَشَدُّ نَا حَجْرًا۔ وہ یعنی بنی امیہ مصیبت اور سختی  
 پر بہت سہم کرنے والے ہیں (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے)  
 ذَكَرَ هَلِيلُ الْقَتِيلِ أَنَّ حَجْرًا وَالْأَدْنَى هَالًا ذَكَرَ  
 مَقْتُولِ كِ وَارْتَوَى كُوبِهُ اِخْتِياراً بِهٖ كِهٖ قِصَاصِ كِهٖ دَعْوَى سِ بَارِ  
 آجائیں (دیت پر راضی ہو جائیں) (یہ حق قریب تر وارث کا حق  
 پھر اس کا جو اس کے بعد قریب تر ہو اگر منجملہ ورثہ کے ایک وارث  
 بھی گودہ عورت پر قصاص میں مساوی کرے تو قصاص ساقط ہو جائے  
 گا اور دیت لازم ہوگی)۔  
 أَيُّلَامُ ابْنُ ذِيكَ أَنْ يَقْعِمَ الحِطَّةَ وَيَنْتَصِبَ  
 دَسَاءً الحَجْرَةَ۔ کیا اس کا بیٹا (یعنی میرا بیٹا) اس بات پر  
 طامت کیا جائے گا کہ ظالم کی بات کھول کر بیان کر دے اور روئے  
 والوں کی آڑ میں رہ کر ظالم سے بدلے دو گئے والوں سے یہاں  
 وہ لوگ مراد ہیں جو ظلم سے روئے گئے ہیں۔ اور حق اور باطل کی فیصلہ کرتے  
 ہیں)۔  
 إِنَّ الْكَلَامَ لَا يَحْجُزُ فِي الْعِلْمِ۔ بات گھڑی میں نہیں  
 کر نہیں رکھی جاتی۔  
 أَنْ تَجْعَلَ الدَّهْنَ حَجْرًا أَيْدِينَا وَبَيْنَ تَمِيمِ  
 کو ہارے اور تہی تہیم کے درمیان حد فاصل کر دیجئے۔  
 حَجْرًا۔ وہ رسی جس سے اونٹ کو باندھتے ہیں ازار  
 چیز جو گھر پر باندھی جائے۔ (ملک حجازہ کو بھی حجاز اس  
 میں کہ وہ حَجْرٌ اور ہتھامہ کے درمیان یا حَجْرٌ اور  
 کے درمیان مائل ہے بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ پہاڑوں  
 یا سنگلاخوں سے گھرا ہوا ہے)۔  
 تَزَوَّجُوا فِي الحَجْرِ الصَّالِحِ فَإِنَّ العِرْقَ دَسَاءً  
 اچھے خاندان میں نکاح کرو اس لئے کہ رنگ پیکے سے گھس جائے  
 رہے خاندان کا اثر اولاد میں آجاتا ہے)۔  
 فَاسْتَرْجَتْ مِنْ حَجْرَتِهَا۔ اس عورت نے اپنے شوہر سے

ظن کا لارہ دوسری روایت میں ہے جوڑے میں سے۔

فَمَا أَحْجَزُوا - وہ باز نہ آئے (مذنیہ کے والد کو قتل ہی کر ڈالا)  
لَا يَحْجُزُكَ لَيْسَ الْجَنَابَةُ - آپ کو قرآن پڑھانے سے اور  
ہمارے ساتھ گوشت کھانے سے کوئی چیز نہ روکتی مگر جنابت۔  
بِحَجَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجْرًا لَا -  
آنحضرت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے لگے وہ حضرت عائشہ  
کو اپنے ڈوڑھے، اس بات پر کہ انھوں نے آنحضرت پر آواز  
بند کی تھی۔

وَإِنْ حَجَّزَتْهُ تَسَاوِي الكَعْبَةِ - اس کی ازار باندھنے  
کا مقام کعبے برابر اونچا تھا۔  
حُدُوا بِحُجْرَتِهِ هَذَا الْأَنْدَاءِ - اس شخص کی مگر تو تھا  
جو جس کے سائے کے حصہ پر بال نہیں ہیں (مراد حضرت  
نبی رضی اللہ عنہ)۔

رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَخَذَ حُجْرَتَهُ هَادٍ فَجَاءَ اللَّهُ أَسْبَبًا  
پر رحم کرے جس نے ہدایت کرنے والے کی مگر تھامی یعنی اس کی  
پیروی کی اور نجات پالیا۔

إِنَّ الْأَيَّامَ كَمَا كُنْتَ تَأْتِي الْحِجَازَ - (آخر زمانہ میں)  
ان ایام کی طرح تیرے آجائے گا (جیسے شروع میں ملک  
عاز سے پھیلتا تھا۔ حجاز عرب کا ایک قطعہ ہے جس میں مکہ مدینہ  
المنی وغیرہ شہر ہیں)۔

حَجَّتْ - چڑھے کی ڈھالیں، جن میں کمری اور پشتہ وغیرہ نہ ہو۔ اس کا  
سر و حنجر ہے۔

مُحَاجَفَةٌ - معارضہ اور مقابلہ۔  
إِحْتِجَافٌ - چھڑانا، جمع کرنا۔  
إِعْجَافٌ - عاجزی کرنا، تضرع۔  
حِجَافٌ - بدھنسی سے اسہال۔  
فَتَلَوَّتْ بِالْبَيْتِ كَالْحِجْفَةِ - وہ بیت اللہ کے گرد سپر  
یا طرح لوق بن گئی۔

مِنْ الْمَجْنَةِ حِجْفَةٌ - مجنہ یعنی ڈھال کی قیمت۔ حِجْفَةٌ بِحِجْفَةٍ

دل ہے مجنہ سے۔

حَجَلٌ - ایک پاؤں پر کودتے ہوئے پلنا۔  
حَجَلٌ الْحَجَلُ الْأَقْدَحُ الْحَبْلُ بِهَيْرَةٍ كَمَا رَوَى جَدُّهُ  
پیشانی اور ہاتھ پاؤں پر سفیدی چود نہا یہ میں ہے کہ تجھیل صرف  
ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کی سفیدی سے نہ ہوگی، جب تک ایک  
پاؤں یا دونوں پاؤں پر بھی سفیدی نہ ہو۔ حقیقت میں ہے کہ سفیدی  
دونوں پاؤں اور ایک ہاتھ میں یا صرف دونوں پاؤں میں یا  
صرف ایک پاؤں میں ہوتی ہے اور صرف دونوں ہاتھوں میں ہوتی  
کم ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں اگر صرف ایک ہی پاؤں پر سفیدی ہو  
تو اس کو گھوڑے والے "دارجل" کہتے ہیں۔ اور ایسے جانور کو  
منجوس سمجھتے ہیں، بشرطیکہ اس کی پیشانی پر سفیدی نہ ہو۔  
أَمِينُ الْغَدْرِ الْمُحْجَاوُنِ - میری اہمت کے لوگ (قیامت  
کے دن) سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے۔  
یہ سفیدی وضو کا نور ہوگی۔

إِنَّ اللَّصُوفَ أَخَذُوا وَاجْتَلَى أَمْرًا آتَى جُورُونَ  
میری بیوی کی دونوں بازو لے لیں۔

قَالَ لِيَزِيدًا أَنْتَ مَوْلَانَا فَحَجَلٌ - آنحضرت نے زید بن  
حارثہ سے فرمایا تو ہمارا مولیٰ ہے (آزاد کیا ہوا غلام) وہ خوشی  
کے مارے، ایک پاؤں پر کود کر چلنے لگے۔

أَجِدُنِي التَّوَسَّاتِ إِلَّا أَنْ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ أَوْ بَنِي

طہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں پر سفیدی ہو تو اس کو "محل الاربع" کہتے ہیں  
اگر صرف دونوں پاؤں پر ہو تو "محل الرملین" اگر صرف ایک پاؤں  
پر ہو تو "محل الرمل البینی" یا "محل الرمل الیسری" اور اگر تین اعضاء پر ہو تو  
"محل الثلاث مطلق البین" یا "مطلق الیند" یا "مطلق الیسار" یا "مطلق  
الرمل" کہیں گے۔ اگر ایک طرف کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں تو اس کو "ممسک  
الایمن مطلق الایسر" یا "ممسک الایسر مطلق الایمن" اگر ایک طرف کے  
پاؤں اور دوسری طرف کے ہاتھ پر سفیدی ہو تو اس کو اسکا اور مشکول کہیں گے،  
گھوڑے والوں میں ایک شعر مشہور ہے

أَجْرٌ دَاكِرٌ بِسِتَارِ بَيْتَانِ كَرَمَتْ دِهْنِ سِتَانِ

التَّنَائِبَاتُ فِي الْفِتْنَةِ (کتاب اخبار روزہ نے کہا) میں تو راہ شریفین میں پھنسون پاتا ہوں کہ قرین کا ایک شخص جس کے سامنے کے دانت لٹکے ہوں گے فتنہ و فساد میں اگر کھڑے گا رفتہ و فساد سے خوش ہوگا۔

فجاء ابو جندل بن محمد۔ اتنے میں ابو جندل بیری میں کودتا ہوا آیا وہ مسلمان ہو گیا تھا تو کافروں نے بیری ڈال کر قید کر کے اس کو رکھا۔ صلح حدیبیہ کے وقت وہ بھاگ کر آنحضرت ﷺ کے پاس آ گیا لیکن آپ نے شرائط صلح کے موافق اس کو پھر کافروں کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد پھر بھاگا اور ابو بصیر کے ساتھیوں میں شامل ہو گیا۔ ان کا قصہ مشہور ہے۔

كَانَ خَاتَمَ التَّبَوُّتِ مِثْلَ زُرِّ الْحَجَلَةِ. آنحضرت ﷺ کی پھر نبوت ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنٹی۔ حجلہ کہتے ہیں، اس گھر کو جو دو لہن کے لئے قبۃ کی طرح بنایا جاتا ہے، اس پر پردے وغیرہ لٹکا کر آراستہ کرتے ہیں۔ بعضوں نے زُرِّ الْحَجَلَةِ کے معنی یہ کہے ہیں۔ کبک کے انڈے کی طرح۔

كَانَ خَاتَمَهُ مِثْلَ زُرِّ الْحَجَلَةِ (ترجمہ وہی جو ادھر گزرا) بعضوں نے زُرِّ الْحَجَلَةِ پر تقدیم رائے پہلے بزرگے سمجھ پڑھا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ زُرِّ بِالْكَسْرِ لُفْت میں دُور کی آواز کو کہتے ہیں۔ اور زُرٌّ بِالْفَتْحِ کہتے ہیں مضبوط کرنے یا زخمی کرنے کو۔ البتہ عرب لوگ کہتے ہیں۔ زُرٌّ الْجَمْرُ آد کا ہڈی نے اپنی دم زمین میں گھسیڑی انڈے دینے کے لئے۔ مگر زُرِّ کے معنی خود انڈے کے نہیں آتے۔

أَعْرَضَ النِّسَاءُ بِكُرْمِ الْحِجَالِ. عورتوں کو چھوڑ دو وہ اپنے گھروں میں پڑی رہیں۔ لیس لیبیو تمہیں سنو سناؤ لا حجال۔ ان کے گھروں میں نہ پردے تھے نہ چھپر کھٹ تھے۔

فَأَصْطَادُوا حَجَلًا. انہوں نے کبک کا شکار کیا اور حجلہ

کی جمع ہے۔ قَدْ جَعَلُوا اطْعَامِي كَطَعَامِ الْحِجَلِ ریا اللہ میں قریش کو دعوت دیتا ہوں، بلا تا ہوں) مگر انہوں نے میرا کھانا کبکوں کے کھانے کی طرح کر دیا ایک (پھور) کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک ایک دانہ ٹھہر ٹھہر کر کھاتا ہے۔ اسی طرح نہیں کھانا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ بھی میری دعوت اسی طرح قبول نہیں کرتے کوئی کوئی ان میں سے شاذ و نادر ہی اسلام قبول کرتا ہے۔

قَائِدُ النَّصْرَةِ الْمُحْجَلِينَ. یہ آنحضرت ﷺ کی صفت ہے۔ یعنی سفید پشانی، سفید ہاتھ پاتوں والوں کو حشر کے میدان میں کھینچنے والے۔

عَقُولَهُمْ كَعُقُولِ رَبَّاتِ الْحِجَالِ. ان کی عقلیں ان عورتوں کی عقلوں کی طرح ہیں جو چھپر کھٹ والیاں ہیں۔

حَجْمٌ. ادنیٰ ہونا، بڑھ جانا، بوسنا، روکنا۔ اِنَّهُ خَدَّجٌ يَوْمَ اَحْلِي كَانَهُ بَعِيْرٌ مَّحْجُوْمٌ. حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے دن اچھے اونچے اونٹ کی طرح نکلے۔ لَا يَصِفُ حَجْمٌ عِظَامَهَا. ایسا کپڑا جو عورت کی ہڈیوں

(تناسب اعضاء) کا اجماع ظاہر نہ کرتا ہو یعنی باریک پست کرتا نہ ہو، جس میں سے عورت کے گوشت اور استخوان کا اٹھاؤ ہر طرف دکھائی دے۔)

كَانَ يَصِفُ النَّصِيْحَةَ يَكَادُ مَنْ سَمِعَهَا يَصْعَقُ كَالْبَعِيْرِ الْحِجْمِ رعبہ اللہ بن عمر نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حال بیان کیا، وہ ایسی آواز نکالتے تھے کہ ان کی جھج سے آدمی ہوش ہونے کے قریب ہو جاتا، جیسے مُنْبَذٌ عَادُوْنًا۔

حِجَامٌ. وہ چیز جو مستانوں کے منہ پر باندھ دی جاتی ہے تاکہ وہ کسی کو کاٹے نہیں۔

فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ (آنحضرت ﷺ نے اُحد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا دیکھو اس کو لیتا ہے اس شرط پر کہ اس کا حق آواز دے) (شکر) سب لوگ پیچھے ہٹے (اُس کے لینے میں ڈرے۔)

لہ ایک مشہور پرندہ ہے کبوتر کے برابر، اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے، اس کو دجاج البر کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

أَفْطَرْنَا جَسْمًا وَانْحَبْتُمْ بِهِ كَمَا كَانَتْ نَالُهُ أَوْ جَسْمًا كَمَا كَانَتْ نَالُهُ  
 ردوں کا: روزہ ٹوٹ جانے کے قریب ہو گیا رکینہ لگانے والے کے  
 ملن میں احتمال ہے کہ کچھ خون وغیرہ پلا جائے اور جس کو لگا یا گیا وہ  
 باقوان کی وجہ سے شاید روزہ پورا نہ کر سکے۔ بعضوں نے کہا یہ بددعا  
 ہے ان کے لئے، یعنی ان کو روزے کا ثواب نہیں ملے گا۔ گویا انھوں  
 نے روزہ ہی نہیں رکھا۔

إِعْلَاقُ فِيهِ مَحْجَمًا. ایک حجم اس میں لگا دے زخم کبیرہ میں  
 نزن جس میں حجامت کا خون اکٹھا ہوتا ہے اور نشتر کو بھی کہتے ہیں اس  
 کا جمع محجام ہے۔

لَعْنَةُ عَسَلٍ أَوْ سُرْطَةَ مَحْجَمٍ. شہد کا ایک پٹا ویا نشتر  
 کا ایک پٹھاؤ۔

إِلَّا قَالُوا أَعْلَيْكَ يَا مَحْجَمَةٌ. سب نے یہی کہا کہ بچنے لگاؤ۔  
 چونکہ کلو اڈال، کیونکہ خون زیادہ ہونے سے غضب اور شہوت  
 بڑھنے لگتی ہے اور تو لے کر ملکی مغلوب رہتے ہیں  
 غَسَلٌ مَحْجَمِيٌّ. ان مقاموں کا دوا چھال پر حجامت کلابتی  
 ہے یہ جمع ہے۔ محجم بہ فتح میں کی۔

مَحْجَمَةٌ. بکسرہ حاء بچنے لگانے کا پیشہ۔  
 محجام۔ بچنے لگانے والا۔

مَحْجَمٌ. مورثا کہنے لینا اور کنا، پھیرنا۔  
 محجم۔ اقامت کرنا، بجلی کرنا۔

يَسْتَلِمُ الرَّحْمَنُ مَحْجَمِيَّةً. آنحضرتؐ حجرِ اسود کو اپنی ہیر  
 لگا کر لے چھا رہتے۔

كَانَ يَسْتَلِمُ الرَّحْمَنُ مَحْجَمِيَّةً. وہ حاجیوں کا بال ٹیرے منہ  
 لگا کر لے سے پڑا کرتا اس میں ایسا کر ان کی چیزیں گھسیٹ لیتا  
 کہیں صاحب مال دیکھ لیتا تو یہ بہانہ کرتا کہ لکڑی میں انگ کر  
 لگا کر لے۔

وَجَعَلَتْ الْمُعَاجِمُ مَسِيكًا رِيحًا لَّا يَرِيحُ مِنْهُ كَلْبٌ  
 لوگوں کو اٹھائیں گی (یعنی قیامت کے دن)۔

تَوْفَعُمُ الرَّحِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا حَجْمَةٌ كَحَجْمَةِ

الْمُعْزَلِي. قیامت کے دن نالہ لایا جائے گا اس میں چرند کے  
 نکلنے کے طرح کچی ہوگی۔

مَا أَقْلَعَكَ التَّقِيْقَ لِدَحْتِجْنَةٍ. عقیق کا مقلعہ عقیقہ کو  
 اس نے نہیں ریا کہ تو اس کو اپنا مال سمجھ کر جوڑے (غریبوں کو فائدہ نہ  
 پہنچائے)۔

إِنَّهُ كَانَ عَلَى الْحَجُونِ كَيْسِيًّا. آپ حجون بہاڑ پر تلگین مٹھے ہونے  
 تھے (حجون ایک اونچا بہاڑ ہے کہ میں شب الجرارین کے پاس بیٹھوں  
 نے کہا وہ ایک کچ مقام کا نام ہے کہ میں)۔

أَحْمَنُ ثَمَامِيًّا. کہی ثمام کے پتے نکل آئے دثمام ایک  
 مشہور گھاس ہے)۔

حَجِيٌّ. کنارہ، کونا۔

أَحْجَاؤُ. حَجِيٌّ کی جمع، اطراف و جوانب اور لواحق۔  
 حَجِيٌّ. کبیرہ، حاء مثل۔

أَحْجِيَّةٌ يَا أَحْجُوؤُ. حیدان، مٹا۔  
 أَحْجِيٌّ. أَحْجِيَّةٌ کی جمع ہے۔

مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ لَيْسَ عَلَيْهِ حَجِيٌّ فَهَذَا بَوَيْتٌ  
 مِنْهُ الرِّيَاقَةُ. جو شخص ایسی چھت پر سو جائے جس پر روک نہ ہو  
 (مذہب یا کفر وغیرہ) اس کی حفاظت کا ذمہ نہ رہا بعضوں نے  
 اس حدیث میں حَجِيٌّ بہ فتح حاء پڑھا ہے۔ ایک روایت میں بدحجراؤ  
 ہے۔ (بجیے اور گزر چکا)۔

حَتَّى يَفْعُومَ ثَلَاثَةَ مِثْقَالِ الْحَبَابِ مِنْ قَوْمِهِ قَدْ  
 أَهْبَابَتْ فَلَانَا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ. یہاں تک  
 کہ تین شخص اس کی قوم کے عقل والے کھڑے ہوں اور کہیں بیشک  
 فلاں شخص محتاج ہو گیا ہے اب اس کے لئے سوال کرنا درست ہے۔  
 مَا كَانَ فِي الْفَيْسِنَا الْحَجِيٌّ أَنْ يَكُونَ هُوَ مَذْمُومًا  
 جب سے وہ مر گیا تو ہمارے دلوں میں دجال ہونے کا وہ زیادہ  
 سزاوار نہ رہا روزہ نوت سے بیشتر اس کے دجال ہونے کا  
 گمان غالب تھا)۔

سلاہ معنی اور وزن آر جاؤ ۱۲۰ منہ

پیش کو  
 کے  
 ایک  
 سب سے  
 لے کوئی  
 ل  
 ان  
 حضرت  
 ورت کی  
 سب سے  
 انھا  
 معنی  
 روزہ  
 سے ادی  
 اندر  
 ایک تو  
 کا معنی  
 ہے



اِنَّكُمْ مَعَانِسُ هَذَا اَنْ مِنْ اَجْحِي بِالْكَوْفَةِ. ثم لوگ ہمدان کے قبیلہ والی کو ذمہ میں سب قبیلوں کے لوگوں سے زیادہ مقلندہ ہو مابھی ہمزوئی فیتسجی الخمھا۔ اس اونٹنی کو طاعون کا عارضہ تھا اس کا گوشت بکرا بانا (سڑ جانا)۔

فَحَجَّهَا النَّزِيحُ - اس گھنٹی کو بہا بہا لے گئی۔ اِنْ اَمْرِكَ كَأَجْعِدَابَةِ اَوْ كَالْحِجَاةِ - تمہارا کام رضع اور نا توانی میں، پانی کے بلبلے یا جباب کی طرح ہے۔ حِجَاةِ - پانی کے بلبلے۔ حِجَاةٌ اس کا مفرد ہے۔

فَلَدَّا نَكَحْتِي وَتَحَجَّتْهُ - اس نے آڑلی ریا اپنی کنیت بیان کی، جیسے لڑائی میں اپنی بہادری دکھانے اور جتانے کے لئے بیان کرتے ہیں، اوردکن گن کرنا شروع کیا میں نے اس کو اارڈالا بعضوں نے کہا "تحجی" کے معنی یہ ہیں کہ پردے میں چُھپ گیا تو یہ "حِجَاةٌ" سے نکلا ہے، جس کے معنے پردے کے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِحْتِجَاةٌ یعنی اس کو چھپالیا۔ وَبِجَيْلِ ذَالِكَ عَلِيٌّ ذِي الرَّحْمِيِّ عَقَلَ وَالْمَوْبِي فَرِيْبٍ دیتا ہے۔

فَرَأَيْتَ اَنَّ الصَّبْرَ عَلَيَّ هَانَ اَجْحِي - میں نے اس بات پر صبر کرنا زیادہ لائق سمجھا۔

### باب الحار مع الدال

حَدَاءٌ - پھیرنا۔

حَدَاءٌ - مدد کرنا، ظلم ہے روکنا، طمانا، التجا کرنا، غصہ ہونا۔ حِدَاةٌ اَلا بَرِّوزَن عِنْبَةً - چیل۔ اس کی جمع حِدَاةٌ اور حِدَاةً ہے۔

خَمْسٌ يُفْتَلَنُ فِي الْحَيْلِ وَالْحَرَمِ وَعَدَمُهَا الْحِدَاةُ پانچ جانور ہیں جو صل اور حرم ہر جگہ مار ڈالے جائیں گے، ان میں سے ایک چیل کو بیان فرمایا اس لئے کہ وہ ستانی ہے ہاتھ میں سے چیز اچک لے جاتی ہے۔

لہ یہ عمرو بن ماصرن نے معاویہ رحم سے کہا۔ ۱۲۰ منہ

حِدَاةٌ - اکیلا ہونا۔

کہتے ہیں: عَلَيَّ حِدَاةٌ - یعنی اپنے اکیلے ہونے پر مہل میں وَحْدًا تھا

فَجَعَلْتُهُ فِي قَدِي عَلَيَّ حِدَاةٌ - میں نے ان کو ایک جگہ ان قبر میں رکھا (یعنی اکیلا)۔

اَجْعَلُ كُلَّ نَوْعٍ مِّنْ تَمْرٍ عَلَيَّ حِدَاةٌ - ہر ایک قسم کی کھجور الگ الگ کر کے رکھ۔

حِدَاةٌ - کبڑا ہونا، ٹیلہ، شبہ، موج۔

اَحْدَبٌ اور حَدَبٌ - کبڑا۔

حَدَابَةٌ - کبڑی۔

كَانَتْ لَهَا ابْنَةٌ حِدَابَةٌ - اس کی ایک بیٹی تھی کبڑی یہ تصغیر ہے حَدَابٌ - کبڑی۔

وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَابٍ يَنْسَبُونَ - اچوج اچوج ہر ٹیلے سے جھوٹ نکلیں گے۔

يَتَقَوْنَ كُلَّ حَدَابٍ وَشَوَّكٍ - قیامت میں کافر مشرک کے بل چلیں گے، ہر بلند ہی اور کانٹے سے بچنے جائیں گے گو یا مٹے ہاتھ اور پاؤں کے کام کرے گا۔ کعب بن زہیر کے قبیلے میں ہے:

يَوْمًا تَنظُرُ حَدَابُ الْاَكْرَمِ تَرْفَعُهَا مِثْلَ اللِّوَامِ مِثْلَ حَلِيظَةٍ تَزْيِيْلُ

وہ دن جس روز زمین کے ٹیلوں کو ریت کی چمک ادبنا کرنی پست کرتی ہو اور اسی میں یہ شعر بھی ہے۔

كُلُّ ابْنِ اُمِّيٍّ وَاِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ يَوْمًا عَلَيَّ اَلَةَ حَدَابًا بِمَحْمُولٍ

ہر ایک عورت کا بیٹا اگر چہ مدت تک سلامت رہے آخر ایک دن کبڑے آئے پر اٹھایا جائے گا۔ (بعضوں نے یہ ترجمہ کیا ہے)

ایک دن سخت حالت پر اٹھایا جائے گا (یعنی مرے گا)۔

وَ اَحَدًا يَهْمُ عَلَيَّ الْمُسْلِمِينَ - سب سے زیادہ ہیراں

۱۷۰ آلالہ الحمد بار العرش - ۱۲۰ منہ (جمع البحرین)۔

لغات  
علامہ  
بیان  
الاشقا  
مقام کو  
کا عقل  
شفتت  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰

سناؤں پر۔ (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی ہے۔)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - ان کے بچان پر مہربان ہوئے۔  
يَعْلَمُ اللَّهُ مَوَازِينَ النَّشْوِ وَالْعَقْلِ وَالشُّهُوَّةِ  
الْفِتْرَةِ وَالْحَدِيثَ عَلَى نَسَائِحَتَا - اللہ تعالیٰ ایک پتھر کے ہر  
وزن کو جانتا ہے، جہاں سے اُس کی تربیت ہوگی اور جہاں اُس  
پر عمل ہے اور جہاں جناح کی خواہش ہے اور جہاں اپنی اولاد پر  
تربیت ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - ایک بستی ہے کہ کے قریب وہاں کے گنبدوں  
میں ترمید تھا، پھر بستی کا نام ہو گیا۔  
بَابُ دَوْلِيٍّ أَدْنَى قَوْمِ كَسَالٍ -

اللَّهُمَّ خُذْ جَنَابَ الذِّكْرِ حِينَ أَعْتَدْتُمْ عَلَيْنَا حُدُودَ  
الْبَيْتِ - یا اللہ ہم تیرے پاس اس وقت نکلے جب قحط کی دُوبلی  
بولنے پر مجبور ہو گیا۔

حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ - وہ اونٹنی جس کی پیٹھ  
کا بالے پن سے کھل گئی ہو اور پٹھے کی تہ بیان نکل آئی ہوں،  
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استسقاء کی دعا میں فرمایا:-

سَأْخِرُكَ عَلَى مَعْبَدٍ جَدِّ بَاءَ جَدِّ بَاءَ رَسِيخٍ ظَهْرُهَا  
الْحَقُّ لَمْ يَنْجَحْ كَوَلِّهَا - میں تجھ کو ایک خندی کبڑی دُوبلی  
سوار کر دوں گا، جس کی پیٹھ آواز کرتی ہوگی (مطلب یہ  
کلمہ اشکلات میں پندرہ سؤں کا)۔

حَدَّثَنَا - پانچ ماہ پھرنا، نئی بات نکالنا، جوان، پٹھا، نجاسی  
کلمہ اور حدیث۔ نئی بات ہونا۔  
حَدَّثَنَا - پیدا کرنا، نکالنا، زنا کرنا، پانچ ماہ پھرنا، مستقل

حَدَّثَنَا - اور تَحْدِيثٌ - بات بیان کرنا۔  
حَدَّثَنَا - اور حَدِيثٌ - نئی بات، نئی چیز جو ہمیشہ سے نہ  
ہوئے ترمیم کی۔  
حَدَّثَنَا - اصطلاح شرح میں آنحضرت کے قول یا فعل

یا تقریر کو کہتے ہیں۔ اور حدیث «صحابی کے قول یا فعل یا گفت پر  
کو۔ اسی طرح تابعی کے قول یا فعل یا تقریر کو اور کہیں اثر کو حدیث  
اور حدیث کو اثر کہتے ہیں۔

فَوَجَدَتْ عِنْدَنَا حَدِيثًا - (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے  
کے پاس آئیں) تو دیکھا کہ آپ کے پاس کئی آدمی بائیں کر رہے  
ہیں (ایک روایت میں آخذاً اٹا ہے۔ یعنی چند جوان آدمی آپ کے  
پاس بٹھے)۔

بَعَثَ اللَّهُ السَّحَابَ فَيَضَعُكَ أَحْسَنَ الْقَبْعَاتِ  
وَيَتَحَدَّثُ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ - اللہ تعالیٰ ابر کو بھیجتا ہے  
وہ بہت اچھی ہنسی ہنستا ہے (اُس کی ہنسی چمک ہے) اور بہت  
اچھی بات کرتا ہے (اور اس بات گرج ہے) بعضوں نے کہا ہنسی  
سے زمین کا کھلنا بھول بھلائی نکالنا۔ اور بات کرنے سے لوگوں  
کی بائیں مراد ہیں جو وہ بیک (پیداوار) کی نسبت کرتے ہیں)۔

قَدْ كَانَ فِي الْأُمَمِ مَحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي  
أَحَدٌ فَحَسْبُ بِنِ الْخَطَابِ - اگلی امتوں میں میں محدث لوگ گزر  
ہیں۔ اگر میری امت میں بھی کوئی محدث ہو تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
محدث اُس کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا  
ہے، یعنی روشن ضمیر۔ اُس کا لگان صحیح نکلتا ہے اُس کو کلمہ اکثر  
درست نکلتی ہے۔

لَوْ لَا حُدُودُ نَانَ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَهَدَّامَتِ الْكُفْرَةَ  
وَبَسْتَهْمَا - اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزر رہا ہوتا۔  
بلکہ اُن کے کفر کا زمانہ پُرانا ہو چکا ہوتا، اسلام کو ایک مدت  
دراز گزر گئی ہوتی، تو میں کہہ کو گزر اگر از سر نو بنا لائے ہوں  
حَدَّثَنَا بِرَحْمَةٍ

حَدِيثٌ عَهْدٌ هُمْ يَكْفُرُوا - اُن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ  
أَعْطَى رَجُلًا حَدِيثِيَّ عَهْدٍ يَكْفُرُ أَنَا لَفْظُهُمْ  
میں اُن لوگوں کو دیتا ہوں، جن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گزر رہا  
(یعنی نو مسلم ہیں) ان کا دل طمانا ہوں (تا کہ داد و دہش کی  
دور سے احسان مند ہو کر دل سے مسلمان ہو جائیں)۔

اناسُ حَدِيثًا مُثَقًّا اَسْمَانُهُمْ. کچھ لوگ جو ابی نوزعموں کے  
 حَوَادِثُ الْاِمْتِنَانِ سَمْعَهَا الْاِحْلَامُ۔ نوزعموں  
 کے عقل و مراء خارجی ہیں۔ ظاہر میں وہی بات کہیں گے یعنی قرآنی  
 آیتوں سے دلیل لیں گے، مگر آیتوں کے معنی اپنی خواہش کے مطابق  
 کر لیں گے۔ اور آنحضرت اور صحابہ رحمہ کی تفسیر کا کچھ لحاظ نہ کریں گے  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی عنہما ان خارجیوں کو بدترین خلق سمجھتے، کیونکہ  
 ان کی گفتگوں نے کیا کیا تباہی مشرکوں اور کافروں کے ہاں  
 میں نازل ہوئی ہیں، ان کو مسلمانوں پر جھپٹتے تھے۔ ابن طاہر مفتی  
 نے کہا: ان سے بدتر وہ لوگ ہیں جو ان آیتوں کو جو یہود کے ہاں  
 نازل ہوئی ہیں، علمائے امت محمدیہ پر جھپٹتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
 ان کی نجاست سے زمین کو پاک کرے۔ باوجود اس کے صحابہ رحمہ  
 اور تابعین نے ان خارجیوں کو کافر نہیں کہا اور ان کی عورتوں  
 سے نکاح اور ان کا ذبیحہ جائز رکھا، ان کی گواہی قبول کی۔ کسی نے  
 حضرت علی رضی عنہ سے پوچھا کیا غار بنی کا فر ہیں؟ آپ نے فرمایا وہاں  
 کفر ہی سے بھاگ کر یہ انہوں نے خروج اختیار کیا ہے وہ تو گناہ  
 کرنے والے کو بھی مومن نہیں سمجھتے بلکہ کافر کہتے ہیں، پھر پوچھا  
 کیا منافق ہیں؟ فرمایا کہ منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں  
 مگر وہ تورات دن عبادت میں مصروف رہتے ہیں، بلکہ یہ لوگ تو  
 آفت میں پڑ کر اندر سے ہرے ہو گئے (ان کو حق بات نہیں سمجھتی  
 بس اپنی سمجھ پر اتر کر گمراہ ہو گئے ہیں) مولف کہتا ہے ہر ایسے  
 زمانے میں بھی چند رکابیسہ اور پنجہریہ اور مرزائیسہ اور قلابی  
 اور وجودیہ اور پگلاویہ اور ثنائیسہ فرقے ایسے نکلے ہیں جو قرآن  
 کی آیتوں کی تفسیر اپنی ہوائے نفسانی کے مطابق کرتے ہیں اور  
 صحابہ اور تابعین کی تفسیر کی پابندی نہیں کرتے۔ ان میں کچھ  
 تو کافر ہیں جو اصول اسلام یا متواترات کا انکار کرتے ہیں  
 کچھ مسلمان ہیں مگر گمراہ۔ جیسے وہ رکابی جو مکروہ یا حرام  
 یا مختلف فیہ کاموں کو شرک قرار دے کر بات بات پر مسلمان  
 کو مشرک کہہ دیتے ہیں، انہی دین کی توہین کرتے ہیں جو آیتیں  
 یا حدیثیں بتوں کے باب میں وارد ہیں ان کو انبیاء اور

اولیاء اللہ اور ملائکہ پر بھی چھپ دیتے ہیں اور کہتے کیا ہیں  
 کہ لفظ عام ہے، سب کو شامل ہے۔  
 عبد اللہ بن عمر رحمہ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ نوزعم بھی ابی  
 ہی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک گمراہی سے بچائے رکھے۔ اور  
 صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے طریق پر قائم رہے  
 مَا تَذَرِي مَا أَحَدٌ تَابَعْدًا - تم نہیں جانتے ہم  
 آنحضرت کے بعد کیا کیا نئی باتیں بنالیں؟  
 أَحَدٌ تَابَعْدًا - سب سے نزدیک اس سے ہے  
 والا۔  
 حَدِيثُ النَّفْسِ - دل کی باتیں، دوسوے خیالات  
 كِتَابُنَا أَحَادِيثُ - ہماری کتاب نئی تازہ اترتی ہے  
 یعنی قرآن حکیم)۔  
 زَعَمَتْ امْرَأَتِي الْاَوْلَى اِنَّهَا ازِعَتْ امْرَأَتِي  
 الْحَدَّثِي - میری پہلی بیوی نے بعد کی بیوی کو یعنی جس سے  
 بعد میں نکاح کیا (دودھ پلا دیا)۔  
 مِنْ أَحَادِيثٍ فِيمَا أَحَدًا تَابَعْدًا اَوْ اَوْى مُخَدَّاتِمْ  
 وہاں دین میں نئی بات سنائی یا نئی بات کو مذہبی (اسرار) میں  
 ہوا (دہنیاہ میں ہے۔ یعنی بدعت پر راضی ہوا، بدعت کی حمایت میں)  
 اُس کو دشمنوں سے بچایا، سکوت اختیار کیا، اُس کا ابدھان  
 ہونے کے انکار نہیں کیا، ان سب پر آنحضرت نے لعنت فرمائی  
 اِيَّاكُمْ وَمُخَدَّاتِ الْاُمُورِ - نئے کاموں سے  
 دین میں نکلنے والے ہاتھ بچے رہو، دہنیاہ میں جو مراد وہ کام ہیں جنہیں  
 دلیل قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے نہ ہو۔  
 لَمْ يُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ اِلَّا امْرَاَةٌ اَحَدٌ  
 كَانَتْ اَحَدًا تَابَعْدًا - جنی قرئید کی عورتوں میں سے کسی  
 قتل نہیں کی گئی۔ مگر ایک عورت جس نے ایک نئی بات کی گواہی  
 کو زبردیا تھا۔  
 حَادٍ تَوَاهِدًا الْقُلُوبِ بِنَادِ كِرَالِيَا۔ ان دونوں کو  
 اللہ کی یاد سے جلا دو (صاف کر دو مستقل کرو)۔

کتاب الحدیث  
ہتے کیا ہیں  
آرت مجی اس  
رکے اور  
تم رکے  
جانتے ہیں  
اس سے  
خیالات  
آرتی  
عشر  
نی جس  
نیدر  
د اس  
کی جائے  
کا با  
نہیں  
م  
و  
س  
ت کی  
ان

فَاخَذَنِي مَا قَدَّمَ وَمَا خَلْفَهُ. (عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ میں نے آنحضرت کو سلام کیا مگر آپ نے جواب نہ دیا)۔  
لوگوں کے اور پچھلے رنجوں نے لے ڈالار میں نگر میں پڑ گیا عرب

کہتے ہیں: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ حَدَّثَنَا بِعَيْنِي بِبَابِ نَيْ سِيدِ اِهْوَيْ (مگر وہ اس حدیث پر غمزدار مروی ہے تاکہ قدم کا جوڑ ہو جائے)۔  
أَحَدَاتٍ مَّتَى فِي التَّمَلُّوقِ. کیا نماز میں کوئی تازہ حکم آیا  
لَا يَزَالُ فِي التَّمَلُّوقِ مَا نَسَمُ مَحْدَثًا. برابر نماز میں  
ہے گا زمین نماز کا ثواب اس کو ملتا رہے گا) جب تک وضو نہ لے  
یعنی گونہ لگائے)۔

يُصَلِّيَ عَلَيْكُمْ أَحَدًا كُمْ مَا نَسَمُ مَحْدَثًا. فرشتے اس کے  
کے گرد گھومتے رہتے ہیں، جب تک اس کو حدیث نہ ہو۔  
لَا وَضُوءًا إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ. وضو جب ہی واجب ہوتا  
ہے جب حدیث ہو (اگر حدیث نہ ہو تو ایک ہی وضو سے کئی نمازیں  
رہ سکتا ہے)۔

مَا أَتَتْهُ النِّسَاءُ. عورتوں نے جو نئی باتیں نکالیں (کہ زیادہ  
پر مشورے آراستہ ہو کر نکلتی ہیں۔ اگر آنحضرت کے عہد میں  
اسی ایسا کرتیں، تو آپ ان کو مسجدوں میں جانے سے منع فرماتے)  
لَا يَحْدِثُ فِيهَا نَفْسًا. ان دو رکعتوں میں دنیا کا  
خیال نہ لائے (اگر آخرت کا خیال ہو یا قرآن کے معنی اور  
اللہ کا، تو کچھ ضرور نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے شکر و شکر کا تیار  
کرنا اور یہ کچھ ضرور نہ کرنا کیونکہ دینی کام تھا۔ میں کہتا ہوں  
ہے کہ نماز میں اپنے مالک حقیقی کا تصور رہے کہ میں اس کے  
کے گمراہوں اور وہ میری ہر ایک حرکت کو دیکھ رہا ہے اور  
میں اس کے خیال سے بھی مطلع ہے۔ اسی استغراق میں نماز پوری  
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے شکر و شکر کا تیار  
کرنا اور یہ کئی مناسب نہیں۔ گو وہ دینی کام ہو، اگر بے اختیار  
ان خیال دنیاوی امور کا آجائے تو اس کو دفع کرے، اور  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھے۔ اب جو فضیلت

اس حدیث میں وارد ہے، اس کو وہ خیال مانع ہوں گے یا نہیں، جو  
بے اختیاری سے آجائیں، اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں نے  
کہا یہ فضیلت جب ہی حاصل ہوگی، جب دونوں طرح کے خیالات  
آئیں۔ یعنی نہ اختیاری نہ اضطراری)۔

لَا تَهْتِكُ حُدُودَ عَدُوِّكَ بِرَبِّهِ (پانی برسے لگا، تو اپنے  
بدن پر سے کپڑا ہٹا دیا تاکہ وہ پانی بدن کو لگے، فرمایا یہ اسی  
تازہ تازہ اپنے مالک کے پاس سے آیا ہے اس کو گنہگار ہاتھوں  
نے نہیں چھوئے انہ اس زمین سے طاحس پر گناہ کئے جاتے ہیں اس  
حدیث سے علو اور فوقیت باری تعالیٰ کا ثبوت اور جہمہ طاعنہ  
کا رد ہوتا ہے)۔

إِنَّمَا كَرِهَ لَكِنَّ أَحَدَاتٍ. قبر پر بیٹھنا آپ نے اس کے  
لئے مکر وہ رکھا جو وہاں حدیث کرے۔ یعنی پانچاں یا پیشاب اس  
حدیث سے مومنین کی قبور کا احترام نکلتا ہے)۔

وَإِنَّ حَدِيثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدِيثَ الْمَخْلُوقِينَ اَللَّهُ  
تعالیٰ کی جو صفات مادہ میں (جیسے خلق اور رزق اور کلام  
وغیرہ) وہ مخلوق کی صفاتِ حادثہ کے مشابہ نہیں ہیں (کیونکہ  
پروردگار کی ذات نہ کسی ذات کے مشابہ ہے نہ اس کی کوئی صفت  
مخلوق کی صفات کے مشابہ ہے۔ یہی اعتقاد ہے سلف اہل سنت  
اور جماعت کا، رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اب یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی کل  
صفات قدیم ہیں۔ گویا صفاتِ اضافیہ کا انکار کرنا ہے۔ اور متاخرین  
مستکلمین، فلاسفہ اور معتزلہ کی تقلید سے اس آفت میں پڑ گئے  
ہیں، البتہ یہ صحیح ہے کہ صفاتِ حقیقیہ جیسے علم اور قدرت اور  
حیات وغیرہ اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں)۔

أَلَيْسَ يَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحَدْنَا. آنحضرت  
کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت دونوں لائے  
گئے انھوں نے زنا کیا تھا۔

كَانَ إِذَا صَلَّى فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقْبِطَةً حَدَّثَنِي  
آنحضرت جب فجر کی سنتیں پڑھ چکے، تو اگر میں جاگتی ہوتی، تو  
مجھ سے باتیں کرتے (ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے کہ تہجد

پڑھنے کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنے سے پہلے آپ اُن سے باتیں کرتے اور دونوں روایتوں میں کوئی تضام نہیں، کیونکہ آپ کبھی ایسا کرتے اور کبھی ویسا کرتے ہوں گے۔ ابن عربی نے کہا تہجد اور صبح کی سنتوں کے درمیان، یا صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان خاموش رہنا افضل نہیں ہے۔ البتہ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک خاموش رہنا افضل ہے۔ میں کہتا ہوں جو آنحضرت نے کیا وہی سنت اور وہی افضل ہے تہجد کے بعد اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اپنے گھر والوں سے باتیں کرنا سنت ہے۔ اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ذرا بیٹھا جانا، امام ابن حزم نے تویہ کہا ہے کہ اگر کوئی فجر کی سنت پڑھ کر نہ لیئے تو اس کی نماز ہی صحیح نہ ہوگی۔ سبحان اللہ کیا اتباع سنت ہے۔ گو امام ابن حزم کا یہ قول دلیل کی رو سے راجح نہیں ہے مگر اُن کے اقوال دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ سراسر اتباع سنت میں غرق تھے۔ تیج ابن عربی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت نے اُن سے معاف کیا اور ایک دوسرے میں غرق اور غائب ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ وعن اتباعہ۔

حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ <sup>شہین</sup>  
 (تذقیف نے کہا) آنحضرت نے ہم سے (امانت کے باب میں) دو حدیثیں بیان کیں۔

کدام حدیث ان اسامة۔ ہم سے یہ حدیث بیان کی جاتی تھی کہ اسامة رضی اللہ عنہ۔  
 إِنَّهُ قَدْ أَحَدَّثَ۔ اُس نے دین میں نئی بات نکالی۔ (تقدیر کا انکار کیا)۔  
 اِیُّ بُنَى مُحَمَّدٍ۔ میرے چھوٹے بیٹے یہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا نئی بات ہے، رانحوں نے شاید آنحضرت کو صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے نہ دیکھا ہوگا، اس لئے انکار کیا اور اُس کو نئی بات قرار دیا۔ مگر دوسرے صحابہ کی روایتوں سے صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا ثابت ہے۔ اور اثبات مقدم ہونے پر قبول لے کہا، عبداللہ بن مغفل کا مطلب یہ ہے کہ قنوت میں وہ وہ دعائیں پڑھنا جو آنحضرت سے منقول نہیں ہیں، ایک نئی بات ہے احادیث جمع ہے احادیث کی۔ اُحد و ثانی حدیث ہے۔

إِنِّي أَخْبَرْتُ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ۔ مجھ سے حدیث کی روایت کرنے سے بچے رہو، وہی حدیث روایت کرو، جس کو تم جانتے ہو تم کو خوب یقین ہو کہ وہ حدیث میری ہے۔  
 وَلَا يُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا۔ بڑے خواب کو کسی سے بیان نہ کرے۔

الرُّوْيَا ثَلَاثَةٌ حَدِيثُ النَّفْسِ۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک اُن میں سے نفسانی خیال (جیسے کہتے ہیں کہ کئی کئی سالوں میں چھوٹے ہی نظر آتے ہیں)۔  
 حَدِيثٌ نَوَا عَنِ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ وَلَا حَدَّجَ۔ نبی کریم سے حدیثیں روایت کرو کچھ حرج نہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جموں کی حدیثیں اُن سے نقل کرو، بلکہ اُن حدیثوں کے بیان کرنے کی اجازت دی، جن کی صحت کا گمان ہو گا وہ بلاشبہ بیان کریں۔ کیونکہ حدیث دراز کرنے کی وجہ سے سند بیان کرنا اُن کے لئے دشوار ہے۔

وَقَالَ قَوْمٌ بِظَهَارَةِ الْحَدِيثَيْنِ مِنْهُ۔ ایک قوم نے بیان کیا کہ حدیثیں جو آپ سے روایت کی گئی ہیں، ان کا بیان اسی ہے کہ حدیثیں صحیح ہیں اور اسی ہی حدیث روایت کی گئی ہے۔

کتاب الحاد  
 حدیثیں  
 صحیح  
 روایت  
 صحیح  
 حدیثیں  
 صحیح  
 روایت



ایک تھے دقاصی عیاض نے کہا، اسی طرح آپ کا خون اور سارے فضلات ظاہر تھے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثِمٍ - اُن میں جو کوئی پہلے بات کرتا ہے وہی بات کرتا رہتا ہے دوسرا کوئی اُس کی بات کو کاٹے کر بیچ میں نہیں بولتا، جیسے پوتوں کی عادت ہوتی ہے۔

مَا حَدَّثْتُ بِهِ اَنْفُسَهَا (اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ خیال معاف کر دیئے ہیں جو اُن کے دلوں میں گزریں) لیکن تم سے نہ نکالیں، نہ اُن پر عمل کریں۔ مراد وہ دوسرے میں جو دل میں آتے ہیں، پھر پانی کی طرح بہ جاتے ہیں۔ لیکن جو خیال دل میں جم جائے اور آدمی اُس پر اعتقاد کر لے، تو اُس پر مواخذہ ہو گا۔

حَدَّثَنَا النَّاسُ بِمَا يَفْقَهُونَ اَيْحُبُّونَ اَنْ يُكَذَّبَ اللهُ عَنْهُمْ سُوْلُهُ۔ آدمیوں سے وہی حدیثیں بیان کیا کہ جن کو وہ سمجھ سکیں (اُن کی عقل اور استعداد کے موافق) کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور رسول جھٹلائے جائیں اُن سے دین کی وہ حدیں بیان کرو، جن کا سمجھنا مشکل ہے اور سمجھ میں نہ آئیں تو وہ جھٹلائے لگیں۔ تم بھی کہہ گارہو۔ کیونکہ تم اس تکذیب کے باعث

اِنْ شِئْتُمْ لَكُمْ اَحَادِثٌ بِهَذَا۔ (عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہا) اگر تمہاری مرضی یہ ہو کہ میں یہ حدیث بیان نہ کروں تو تمہیں بیان کروں گا (عمار رضی اللہ عنہ کا یہ مطلب نہ تھا کہ یہ حدیث غلط ہے یا اُن میں شک تھا، بلکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا) اُن کی اطاعت لازم تھی، اس وجہ سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ کہا) بَعْثْنِي اِلَى قَوْمٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ اَحَادِثٌ وَكَانَ رَجُلًا بِالْقَضَاءِ - تم مجھ کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجے ہو، جن نے مجھ کو ایسے مقدمے پیدا ہوتے ہیں اور میں فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔

اَحَادِثٌ مَجْمَعٌ بِهٖ حَدَّثَتْ كِي حَدَّثَتْ اَوْ حَدَّثَانٌ سَادَةٌ اَوْ حَدَّثَانِي سَبَّ كَيْ مَعْنَى هِيَ - یعنی ایک نیا

اور نیا واقعہ نیا مقدمہ۔

اِنَّ اَوْ صِبَاءً مَّحْتَمًا مَحْدًا لَوْنٍ - آنحضرت کے وہی سب محدث ہوں گے (یعنی جبرئیل ؑ اُن سے بات کریں گے، گو جبرئیل اُن کو دکھائی نہ دیں گے)۔

اِنَّ فِي كُلِّ اُمَّةٍ مَّحْدًا ثَلَاثِيْنَ مِنْ غَيْرِ نَبْوَةٍ - ہر امت میں ایسے لوگ ہیں جو محدث ہیں مگر پھر نہیں ہیں ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے یا ان کی رائے ہمیشہ ٹھیک نکلتی ہے۔

اَيُّهَا الْمَحْدَثَانِ - اے محدث! (یہ خطاب حضرت عائشہ زہرا رضی اللہ عنہا کی طرف ہے)۔

بِحَدَّثِكَ حَدَّثَانَا لَمَنْ خَلْفَكَ - میں تجھ کو تیرے بعد والوں

کے لئے عبرت بنانا (ایسی سخت سزا دیتا) لَعْنَةُ اَرْشِدِنَا اَحْسَنَ دَرَكًا وَاَوْلَا اَسْرَدًا طَلَبَانِ حَسَنَةً مَّحْدَثَةً لِيَذَّبَ قَدْرًا يَحِيْرُ - میں نے نئی نیکی سے بڑھ کر پُرانے گناہ کو زیادہ پانہوالی اور جلد ڈھونڈ کر اُس کو پیٹ دینے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

اَلَا يَحْدِثُ اَمَانَةَ الْاَصْحَابِ قَاءٍ وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَةَ الْاَعْدَاءِ - مومن کی مصفت یہ ہے کہ دوستوں کی امانت یعنی راز کی بات بیان نہیں کرتا (اُس کو فاش نہیں کرتا) اور دشمنوں کی گواہی کو نہیں چھپاتا (دشمن کے مقابلہ میں بھی سچی گواہی دیتا ہے یہ نہیں کہ اس کو چھپالے تاکہ دشمن کا نقصان ہو)۔

حَدِيثُ السِّنِّ - کم سن نوجوان (مگر سن کا لفظ نکال ڈالیں تو حدیث کہیں گے۔ اس کی جمع احداثا یعنی نوجوان کم سن)۔

اَلْعِلْمُ يَكْسِبُ الْاِنْسَانَ الطَّاعَةَ فِي حَيَاتِهِ وَ جَمِيْلَ الْاَحْدَاثِ بَعْدَ وَا قَاتِهِ - علم سے انسان کو زندگی میں اطاعت اور عبادت کی توفیق ہوتی ہے اور مرگنے کے بعد اُس کا ذکر خیر رہتا ہے۔

لَا اَمِّنُ الْحَدَثَانَ - میں موت سے بے ڈر نہیں ہوں،

الْأَسْرَادُ أَحْيِيصِيهَا الْحَدَّثَانُ الْإِسْرَاحُ وَالْقُدْسُ  
سب جانوں کو نیند اور غفلت اور حادثے پیش آتے ہیں مگر  
پاکیزہ جان کو (یعنی حضرت جبرئیل کو)۔

حَدَّثُوا بِالْأَحْدَاثِ فَالْأَحْدَاثِ نَعْنِي مَعَكُمْ كَمَا كَانُوا  
جو اُس سے نیا ہو (یعنی جس مسئلہ میں مختلف حدیثیں وارد ہوں  
تو بعد والی حدیث پر عمل کرو۔ اگر تاریخ معلوم ہو سکے کیونکہ  
پہلی والی حدیث منسوخ ہو گئی ہوگی)۔

حَدَّثُوهُ - مارنا، باندھنا، گھورنا۔  
أَلَمْ تَرَوْا إِلَى مَيْتِكُمْ حِينَ يَخْدَجُ بِصَبَاةٍ فَإِنَّمَا  
نَنْظُرُ إِلَى الْمُعْرَامِ ج. کیا تم اپنے مردے کو نہیں دیکھتے جب  
وہ (مرنے وقت) اپنی نظر جاتا ہے وہ میری کو دیکھتا ہے (جس پر  
چڑھ کر آسمان پر جانا ہوگا)۔

حَدَّثَ النَّاسَ مَا حَدَّثَ جُوكَ بِأَبْهَارِهِمْ لَوْ كُنَّ  
اُس وقت تک باتیں کر دو (وعظ و نصیحت) جب تک وہ تیری  
طرف نظر جاتے رہیں۔ (تیری باتیں سننے کے مشتاق رہیں)۔  
حَجَّةٌ طُهْرَانًا ثُمَّ أَحْدَجَ هُمُكُنَا حَتَّى تَقْفَى. اس جگہ  
ایک حج کر لے پھر سامان کس (یعنی جہاد کی تیاری کر) یہاں تک  
کہ فنا ہو جائے (بوڑھا ہو جائے یا مر جائے)۔

وَالْمَرْكَبُ حَدَّجٌ. سواری محاذ کی ہے (جس میں عورتیں  
چڑھتی ہیں)۔

كَأَنِّي أَخَذْتُ حَدَّجَةَ كَنْظَلٍ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ  
كَتِفِي آجِنِي جَهْلِي (عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے  
خواب میں دیکھا) جیسے میں نے اندران کا ایک کچا سخت چمچ لیا  
اور اُس کو ابوجہل کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا۔

أَحْدَجَ الشَّجَرَةَ. اندران کے درخت میں چمچ نکالے۔  
حَدَّجٌ. روکنا، منگ کرنا، سرحد مقرر کرنا، سزا دینا، غصہ ہونا  
جُودُ كَرْنَا، تیز کرنا، سوگ کرنا۔

حَدَّوْدُ اللَّهِ. اللہ کی مقرر کی ہوئی سزائیں (مثلاً چوری

میں ہاتھ کاٹنا، تہمت میں اُسے کوڑے لگانا، زنا میں رجم یا ستوا  
کوڑے لگانا، رہزنی میں قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا قید کرنا)  
یا اللہ کے ٹھہرائے ہوئے احکام (جیسے ترکے کے حصے، طلاق  
کی تعداد اور نکاحوں کی نقد اور وغیرہ)۔

إِنَّ اللَّسَمَ مَا بَيْنَ الْحَدَّيْنِ حَدَّيَا الدُّنْيَا وَحَدَّيَا  
الْآخِرَةِ لَا تَلْمَعُ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) وہ گناہ ہے  
جس میں نہ دنیا کی کوئی سزا مقرر ہو (جیسے رحم باجلد یا قطع  
یا حبس) نہ آخرت کی (مثلاً قتل، والدین کی نافرمانی، خودکشی  
کہ ان میں آخرت کی سزائیں مقرر ہیں) ان دونوں کے  
بیچ میں جو گناہ ہو (جیسے اجنبی عورت کو برہنہ دیکھنا، اُس کا  
بوسہ لینا، مساس کرنا، آمرو کو برہنہ دیکھنا، اُس کا بوسہ لینا  
مساس کرنا، تنگ اڑانا، شطرنج خرچہ وغیرہ کھیلنا، گانا  
بجانا۔ ایک طائفہ علماء کے نزدیک۔

حَدَّ الْمَرْيُوتِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَاهِلَةَ. بیمار کو کوئی بیماری  
تک، یعنی کس حد تک جماعت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کس حد  
پر جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے، بعضوں نے یوں ترجمہ کیا  
ہے کہ بیمار کو جماعت میں حاضر ہونے کی ترغیب ایک روایت  
میں «حَدَّ الْمَرْيُوتِ» ہے ہم مجھ سے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ بیمار کو  
جماعت میں حاضر ہونے کے لئے کوشش کرنا۔

إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا أَفَاقِيهِ هَلِي فِي لَيْلٍ أَيْ  
جُرْمُ كَيْسٍ جِسْمٍ سِزَاؤُ جِبْتِي هِيَ، تو مجھ کو سزا  
اقامة حَدِّ خَيْرٍ مِنْ مَطَرٍ أَرَبَعِينَ لَيْلَةً  
کی معتر رکی ہوئی ایک حد قائم کرنا، چالیس راتوں کی سزا  
سے بہتر ہے (اس لئے کہ برسات سے شکم سیری ہوتی ہے اور  
حد جاری ہونے سے لوگوں کی جان اور عزت اور زندگی بچتی  
رہتی ہے)۔

مَنْ أَصَابَ حَدًّا أَسْتَوَى اللَّهُ وَعَفَا عَنْهُ وَاللَّهُ  
أَكْرَمُ. جو شخص کوئی حد کا گناہ کرے (مثلاً زنا، چوری، قتل

لے ایک طائفہ کی قید اس لئے لگائی کہ بعض علماء نے گانا بجانا جائز رکھا ہے اور اس مسئلہ میں طرفین مستقل کتابیں اور رسالے بنائے گئے ہیں

الحمار  
ہیاستا  
بقیرنا  
خلافت  
یا وحلہ  
گناہ  
جلد باطل  
ہو سکتا  
ذکر  
نا اُس کا  
باپ سے  
میلنا  
روٹی ہار  
راہ کس  
میں خبر  
سوا  
ہوگا کہ  
ایک  
کو سزا  
تا کہ  
یوں کی  
ہوتی ہے  
اور نہ  
نفاغہ  
جوڑی  
لے بنائے

دغیرہ) پھر اللہ اُس کا گناہ دُعا نے رکھے اور معاف کر دے تو وہ بڑا اکرم کرنے والا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مدی گناہ کا بھی پھینچانا اس کے اظہار سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ کرے تو معافی کی امید ہے)۔

فِي حَدِّ لِي حَدًّا ۱۔ پھر میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی (کہ ایسے ایسے گنہگاروں کی شفاعت کر دینا فلاں گنہگاروں کی۔ اس حدیث کے مشروع میں یہ مذکور ہے کہ میدانِ حشر کی تنگی اور سختی اور حرارت سے لوگ تنگ ہو کر آپ کی سداوشاس ہوا ہیں گے اور آخر میں یہ مذکور ہے کہ آپ کئی گروہوں کو دوزخ سے نکالیں گے۔ دونوں میں منافاة نہیں کس لئے کہ جس وقت تک آپ بارگاہِ احدیت میں سجدہ کر کے شفاعت کا اذن حاصل کریں گے، اُس وقت تک کچھ لوگ تو میدانِ حشر ہی میں جمبوس رہیں گے اور کچھ دوزخ میں بھیج دیے جائیں گے)۔

لَا يَحِلُّ لِي مَدْرَأَةٌ أَنْ تُجِدَّ عَلَيَّ مَيِّتٌ أَكْتَدُ مِنْ فَلَاحٍ كَسَى عَوْرَتُ كُوْرَ اِبْنِ فَادَنْدُ كَسُوا) دوسری کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں۔

أَلْجِدَّةُ لَعَنَتِي خِيَارٌ أُمَّتِي۔ تیزی اور نیک کام میں جلدی یا دین میں سختی میری امت کے اچھے لوگوں میں ہوں (مطلب یہ ہے کہ غصہ اور زور رنجی اور تیزی اگر اللہ کے واسطے ہو تو وہ بہتر ہے۔ دین کی حرارت اور حدت، توبتِ ایمان کی لیل ہے اور براہمت اور صلحِ کل، نفاق اور بے ایمانی کی)۔

خِيَارٌ أُمَّتِي أَحَدًا أَوْ هَا۔ میری امت کے بہتر لوگ ہیں جن میں دین کی حدت ہو (کافروں پر اُن کو غصہ ہو جس امت سے اسلام یا مسلمانوں کی توہین ہوتی ہو، اس کو کبھی برا نہ کریں، گویا جان جائے، ال جائے، عزت جائے، پر دین میں اُن نہ آئے اور دیندار لوگ محفوظ رہیں)۔

كُنْتُ أَدَارِي مِنْ أَيْبَى بَكَوْ بَعْضَ الْحَدِيدِ حَضْرَتِ عَمْرُو (کہا) میں حضرت ابو بکر رضی عنہ کی تیزی کو تیزی کے ذریعہ ڈالتا

(حضرت ابو بکر صدیق رضی عنہ کے مزاج میں ذرا تیزی اور زور و خشکی تھی) حضرت عمر رضی عنہ سے درازاۃ کی کہ ان کا غصہ نالدرتے۔ یہ خصیلت اکثر ایسا نذاروں میں ہوتی ہے کہ اُن کو غصہ جلدی آجاتا ہے مگر جلدی زائل بھی ہو جاتا ہے۔ اُن کا دل آئینہ کی طرف صاف رہتا ہے (ایک روایت میں «بَعْضَ الْحَدِيدِ» ہے جسم سے جو نزل کے مقابل ہے، ایک روایت میں «بَعْضَ الْحَدِيدِ» ہے، یعنی جسم یعنی حظ۔

عَشْرِينَ السَّنَةِ وَعَدَّ فِيهَا إِلَّا سِتِّجِدًا اد۔ دس بائیس سنت ہیں، اُن میں سے ایک زیرِ ناف کے بال لینا بھی آپ نے بیان کے (یعنی اُسترے سے ٹونڈنا) أَهْلُوا كَى مَمْتَشِيْطَ الشَّعْبَةِ وَتَسْتَحِدُّ الْمَغِيْبَةَ ذِرَادَمٌ لَوْ فَرَسَتْ وَتَا كَهْ جَسْ عَوْرَتِ كَيْ بَالِ بِرِيْشَانِ مِيْنِ وَهْ كَنْكِي كَرَلِيْ اور جس کا خاوند چلدا تھا (گھر میں رہتا) وہ معافی کر لے (مقامِ مخصوص کے بال وغیرہ صاف کر لے کر دوسری نے کہا کہ زیرِ ناف کے بال اُسترے سے ٹونڈنا افضل ہے بہ نسبت نوزنگانے یا اُکھیرنے کے اور بہتر یہ ہے کہ قبل اور دبر دونوں کے بال صاف کرے طبعی نے کہا عورتیں اُسترے سے نہیں ٹونڈیں تو اُن کے استخدا سے بالوں کا اوکھیرنا مراد ہے)۔

إِنَّهُ اسْتَعَارَ مَوْسَى لِيَسْتَحِدَّ بِهٖ۔ حضرت عیسیٰ نے، جب کافران کو قتل کرنے لگے ایک اُسترہ مانگا زیرِ ناف کے بال ٹونڈنے کے لئے (کیونکہ وہ کافروں کے پاس قید تھے اُن کو یہ بُرا معلوم ہوا کہ قتل کے وقت اُن کے زیرِ ناف کے بال ٹونڈیں)۔

إِنَّ قَوْمًا عَادُوا نَالِ التَّاصِلَاتِنَا اللَّهُ دَرَسُوْلَهُ (عبداللہ بن سلام نے کہا) ہمارے قوم کے لوگ ہمارے مخالف ہو گئے، جب سے ہم نے اللہ اور اُس کے رسول کی تصدیق کی لِكُنَّ حَرْفٍ حَدًا۔ ہر حرف کی ایک انتہا ہو (جہاں تک آدمی پہنچتا ہے۔ دوسری روایت میں «مَطْلَعٌ» ہے یعنی چڑھنے کا مقام یہ حدیث صفتِ قرآن میں وارد ہوئی مطلب یہ

ہے کہ ظاہر اور باطن قرآن ہر ایک کا ایک منتہی اور مقصد مثلاً ظاہر قرآن کا مقصد یہ ہے کہ آدمی شان نزول بعزیت ، ناسخ و منسوخ ، اعراب و قواف وغیرہ سے واقف ہو اور باطن قرآن کا یہ مقصد ہے کہ دل کی سختی دور ہو، ہر وقت پروردگار کا حضور ہو، قلب یاد الہی سے پُر ہو۔

تَقِيَسُ الْمَلَائِكَةُ بِأَحَدٍ أَدِينٍ (یہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا، جب وہ مرؤد کہنے لگا کہ «دوزخ کے داروغہ اتیل میں تو ہم میں سے سو آدمی ان کو بنا کر دوزخ سے نکل جائیں گے) کیا تو فرشتوں کو دنیا کے جیلروں کی طرح سمجھتا ہے (ایک فرشتہ ساری دنیا کے آدمیوں کے لئے کافی ہے) بعضوں نے کہا «حَدَّادِينَ» سے تو بار مراد ہیں۔

آرہای حَدَّاهُمْ كَلِيلًا۔ میں تو ان کی دھار گند دیکھتا ہوں (یعنی ان کی قوت کم ہے)۔  
لِحِيلَةِ السَّيِّئِينَ۔ چھری تیز کرے۔  
حَدَّاهُمْ كَلِيلًا۔ گند دھار جس سے برابر نہ کرے۔  
طَائِفٌ كَلِيلٌ ضعیف نگاہ۔

مَا يُحَدِّثُونَ إِلَهِيَ النَّظَرُ۔ آپ کے صحابہ تیز نگاہ سے آپ کو نہیں دیکھتے (بوجہ آپ کی ہیبت اور عجب کے نظر آپ پر نہیں جا سکتے)۔

وَحَدَّاهُ مَوْفِقَهُ الْيَمِينِي عَلَى فَيْدَا كَأُجْبِي دَاهِي كُنِي كُو ران پر چڑا کر کے رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے چلیوہ رکھا چٹنایا نہیں) بعضوں نے یوں بڑھا ہے۔

وَحَدَّاهُ مَوْفِقَهُ الْيَمِينِي عَلَى فَيْدَا كَأُجْبِي۔ یعنی آپ کی داہنی کہنی آپ کی ران پر تھی۔

أَشْفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ۔ کیا تو اللہ کی مددوں میں سے ایک مددور کرنے کے لئے سفارش کرتا ہے، ذیہ آپ۔ بہ حضرت اسامہ سے فرمایا علماء نے کہا ہے کہ، جب خدا کا مقدمہ امام تک پہنچ جائے، اُس وقت مجرم کی سفارش کرنا حرام ہے، لیکن اس سے پہلے جائز ہے اگر مجرم شریر نہ ہو

در نہ شریروں پر رحم کرنا، دوسری غریب مخلوق پر ظلم کرنا ہے اور تعزیر میں ہر مال میں سفارش کرنا درست ہے یعنی زیادہ مقدمہ حاکم تک پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو۔

إِنَّهُ آتَى حَدًّا (جس نے پردہ اٹھا کر گھر میں جھانکا اُس نے سزا کا کام کیا۔

أَقْبَرُ الْجَدِّ وَدَسْتِ أَرْقَائِكُمْ۔ اپنے ظلام لوٹنے پر اللہ کی حدیں قائم کرو (اللہ تبارک کا یہی قول ہے کہ میرے اپنے ظلام اور لونڈی کو خدا بنا سکتا ہے۔ مگر امام ابوحنیفہ نے اس کے خلاف یہ کہا ہے کہ حد لگانا خاص امام اور حاکم کا کام ہے)۔

إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ حَدًّا وَجَعَلَ لِكُلِّ تَعَدَّى الْحَدَّ حَدًّا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد مقرر کی ہے اور جو شخص اُس حد سے بڑھ جائے، اُس کی یہی سزا ہے۔

لِصَّلَاةٍ أَرْبَعَةٌ الْآلِ فِي حَدِّهِ۔ نماز کی چار نمازیں ہیں۔

أَقْبَرُ حُدُودًا۔ تم نے اُس کی حدیں قائم کیں (حکام اور شرائع)۔

يُقْرَبُ الْحَدَّ وَبَيْنَ يَدَيَّ الْإِمَامِ۔ امام کے سامنے لگائی جائیں (جمع اجرین میں ہے کہ آنحضرت کا نام ہے قوراۃ شریفین، کیونکہ جو کوئی دین سے مخالفت کرے گا، آپ اس سے مخالفت کریں گے وہ رشتہ دار ہو)۔

لَا يَزَالُ إِلَّا نَسَانُ فِي حَدِّ الْكَلْبِ مَا كَفَّ كَدًّا۔ جب تک آدمی ایسا کرتا رہے تو اُس کو لوٹا کر کے کا ثواب ملتا رہے گا۔

تَعَالَى كَيْفَ نَكَرَ بَيْنَ نَدِيدِ هِيَ حُدُودُ الْإِيمَانِ۔ شہادتین کا اقرار ناز و نواز

نائب الامام

لم کرنا ہے  
یعنی زیادہ

میں جہاں تک

غلام کو

کر مہلے

جسٹس

در حاکم

کے

بہتر

یہ

چار

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

تجدد امام ابو عبد اللہ کے سامنے ایک مرد مومن کا ذکر آیا جس میں  
 حدیث (یعنی فقہ تیزی) تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب  
 مومنوں کو پیدا کیا تو ان کو دو رزخ میں جانے کا حکم دیا۔ وہ چلے  
 گئے، وہاں کا دھواں اُن کو لگ گیا، یہی حدیث ہے۔ اور کافر  
 کو جب پیدا کیا، ان کو بھی دو رزخ میں جانے کا حکم دیا، لیکن وہ  
 نہیں گئے، اس لئے اُن میں محمل اور وقار ہے۔ امام محمد باقر  
 سے پوچھا گیا کہ مومن میں تیزی کیوں سبب زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا  
 اس لئے کہ قرآن کی عزت اُس کے دل میں ہوتی ہے اور صالحان  
 اُس کے سینے میں ہوتا ہے اور وہ اللہ کا مطیع اور مصدق بندہ  
 ہوتا ہے۔ اور اکثر مومن کی تیزی اور حرارت اس امر پر ہوتی ہے  
 جو خلافِ شریعت ہو۔ اسی طرح اس کا غصہ اس پر ہوتا ہے جو خلافِ  
 شریعت کام کا ارتکاب کرے نہ کہ ہر شخص پر یا ہر موقع پر۔

حاصل ہے۔ موٹا ہونا، غلیظ ہونا، سوج جانا، شو جانا، آترنا،  
 اور سے نیچے ڈھلکنا، جلدی کرنا۔

اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَ نَسْلًا وَاِذَا اَقَمْتِ فَاحْدَاثًا  
 جب اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے اور جب تنہا کہے تو جلد

سلسلہ کہہ۔  
 فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ تَحَدَّرَ فِيهِمَا۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھی

ان میں اختصار کیا (جلدی سے فارغ ہو گئے)۔  
 رَايْتُ الْمَطْرِيَّ تَحَادَّرَ يَتَحَدَّرُ عَلَيَّ لِجِدِّيهِ مِثْلِي

ظاہر بات کا پانی آتی کی ڈار میں پر شیک رہا تھا۔  
 ضَرَابٌ رَجُلًا شَدَّ يَتَنَسَّوْطًا كُنْهًا مَبْعُومٌ وَ

ضرب کرنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو تیس کوڑے مارے ہر کوڑے  
 کے مال بھٹ رہی تھی اور سوج رہی تھی۔

وَلَمَّا لَنَا غَلَامٌ أَحْدَرُ شَعْبِي۔ ہمارے یہاں ایک  
 پیدا ہوا جو بہت موٹا اور غلیظ تھا۔

رَضِيْفٌ حَادِرٌ۔ پوری روٹی۔  
 كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْحَمْرِيِّ بَنِي بَنِي تَوْفَلٍ غَلَامًا

یہی ہے جو مولف نے آپ کو خواب میں دیکھا آپ کو جسے رنگ کستہ تو دو والے تھے ڈار میں بول سکتے تھے بڑی بڑی چہرے پر بڑا رعب و اب مر کے ساتھ بے حد بولتے تھے

حَادِرٌ مَرَأً۔ عبد اللہ بن ماری بن نوفل نے ایک موٹے تازے گٹھے  
 بدن کے لئے کہے تھے۔

اِنَّ ابْرَهَةَ كَانَ رَجُلًا قَصِيْرًا اَحَادِرًا وَاَوْمَدًا  
 اَبْرَهہ (جو سب کو ڈھانے کے لئے ہاتھی نے کرایا تھا) ایک سپت  
 قد، غلیظ، ٹھنکنا آدمی تھا۔

اِنَّ اَبِي بَنِي خَالِي كَانَ عَلَيَّ بَعِيْرِيَّةً وَهُوَ يَقُوْلُ  
 يَا سَلْدًا مَا هَا اَبِي ابْنِ مَلِكٍ اِيك ساندنی پر سوار تھا، اور

کہہ رہا تھا کسی نے ایسی موٹی تازی اونٹنی دیکھی ہے؟  
 حَدَادَةٌ تَانِيْثٌ هِيَ اَحْدَرُ كِي، جس کے چہرے اور رانیں

پُرگوشت ہوں اور کوبار یک ہو۔

اَنَا الْذِي سَمَّيْتُنِي اُمِّي حَبِيْبًا رَجُلًا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے  
 جنگِ خیبر میں یہ رجز پڑھا، میں وہ ہوں جس کی ماں نے اُس کا

نام حبیب رکھا۔ (حیدرہ شیر کو کہتے ہیں چونکہ اُس کی گردن موٹی  
 ہوتی ہے۔ عامہ کونان کی ماں نے ان کا نام ہ آسنہ رکھا تھا مگر

چونکہ آسنہ اور حیدرہ کا ایک ہی مطلب ہے اس لئے یہ کہنا صحیح  
 ہوا۔ کہ میرا نام حیدرہ رکھا تھا۔ بعضوں نے کہا نہیں، اُن کی ماں نے

حیدرہ ہی ان کا نام رکھا تھا، اُس وقت والد آپ کے موجود نہ تھے  
 جب وہ آئے تو اُنہوں نے علی رضی اللہ عنہ کا نام رکھا (صدقہ اس نام پاک

کے)۔  
 اَلَا اَذَانَ تَرْتِيْلًا وَاِلَّا قَامَةً حَادِرًا۔ اذان آہستہ

آہستہ سے اور اقامت جلدی جلدی۔  
 كَاوِيٌّ اَنْظَرُ لِي اَبِي وَالْمَاءُ يَجِيْدُ عَلَيَّ عَالِيَةً

گو یا میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں، پانی اُن کے مونڈھے پر شیک  
 لے جمع البحرین میں ذکر ایک روایت میں فَاحْدَادٌ حَرْدَانٌ مَجْمَعٌ

یہ روایت مجھ کو نہیں ملی۔ زعشری نے کہا فَاحْدَادٌ ہے خانے مجھ  
 سے۔ ۱۲ منہ لے جمع البحرین میں ہے بعضوں نے کہا اگلی کتابوں

میں آپ کا نام ہی مذکور تھا۔ بعضوں نے کہا کہ صفحہ سنی میں آپ کا  
 لقب حیدرہ تھا کیونکہ حیدرہ کہتے ہیں پرگوشت بڑے پیٹ والے کو اور

یہی ہے جو مولف نے آپ کو خواب میں دیکھا آپ کو جسے رنگ کستہ تو دو والے تھے ڈار میں بول سکتے تھے بڑی بڑی چہرے پر بڑا رعب و اب مر کے ساتھ بے حد بولتے تھے



رہتا۔

أَحَدٌ ذَرِيفٌ إِلَيْنَا. اس کو ہمارے پاس بھیج دو۔  
حَدُّسٌ۔ گمان کرنا، اٹکل گمانا، فسد کرنا، کشتی میں غائب  
آنا، جلدی جانا۔

لَا يَنَالُهُ حَدٌّ مِنَ الْفَعِيلِينَ۔ اُس پر وہ کار تک عقلمند کا  
گمان یا وہ ہم نہیں پہنچ سکتا۔

حَدَّاقٌ۔ گھیر لینا، گردا گرد ہوجانا، دیکھنا۔

أَسْبَقَ حَدَّيْنِ فَلَاحٌ۔ فلاں شخص کے باطن میں پانی برسا  
رہا۔ وہ باطن جس کے گرد حصار ہو اور کبھی کبھور کے چند جہازوں کو بھی  
تقلیقہ کہتے ہیں، گوان کے گرد احاطہ نہ ہو۔ اس کی جمع حَدَّالِيْنٌ ہے  
فَحَدَّالِيْنٌ يَا فَحَدَّالِيْنُ الْقَوْمُ يَا بَيْتَارِهِمْ۔ اپنی اپنی  
آنکھوں سے مجھ کو گھورنے لگے۔

أَحَدًا قِيَامًا بِهَذَا مَثَلًا۔ لوگوں نے آپ کو گھیر لیا۔

سَدُّوَانِي مِثْلَ حَدَّاقَةِ الْبَعِيدِ۔ ایسے ملک میں اترے

جو اونٹ کی آنکھ کی طرح تروتازہ اور شاداب تھا، آنکھ میں اندھ  
نے تری رکھی ہے۔ سارے بدن میں خشکی ہو، مگر آنکھ میں ضرور  
تری رہے گی، اسی طرح اگر سارے بدن میں مضرت رہا ہو لیکن  
آنکھ میں ضرور رہے گا۔ اس لئے تروتازہ اور شاداب ملک  
کو حدائقہ سے تشبیہ دی۔ اصل میں حَدَّاقَةُ الْبَعِيدِ کے کالے پتے

کو کہتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ایک حدیث نقل کی ہے:  
حَدَّاقَةُ الْعَيْنِ مِثْلُ سَوَادِهَا الْاَعْظَمُ۔ آنکھ کا

حدوقہ ٹرا کا لاشیا ہے۔

حَدَّالٌ۔ ظلم سے ایک طرف بھٹک جانا۔

حَدَّالٌ۔ ایک موذی اور نچا ایک نیچا ہونا، ظلم کرنا۔  
رَجُلٌ عَلِيمٌ حَدَّالٌ۔ ایک وہ شخص جس نے جان بوجھ کر ظلم کیا

حَدَّيْلَةٌ۔ ایک قبیلہ ہے انصار کا۔

حَدَّاءٌ يَأْخُذُكُمْ۔ آگ کا خوب بھرنے۔

إِحْتِدَامٌ۔ کسی بھی معنی میں۔

يُؤْنِسُكَ أَنْ تَفْشَاكُمْ دَوَاخِ خَزَنَتِهِ وَأَعْتَدَ لَكُمْ  
عَذَابًا۔ قریب ہو کہ تم کو اُس کی ساتھیوں کی کثامت اور اس کی بیانیہ  
کی بھڑک ڈھانک لے گی۔

حَدَّاءٌ يَأْخُذُكُمْ يَأْخُذُكُمْ بِلِسَانِهِ۔ بلند آواز سے ازبوں کو پھانسی  
کے لئے لگاؤ۔

حَدَّاءٌ۔ کاکرا اونٹ پھلانے والا اس کی جمع حَدَّاءٌ ہے۔

لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْحَدَّاءِ وَالْإِفْعُوْءِ۔ قتل اور سانپ  
کو مار ڈالنے میں (حالت احرام میں) کوئی قباحت نہیں۔

حَدَّاءٌ۔ اصل میں حَدَّاءٌ تھا جو جمع ہے حَدَّاءٌ کی  
ہمزہ وقف میں ساکن ہو کر الف ہو گیا۔ پھر الف کو واو  
سے بدل دیا۔

إِنْ أَرَمَطَعِي فَيُحَدِّدُ وَكَلِمَةٌ۔ اگر میں اپنی طرح پر غور کروں  
تو گویا میں ایک ایک لے جانے والی چیل ہوں (کسی طرح میری  
نیت نہیں بھرنی۔ چیل کی طرح ہر ایک مال کے نوچنے کھسرتے  
کے لئے مستعد ہوں۔ یہ حضرت لقمان کا قول ہے،

حَدَّاءٌ۔ میں الف کو واو سے بدلا، پھر اس کو مشدقہ  
بعضوں نے کہا، اہل مکہ چیل کو حَرْدُءٌ ہی کہتے ہیں۔

أَلْحَدَاءُ تَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ هَذَا لِكُلِّ شَيْءٍ  
رُكْبٌ اجبار رہنے کہا، چیل یہ کہتی ہے کہ اللہ کے سوا سب

جلنے والے ہیں۔

فَمَوْتٌ بِهَذَا يَأْتِيهِ۔ اس گلو بند کو ایک چیل نے  
جو اُس پر سے گزری۔

كُنْتُ أَخْتَدِي الْقَدَّاءَ فِي قَارِيَةٍ كَوَلَّاسٍ كَرَّ  
تھا، تاکہ ان کو قرآن سنائوں،

تَحَدَّوْنِي عَلَيْهِمْ۔ تم مجھ کو اُس پر برا بھلا کہتے ہو۔

### باب الحار مع الذال

حَدَّاءٌ۔ کھانا۔ جیسے حَدَّاءٌ ہے۔

لہ کہتے ہیں «هَذَا أَحَدٌ لَأَعْدَالٍ» یہ تو ظلم ہے انصاف نہیں ہے۔ ۱۲ منہ۔

أَهْوَلُ بَيْتًا حَذَاءً. کیا میں چھوٹے ہاتھ سے حملہ کروں  
 جو میرے مقصد تک نہیں پہنچ سکتا ایک روایت میں  
 حَذَاءً سے یعنی کٹے ہاتھ سے حملہ کروں؟۔  
 وَوَكَلْتُ حَذَاءً. اور دنیا کی چھلکی جلدی جلدی شیروں کی

حَذْفُ السَّلَامِ مَسْتَهٌ. سلام کو مختصر کرنا سنت ہے اور اس کا لنبیا  
 کرنا بھیے جاہلوں کی عادت ہے، مطلق سنت ہے دوسری روایت  
 میں ہے:  
 التَّكْبِيرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ جَزْمٌ. یعنی تکبیر اور سلام دونوں  
 کو تخفیف اور اختصار کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔

حَذَارٌ يَا حَذَارُ يَا حَذَارُ. پرہیز کرنا۔  
 حَذِينٌ. ڈرنا، تنبیہ کرنا۔  
 وَمَا يُحَذَّرُ يَا وَمَا يُحَذَّرُ مِنَ الْأَصْحَارِ عَلَى التَّقَا  
 وَالْعَيْبَانِ. اس باب میں قتل اور گناہ پر اصرار کرنے سے  
 ڈرانے کا ذکر ہے۔

فَتَنَاوَلُ السَّيْفَ حَذْفًا بِهِ. تلوار لے کر اس سے اُس کا  
 مارا۔  
 حَذْفًا بِعَمَّا قَبْلِهِ أَجَلَةٌ. اس کے ایک لاشی ماری اسی میں  
 اس کی موت تھی (ایک روایت میں حَذْفًا ہے مائے مجھ سے یعنی  
 لکڑی انگلیوں سے سینک کر ماری)۔  
 وَاحْذَرْنَا فِي الْأَخْرَبِينَ. اخیر کا دور کستیں پہلی دور کھتوں  
 سے چھوٹی کر۔  
 حَذِيْفَةٌ مشہور صحابی ہیں، حضرت عمرؓ نے اُن کو مائیں  
 کا مار کر تباہ کیا تھا۔

مِنْ تَسْبِيٍّ مَا أَجَلٌ وَأُحَادِثٌ. جو تکلیف ہے جو اس سے  
 دور آئندہ جس کے ہونے کا ڈر ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں،  
 نَزَلَ بِكَ حَذَارُكَ. جس چیز سے تو ڈرتا تھا، وہی پتھر  
 نزلے گا۔  
 لَا يَقْنِي حَذَارٌ مِّنْ قَدَسِيَّ. تقدیر سے بچنا کچھ کام  
 نہیں آتا

حَذَا فَرَا. بھرا۔  
 حَذَا فَرَا. جانب، گوش، بلند کی۔  
 حَذَا فَرَا. جمع ہے۔  
 فَكَانَ مَا حَذَرْتُ لَهُ الدُّنْيَا حَذَا فَرَا. گویا دنیا پوری مح  
 سب اطراف و جوانب کے اس کے لئے جوڑ دی گئی۔  
 الْخَيْرُ حَذَا فَرَا فِي الْجَنَّةِ. ساری جملاتی جنت  
 میں موجود ہے۔

أَحْذَرُ السَّلَامِ. قرآن میں جو آیا ہے وَوَحْذُوا  
 حَذَرْتُكُمْ. تو حذر سے مراد ہتھیار ہے، یعنی اپنا بچاؤ  
 لے لو، ایسا نہ ہو کہ دشمن دھوکے سے آن پڑے، پر نفسیہ  
 ہم باقرم سے منقول ہے۔  
 حَذَا فَرَا. گرانا، دور کرنا، مختصر کرنا، مارنا، کاٹنا۔

فَإِذَا أَحْنُ يَأْتِي قَدْ جَاءُوا بِحَذَا فَرَا حَذَا فَرَا حَذَا فَرَا  
 اس قبیلے کے سب لوگ آن پہنچے۔  
 حَذَا فَرَا حَذَا فَرَا حَذَا فَرَا حَذَا فَرَا حَذَا فَرَا  
 پہچانا، سیکھا، اسر مونا، کاٹنا، کٹنا ہونا۔  
 إِنَّهُ خَرَجَ عَلَى صَعْدَةٍ يَتَّبِعُهَا حَذَا فَرَا. آپ ایک  
 گدی پر سوار ہو کر نکلے، اس کا بچہ اس کے پیچھے چل رہا تھا۔  
 فَمَا مَرَّ بِي نَعْفٌ شَهْرٌ حَذَا فَرَا. ادھا ہینہ بھی

حَذَا فَرَا. ایک پرندہ ہے یا چھوٹی بلخیں یا چھوٹی کالی  
 کالی، جن کے نہ کان ہوتے ہیں نہ دم، وہ زمین کی طرف سے  
 اُتے ہیں۔  
 لَا تَحْتَلِكُمْ الشَّيْطَانُ كَاتِبَاتُ حَذَا فَرَا  
 شیطانوں میں بل کر کھڑے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے بیچ میں  
 سلطان کالی چھوٹی بکریوں، بیٹیوں کی طرح گھس آئیں (ایک  
 روایت میں کاؤ کاؤ کاؤ الحَذَا فَرَا ہے)

حضرت علیؓ کا قول ہے ۱۱ منہ سالہ و نذرت کے معنی مارنے اور پھینکنے دونوں آتے ہیں۔ یعنی مرتب اور رقی۔ ۱۳ منہ

نہیں گزرا کہ میں اس میں ماہر ہو گیا میں نے اس کو اچھی طرح حاصل کر لیا)

تَحَاتُّ حَذَائِقٌ بِهٖ يَنْجُو لَكَ نَوَالًا مَا هَرَبَ رَيْعِينَ حِمَامَتٍ مِثْلَ كَلْبٍ هِيَ

مَا ذِي بَازِيٍّ جِيسَ حَسَنٍ وَسَيِّئٍ بِطَرِيقِ اتِّبَاعٍ كَيْتِهِ مِثْلِهِ

حَذَائِقُ الْحِجَابِ - سرکہ خوب کھٹا ہو گیا۔

حَذَائِقُ - جھکنا، گرتے یا ازار کا کنارہ۔

حَذَائِقُ كَرَّتِ يَا اِزَارًا كَالْكَنَارِ، كَرَّتِ يَنْجُو كَالْحَسْبِ يَنْجُو

کے نیچے کا حصہ۔ ایسا ہی حَذَائِقُ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ فِي حَذَائِقِ اَيْتِهِ - وہ اپنی ماں کی گود میں ہے۔

حَذَائِقُ - ایک غلہ ہے۔

حَذَائِقُ - نيفه یا دامن کا کنارہ۔ جیسے "حُذُنٌ" ہے

مَنْ دَخَلَ حَالِطًا اَخْلِيَا كُلِّ مِثْرٍ غَيْرِ اَخْلِيَا حَذَائِقِي حَذَائِقِي

بوٹھوں باغ میں جائے (اور مجھ کو کاہو) تو (گر اگر امیر) اس میں

سے کھا سکتا ہو۔ مگر اپنے پلو (دامن) میں کچھ نہ لے (یعنی ٹھاکر

نہ لائے)۔

هَاتِي حَذَائِقَ لَكَ - اپنا دامن اٹھا کر پھر آپ نے اس میں روپیہ

ڈال دیا)۔

حَذَائِقُ - کاشا، جلدی کرنا۔

اِذَا اَقْسَمْتَ فَاَحْذَرُ - جب تو کبیر کہے تو جلدی جلدی کہہ،

دخان کی طرح اس کو مت بڑھا۔ ایک روایت میں فَاَحْذَرُ ہے

(خائف مجھ سے)

حَذَائِقُ - نيفه یا دامن کا کنارہ۔

مَنْ غَيَّرَ اَخْلِيَا فِي حَذَائِقِهِ (ترجمہ ابھی گزر چکا ہے)۔

حَذَائِقُ يَا حَذَائِقَ - انداز کرنا، کاشا، اپنا، پہننا، پھینکنا

دینا۔

حَذَائِقُ - کاشا، پھاڑنا۔

اِحْذَاءُ - دینا، عطا کرنا۔

فَاَحْذَرُ قَبِيحَةً مِمَّنْ تَرَابٍ فَحَذَائِقِي وَجُوَدًا لِلرَّسَائِلِ

آپ نے خاک کی ایک ٹھسی لی اور اس کو مشرکوں کے ہاتھ پر پھینکا۔

لَتَرْكَبَنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا وَالتَّغْلِبُ بِالْفِعْلِ

تم ان لوگوں کے طریقوں (چیانوں) کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے

تھے (یعنی یہود اور نصاریٰ) جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر

کائی جاتی ہے۔

يَعْبُدُونَ اِلٰى عَرَضٍ جَنِبِ اَعْمَالِهِمْ فَيَحْذَرُونَ مِنْهَا

الْحَذَائِقُ مِنَ الْحَجِيمِ - ان میں سے کسی کے پہلو کے ایک بانٹ

کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور گوشت کا ایک پارچہ کاٹ لیتے ہیں

(یعنی غیبت کرتے ہیں)۔

مَعْرَضًا حَذَائِقًا وَهَاتِي سَقَاؤَهَا - اس کے ساتھ تو اس کی

جوتی اور اس کا مشکیزہ موجود ہے (یعنی ادنیٰ کو پرکھنے کی جوتی)

ہیں، اس کا پاؤں جو تارے ہزاروں کوں جاسکتا ہے اور اس کی

کی پیاس پر اس کو صبر دیا گیا ہو۔ اس کے پیٹ میں ایک ٹپڑ

جس میں آٹھ نو دن تک کاپانی وہ بھرتا ہے اور پیاس کے وقت

اس کو کام میں لانا ہو، گویا مشکیزہ بھی ساتھ ہے)۔

لَا اَرَى عَلَيْكَ حَذَائِقًا - میں تیرے پاس جو تا نہیں دیکھتا

مَا اَحْتَدَى التَّعَالَى - اُس نے جوئے نہیں پہنے۔

يَقْبَلِي وَ اَنَا حَذَائِقًا يَا حَذَائِقًا - آپ نماز پڑھنے کے

تھے اور میں آپ کے برابر مقابل ہوتی۔

تَحْتَ حَذَائِقِ التَّيْبَتِ - تم گائے کے صاف کئے ہوئے

یعنی تری کے جوئے پہنتے ہو۔

اِنَّمَا هُوَ حَذَائِقٌ وَمَنْ دَرَكَ كَيْسَهُ هُوَ بَعْدَ بَعْدِ تَرَبُّسٍ

ایک ٹپڑ ہے

حَذَائِقَةُ - وہ گوشت کا پارچہ جو لہنا کاٹ لیا جاتا

اِنَّمَا فَاطِمَةُ حَذَائِقَةُ يَمِينِي يَقْبَضُهَا مَا يَقْبَضُهَا

میرے بدن کا ایک ٹپڑ ہے۔ اس کو میں بائیں سے تھمکتا

بھی اس سے تھمکتا ہوتی ہے۔

اَحْذَرُ فَاَتَشْتَبُهٗا عَشْوًا يَسْتَدُوْنَ وَلَا اِلْحَادًا اِلَيْهِمْ

فاطمہ زہرا کے دو بچپونوں میں سے رجوان کے تھپڑ میں

ایک بچہ نے میں مویوں کے چمڑوں کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے یعنی وہ ٹکڑے جو چمڑا کاٹنے وقت زمین پر گرتے ہیں، ان کو موی پھینک دیتے ہیں)

إِنَّ الْهُدَىٰ هَذَا ذَهَبٌ إِلَىٰ خَاوِزِ الْبَحْرِ فَاَسْتَعَارَا مِنْهُ الْجَدْيَةَ فَجَاءَ بِهَا فَالْقَاهَا عَلَىٰ السُّجَابَةِ فَقَلَقَهَا (کہتے ہیں) ہڈی اُس فرشتے کے پاس گیا جو دریا پر تعین ہو اور اس سے ہیرے کا ایک ٹکڑا مانگ کر لایا، اس کو شیشے پر ڈالا وہ کٹ گیا (پھر اتمام پیغروں کو کاٹ دیتا ہے، یعنی لاس)۔

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِ السَّيِّئَةِ انْ تَعْرِفُ يَحْذَرْنَكَ مِنْ عَطِيَا عِلْفَكَ مِنْ رَجِيحِهِ نيك صحبتی کی مثال عطار کی سی ہے اگر وہ اپنے عطر میں سے تجھ کو کچھ نہ دے، تب بھی اُس کی خوشبو تجھ تک پہنچ جائے گی (بہر حال اس کی صحبت میں فائدہ ہی فائدہ ہے)۔

فَيَا أَيُّهَا الْمَرْحُومُ وَالْحَيُّ وَالْمَيِّتُ عورتیں (آنحضرتؐ کے زمانہ میں فوج کے ساتھ رہتیں) وہ زخمیوں کی دوا دازو کرتیں اور ان کو ٹوٹ کے مال میں سے کچھ انعام کے طور پر دیا جاتا تھا  
قَالُوا الْحَدْيَا يَا الْحَدْيَا مَا أَصَبَتْ مِنْ إِمَائِهِمْ  
قَالَتْ الْحَدْيَا يَا الْحَدْيَا يَا شَتْمٌ وَسَبٌّ (بہر ہاز کہتے ہیں کہ میں ایک فتح کی خبر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ جب لوٹ کر لوٹا تو فوج کے لوگ مجھ سے پوچھنے لگے، کہو امیر المؤمنین سے تم کو کیا انعام ملا؟ میں نے کہا گالی گلوچ انعام ملی (شاید حضرتؓ نے ان کو سخت مست کہا ہوگا)۔

حَدْيَا يَا حَدْيَا۔ وہ انعام جو اچھی خبر لانے والے کو دیا جاتا ہے۔  
ذَاتُ عَرَقٍ حَدْوٌ وَقَرْنٌ۔ ذات عرق (جو اہل عراق کا لقب ہے) قرن کے برابر واقع ہے (جو نجد والوں کا مینقات ہے) دونوں کا فاصلہ جسم سے برابر برابر ہے۔

يَقُولُ عَنِّي الْإِمَامُ حَدْوٌ أَعْرَابٌ۔ اگر ایک ہی معتدی ہو تو وہ امام کے برابر اس کے داہنی طرف کھڑا ہو (اس طرح کہ

اپنا بائیں پاؤں امام کے داہنے پاؤں سے اور بائیں موندھا اس کے داہنے موندھے سے ملا کر کھڑا ہو، نہ آگے نہ پیچھے)۔

وَضَعُ كَفَيْهِ حَدًّا وَكَفَيْهِ۔ اپنی دونوں کف ان کی دونوں برابر رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

بَيْتِي حَدْوٌ وَبَيْتِي يَا حَدْوٌ لَا بَيْتِيهَ۔ سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی میرا گھر اس کے گھر کے برابر واقع ہے۔

لَا يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بِحَدْوٍ أَعْرَابٌ۔ جنازے کی نماز جو تواتر پندرہ بار ہی جائے۔

لَا تُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بِعَدْوٍ حَدْوٌ۔ جنازے پر سپاہیوں جو باہن کر نماز مت پڑھ۔

لَعْدُوِيٌّ نَجِيٌّ۔ محو کو کچھ انعام نہیں دیا۔

### باب الحار مع الرام

حَرٌّ۔ جوت، شرمگاہ، فرج۔ اصل میں حَرْحٌ تھا، کیونکہ اس کی جمع آحْرَاحٌ ہے اور حِرْدٌ بھی مستعمل ہے۔

يَسْتَجِلُّونَ الْحَرَّ وَالْحَرِيرَ۔ شرمگاہ اور ریشمی کپڑے کو حلال کر لیں گے (ایک روایت میں يَسْتَجِلُّونَ الْحَدْوَ جو ایک ریشمی کپڑا ہے)۔

يَسْتَجِلُّونَ الْحَرَّ وَالْأَخْسَا۔ زنا اور شرب خواری کو حلال کریں گے (حلال کام کی طرح کوئی ان کے کرنے والوں پر عیب نہ کرے گا)۔

حَرْبٌ۔ لڑنا، جنگ کرنا۔  
حَدْبٌ۔ ٹوٹ لینا، سنا کر دینا، جُرمانہ کرنا، غصہ ہونا۔  
وَالْأَتْرُكُنَا هُمْ مَحْدُوِيٌّ بَيْنَ۔ ان کو ٹوٹ لائے کرنگا کر کے چھوڑ دیں گے۔

طَلَّهَا حَرَمِيَّةٌ۔ اُس عورت کو طلاق دینا ٹوٹ لینا ہے (کیونکہ اس کی اولاد ہے، جب ماں کو طلاق ہو جائے گی، تو بچے

بعضینکا۔  
لِ رِيَالِ التَّلِ  
دکم سے پیسے  
ی جوئی کے برابر  
اون موندھے  
کے ایک بائیں  
ہاٹ لیتے ہیں  
تھ تو اس کی  
یکپڑے کی  
سائے اور  
میں ایک طرف  
پاس کے  
جو تانہیں دیکھ  
پہننے  
آپ نماز میں  
کے ہوتے  
وہ بھی تیرے  
ٹایا جائے  
ناتینہما  
سے تکلیف  
الحدا اثین  
پہر میں رہے

تباہ ہو جائیں گے۔ گویا لٹ گئے۔

أَلَمْ يَأْتِ الْفِتْنَةَ لِيُكْفِرْ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لِيُكْفِرَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لِيُكْفِرَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

وہ غصے ہو گیا ہے۔

حَتَّىٰ إِذْ خَلَّ عَلَىٰ نِسَاءٍ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحَرْبِ مَا  
أَدْخَلَ عَلَىٰ نِسَاءٍ حَىٰ. یہاں تک کہ میں اس کی عورتوں کو جس غصہ  
اور غم دلاؤں، جیسے اُس نے میری عورتوں کو دلا یا۔

فَلَقَنِي بِنِزَاعٍ وَحَدِيثٍ. اُس نے مجھ کو جھگڑے اور  
غصے میں بھیجے جھوٹا۔

فَإِنَّ أَخِيذَ الْحَرْبِ. قرض کا انجام جھگڑا ہے، جنگ پر  
جیسے کہتے ہیں "القرض مقرض الحجة"

يَأْتِيكُمْ وَاللَّيْنُ فَإِنَّ آوَالَهُ هَمٌّ وَأَخِيذَ الْحَرْبِ  
تم قرض سے بچے رہو، قرض شروع میں توفکر ہے اور اخیر میں

جھگڑا اور فساد ہے۔  
يُرِيدُ أَنْ يُخَيِّرَ بَيْنَهُمْ. عبد اللہ بن زبیر نے یہ چاہا کہ ان

کو غصہ آئے اور شام والوں سے لڑنے پر مستعد ہو جائیں۔  
ایک روایت میں یُخَيِّرُ بَيْنَهُمْ ہے، تجربہ سے۔ یعنی ان کو آرا مانا

چاہا۔  
وَدَخَلَ مِنْ حُجْرَاتِهِمْ. عمرو بن مسعود ان کے ایک بلند مقام

پر گئے (اصل میں محراب کہتے ہیں صدر مجلس کو) اسی سے ہر مسجد کی  
محراب کیونکہ وہ صدر مقام میں ہوتی ہے؟

كَانَ يَكْرَهُ الْمَحَارِبَ. اس رزم بلند مقاموں کو اپنا ذکر کرتے  
تھے یعنی مجلس کے بلند اور صدر نشین مقاموں کو، کیونکہ وہاں

بیٹھنا گویا دوسرے لوگوں پر اپنی علو نشان دکھانا ہے۔  
فَبَعَثَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مَحْدُودًا. ان پر ایسے شخص بھیجا

ہوں جو لڑائی کا فن خوب جانتا ہو یا جنگ میں شہرہ آفاق اور ایک  
روایت میں مَحْدُودًا ہے، معنی دوسرا ہے،

مَا سَأَلَتْ مُحَمَّدًا بِأَمْتَلَةٍ. میں نے حضرت علیؑ کی طرح کوئی  
سنگی آدمی نہیں دیکھا آپ سنگی فنوں میں بڑے ماہرے، بڑے بڑے

پہلوئوں اور بہادروں کو آپ نے نیچا دکھایا، آسانی سے مار لیا،  
أَخَذَ حُوَالِي حَرَامِيكُمْ. بیخوابی کی طرف نکلنا  
جن سے زندگی قائم رہتی ہے (آدمی کا گزرا وقت اس پر ہوتا ہے  
بعضوں نے اِلَى حَرَامِيكُمْ روایت کیا ہے، اس کا ذکر آگے  
آتا ہے۔)

أَمْحَابُ الْحَبَابِ. ہتھیاروں کی کسرت کرنے والے۔  
نَزَّكَرَ لَهُ الْحَرْبَةَ. آپ کے لئے برہمنی گاڑی جاتی  
(یعنی شترہ کے لئے)۔

وَمَهْمَةٌ مُحَارِبٌ. اور مہمہ بنت عمن جو ام المؤمنین حضرت  
زینبؓ کی بہن تھیں، وہ لڑنے لگیں (یعنی اپنی بہن کی خاطر حضرت  
عائشہ کو متمم کرنے لگیں، حالانکہ حضرت زینبؓ سے جب آپ  
نے حضرت عائشہؓ کا حال دریافت کیا تو انہوں نے سوچا کہ  
کے باوجود حضرت عائشہؓ کو پاک دامن ہی کہا)۔

وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ. سب ناموں میں برا نام حرب ہے  
کے معنی جنگ اور فساد کے ہیں اسی طرح قرہ جس کے معنی

تلخ کے ہیں اور شیطان کی کنیت بھی ابو قرہ ہے۔  
رَجُلٌ حَرْبٌ. جنگی بہادر آدمی۔

قَوْمٌ حَرْبٌ. لڑنے والے لوگ، یا جن میں آپس میں  
اور دشمنی ہو۔

أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَ بِهِمْ. جو کوئی حضرت علیؑ اور  
فاطمہؓ اور حسینؓ علیہم السلام سے لڑے، میں اس سے لڑتا ہوں  
(تو ان کا دشمن گویا آنحضرتؐ کا دشمن ہے)۔

كَانَ عَلِيٌّ يَكْتُمُ الْمَحَارِبَ إِذَا رَأَاهَا فِي  
حضرت علیؑ مسجد میں محراب دیکھتے تو اس کو توڑ ڈالتے (اس  
میں محراب بنا ناخلاف سنت ہے۔ اب اکثر لوگوں نے اس کو  
کریا ہے۔ اَلَا تَأْتِيكَ اللَّهُ. ایک جماعت اہل حدیث نے چند

مطابق سنت کے بنائی ہیں جن میں نہ محراب ہے نہ منبر،  
جمعہ کے دن لکڑی کا منبر رکھا جاتا ہے پھر اٹھایا جاتا ہے  
جمع البحرین میں ہر محراب اس بالا خانہ کو کہتے ہیں

جمع البحرین میں ہر محراب اس بالا خانہ کو کہتے ہیں

جمع البحرین میں ہر محراب اس بالا خانہ کو کہتے ہیں



میں بنی اسرائیل کے لوگ بنایا کرتے تھے اور وہ ایک اونچا مقلد  
ہوتا۔ اس لئے زانی شان عمل کو بھی محراب کہتے ہیں اور محراب مسجد  
کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں، جہاں پر امام اکیلا کھڑا ہوتا ہے اور وہ  
وہ مقام بہ نسبت اور مقاموں کے زیادہ شاندار اور اشرف ہوتا

اللہم اذقہ طعام الحروب۔ یا اللہ اس کو لٹ جانے کا  
مزد کیا۔

المومن یقیم ویسئلی علی الخلیف خیر لہ من ان یتھم  
او یسئلی علی حرب۔ اگر مومن صبح اور شام اولاد کے مرنے کے  
وقت میں بتلا ہو۔ تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ صبح یا شام  
کہے، اس حال میں کہ وہ کسی کو لٹتا ہے (یعنی مسلمان کا مال

اشکو الیکم کما الفقت فیہا حویبہتی و صہار  
میت بزبان حال پوچھتی ہو، دیکھو میرا  
میں سے ہے کہ جس گھر میں میرے اپنا مال لگا یا اب اس میں دوسرے

انا حویب لمن حاد بکم۔ جو کوئی تم سے لڑے میں اس سے  
دل کا یہ آپ نے اہلبیت سے فرمایا

حزبانہ۔ گر گٹ جو طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے۔  
تھی کرنا، مال کمانا، جمع کرنا، کھوج کرنا، بل چلانا،

احوت لذنیاک کانتک تعیش ابدا و اعسل  
حزبانک کانتک تموت غدا۔ دنیا کے کام اس طرح کر جیسے  
تجھے گا (اس لئے جلدی اور حرص کی کوئی ضرورت نہیں  
میں توکل کر لیں گے) اور آخرت کے کام اس طرح کر جیسے تو  
رہنے والا ہے (تو جلدی جلدی نیک کام کر لینا چاہئے یا اچھی  
دل لگا کر، جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ نماز ایسی پڑھو  
آخری نماز رخصت کے وقت پڑھتا ہے یعنی خوب خشوع  
صوت کے ساتھ بعضوں نے کہا، اس حدیث کا مطلب

یہ ہے کہ دنیا کے کام بھی مضبوطی اور استحکام کے ساتھ کر جیسے تو  
دنیا میں ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تاکہ اگر تو مر جائے، تو وہ کام  
تیری اولاد اور دوسرے مسلمانوں کو فائدہ دے، اور آخرت  
کے کام اس طرح دل لگا کر حضور قلب کے ساتھ کر، جیسے توکل  
مربیہ الا ہے۔ بہر حال اس حدیث میں دنیا اور آخرت دونوں کی  
اصلاح کی ترغیب ہے۔ اور ان بے وقوف کو ترغیبیں لوگوں کا  
رہے جو دنیا کے بڑے بڑے اہم مطالب اور مقاصد کے حاصل  
کرتے ہیں۔ یہ سمجھ کر ہمت ہار دیتے ہیں کہ دنیا میں چند روز رہنا  
ہے۔ بعد از سر من فیکون شد شدہ باشد۔ ارے سو تو فو!  
کیا تمہاری قوم اور نسل بھی تمہارے ساتھ ہی فنا ہو نہ والی ہے  
اگر تم مر گئے تو تمہاری قوم اور نسل تو اس سے فائدہ اٹھائے گی  
گویا تو ہی ہمدی اور بندگان خدا کی خیر خواہی کی عمرہ تعلیم

اس حدیث میں کی گئی ہے،  
احذروا هذا القران۔ اس قرآن کو کھودتے رہو۔  
یعنی اس کے مطالب و معانی میں ہمیشہ غور کرتے رہو، ان کی  
درس و تدریس کرتے رہو۔

اصداق الاسماء الحارث۔ سب سے زیادہ سچا نام حارث  
ہے کیونکہ حارث کے معنی کمانے والا اور ہر ایک آدمی کو کھمانا  
ضرور ہے)

احذروا الی معایشکم و حوائثکم۔ اپنے اپنے  
دھندوں اور کمائیوں کی طرف تکیو، حرائث « حریشہ کی جمع  
ہے۔ خطابی نے کہا « حرائث » سے ڈبے اونٹ مراد میں ایک  
روایت میں و حوائثکم ہے، جیسے اوپر گزر چکا  
حوائثا ہا یوم بئار۔ (معاویہ نے انصار سے پوچھا کہ  
تمہارے پانی لادنے کے اونٹ کہاں گئے؟ مطلب یہ تھا کہ تم  
کسان لوگ ہو، گویا ان پر تعریض کی انہوں نے کہا ہر دم نے  
بدر کے دن ان کو ڈبلا کر ڈالا (الفصل فی الساجواب دیا کہ  
معاویہ دم بچھو رہے، خوب شرمندہ ہوئے کیونکہ بدر کے  
دن معاویہ کے کئی بزرگ مارے گئے تھے)۔

بار لیا،  
بن لکھا،  
پر ہوتا ہے،  
کر آگے  
الے  
ی جانی  
لمنیر ہفت  
خلد ہفت  
بب اس  
سوں کے  
ب ہر  
ص کے  
آپس میں  
ی وہ این  
ہے  
ہافی  
الے  
اس کو  
نے  
نہ  
یا  
ہے

وَعَلَيْكُمْ تَمِيمَةٌ حَرْبِيَّةٌ. آپ ایک چادر اوڑھے تھے  
بِحَرْبِيَّةٍ مُنْسَبَةٍ بِحَرْبِيَّتِ كِي طرف جو ایک شخص کا نام تھا بعضوں  
نے تَمِيمَةٌ جُوْنِيَّةٌ روایت کیا ہے۔ جسے اوپر گزریکا۔  
كُنْتُ آيْتِيَّ نَعْمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
حَرْبٍ. میں آنحضرت کے ساتھ ایک کیفیت میں جا رہا تھا امام بخاری  
کی روایت میں نبی حزیب ہے۔ یہ جمع ہزیبیہ کی، بمعنی دیراند  
اور گنڈر۔

اِخْتِارًا - کمانا۔

لَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ حَدِّثْنَا. اس کا نام حارث ہو گا۔ وہ  
کہتی تھی کہ والا ہو گا داد اور اس کا نام منصور بھی ہو گا، یا منصور  
اس کی صفت ہے۔ یعنی مرد کیا گیا۔ یہ شخص امام تہدی کا مددگار تھا  
حَارِثُ بْنُ عَتَمَاءَ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رفیقوں میں سے  
تھے۔ اور حارث بن سراقہ اور حارث بن قیس صحابی ہیں،  
مَحْرُوسٌ۔ ایک بہاؤ کا نام ہے ملک شام میں۔

حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْكُمْ تَمِيمَةٌ حَرْبِيَّةٌ. یہ حدیث صحیحہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ  
میں نے نبی کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی اسرائیل کی روایتیں  
اگر نہ بیان کرو تو کچھ جرم نہیں ہے مگر خلافت قرآن و حدیث نبوی  
کے، کہ ان کا بیان کرنا اور دوسروں کو پہنچانا مذہبی اور لائم  
ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے شروع میں یہ ہے «بِخَيْرِ عَتَمِيِّ»

یعنی یہ میری باپس دوسروں کو پہنچاؤ!

فَلْيَحْزَنْ عَلَيْهَا. اس سانپ پر تنگی کرے (اس سے  
کہہ دے اب نہ سہتا، اگر پھرنے کا تو ہم تجھ پر حملہ کریں گے اور  
تجھ کو قتل کریں گے۔ دوسری روایت میں ہے، اس سے  
کہہ دے میں تجھ کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو حضرت سلیمانؑ

نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا دے، ہمارے سامنے مت آؤ، اگر باوجود  
ایسا کہنے کے پھرنے تو اس کو مار ڈالو، وہ سانپ ہے یا کافر جن  
ہے مسلمان جن نہیں ہے۔

نووی نے کہا، یوں کہے۔ میں تجھ پر اللہ اور کھیلے دل کی  
قسم دے کر تنگی ڈالتا ہوں کہ اب نہ ٹکیو، نہ ہم کو مستانیدہ۔  
إِشْمِئِدًا وَلَا حَرَجًا. اب رہی کرنے کے کچھ حرج نہیں (معلوم ہے)  
کہ حج کے ان اعمال میں ترتیب فرض نہیں ہے اور جس ترتیب  
کو لازم رکھا ہے، وہ کہتا ہے کہ حرج سے مراد گناہ ہے

كَيْ تَهْتُمْ أَنْ أُحْدِثَ جَعَلَكُمْ. مجھ کو یہ خبر معلوم ہوا کہ تم کو  
سنختی اور تنگی میں ڈالوں ایک روایت میں أُحْدِثَ جَعَلَكُمْ ہے  
یعنی تمہارا کمال نام مجھ کو برا معلوم ہوا

أَكْثَرُوا عَلَيْهَا مِنَ التَّحْرِيمِ. ان کو خوب تنگی کر  
کہ مسلمان کو ترک کلام تین دن سے زیادہ درست نہیں ہے  
تم نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بات کرنا کیوں چھوڑ دی، کیا  
یہ آخر میں نہ ہو گا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جان بوجھ کر تین دن  
زیادہ کیسے چھوڑا؟ کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے ملی نہیں،  
ملاقات ہونے پر تین دن سے زیادہ ترک کلام اور سلام ہے

أَرَادَ أَنْ لَا يَحْجَّ أُمَّتَهُ. (آپ نے جو وہ نمازوں  
کو بلا کر پڑھا، اس سے یہ مطلب تھا کہ اپنی امت پر سنختی  
ران کو آسانی ہو جائے، اگر کوئی ضروری کام ہو یا بیماری  
عذر ہو تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں، ان سے کہیں  
اس آسانی سے فائدہ نہیں اٹھایا، حالانکہ آامیہ نے اپنی امت  
میں متواتر روایتوں سے ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے

بَيْنَ التَّلَاوِينِ نَقْلَ كَيْفَ هِيَ وَأَهْلُ سُنَّتِ كِتَابَ لَيْسَ فِيهَا  
عباس سے یہ صحت منقول ہے۔ باوجود اس کے حضرت ابوبکر  
رسالت کے طریق کو نہ لینا اور امام ابوحنیفہ کے طریق پر ہے  
ایک عجیب امر ہے۔

فَتَعَدَّجَ أَنْ تَقْوَتَ بَيْنَ الْقَبَا وَالْمَرْدِيَّةِ  
صفا و مردہ کے بیچ میں پھیرے کرنا برا جانتے تھے داعی کی

Handwritten marginal notes in Urdu on the left edge of the page, including words like 'کتاب اللہ', 'تہذیب', and 'حج'.

سمعتے تھے۔ اس کے رد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا  
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ يَطْلُوقَ بِهِمَا۔

مخروجاً۔ پرہیز کرو!  
مخروجاً آت یا کفوہم۔ انہوں نے اپنے اورنگی  
کی پٹیوں کے ساتھ کھانا کھا یا باعث کنا سمجھا۔ عرب لوگ کہتے  
ہیں استخراج فلان۔ جب وہ کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے  
گناہ اور تنگی سے نکل جائے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْرِجْ حَقَّ الضَّعِيفِينَ۔ یا اللہ میں ان  
ذول ناتوانوں (عورت اور یتیم) کے حقوق کو حرام کرتا ہوں،  
جو کوئی ان کا حق مارے گا، اس نے حرام کام کیا۔ عرب لوگ  
کہتے ہیں:

خَرَجَ عَلَى ظَلْمِكَ۔ اپنا ظلم مجھ پر حرام کر!  
خَرَجْنَا يَا أَخِي بِنَطْلِقَةٍ۔ ایک طلاق دے کر اس  
کو حرام کر ڈال۔

حاشی تروکد کافی حد جتی۔ یہاں تک کہ آپ کو روکتی  
ہو جائے میں چھوڑ دیا۔

نَفَرْتُ إِلَى آلِي جَهْلِي فِي مِثْلِ الْحَرَجَةِ۔ میں نے  
اپنی کو بیعت جہاڑوں کی طرح دیکھا یہ معاذ بن عمرو کا قول

أَنَّ مَوْضِعَ الْبَيْتِ كَانَ فِي حَرَجَةٍ وَقَعْنَا لِأَخَانَةٍ  
سَلَامَ بَنِي تَمِيمٍ حَتَّى أَرَاكَ تَارَةً وَارْتَاؤُونَ فِيهَا۔

مخروج۔ اس کا دل تنگ نہیں ہوتا عرب لوگ کہتے ہیں،  
میں جب کسی کام کے کرنے میں ہنستا ہوں۔

بَكُونُ مِنْكُمْ مَخْرُوجًا إِلَّا مَا مِمَّ جَمَّ فِي كَوْنِ إِيْسَانِهِ  
اس کو اس کام میں پھنسا دے، جس کو وہ بڑا جانتا ہے اور  
اس کی جہلی، اس سے کھائے، وہ جہلی کو بیچ سمجھ کر ان پر  
کرتے ہیں۔

أَنْ تَنْزِلَ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ عِنْدَ الْإِمَامِ فَهُوَ مَخْرُوجٌ  
اس کو جو امام کے پاس اس رتبہ کو پہنچ جائے کہ امام اس کی

بات سنے، وہی امام کا مخروج ہے یعنی اس کو آفت میں ڈالنے والا،  
گناہ میں پھنسانے والا (اگر وہ جھوٹی شہادت لوگوں کی کرے جیسے  
کہتے ہیں، ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید عین باشد کہ جز نگوید)۔

مخروج ج۔ لمی اذ نثنی یا ذلی اذ نثنی یا جاندار۔  
قَدِيمًا وَقَدِيمًا مَخْرُوجًا حَتَّى يَخْرُجَ قَبْلَهُ قَبْلَهُ  
لمی اذ نثنیوں پر آئے۔

مخروج جہ۔ اُلْتُ بَلْتُ كَرْنَا۔  
اخراج تام۔ ایک کام کا قصد کر کے پھر اس سے باز آجانا  
اٹھا ہونا، جو ہم کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرَجْتُمُ الْإِبِلَ فَأَخْرَجْتُمُتْ۔ میں نے اونٹوں کو لوٹا  
وہ ایک ایک لوٹ گئے، اٹھا ہو گئے۔

وَالَّذِي خَرَجَ مَخْرُوجًا۔ اس قول نے جو تک کو منتفض اور  
تیش رو کر دیا یعنی بساخت قحط تھا کہ اس کا اثر درندوں تک بھی  
پہنچا

إِنِّي بَلَدِي نَاحِرَ أَحْمَدَ۔ ہمارے شہر میں چور ہیں۔ ابن  
شیر نے کہا یہ غلطی ہے، صحیح جَدِ أَحْمَدَ ہے، جیسے اوچھڑ چکا۔  
حَرَجْتُ قَدْرًا، رَوْنًا، سَوَاحٍ كَرْنَا، خَصْمَ هَوْنَا، اَكْبِلًا هَوْنَا،  
بوجہل ہونا۔

خَرَجَ إِلَى بَيْتِ حَرِيدٍ۔ جو کو ایک اکیلا گھر دس گھر  
سے الگ، اٹھا کر تپا لیا۔

حَرِيدًا اور حَرِيدًا اور حَرِيدًا سب کے ایک معنی ہیں  
یعنی اکیلا، گھر و تنہا، لوگوں سے الگ۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔۔  
تَحَدَّدَ الْجَمَلُ۔ اونٹ الگ ہو گیا (یعنی دوسرے اونٹوں

کے ساتھ نہیں بیٹھا)۔  
حَدَّ عَلَى قَوْمِهِ۔ اپنی قوم سے جدا ہو کر چل دیا، اکیلا  
جا کر آزا۔

وَقَعْتُ مَعْرَدًا۔ میں نے ایک ڈکڑا اس میں سے کاٹ  
لیا۔

وَالَّذِينَ يَغْضَبُونَ لِمَعَارِئِي إِذَا اسْتَحَلَّتْ كَالنَّهْلِ  
وَالَّذِينَ يَغْضَبُونَ لِمَعَارِئِي إِذَا اسْتَحَلَّتْ كَالنَّهْلِ

اِذَا أَحْرَقَتْ رَجُلًا لَوْ كُنَّ كَوْعِشَ كَأَسَايَ لَعَا، اِنْ هِيَ وَوَلُوكِ  
ہیں جو حرام کاموں کے ملال کے جانے پر ایسے غصے ہوتے ہیں جیسے  
چیتا غصہ ہوتا ہے رکبتے ہیں جیسے کاغذ بہت سنت ہوتا ہے یہاں تک  
کہ اپنے تئیں آپ مار ڈالتا ہے۔

حَدْرٌ - گرم ہونا، سخت ہونا، حریرہ پکانا۔

حَدْرٌ - آزاد۔

رَحِيْبٌ - آزاد کرنا، عاتق خوشنما لکھنا۔

مَنْ عَقَبَ كَذَا أَفْلَهُ يَدَالُ مَحْدَرٌ - جو شخص ایسا ایسا  
کرے اس کو ایک آزاد کئے ہوئے بردے کے برابر تو اب لے گا۔

رَضِيَ بِنْتَانِ ابِ بَرْدِ دَسْ كَ اَزَادِ كَرْنِ مِ مِ لَسْ هِ عَرَبِ لُوكِ  
کہتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدْرَةَ قَالَ - غلام آزاد ہو گیا۔

فَلَمَّا أَجْرُهُ مِمَّنْ اشْتَرَى الْمَحْدَرُ (جو کوئی سورہ نسا

پڑھے) اس کو ایسا تو اب لے گا جیسے ایک غلام کو خرید کر کے آزاد کرے  
فَاَنْ اَبُو عَرِيْبَةَ الْمَحْدَرُ - میں آزاد کیا ہوا ابو ہریرہ

شَسَا رُكْمٌ اَلَّذِيْنَ لَا يُعْتَقُ مَحْدَرٌ هُمْ - تم میں سے  
وہ لوگ ہیں جن کا آزاد کیا ہوا بردہ آزاد نہیں ہوتا کسی طرح اس کا

چھپا نہیں چھوڑتے، آزاد کر کے پھر اس سے خدمت لیتے ہیں جیسا  
وہ الگ ہونا چاہتا ہے تو کہتے ہیں ہمارا غلام ہے پھر غلامی کا

دعویٰ کر بیٹھتے ہیں)

حَاجِبِي عَطَاؤُ الْمَحْدَرِيْنَ رَعْبُ اَللّٰهِ بِنِ عَمْرٍو لَمْ يَمُوتْ  
سے کہا) میرا مطلب یہ ہے کہ تم محرمین کو ان کی تنخواہ دیدو!

رُحْمٌ مِّنْ مَّوَالِيٍّ كَيْفَ هِيَ اِنْ لَوْ كُنَّ كَوْعِشَ كَأَسَايَ لَعَا  
رُحْمٌ مِّنْ مَّوَالِيٍّ كَيْفَ هِيَ اِنْ لَوْ كُنَّ كَوْعِشَ كَأَسَايَ لَعَا  
تھے، ان کو موالیٰ بھی کہتے ہیں ان لوگوں کے نام دفتر میں نہیں لکھے جاتے

تھے، بلکہ اپنے اپنے لوگوں کے ذیل میں یہ تنخواہ پاتے تھے۔ عبد اللہ  
ابن عمر نے معاویہ سے سفارش کی کہ ان کی تنخواہیں دوادو۔ ایسا

نہ ہوا نہ کا دل اسلام سے پھر جائے، اور کہا کہ میں نے آنحضرت کو  
دیکھا: آپ کے پاس جب کچھ مال آتا، تو پہلے ان لوگوں کو دیتے

اَوَّلَ مَا جَاءَ عَبْدًا اَعْرَابًا مَحْدَرِيْنَ - میں نے آنحضرت کو

دیکھا، آپ کے پاس جو کچھ مال آتا تو پہلے محرمین سے شروع کرتے  
(ان کو دیتے)۔

كَانَ عَطَاؤُ عَائِشَةَ مَحْدَرٌ - حضرت عائشہ رضیٰ اللہ عنہا کو ایک بردہ  
آزاد کرنا تھا۔

مَنْ اَعْتَبَدَ الْمَحْدَرُ - جو شخص آزاد کئے ہوئے بردے کو  
پھر غلام بنا لے۔

اَفَيْسَ كُمْ تَوْفٌ اَلَّذِيْ لَقِيَ لِقَالِ دِيْرٍ لَّحَدْرٍ اَوِ اِدْرِي  
تَوْفٌ - کیا تمہارے ہی قبیلہ میں توف ہے جس کی نسبت یہ کہا جاتا

ہے کہ توف کی وادی میں کوئی آزاد شخص نہیں ہے جو توف میں  
علم بن ذبل بن شیبان ایک شخص تھا عرب میں بڑا صاحب دار

اور صاحب ہمت، جس کو وہ پناہ دیتا، پھر اگر بادشاہ بھی اس کو  
مانگا تو وہ نہ دیتا۔ اس کے زمانے میں عرب میں یہ مثل ہوتی تھی

کہ توف کے ملک میں کوئی آزاد نہیں ہے۔ یعنی جسے لوگ نہ مانگ  
ہتے ہیں سب توف کے لوٹھی غلاموں کی طرح ہیں)۔

قَالَ لِلنِّسَاءِ اَللّٰحِي كُنَّ يَحْدُوْنَ اِلَى الْمَسْجِدِ  
لَا رَدَّ كُنَّ حَرًا كَرًا - حضرت عمر نے ان عورتوں سے کہا

جو مسجد کو جایا کرتی ہیں، میں تم کو آزاد عورتیں بناؤں گا اور  
نہا یہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم گھر میں رہنا لازم کر دو

کیونکہ پردے کا حکم آزاد عورتوں کے لئے ہوا تھا نہ لوٹھیوں کے  
میں کہتا ہوں پردے کا یہ مطلب کہاں تھا کہ نماز کے لئے مسجد

جاؤ یا ضرورت سے بازار میں نہ جاؤ۔ آنحضرت کی بیویاں اور  
پردے کا حکم اترنے کے بعد بھی کام کاج کے لئے باہر نکلتی تھیں

میں نماز کے لئے حاضر ہوتی تھیں حضرت عائشہ نے نے تو آنحضرت  
بعد چ گیا اور جنگ جمل میں بقرہ تک تشریف لے گئیں

نے آنحضرت کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر نے نے کہ طلب کیا  
ان سے گفتگو کی، تو حضرت عمر نے اس قول کا مطلب

یہ عورتیں لوٹھیاں تھیں جو بغیر ساتر لباس پہنے مسجدوں میں  
آپ نے فرمایا۔ میں تم کو آزاد بناؤں گا میں تم کو بھی آزاد

کی طرح مسجدوں میں ساتر لباس پہن کر آنا ہو گا۔ دائرہ

بہار  
دعا کرتے  
ایک بار  
بروئے کو  
دعا آوری  
نہیں کیا  
عوف بن  
ساحب  
میں اس  
لیں ہوئی  
لوگ وہاں  
یا  
المسجد  
توں سے  
ل کا  
لازم کر  
بڑوں کے  
تے مسجد  
یاں اور  
پر بکتیں  
تو آنحضرت  
لیں پھر  
کہ طلب  
مطلب  
حدوں  
کو بھی آزاد  
کا۔

انہ باع معتقانی حرایہ۔ حجاج نے ایک بروے کو آزاد  
ہوئے کے بعد بھی۔ رکتب بن زہرا نے قصیدے میں کہتے ہیں  
قَدْ أُرِفِي حُرِّيَّةَ الْبَيْعِيِّ هَذَا  
عَنْ قَبِيْلَتِي الْخَثَمِيِّينَ  
یہ ناک والی اس کے کالوں سے دیکھنے والے کو آزادی اور شرا  
معلوم ہوتی ہے اس کے رخسار سے ہونے میں برابر نہ کہ پھولے  
ہوئے، تو حُرِّيَّةً سے دوکان مراد ہیں۔  
يَتِيكَ حُرْمًا آتَيْتَ فِيهِ مِنَ الْعَمَلِ يَا حَادِمًا آتَيْتَ فِيهِ  
مِنَ الْعَمَلِ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب فاطمہ زہرا سے کہا، تم آنحضرت  
کے پاس جاؤ اور آپ سے ایک غلام مانگو، جو ان کاموں کی منت  
سے تم کو پالے یا اس منت اور محنت کے کاموں سے بچائے جو  
کرتی ہو۔

وَلِ سَادَةِ هَؤُلَاءِ تَوَدِّي قَارِعًا، زولید بن عقبہ بن ابی معیط  
نے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قریبی رشتہ دار تھا، شراب پی۔ حضرت عثمان  
نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس کو ڈرے لگاؤ! حضرت علی نے جناب  
امیر منین کو حکم دیا کہ زولید کو ڈرے لگاؤ! آپ نے فرمایا، اسی  
صورت جو شخص خلافت کے مزے لوٹتا ہے، اسی کو اس کی سختی  
لگانی چاہئے دیکھو! یعنی خلافت کی لذت تو حضرت عثمان اٹھائیں  
کو ڈرے وغیرہ لگائے تو ہم ہامور کے جائیں، یہ کیا بات ان ہی  
لگائے دیکھو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سنکر خفا ہوئے اور عبد اللہ بن مسعود  
نے کہا، تم زولید کے ڈرے مارو! انھوں نے کو ڈرے لگائے۔  
حَسْبِيَ الْوَيْفُ نَيْسَاءُ لَا مِنْ أَحْرَبٍ مِثْلَ مَا آذَانُ نَيْسَاءُ  
تک میں اس کی جو روتوں کو بھی ویسا ہی نہ جلاؤں (یعنی وہی  
نہیں ہوں)، جس طرح اس نے میری عورتوں کو جلا لیا۔  
فی کلِّ مَنٍّ بِأَحْرَبِيٍّ أَحْرَبٌ۔ ہر مَنِّ (یعنی کلیجہ) کو ٹھنڈا کرنے  
میں میں گرمی ہو (یعنی پراس یا زندگی) تو اب لے گا۔  
فی کلِّ مَنٍّ بِأَحْرَبِيٍّ أَحْرَبٌ۔ ہر مَنِّ (یعنی کلیجہ) کو ٹھنڈا کرنے  
میں میں گرمی ہو (یعنی پراس یا زندگی) تو اب لے گا۔

پراسا ہو، پانی پلانے میں تو اب ہو۔ جب جانور پراسا ہوتا تو جل  
میں تری آجاتی ہے۔ بعضوں نے کہا، تری سے زندگی مراد ہے  
کیونکہ مردے کا جگر خشک ہوتا ہے۔

إِنَّ الْفِتْرَةَ قِيَامُ اسْتَحْدَاثِ يَوْمَ الْيَوْمِ لِقَاءِ الْقَتْلَانِ  
یامہ کی جنگ یا قرآن کے قاریوں کا سخت قتل ہوا (یعنی اس دن  
بہت سے قرآن کے قاری مارے گئے۔ ایک روایت میں اسْتَحْدَاثِ  
ہے جنم مجھ سے، یعنی قتل نے بہت سے قاریوں کو لے لیا مطلب  
وہی ہے کہتے ہیں اس جنگ میں سات سو قاری مارے گئے اور  
پانچ سو دوسرے لوگ،

مَا دَخَلَ جَوْفِي مَاءٌ إِذْ خَلَّ جَوْفَ حَدَّانِ كَيْدٍ مِيرَةٍ  
پیٹ میں وہ نہیں گیا جو گرم کلیجے کے جوف میں جاتا ہے۔  
حَدَّانِ بَرْدَانِ مَعِينِ مَبْلُغِهِ تَوَدِّي  
اور حدادی اس کا موٹ ہے۔  
حَيْسَ الْوَعَاوِ اسْتَحْدَاثِ الْمَوْتِ بِنَكْحَتِ هَوْنِي اُور مَوْتِ  
(کا بازار) گرم ہو گیا۔  
لَا حَتْمَ الْاِحْدِيَّةِ (معاذ اللہ نے جنگ صفین  
میں اپنے ساتھیوں کی تنخواہوں میں پان پانسو کا اضافہ کیا جب  
جنگ شروع ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ان سے کہنے لگے،  
پانسو و انسو کچھ نہیں ملنے کے، البتہ کالی پتھر ملی زمینوں کا پتھر  
تم کو ملے گا (یعنی ناکام سوکے مارے جاؤ گے۔) خطابی نے کہا  
جب عینی سے روایت ہے کہ ہم حمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے  
ساتھ تھے، آپ نے جبنا مال فوج میں تھا وہ شتبیم کر دیا ہم  
میں سے ہر ایک آدمی کو پان پانسو روپے ملے، انہی میں سے ایک  
شخص صفین کے روز کھنے لگا تھا  
قُلْتُ لِنَفْسِي الشُّوْبُ لَا تَقْبَلِيْنَ  
لَا حَتْمَ الْاِحْدِيَّةِ  
میں نے اپنے دل سے کہا، بھائیو نہیں یہاں پانسو نہیں ہیں البتہ  
کالی پتھر ملی زمینوں کا پتھر ہے۔  
اِحْدِيَّةِ جَمْعُ حَدَّانِ كِي، برخلاف قیاس سے

شُيُنَ اور ثَلَاثِينَ ثَبَةً اور قَدْرَةَ کی بعضوں نے کہا یہ آخرت کی جمع ہے۔

كَفَاكَتْ زِيَادًا رَسُوْلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
یعنی زیادتی تھی حتیٰ ذہبت یومہ استخارہ رجا رب فرکتے  
میں) آنحضرت نے (ادولت کی قیمت میں جو سونا) مجھ کو زیادہ  
دیا تھا، وہ ہمیشہ (برکت کے لئے) میرے پاس رہتا کبھی بندانہ  
ہوتا۔ مگر حیرہ کے دن وہ میرے پاس سے جا ہار (آخر مدینہ کی کالی  
پتھر علی زمین) (زیادتیوں نے) مسلم بن عقبہ کے ماتحت ایک فوج  
کثیرا ایل مدینہ پر بھیجی تھی، جس میں بہت سے صحابہ اور تابعین  
شہید ہوئے۔ ریف اور حرم محرم کی بے حرمتی ہوئی، اسی دن کو حیرہ کا  
دن کہتے ہیں۔

خَيْفَرِيَا بِحَيْثُ كَانَ الْحَدِيَّةُ - نوار کی دھار پتھر پر مارنے  
کا نام اس کی دھار گند ہو جائے، اور کسی کو اس سے مار نہ سکے۔  
یہاں حیرہ سے پتھر مارا ہے۔

أَجْزُ ضَيْكُ إِلاَّ حُرٌّ وَجِهًا (ایک شخص نے نوذبی  
کے منہ پر ڈالنے پر)۔ آنحضرت نے فرمایا، کیا تجھے منہ کے علاوہ اور  
کچھ ارا نہیں ہو سکتا۔

حُرٌّ أَوْجِيهٍ - چہرے کا منہ کا رخ  
حُرٌّ الدَّارِ - مکان کا بالکل درمیانی حصہ یا مکان کا عہدہ  
مقام۔ (اسی طرح حُرٌّ الرِّمِّ اور حُرٌّ الدَّائِيَّةِ یا حُرٌّ  
الْبَقْلِ یا حُرٌّ الرِّبِيِّ میوے یا ترکاری یا مٹی کی عہدہ قسم)۔  
شَمَّ يَصِيبُ شَيْئًا مِّنْ حُرٍّ وَجِيهٍ - پھر اس کے چہرے  
پر کچھ مار گائے۔

مَا رَأَيْتُ اَنْشِبَةَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْحَسَنِ اِلاَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ اَحَدًا حَسَنًا اَمْنَهُ - میں نے آنحضرت کے مشابہ نام  
حسن سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ اتنی بات تھی کہ آنحضرت  
کا حسن ان سے بھی بڑھ کر تھا۔  
دُرِّيٌّ وَاَنَا اِحْدَاثُكَ - تو آئے گو صاف کر داس کا

بھوسا ہوا میں اُڑا دے، میں تیرے لئے حریرہ بناؤں اور  
مشہور غذا ہے جو آئے اور گھی اور پانی سے بنتا ہے، بعضوں  
نے کہا آئے اور دودھ سے)۔

أَحْوَدِيَّةٌ اَنْتَ (ایک عورت نے حضرت عائشہ سے  
پوچھا، کیا عائشہ عورت نازوں کی تعنا پڑھے؟ انہوں نے فرمایا  
تو حُرِّيَّةٌ تو نہیں (حُرِّيَّةٌ ایک گروہ تھا غازیوں کا جو حُرِّيَّةٌ  
میں جمع ہوتے تھے۔ حُرِّيَّةٌ ایک مقام کا نام ہے کو ترکے قریب  
علیٰ رضی اللہ عنہما اور قتل کیا ابن اشیر نے کہا غازیوں کا  
اور غلو دین کے بارے میں مشہور ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
کے سوال پر یہ خیال کیا کہ کہیں یہ عورت بھی انہی میں سے نہ ہو  
حُرِّيَّةٌ۔ شدید گرمی کو بھی کہتے ہیں۔

يُسْتَعْلَى الْحَدَّ وَالْحَدْمِيَّةُ - عورت کی فوج اور ریشمی  
طال کر لی جائے گی۔

(حُرٌّ اصل میں حُرٌّ تھا، جیسے اوپر گزر چکا۔ بعضوں نے  
اَحْوَدِيَّةٌ بہ تشدید را پڑھا ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔ ایک روایت میں  
أَحْوَدِيَّةٌ ہے، وہ ایک ریشمی کپڑا ہے مشہور)۔  
قَدِيَّةٌ دَوَّجُ الْحَدَّ اَحْوَدِيَّةٌ - آزاد عورتوں سے نکالنا  
کیونکہ نوذبی اولاد کی تعلیم و تربیت کیا خاک کرے گی، وہ  
بے ادب اور بے تعلیم ہوتی ہے)۔

حَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا قُلْتُ وَمَا لَابَتَاهَا قَالَ مَا  
بَيْنَهُ الْحَدَّ قَائِنٌ - آنحضرت مسلم نے مدینہ کے دونوں  
کے بیچ میں حرم مقرر کیا۔ میں نے پوچھا "لابتوں" سے کیا  
ہے۔ انہوں نے کہا۔ دونوں پتھر کے کنارے زمین  
کو حُرٌّ وَاَقِيمُ ہتے ہیں، دوسرے کو حُرٌّ کہتے ہیں۔  
اَقْفَلُ الْقَهْدِاقِ اِبْرَادُ كَيْدِ حُدِّيٍّ -  
یہ ہے کہ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرے اس کو پانی پلانے  
اَقْفَلُ الْحَدَّ يَجْعَلُ عَلَى دَمِ الْمَيْتِ الَّذِي كَانَتْ  
خالص مٹی مڑوے کے خون پر رکھی جائے جب کہ وہ بند



اس سے بند ہو جائے گا۔

فَقَرَّبَ إِلَيْنَا خَيْرِيَّةَ. حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہمارے سامنے  
خیرہ رکھا (جمع البحرین میں ہے۔ بعضوں نے کہا، حریرہ وہ  
گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے بہت سا پانی ڈال کر  
کھانڈی میں آگ پر چڑھا دیں جب وہ پک جائے تو اس پر  
بھجڑک دیں۔ اگر صرف آٹے ہی کو بنا لیں اور اس میں گوشت  
نہ ہو تو اس کو عسیدہ کہتے ہیں) یہ دن خیر کا تھا ہم نے کھایا،  
اور میں کیا۔ امیر المؤمنین! اب تو خداوند کی نعمت بہت دولت  
ہوئی، اتنی شگنی کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا (عبد اللہ بن اوس)  
میں نے آنحضرت سے سنا آپ فرماتے تھے "غلیظہ کو اللہ کے  
سے صرف دو پیالے لینا درست ہے۔ ایک پیالہ اپنے  
لئے لے اور دوسرا لوگوں کے سامنے رکھنے کے لئے"۔  
وہ دولت مسلمانوں کے کاموں میں صرف کی جائے۔

حفاظت کرنا، بھڑنا، جمع کرنا۔

خَيْرِيَّةَ عِبَادِي إِلَى الطَّوْرِيَا۔ میرے بندوں کو پہاڑوں  
کا کر۔ (ایک روایت میں قَحْرِيَّةَ ہے۔ معنی وہی ہیں  
سریکاروایت میں خَيْرِيَّةَ ہے۔ یعنی ان کو اس رستہ سے  
پہاڑوں پر لے جا)۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فِي خَيْرِيَّةِ حَارِيَّةٍ۔ یا اللہ ہم کو محفوظ اور مضبوط  
کر دے (قیاس یہ تھا کہ خَيْرِيَّةَ مَعْرِيَّةَ کہتے، کیونکہ اس کا  
مذہب آہ ہے، لیکن حدیث میں یوں ہی مروی ہے)۔  
مَنْبَعٌ يَأْتِي خَيْرِيَّةً يَأْتِي خَيْرِيَّةً مَضْبُوتًا  
اور مدینہ میں شروع رات میں در پڑھ لیتے اور کہتے  
وَأَبْتَعِي التَّوَابِلَ دُوسری روایت میں یوں کہتے  
سَبْتِي وَأَبْتَعِي التَّوَابِلَ۔ مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنا

سرا یہ محفوظ اور اجر حاصل کر لیا (یعنی وتر ادا کر کے) اب  
نفل نمازیں پڑھتا ہوں (یعنی اگر آٹھ کھلی تو نفل پڑھوں گا۔  
یہ ایک مثل ہے جس کو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں۔ جب کوئی شخص  
اپنا مقصد حاصل کر کے پھر اور زیادہ کا طلب گار ہو)۔

لَا تَأْتِيكَ مِنْ حَرَائِثِ أَمْوَالِ النَّاسِ شَيْئًا رُكُوعًا  
میں لوگوں کے عمدہ عمدہ جوئے والوں میں سے کچھ نہ لیا کرو (یہ جمع  
ہے حَرَزٌ أَوْ حَرَزَةٌ کی اور مشہور روایت حَرَائِثِ ہے  
یہ تقدیم زائے معجزہ برائے جملہ)۔

حَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لِحَرَزَةٍ۔ میں ایک پہاڑ کی طرف  
نکلا، اس کو جمع کرنے یا محفوظ کرنے کے لئے (ایک روایت میں  
لِحَرَزَةٍ ہے یہ حِرَازَةٌ سے ہے بمعنی جمع کرنا)

حَرَزٌ إِلَّا مَسِيئِينَ۔ آنحضرت! اسی لوگوں (یعنی عربوں)  
کے پشت پناہ تھے (تاکہ شیطان کے شر سے یا عجمی لوگوں کے حملہ  
سے محفوظ رہیں۔ بعضوں نے کہا کہ اللہ کے مذاب سے، کیونکہ  
قرآن میں ہے "وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ"  
حَرَزٌ۔ تعویذ کو بھی کہتے ہیں۔

كَانَ لَهُ حَرَزًا مِنَ الشَّيْطَانِ۔ یہ اس کے لئے  
شیطان سے محفوظ رکھنے والا ہو گا۔

لِحَرَزَةٍ مِنَ الْقَتْلِ۔ تاکہ میں اُسے اسے جانے سے  
بچاؤں۔

حَرَسٌ يَأْتِي سَهَابًا نَجْمَانِي۔ چرانا  
حَرَسٌ۔ ایک مدت دراز تک جینا۔  
لَا قَطْعَ فِي حَرَسَةِ الْجَبَلِ۔ اگر پہاڑ پر کوئی چیز  
چھوڑ دی جائے تو اس کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔  
(کیونکہ پہاڑ کی چیز محفوظ نہیں ہے)۔

گوشہ کا بتایا، ان کا قتل درست جانتے۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا: خارجی کیا کرتے تو آئیں کافروں کے باب میں وارد ہیں وہ مسلمانوں پر چبے  
لئے لوگوں سے بچانے کے۔ ہمارے زمانہ میں بھی ایسے نام کے اہل حدیث فارسیوں کی روش پر چل رہے ہیں۔ ۱۲ منہ  
انسان کا بدل ہو جیسے یا غلامی یا غلامی ۱۲ منہ  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ۔ واللہ وہی سچا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک نہ ہو۔ اللہ کے ساتھ شریک نہ ہو۔ اللہ کے ساتھ شریک نہ ہو۔ اللہ کے ساتھ شریک نہ ہو۔

سئل عن حرثية فجعل فقال فيها قوم حريم مثلنا  
 جازات ككلا فاذا اوتينا المراح فبينما انقطع  
 پوچھا گیا: اگر کوئی پہاڑ کی چیز چرائے؟ آپ نے فرمایا اس کی قیمت  
 کے برابر تاوان دے اور چند گوزے سزا کے لئے کھائے۔ البتہ  
 اگر وہ چیز اپنے مقام میں لا کر رکھی جائے مثلاً بکریاں اپنے  
 تھان میں آجائیں، پھر وہاں سے کوئی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا  
 جائے گا۔

حرثية: اس بکری کو کہتے ہیں جو رات کو اپنے تھان کے  
 سوا اور کسی مقام میں رہ جائے یا وہ بکر کا جورات کو چرائی جائے  
 اپنی عرب کہتے ہیں:  
 فلان يتكفل الحرسات. یعنی وہ لوگوں کے گنہگار  
 چرائتا ہے۔

اعتداس: کسی ماوراء کا چراگاہ سے چرائینا۔  
 ان غلماة رجا احترسو اناقة رجلا فانحدرو  
 حاطب کے غلاموں نے ایک شخص کی اونٹنی چرائی اور اس کو بخر کر ڈالا  
 ثمن الحريسة حرام لعينها۔ چوری کی چیز کی قیمت انکل  
 حرام ہے یعنی بخر چوری کا مال کھانا حرام ہے اسی طرح اس کو بچ کر  
 اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہے۔

ان كان في الحرسية. اگر فوج کی اس ٹکڑی میں رہے جو  
 دشمن کی نگہبانی کرتی ہے یعنی لشکر کے آگے رہتی ہے جس کو بکھڑ  
 پہرہ کہتے ہیں۔ پہلے دشمن سے اسی کی گڑ بھڑ ہوتی ہے۔ یہ ٹکڑی مقدمہ  
 الجیش کا ایک جز ہوتی ہے۔ ساتھ الجیش پیچھے کی فوج تیرن  
 کے حملہ کے وقت مقدمہ والوں کو اور پٹنے وقت ساتھ والوں  
 کو زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ امام جس ٹکڑی میں  
 رہنے کا حکم دے اس میں رہے کوئی عذر نہ کرے۔

وامدادها حارسا. سب ناموں میں متجاہ حارس ہے  
 یعنی کمانے والا، کیونکہ احتراس کے معنی کمانے کے بھی آتے ہیں،  
 مشہور روایت عارت ہے جیسے اوپر گزر چکا۔  
 حصة من مشقة كانت في يد حرسية. معاویہ ایک گھما

باوں کا لیا جو ان کی محافظ سپاہ (شاہی کارڈ) کے ماتحت  
 حرسية معروہ ہے حد اس اور حرس اور احرس  
 کا یہ تینوں جمع کے معنی ہیں، یعنی بادشاہ کے وہ سپاہی جو اس  
 کی حفاظت کرتے ہیں۔

لبيت رجلا جہا لحي اجدد مسني. کاش کوئی نیک نیت  
 مرد میری نگہبانی کر تا درات کو میرے چوکی پہرہ پر رہتا، اس  
 حدیث سے خوف کے وقت چوکی پہرہ رکھنے کا جواز نکلتا ہے۔  
 یہ حدیث اس وقت کی ہے، جب یہ آیت نہیں اتری تھی۔  
 والله يعصمك من الناس كرماني لے گواہ آپ نے چوکی پہرہ  
 مقرر کیا، تو یہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ توکل اس  
 کے قطع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اسباب حاصل کر کے  
 ایسا بے پروا اعتماد کرنے کا نام ہے۔

من حرم رسول الله. آنحضرت کے چوکیداروں  
 میں سے۔

اللهم احرسني من حيث احترس ومن حيث لا احترس  
 لا احترس. یا اللہ میری حفاظت کر اس جگہ سے جہاں اس  
 حفاظت کر سکتا ہوں اور جہاں سے میں حفاظت نہیں کر سکتا  
 حرسن. گوہ کا شمار کرنا (وہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ کوئی  
 سوراخ پر جا کر لکڑی وغیرہ باہر سے مارتے ہیں یا اترتے ہیں  
 پھٹ کرتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ سانپ آگیا اور دم باہر  
 سوراخ کے منہ پر آجاتا ہے، اس وقت اس کا سوراخ  
 بند کر دیتے ہیں۔ پھر اس کو بکھڑ لیتے ہیں۔)

ان رجلا آتاهم يفتاب احترسما۔ ایک  
 آنحضرت کے پاس چند گواہ لایا، جن کو اس نے سزا  
 اصل میں احتراس کے معنی کمانے اور جمع کرنے کے  
 و محترس به القباب. اور کھجور سے گوہ کا  
 گوہ کھجور کو پسند کرتا ہے۔

ما رآيت رجلا يفتري من الحدس مثله  
 معاویہ کے مانند کسی کو کروفریب سے نفرت کرتے نہیں

تَمَّتْ عِنَّا الْحَدِيثُ بَيْنَ الْبَهَائِمِ - آنحضرت نے جانوروں کو ایک دوسرے پر اُبھارنے سے ران کو ڈرانے سے منع فرمایا جیسے اونٹوں اور ہاتھیوں اور مینڈھیوں اور خرگوں اور شیروں کو ایک لڑاتے ہیں یہ حرام سے اتفاق طار۔

إِنِّي لَأَسْتَعِمُّ بَيْنَ قَدْحَيْهَا مِنْ تَشْقِهَا مِثْلَ قَيْشِ عِزِّ الْبُرَيْشِ - میں اس کی دو لؤل رانوں کے درمیان اس کی پاؤں کو کٹانے سے ایسی آواز سن رہا تھا جیسے سانپوں کے چلنے سے نکالی دیتی ہے۔

ڈانڈنے آنحضرت سے پہلے احرام کھول ڈالا، تو میں آنحضرت کے پاس گیا اس نیت سے کہ ان کی شکایت کر کے، آنحضرت کا قصدان پر کر آؤں۔

أَنَّ رَجُلًا أَخَذَ مِنْ جِلِّ الْخُرْدِ وَالْخُرْدِ شَيْئًا - ایک شخص نے دوسرے شخص سے نئی اشرفیاں لیں جن پر سکوں کے حروف کی سنجھی تھی۔  
 أَخْرَجَتْهُ مِنْ جِوْبِهِ مَعْنَى سَخَتْهُ وَكَرَّمَتْهُ - اخراج کی معنی سخت اور کرم کرنا۔  
 فَمَتَّاجَا بِإِنِّي حَرِشَةٌ فَخَى - جب میرا پاس آیا تو اس کو مجھ کا غصہ دلایا۔

حَرْشٌ - چھوٹی پھلیاں اور چھوٹی چڑیاں اور ناتوان اور بڑے پیہلوں کی جماعت۔  
 إِحْرَاشٌ - تیار ہونا  
 حُرْشٌ - سخت زمین  
 آرزوی کتیبۃ حَرْشِيف - میں چھوٹے چھوٹے گزروں پیدلوں کا ایک گروہ دیکھتا ہوں۔  
 حَرْصٌ - بھار ڈالنا، پوست نکالنا۔  
 حَرْمٌ - ریجہ جانا، طبع کرنا۔  
 حَرْدٌ - اُبھارنا، طبع دلانا۔ جیسے ترقیب و رغبت دلانا، اُبھارنا۔

یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے ایک سانپ جس نے کہا تیش ایک یاں بانہ میں پھینک دے کہ حشریش کہتے ہیں۔ تھیل میں ہے کہ حشریش کبیرا ہے بہت سے پاؤں والا، وہ اکثر کان میں گھس جاتا اور پاؤں سے پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں، جب تک گرم سے داغاد جاتے ہیں کہتا ہوں ہندی میں اس کو گملا کہا کبیرا کہتے ہیں اور حشریش بہت کھاؤ اونٹ کو بھی کہتے

الْحَادِ صَةً - وہ زخم جس سے کھال چڑ جائے (اہل عرب کہتے ہیں:  
 حَرَمٌ الْقَمَارُ الثُّونِيَا - دھوبی نے سچ بچ کر کبیرا اُبھارا  
 إِحْرَاشٌ مَقْلَةٌ مَا يَنْفَعُكَ - جو کام تجھ کو مفید ہو نہ ہو دنیا میں خواہ آخرت میں اور اس میں کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو) اس کی حروس کر دینے حدیث علم اطلاق کا ایک مجموعہ ہے۔ حاصل علم اطلاق کا یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی عیش اور راحت سے گزارے، اس کی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ہر ایک کام سوچ کر کرے جس کام میں دنیا یا آخرت یا دونوں کا نقصان ہو یا نقصان ہونے کا خطرہ ہو، اس سے باز رہے اور جس کام میں کوئی ضرر کا خطرہ نہ ہو بلکہ اس سے فائدہ متصور ہو، اس کو بھی لائے۔ رات

وَلَيْسَ فِي الْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا (شیطان اس سے بھاگتا ہے کہ عرب کے جزیرے میں اس کی پرستش کی جائے۔  
 لے کر توحید لوگوں کے دلوں میں جم گئی) اب یہی کہے گا کہ آپ میں ایک دوسرے پر اُبھارنے کا لڑائی اور فساد ہے۔ یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے، جس میں اسے کہتے ہیں اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ عرب کی حوریں پھر خودی نہ کھیں گی۔ یا اس کے پھر نہ پڑے جائیں گے، یا میری امت کے چند لوگوں سے نزل جائیں گے، کیونکہ یہ علامات قریشیت ہیں اور اس حدیث میں وہ زمانہ مراد ہے جو اس وقت تک کہ اہل عرب نے کہا بت کا پتہ نہ لیا گیا کہ شیطان کو پوجنا جو وہ اس کے حکم سے کیا جاتا ہے،۔  
 فَمَتَّاجَا بِإِنِّي حَرِشَةٌ فَخَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِثْلَهُ  
 تَمَّتْ عِنَّا الْحَدِيثُ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

کے ماتمیں  
 اور آخرت  
 پاسی ہوا  
 دنی نیک  
 پر رہتا  
 از نکلتا  
 آتری  
 نے جو  
 کہ تو  
 کر کے  
 چو کہ  
 اور  
 سے  
 نہیں  
 ہوتا  
 اتر  
 آدم  
 اس  
 تا  
 سار  
 رنے  
 گوہ  
 مینلہ  
 نہیں

ایسے ہی کاموں میں صرف رہے۔  
 حَرِيفٌ۔ لاجپن اور نجیل (اس کی صحت حُرَامٌ اور حُرْمَةٌ  
 اور حُرَامٌ آتی ہے۔)  
 وَتَدْرِي لِيَحَارِمْ كَذَا۔ حرام میں کے لئے اتنا میوہ چھوڑا  
 جائے۔ یہاں حَارِضٌ سے باطن کا نگہبان مراد ہے۔ یعنی حَارِضٌ  
 كَذَا فِي مَجْمَعِ الْبَحْرِينَ يَلِي  
 تَسْتَحْرِضُونَ۔ تم مغرب حرم کر دے دکر مانی نے کہا  
 بہ کسرہ راء بھی ہو سکتا ہے، یعنی باب مغرب یعنی مغرب اور صبح یعنی صبح دونوں  
 سے آیا ہے۔  
 حَرَضٌ۔ جسم بگڑانا، عقل جاتی رہنا، بے طاقت ہو جانا، رنج  
 اور بیماری کا پُرانا ہو جانا۔  
 مَا مِنْ شَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ مِنْ مَرَضٍ حَتَّى يُجْرِفَهُ۔ کوئی  
 مسلمان ایسا نہیں، جو بیمار ہو ایسی بیماری کہ اس کو دبا کر دے اسکا  
 جسم گھاڑا لے، عرب لوگ کہتے ہیں:  
 أَخْرَضَهُ الْمَرَضُ۔ بیماری نے اس کو گھاڑا لانا تو ان کو کیا  
 قَبُولٌ حَرَضٌ يَا حَارِضٌ۔ وہ بالکل گل گیا ہے دمرنے کے  
 قریب ہو گیا ہے۔  
 دَأَيْتُ مَعَلَمَ بَنِي جَنَامَةَ فِي الْمَنَامِ فَفَلْتُ كَيْفَ  
 أَنْتُمْ فَقَالَ بَخِيْرٌ وَوَجِدُ نَارًا رَحِيمًا عَفْرًا لَنَا فَعُدْتُ  
 إِلَيْكُمْ فَقَالَ لَيْلِنَا غَيْرَ الْأَحْرَافِ۔ دعوف بن الکف  
 نے کہا، میں نے معلم بن جنامہ کو خواب میں دیکھا، ان سے پوچھا  
 تم کیسے ہو؟ انہوں نے جواب دیا اچھے ہیں خیریت سے اور ہم نے  
 اپنے پروردگار کو بڑا اہر بان پایا، اس نے ہمارے گناہوں کو بخش  
 میں نے کہا، کیا تم سب بخش دیئے گئے؟ انہوں نے کہا ہاں، ہم  
 سب بخش گئے مگر وہ لوگ حواضر تھے (میں نے کہا حواضر  
 کون لوگ؟ انہوں نے کہا جن کی طرف لوگ انگلیاں اٹھاتے تھے  
 یعنی بُرائی اور بدکاری، ایذا رسانی، فسق و فجور میں مشہور تھے  
 یا جو بے دھرم گناہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے تئیں تباہ

کر ڈالا یا جن کے اعتقاد میں نکل تھا یعنی بد مذہب مثلاً افغان  
 خارجی اور مغزلی وغیرہ)  
 وَالْأَحْرَفِيُّ۔ اور احرفین میں، یعنی کُفْر میں۔  
 حُرْمٌ۔ ایک وادی کا نام ہے اُحد پہاڑ کے پاس  
 یا اشدان البحرین میں ہے کہ حُرْمٌ یا حُرْمٌ اشدان کہ  
 کہتے ہیں چونکہ وہ میل نکال ڈالتی ہے اس کو ہلاک کر دیتی ہے  
 حُرْمٌ۔ ایک مقام کا نام ہے کُر کے قریب۔ کہتے ہیں  
 ہ غزے، بخت و میں تھا۔  
 حَارِقٌ قِي الْأَمْوِيَّةِ ہمیشہ اس کام کو کرتا رہا یہی  
 وَابْتِئَانٌ آهَبٌ سَبَّ كَيْفَ الْبَحْرِيِّينَ۔  
 حَرْفٌ۔ پھینا، ہورنا، کمانا، کنارہ۔  
 تَحْرِيفٌ۔ کلام کو بگاڑنا، بھگانے کر دینا  
 تَزَلُّوا الْقُرْآنَ عَلَى مَسْبَعٍ أَحْرَفٍ كَلِمَاتٍ  
 شَائِنٍ۔ قرآن عرب کی سات لغتوں پر اُترا ہے، جس لغت کو  
 پڑھے وہ کافی ہے اور شافی (اس کی یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر  
 میں سات لغتیں ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ساتوں قبیلوں کے  
 عاورات کے موافق اُترا ہے۔ کہیں قریش کا محاورہ ہے کہ ہمیں  
 ہذیل کا، کہیں توازن کا، کہیں مین کا، اور بعضے لغتوں میں  
 سات طرح کی قرأتیں بھی ہیں، بلکہ دس طرح کی بھی، جیسے  
 مالک یوم الدین اور عبدالمطوفت میں بعضوں نے  
 کہا سات حرفوں سے ساتوں مشہور قرأتیں مراد ہیں۔  
 قول صحیح نہیں ہے۔ ابن مسعود نے کہا۔ سات حرفوں سے  
 یہ مراد ہے کہ ایک لفظ کی جگہ اس کا مترادف دوسرا لفظ رکھ  
 جیسے کوئی آقیل کہے یا هلک یا تعال سب کے ایک  
 أَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَأْتُونَ النَّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ  
 اہل کتاب ہمیشہ ایک ہی کروش پر صحبت کرتے ہیں۔  
 حَرْفٌ کہتے ہیں وہی ادنیٰ کو بھی، کیوں کہ وہ  
 لاخری کی وجہ سے حرفِ ہجی کی طرح ہوتی ہے۔

لے « حارس » بہ معنی نگہبان میں نے لغت کی کتابوں میں نہیں پایا۔ صرف صاحب مجھ البحرین نے یہ ذکر کیا ہے۔ ۱۱۰

إِنَّ مِنْ فِئَةٍ كَثِيرَةٍ كَفَرُوا عَنْ مَوَدَّةِ أَهْلِ وَصِيَّتِهِ  
 يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمِينَ فَمَا تَكُلُّونَ أَلْ أَلِيَّ بَكْرٍ مِنْ هَذَا أَوْ حِزْبٍ  
 الْمُسْلِمِينَ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں کہ  
 میرے قوم والے جانتے ہیں) میرا جو پیشہ تھا، اس کی کمانی میرے  
 گمراہوں کو کافی تھی راہی طرح میری گمراہی تھی، اب یہ سناؤ  
 کے کام میں لگا دیا گیا رنگوں نے جو کو خلیفہ بنایا، تو ابو بکر کی آل  
 اولاد اب اس مال میں سے (یعنی بیت المال میں سے) کھائے گی  
 اور ابو بکر مسلمانوں کی خدمت کرے گا، وگرنہ لوگ کہتے ہیں:

هُوَ يَخْتَرِفُ لِيَعْبُدَ لِهٖ وَيَخْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ  
 کہتا ہے بعضوں نے کہا وَيَخْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ سے مراد  
 ہے کہ وہ مسلمانوں کے فائدے کے لئے تجارت بھی کریں گے، یعنی  
 بیت المال سے جو روپیہ میں اپنے اور گمراہوں کے ضروری خرچ کے  
 لئے لوں گا، اتنا ہی یا اس سے زیادہ تجارت کر کے اس میں پورا  
 کر دوں گا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کی کمال عنایت اور شفقت تھی  
 مسلمانوں پر اور نہ حاکم پر تجارت کرنا کچھ واجب نہیں ہے۔ اس  
 دل سے یہ بھی سمجھتا ہے کہ جو کوئی کسی مال کا اہتمام اور بندوبست  
 کرے اور وہ ضرورت کے موافق اپنے اخراجات کے لئے اس میں  
 سے لے سکتا ہے، بشرطیکہ حاکم بالادست نے اس کی اجازت مقرر  
 کر رکھی ہو، ورنہ اس سے زیادہ لینا حرام ہوگا۔

أَخْرَجَ تَحْرِيفَ أَحَدٍ مَهَا وَالْآخِرَ يَعْلَمُ - وَدَعَا  
 أَن مِّنْ مِنْ سِوَاكَ مَحْنَتُكَ رَدِّي لِمَا أَدْرَدُ دَسْرًا لِّلْب

مخبر عالم حاصل کرتا تھا۔  
 وَأَخْرَجَ تَحْرِيفَ أَحَدٍ مَهَا وَالْآخِرَ يَعْلَمُ - وَدَعَا  
 أَن مِّنْ مِنْ سِوَاكَ مَحْنَتُكَ رَدِّي لِمَا أَدْرَدُ دَسْرًا لِّلْب  
 سے کہ ان کا پیشہ درہونا میرے دل پر ان کی محتاجی سے زیادہ  
 ہے۔ کیونکہ محتاجی تو دم بھر میں رہ سکتی ہے، لیکن کیا  
 اور جب آدمی پیشہ ورنہ ہوا تو جتنا اس کوئے گا وہ کھا کر اس کو بھی  
 کر دے گا۔ پھر محتاج کا محتاج، اسی واسطے عقلمند وہ شخص

نہیں ہے جو اپنی اولاد کے لئے مال ستاعت بہت سا جمع کرے، بلکہ  
 عقلمند وہ ہے جو ان کو اپنے ہزار اچھے بیٹے سنی کر رہی گمانے  
 کے لائق کرے۔ بعضوں نے لکھوئے آخِرَ كُمْ بِمَنْدَحَابِطِهَا  
 ہے، یعنی تم میں سے ایک کا محروم ہونا اس کی عقلی سے بڑھ کر  
 مجھ پر نشان ہے۔

إِنِّي لَأَرَى الرَّجُلَ كَيْفَ يَجِيئُ فَا قَوْلُ رَهْلٍ لَهُ حِرْفَةٌ  
 فَإِنْ قَالَوْا لَا تَسْقَطُ مِنْ عَيْشِي - میں ایک شخص کو دیکھ کر پسند  
 کرتا ہوں (اس کی صورت سیرت اچھی معلوم ہوتی ہے، پھر میں  
 پوچھتا ہوں، یہ کیا پیشہ (دھندا) کرتا ہے؟ اگر لوگ کہتے ہیں کوئی  
 پیشہ نہیں کرتا تو وہ میری نظر سے گزرتا ہے (میری نظروں میں  
 حقیر ہوتا ہے، اس لئے کہ جب کوئی پیشہ نہیں کرتا تو لاجلہ وہ  
 کا دست نگر ہوگا، ان سے سوال کرے گا اور اس سے بڑھ کر  
 دنیا میں کوئی ذلت نہیں ہے) افسوس ہمارے زمانہ میں لوگوں  
 نے یہ چال اختیار کی ہے کہ مولوی، ملا اور دیگر اہل تہذیب صاحب بن جانتے  
 ہیں اور حلال کا کوئی پیشہ نہیں سیکھتے، اب مریدوں اور شاگردوں  
 کی رہنمائی پر ان کا گزر ہوتا ہے، وہ ان کی خاطر سے زحمت بات  
 کہہ سکتے ہیں نہ بڑی باتوں پر ان کو طاعت کر سکتے ہیں۔ لیجئے دنیا  
 اور آخرت دونوں تباہ۔ لاجلہ دلائلہ آلا باللہ۔ مولوی اور  
 درویش وہی قابل عزت اور عظمت ہیں جو محنت کر کے اپنی زندگی  
 کما لے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی من المنکر میں خالص خدا کی  
 رضا مندی کے لئے مصروف رہتے ہیں، نہ ان کو کسی بادشاہ یا امیر  
 کی پرداہ سے نہ کسی مرید اور شاگرد کی تلامش ہے۔

مُحَارَفٌ وَهُوَ شَخْصٌ جَوْبَةٌ مَرْجُو اس کو روٹی نہ مے پا جو  
 روٹی کمانے کے لئے کوشش نہ کرتا ہو (عیب لوگ کہتے ہیں)  
 حُورٌ كَسِبَ قَلْبَينَ - فلاں شخص کو معاش کی بڑی  
 تنگی ہے۔

سَلِّطْ عَيْنِي مَوَدَّةَ طَاغُوْتِ دَرِيْعِي مَجْرِيَاتِ الْقَلْبِ  
 ان پر بر باد کرنے والے طاغوت کی موت ڈانی کی حمدوں کو پڑھنا  
 ہے اس کے لئے دل دکھانے پر نہیں رہتا۔ ۱۲

منزل افق  
 یہ  
 ٹکے پاس  
 فی اثنان کو  
 کر دیتی ہے  
 یہ کہتے ہیں  
 زار (جیسے  
 کلہا کا  
 جس لغت  
 میں ہے کہ  
 قبیلوں کے  
 مادہ پر کہیں  
 بعض نظروں  
 کی بھی  
 ت میں  
 زاد ہیں  
 ت حروف  
 د سر الف  
 کے ایک  
 امر آ  
 تہیں  
 وہی، قبول  
 ہے۔  
 ۱۲

ایک روایت میں یَحْوِفُ الْقُلُوبَ ہے یا يَحْوِفُ الْقُلُوبَ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

اَمَنْتُ بِمُحَدِّثِ الْقُلُوبِ. میں اس خدا پر ایمان لایا جو لوگوں کو پھیرنے والا سمجھائے والا ہے۔

وَوَصَفَ مُسْتَفِيَانِ بِكَيْفِهِمْ حُرْفَهَا. سفیان نے اس کو کھٹ کو کھٹا کر بتایا۔

قَالَ بَدَا حُرْفَهَا. ہاتھ سے اشارہ کیا، اس کو اُڑا پھرا یہ قس کا اشارہ ہے۔

مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرْقِ الْجَمِينِ فَيَعَارِفُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِمَا أَتَى كَقَسَاةِ كَنْزِ نُوْبِيَه. مومن کی موت پیشانی پر پینے آنے سے ہو جاتی ہے، اس سے اس کی آزمائش ہوتی ہے (یا اس سے اس پر سختی ہوتی ہے) تو اس کے ناپوں کا آثار ہو جاتا ہے۔ (اصل میں محاذ ذقن کہتے ہیں عمران سے زخم کا علق ناپنے کو عمران وہ سلامتی جو زخم کے اندر مل کر دیکھتے ہیں)۔

إِنَّ الْعَبْدَ لِيَعَارِفُ عَلَى عَمْرِيهِ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ بِنَدْسِهِ كَوَاسِ الْعَمَلِ كَمَا تَعَارَفَ الْبُرْجَانُ لَمَّا هُوَ يَحْرَبُ لَوْ كَمَا كَيْتَ هِيَ؛

لَا تُحَارِفُ أَخَاكَ بِالسُّوْرِ. اپنے بھائی کو بڑا بد امت دے، اور؛

أَحْوَفُ الرَّحْمَنِ. اس مرد نے بدلہ لیا۔

هَذَا فِي حُرُوفِ جَهَنَّمَ. وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں (اب گریے، اب گریے) ایک روایت میں فِي حُرُوفِ جَهَنَّمَ ہے جس کا معنی وہی ہے۔

فَنَحْرُفُ عَنَّا. ہم ان تہ چوں (گھٹیوں) پر سے مرتے (تاکہ قبل کی طرف منہ اور پیٹھ نہ ہو بلکہ بعضوں نے ترجمہ کیا ہے ہم ان پاجانوں سے مرتے، یعنی ان میں پاجان نہ پھرتے، باہر رہ کر پھرتے)۔

ثُمَّ انْحَرَفَ بِحَرْفِ سَمِيٍّ، مَرَّطَ لَوْ تَسَّكَ لَيْتَ نَشَكِي الْمَعْرِفُ فَقَالَ لَعَلَّكَ تَرَدَّقِي بِهِ جَوْجَاهِي

کمانی کرتا تھا اس نے شکایت کی (کہ میرا دوسرا بھائی کچھ نہیں کمانا، بیٹے بیٹے بے محنت روتی اور آتا ہے) آنحضرت نے فرمایا، شاید تجھ کو اسی کے طفیل سے رزق ملتا ہو۔

أَمْ ذَانِ إِتْلَاقًا مِمَّا خَمْسَةٌ وَثَلَاثُونَ حُرُوفًا اِذَانِ اِقَامَتِ دُنُوْنِ كُوْلِكَرْمِيْسِ كَلِمَةٍ مِّنْ رِّسِي ۳۵

بجلی (جمع البحرین میں ہے کہ امامیہ نے یہ حدیث روایت کی ہے مَسِيْلٌ اَتَمُّهُمْ لِيَدُوْلُوْنَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعِيْنَ اَحْرُوفٍ فَقَالَ كَذَبَ اَعْدَاؤُ الْعَرَبِ وَكَلِمَةٌ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى اَحْرُوفٍ اَحَدٍ۔ یعنی آپ سے پوچھا گیا، لوگ کہتے ہیں قرآن سات حرفوں پر اترتا ہے، فرمایا اللہ کے دشمن جھوٹ کہتے ہیں قرآن ایک ہی حرف پر اترتا ہے دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف کرنے کے سبب سے پیدا ہوا ہے۔)

تَحْرِيفُ الْغَالِثِيْنَ. غلو کرنے والوں کی تحریف (کہانی دہی نہیں ہے جو دین کی باتوں میں حد شرع سے آگے بڑھ جائے تو بڑی لوگ غالی ہیں، یعنی اللہ کی کتاب اور حدیث رسول اللہ میں منہ مفسور سے بڑھ جائے یہاں بھی گویا تحریف ہے۔)

مُحَارِفٌ. وہ شخص جو کسب نہ کرے، اس کی ضد مبارک ہے، حدیث میں ہے؛

لَا تَشْتَرِيَنَّ مِنْ مُّحَارِفٍ فَإِنَّ مَبْفِقَةً لِّكَ بِرَأْسِكَ

مُحَارِفٌ سے کچھ مول نہ لے، اس کے معاملہ میں برکت نہ ہوگی حَرِيْفٌ وہ شخص جو ہمیشہ ہو یا معاملہ کرے۔

دَلِيْلٌ عَلَى حَرِيْفٍ يَشْتَرِي مَتَاعًا وَيَخْتَرِي بِالْمَسِيْبِيْنَ۔ ایک معاملہ کرنے والا (یعنی جس کو خریدنے میں غفل ہو) مجھ کو بتلا دے وہ میرے لئے سالانہ خریدے اور مسلمانوں کے لئے کمانی کرے۔

حَرْفٌ۔ رَكُوْبًا، كَيْسًا، جَلًا، جَلَانًا، تَحْرِيفًا اَوْ اِحْتِرَافًا، جَلَانًا، تَحَدُّقًا اَوْ اِحْتِرَافًا، جَلَانًا، حَرْقٌ تَحْلُ بِنِي النَّبِيِّ۔ آپ نے نبی نصیر ہوئے

بجلی (جمع البحرین میں ہے کہ امامیہ نے یہ حدیث روایت کی ہے مَسِيْلٌ اَتَمُّهُمْ لِيَدُوْلُوْنَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعِيْنَ اَحْرُوفٍ فَقَالَ كَذَبَ اَعْدَاؤُ الْعَرَبِ وَكَلِمَةٌ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى اَحْرُوفٍ اَحَدٍ۔ یعنی آپ سے پوچھا گیا، لوگ کہتے ہیں قرآن سات حرفوں پر اترتا ہے، فرمایا اللہ کے دشمن جھوٹ کہتے ہیں قرآن ایک ہی حرف پر اترتا ہے دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف کرنے کے سبب سے پیدا ہوا ہے۔)



۱۰۷

الی کچھ  
حضرت  
بن حوقل  
فی ۳۵  
بت کی  
تسبیح  
سزا  
میں ترقی  
تہ میں  
تلاک  
لی وہی  
تو ہوتی  
سختی  
افند مبارک  
تاریخ  
یہی  
تسبیح  
و خرید  
امان

کے کجور کے درخت جلا دیے۔  
أَحْرَقَ الْمَسْأَلِينَ مَسْأَلِينَ كُورِيَا  
خَمَلَةَ الْإِسْرَائِيلِيِّينَ الْمَسْأَلِينَ كُورِيَا  
کاشمیر سے رہیں اگر کوئی مسلمان کا گئی ہوئی چیز اس نیت سے لیلے  
اس کا مالک بن جائے تو وہ اس کو دوزخ میں لے جائے گی،  
أَحْرَقَ وَالْغَرَقِيُّ وَالْمَسْرَقِيُّ فَهَادِيَةٌ جَل بَانَا اور  
دوب جانا اور اچھو ہو کر مرنا شہادت پر رہیں شہادت کا ثواب ان  
توڑوں میں لے گا۔

أَحْرَقَ فَيُحْمِلُونَ آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہرگز ایک  
روایت میں آگ میں شہید ہے معنی دی ہے۔  
أَحْرَقَتْ فِي جَل كُورِيَا تَبَاهُ كُورِيَا بِه اس شخص نے کہا  
تجاس نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا اور یہی کلمہ اس شخص نے بھی کہا  
تجاس نے رمضان میں دن کو عدا بجا کیا تھا۔  
أَوْجِي إِيَّيَّ أَنْ أَهْرِيكُ قُورِيَا تَبَاهُ كُورِيَا  
تربس کے لوگوں کو تباہ کروں۔

فَلْيُرِيَنَّ كُورِيَا قُورِيَا كُورِيَا كُورِيَا  
لَا يَزِيَّ كُورِيَا كُورِيَا ان کے اعضاء برابر جلائے ہے یہاں تک کہ  
اسی دروازے میں داخل کرو یا جہاں سے وہ نکلے تھے۔  
إِنَّمَا تَمِيَّ عَنْ حَرْقِ النَّوَاةِ آگ نے کجور کو گھسی کو گھسے  
سے مش فرمایا یا جلائے سے دگو یا کجور کی عظمت اور قدر کرنے کا حکم  
دیا یا اس وجہ سے کہ وہ گھر کے پلے ہوئے باؤروں کی خوراک سے  
بیر ہو کر اور اونٹ وغیرہ کی، ایک قرأت یوں ہی ہے أَلْحَرَقَةُ  
ہاں اس کو سالہ کو گھس ڈالیں گے (سواہن سے رگڑ کر ریزہ ریزہ کر دیں،  
سورہ زمرت تَحْرِيقُ نَبِيٍّ مِثْلِيَّ اس کو جلا ڈالیں گے۔

فَمَنْ حَقَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَاءَ الْمَحْرَقَ مِنَ الْخَالِ وَأَمْرًا  
ان حضرت مسلم نے کمر کے درد کی وجہ سے جوش کیا ہوا اپنی پناہ  
خَيْرُ الْمَسَاءِ الْخَالِيَّةِ بہتر عورت وہ جس کی فرج تنگ ہو  
جو کجور شہوت ہو۔ شہوت کی وجہ سے اپنے دانت میں رہی ہو۔  
مَنْ حَقَّقَ مِنَ الْمَسَاءِ الْمَحْرَقَةَ تم اس عورت کو جس کی فرج تنگ ہو

جو شہوت کے غلبے سے دانت کو دانہ پر رگڑ رہی ہو دھبیاں ہو کر جا رہی  
وہ عورت جو جراحی کر کے وقت کر ڈٹ سے لپٹی ہے۔ سیوٹی لے کر  
بجڑی سے ایسا ہی نقل کیا ہے سب عورتوں سے کر ڈٹ سے ہجان کر وہ  
حَرْقَةُ الْبَانَا کو جوش کر کے اس پر آگ بھڑک کر بناتے ہیں۔  
وَبَدَنُهَا سَادِقَةٌ طَارِقَةٌ فَانْفَعَتْ فِيهَا اس کو کجور شہوت  
یاتنگ فرج رات کو آنے والی اچھی اور بہتر پایا۔  
بِحَرْقُونَ أَنْبِيَاءَهُمْ غَيْظًا وَحَقًّا اپنے دانتوں کو غصے  
اور کینے سے چیتے ہیں۔

دَخَلَ مَكَّةَ وَوَعَّيَهُ عَمَامَةٌ مَوَدَّاءُ حَرْقًا نَبِيَّةً  
آں حضرت جب مکہ میں داخل ہوئے (یعنی فتح مکہ کے روز) تو  
آپ ایک کالا جیسے آگ میں جلا ہوا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور زخمی  
نے کہا حَرْقًا نَبِيًّا مَوْجُوبٌ ہے حَرْقِ كُورِيَا جس کے معنی جلنے کے  
ہیں۔ اس میں العن اور نون زیادہ کر دیا۔ اور حَرْقِ اور  
حَرْقِ دونوں جلنے کے معنی میں آئے ہیں۔ لیکن وہ حَرْقِ  
جس کے معنی سوراخ کے ہیں جو کپڑے کے پٹھنے سے بڑھا جاتا  
ہے وہ بفتح زتا ہے۔ جیل میں ہے کہ حَرْقِ اس سوراخ کو کہتے  
میں جو جلنے سے کپڑے میں بڑھا جاتا ہے اور حَرْقِ وہ سوراخ جو جلنے  
سے یا کپڑے کو پٹھنے سے بڑھتا ہے۔

إِنَّمَا عَدِيٌّ بِنُ أَرْطَاةٍ وَقَدْ عَرَفْتِي بِعَمَامَةٍ الْحَرْقِ  
بِالشُّوَدَائِدِ (حضرت مرثد بن عبدالعزیز نے فرمایا) مدی بن ارمطہ نے  
تو مجھ کو اپنے جلع ہونے کا لے عمامہ سے دھوکا دیا (میں اس کو ایک  
اچھا آدمی سمجھا)۔

لَوْ جَعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ مَّا أَحْرَقَ الْكُرْقَانَ  
ایک کھال میں رکھا جائے تو وہ کھال نہیں جلے گی (مطلب یہ ہے  
کہ حافظ قرآن دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ بعض نے کہا کہ  
یہ ایک معجزہ تھا جو آپ کے زمانہ تک رہا)  
أَمْرًا أَنْ تَحْرَقَ بِمَا سِوَا آفِي كُلِّ حَقِيْفَةٍ أَوْ  
مُعْبَعِفٍ (حضرت عثمان جب قرآن کھولنے سے فارغ ہوتے، تو  
اس کے علاوہ جن جن دوقول یا کتابوں میں قرآن لکھا ہوا تھا،

اس کے جلا ڈالنے کا حکم زیادہ ایک روایت میں بخبرق پر بخانے مجھ  
 میں پاک روڈالنے کا، مترجم۔ آگ میں جلا دینا یا چاک کر کے اس  
 کو ایک پاک مقام میں دفن کر دینا قرآن کے آداب کے خلاف نہیں  
 ہے جیسے اہل تشیع نے سمجھا، اور اس وجہ سے حضرت عثمان نے ہر  
 طعن کیا ہے۔ انہوں نے تو بہ نیت خیر یہ کام کر لیا جس کا اجر عظیم  
 ان کو ملے گا۔ اس لئے لاگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان صحیفوں کو بھی رہتے  
 دیتے تو رفتہ رفتہ قرآن کے مختلف نسخے پھیل جاتے اور توراہ اور  
 انجیل کی طرح قرآن کا بھی حال ہو جاتا۔

حَدِثَاتٌ. ایک قبیلہ کا نام ہے۔  
 أَخُوذِيكُ مِنَ أَخْرِيقِ. میں آگ میں جل جانے سے تیری

پناہ لیتا ہوں۔  
 أَخْرِيقُ. ایک شخص کُسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر  
 آیا تو آپ نے فرمایا، ان کو جلا ڈال دے آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان  
 کو بیچ ڈال یا کسی کو ہب کر دے کیونکہ مال کو ضائع اور برباد کرنے سے  
 آپ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ دوسری روایت میں اس طرح ہے  
 کہ اس شخص نے ان کپڑوں کو توز میں جھونک دیا۔ اس وقت آپ نے  
 انکار فرمایا اور کہا تو نے کسی اور کو یہ کپڑے کیوں نہ پہنادیئے۔  
 حَرْوُ أُمَّتِ الْعَالِ. جو کوئی نال غنیمت میں چوری کرے  
 اس کا مال جلا دو یہ تعزیر بالمال کی اصل ہے اور حنفیہ نے اس  
 کا انکار کیا ہے۔

حَدِثَاتٌ. وہ چیز جس میں چھتان سے آگ نکالنے کے وقت  
 آگ گرتی ہے (مثلاً روٹی، سن وغیرہ)  
 إِنَّ عَلَيَّا حَرْقًا قَوْمًا أَرْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ جُنَابًا  
 امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جلا دیا جو اسلام سے پھرتے  
 تھے (اسی طرح ان لوگوں کو جنہوں نے لوالمت کی تھی) حالانکہ مالک  
 سے عذاب دینا منع ہے مگر حضرت علی نے تعزیر اور تنبیہ اور دہرہ  
 کو زجر اور عبرت دلانے کے لئے ایسا حکم دیا جو خلیفہ کے لئے جائز  
 ہے۔ عین الجن میں پوری حدیث یوں نقل کی ہے: أَخُوذِيكُ مِنَ الْفِرْقِ وَالْحَرْقِ  
 وَالسَّرَاقِ مِثْلَ تِيرِي پناہ دے دینے اور جلنے اور چوری کرنے سے۔

ہے۔ بس نے کہا ہے کہ یہ کبوت لوگ سبائی تھے جو عبد اللہ بن مسعود کی  
 کے ہر کالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا سمجھتے تھے۔ معاذ اللہ۔  
 کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو جلانا شروع کیا تو  
 کہنے لگے، اب تو ہمیں یقین ہو گیا کہ آپ خدا ہیں کیونکہ آگ  
 کا عذاب خدا ہی دیتا ہے۔

حَدِيثُ بِنْتِ الْوَيْسِدِ الْمَسْتَطِيرِ. بویرہ میں  
 ایک پھیلی ہوئی سوختی۔  
 دیر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔ بویرہ  
 اس مقام کا نام تھا جہاں یہودیوں کا ایک قبیلہ بدعتی تھے

آباد تھا۔  
 حَرْقَةُ. سرین کی بڑی، نرگسے کا اور گھسی کے سرین کی  
 کی بڑیاں بڑانا (اس پر چڑھنے کے لئے)۔  
 فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَعَرَضُ رُكْبَتَيْهِ وَحَرْقَتَيْهِ  
 وَمَنْبَدِيهِ وَعُدْعَى وَجْهَهُ مُسْتَسَجِرًا. اس حضرت ایک  
 پر سوار ہوئے وہ بدکا اور آپ ایک سخت زمین پر گر پڑے اور  
 تو آپ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کے گھٹنوں اور سرین کی بڑیوں  
 اور مونڈھوں اور منہ کی کمال چل گئی ہے،  
 تَرَانِي إِذَا دَبَّرْتُ حَرْقَتَيْ. تو جو کودنے کا  
 جب سرے سرین کی بڑی گل جانے گی (یعنی پیاری سے بڑھنے  
 حَرْقِي) یا حَرْكَةُ. ہلانا، چلنا یہ کون کی مندرجہ ذیل چیزیں ہیں

باز رہنا۔  
 حَرَاكٌ اور حَرْكَةٌ اور حَرْوٌ. ہم معنی اور مترادفات ہیں  
 حَارِكٌ. مونڈھے کا اور نجا مقام  
 حَارِكُ النَّاقَةِ. اونٹنی کی پشت۔  
 مَحْتَرِكٌ. جو ہر وقت اپنی اونٹنی پر سوار ہے۔  
 حَرْوٌ. حرکت کرنا۔ حَرْوٌ. ہلانا، حرکت دینا  
 الرَّكَاةُ فِي الْمَالِ الْقَهَامِيَةِ الَّتِي تَحْوِلُ عَلَيْهَا  
 دَانَ تَوَيْتَرَكُ. اگر مال اپنے حال پر قائم رہے اس کو  
 وغیرہ کر کے بڑھایا جائے اور اس پر سال گزرتے تو اس کو

ہر سے زخمی ہو جائے گی۔



کوئی ایسا شخص جو جس سے نکاح حرام ہے مثلاً باپ، بیٹا، بھائی، چچا، اموں وغیرہ، سفر کی مقدار بعضوں کے نزدیک تین دن کا زیادہ ہے، تو اس سے کم مسافت پر عورت بغیر حرم کے جاسکتی ہے۔ اہل حدیث کا قول ہے کہ جس کو عورت میں سفر نہیں وہ سفر ہے گو تین دن سے سا کہو۔ امام شافعی نے کہا اگر راستہ میں امن ہو تو عورت بغیر حرم کے بھی سفر کر سکتی ہے۔ ایک روایت میں پول ہے، عورت ایک دن کی راہ کا بھی بغیر حرم کے سفر نہ کرے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ تین دن سے زیادہ کا۔

کَلَيْمَاتُ غُلَامٍ عَلَيْهِمْ إِذَا وَهَمَ حُرْمٌ. کوئی شخص عورت کے گھر میں نہ جائے، مگر جو اس کا حرم ہو یعنی عورت کا حرم ہو۔ مثلاً باپ، بھائی، بیٹا، چچا، اموں وغیرہ۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا حرم وہاں موجود ہو، مثلاً باپ، بھائی وغیرہ جب اس عورت کے گھر میں جانا درست ہے، اسی طرح اگر اس کا خاوند موجود ہو تو بطریق اولیٰ جانا درست ہوگا۔ امام شافعی نے کہا کہ اگر دوسری معتبر عورتیں وہاں موجود ہوں یا جانے والے کسی بیوی کا بھی ساتھ ہو تو جانا درست ہے۔

فِي حُرْمٍ آخَرٍ. حج کے مقاموں میں بعضوں نے حرم پر فتح را روایت کیا ہے یعنی ممنوعات اور عورات حج میں۔  
لَا جُنَاحَ عَلَىٰ مَنْ قَتَلَ نَجْسًا فِي الْحُرْمِ. ان جانوروں کو اگر کوئی حرمت والے مقاموں میں مار ڈالے تو اس پر کچھ گناہ نہیں، بعضوں نے فی الحُرْمِ روایت کیا ہے، یہ اور زیادہ صاف ہے حرم۔ وہ مقام جہاں شکار کینا وہاں کے درخت، گھیرنا وہاں کے جانوروں کو چیرنا منع ہے۔ جیسے کہ معظمہ کا حرم یا دینہ طیبہ کا حرم۔ اور جن باقی مقامات جہاں شکار وغیرہ درست ہے  
إِذَا اجْتَمَعَتْ حُرْمَتَانِ طَرِحَتْ التَّحْرِيمَ وَاللَّحْمُ بَرِيءٌ  
جب دو حرمیں جمع ہو جائیں (مثلاً ایک کام میں ایک شخص خاص کا ضرر ہے اور ہزاروں آدمیوں کا فائدہ ہو تو فائدہ عام کا کام اہم قرار دیا کریں گے اور ہونے پر حرمت کا خیال نہ کریں گے۔ مثلاً ایک کام کر رہے ہیں لیکن اس کے منع کرنے سے یہ ڈر ہے کہ لوگ شرک یا کفر میں گرفتار

ہو جائیں گے، تو اس محل میں سکونت اور انعام کرنا بہتر ہوگا۔ مثلاً ایک کام مستحب ہے لیکن اس کے کرنے سے عوام میں فتنہ عظیم پیدا ہوتا ہے تو اس کا نہ کرنا بہتر ہوگا) تو چھوٹی حرمت کو نظر انداز کریں گے بڑی حرمت سے بچنے کے لئے۔

أَمَّا فَالْمَتِ أَنْ الْقُورَةَ مُحْرَمَةٌ. کچھ کو یہ معلوم نہیں کہ صورت یعنی چہرے پر مانا حرام ہے یا صورت میں چہرے کو اللہ نے حرمت دئی ہے۔

حُرْمَتُ الظُّلْمِ عَلَى النَّفْسِ. میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور کر لیا ہے (اب اس کے رد میں ہیں۔ بعضوں نے یہ کہا، یعنی ظلم سے پاک اور برتر ہوں میرا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا۔ چونکہ ساری مخلوقات میری ملک ہے۔ اور ظلم کہتے ہیں خیر کی ملک میں تصرف کرنا کو اور اس کی تائید میں ایک روایت بھی وارد ہے۔ گو اس کی سند میں گفتگو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارے آسمان اور زمین والوں کو ظلم کرنے سے قویہ ظالم نہ ہو گا اور اکثر علماء اہل حدیث اور محققین کا یہ قول ہے کہ ظلم کہتے ہیں و قُبِحَ الشَّيْءُ فِي قَوْمٍ مَخِيَّةٍ كَوَافِلِ مَن فِيهِ اللَّهُ تَعَالَى لَأَوْ اس پر قدرت ہے لیکن بہ نظر مدد آئی ان اللہ لا یظلم شیئاً وَتَدْنِي ذُرِّيَّةٌ وَمَا أَنَا بِظَالِمٍ لِّعِبَادِي. اس کا ذوق متح ہے اور یہی ذمہ صحیح ہے۔

فَيُحْرَمُ حُرْمًا مَحْرَمَةً لِلَّهِ. وہ اللہ جل جلالہ کے حرام کی

کا وہ جسے حرام ہے۔  
تَدْحُرُّمٌ يَبْنِيهَا. وہ اس کے دور کی وجہ سے اس پر حرام ہو گیا۔

حُرْمَتُهُنَّ آيَةٌ وَأَحْلَتُهُنَّ آيَةٌ (ابن عباس سے مروی ہے) گیا اگر کوئی دو لونڈیوں کو جو آپس میں بہنیں ہوں ایک ساتھ رکھے اس کا کیا حکم ہے، انہوں نے کہا، ایک آیت سے تو اس کا حکم نکلتی ہے (أَنْ تَجْعُلُوهُنَّ بَيْنَ الْاِحْتِنَانِ) اور دوسری آیت سے حکم نکلتی ہے (أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) سے انہوں نے یہ بھی کہا کہ بَيْنَ الْاِحْتِنَانِ جو آزاد عورتوں میں حرام ہے تو اس کی علت یہ نہیں ہے کہ ان میں آپس میں قرابت ہو

ایک بہن کی طلاق یا موت کے بعد بھی دوسری بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا جیسے ان کے بعد بیٹی سے نکاح نہیں ہو سکتا یا بیٹی کے بعد ماں سے بلکہ اس کی علت خاوند کی قربت ہے، ان کے ساتھ اور لونڈیوں سے یہ قربت نہیں ہو سکتی، اس وجہ سے لونڈیوں میں بھی نہیں ہو سکتی۔

جائز ہو گیا ہے  
**قَاتِلْ اِلٰی نَاقَةِ مَحْرَمَةٍ**۔ انہوں نے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلَّذِيْنَ سَلَّمَ بِكُمُ السَّلَامَةَ تَبِعْتُمْ عَلَیْكُمْ حَرَمًا** جن لوگوں پر قیامت آئے گی، یعنی آخری زمانہ والوں پر ان پر شہوت غالب ہوگی، حلال حرام کی کچھ تمیز نہ رکھیں گے، زنا اور لوٹا میں مصروف رہیں گے۔ بعضوں نے کہا: حرمہ جانوروں کی شہوت سے خاص ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں:

**اِنَّ مَحْرَمَاتِ السَّلَامَةِ** یعنی کبریٰ نکر جاتی ہے۔  
**كَانَ عِيَامًا مِنْ اَبْنِ جِمَارٍ الْجَبَّارِ حُرِّمًا رَسُوْلٍ**  
**اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** عیاض بن حمار جاشمی آنحضرت کے حرمی تھے جب وہ حج کو آئے تو آنحضرت کے کپڑے پہن کر ٹھکانے کو گئے، آپ جاکھانا کھاتے۔ عرب میں دستور تھا کہ باہر والے جب حج کو آتے تو حرم کے رہنے والوں یعنی قریش کے کسی شخص کے کپڑے پہن کر طواف کرتے، اسی کا کھانا کھاتے، اس کو حرمی کہتے ہیں۔ سب سے حرم کی طرف۔ بہت ہی میں ہے کہ یہ نسبت لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اگر کپڑے وغیرہ کو حرم کی طرف نسبت دیں گے تو اول کہیں گے:

**تَوْبٌ حَرَامٌ**۔ حرم کا کپڑا۔  
**حَرِيْمٌ اَيْ يَتِيْرٌ اَوْ يَتِيْرَةٌ ذَرَاْعًا**۔ کنوئیں کا اطراف وہاں پر کنوئیں والا شیئ وغیرہ ڈالنے اور کوئی دوسرا وہاں کنوئیں نہیں چھو سکتا، چالیں ہاتھ سے دینی ہر طرف چالیں چالیں نہ ہوں، نہ کہا ہر طرف دس دس ہاتھ تو پاروں طرف چالیں ہاتھ ہوا اس حدیث سے بعض حنفی نے یہ دلیل لی ہے کہ جو حرم وہ در وہ ہوا اس کا پانی نہاست کرنے سے نجس نہیں ہوتا مالا کہ یہ مطلب اس

حدیث سے نہیں نکلتا۔  
**حَدَّثَنَا**۔ عوام کی اصطلاح میں چور کو کہتے ہیں۔ اس کی حد حدیث میں ہے۔

فی حدیث یسیم غنچاہ۔ اس کے ریخت کے اعلیٰ میں حرمہت نکلتا اور عاویلا مشہور روایت ہے فتح حاد و غیرہ ہے۔ حرمہت بھی ہو سکتا ہے مگر مردی نہیں ہے ما **حَرَمَةٌ اَللّٰهُ عَلَی النَّارِ**۔ یعنی دوزخ میں ہمیشہ رہنا اس لئے حرام کر دے گا، اب یہ ان حدیثوں کے خلاف نہ ہوگی، جن میں بعضے کہتے ہیں کہ دوزخ میں جانا، پھر شفاعت سے نکالے جانا مذکور ہے۔

**بَدَّ فِيْ عَبْدِیْ حَرَمَتٌ فَكَيْفَ الْجَنَّةُ** میرے بند سے جلدی کی اپنے آپ کو خود ہی مار لیا، میں نے اس پر ہمیشہ حرام کر دیا یعنی بنی مزاب کے ہمیشہ میں جانا حرام کر دیا یا عرا وہ شخص ہے جو خود کسی کو حلال سمجھے وہ تو کافر ہو گیا یہ بلور تعلق فرمایا **مَحْرَمَةٌ يَوْمَئِذٍ كَمَنْ فِيْ بَلَدِكُمْ هَذَا اِي شہرہ کہو گئے جانا** مسلمان کی جان اور مال کی حرمت توڑنا ایسا ہے جیسے اس دن کا اس شہر اس چینی میں حرمت توڑنا۔ ایک حدیث میں ہے:

**اَلْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ حَرَمًا مِّنْكَ رَاپِ لَكِبِكَا حُرْمَتِ**  
 خطاب کر کے فرمایا کہ ہوسن کی حرمت تجھ سے بھی زیادہ ہے۔  
**اَلِكِتَابُ حَرَمٌ**۔ لیکن ہم لوگ، حرام ہانڈے ہوتے ہیں۔  
**اَلَا اِنَّا حَرَمٌ**۔ خبردار جو جاہم لوگ، حرام ہانڈے ہوتے ہیں اور اس وجہ سے تیرے لشکار کا تمھارا نہیں کر دیا۔ باقی ہم تجھ سے ناراض نہیں ہیں شاید اس نے یہ لشکار آنحضرت کے لئے کیا ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ لشکار مطلقاً حرم کے لئے حرام ہے خواہ وہ اس کے لئے نہ کیا گیا ہو۔

**حَرَمَةٌ اَللّٰهُ يَوْمَ يَخْلُقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ**۔ اللہ نے کعبہ کو اسی دن سے حرمت والا کر دیا جس دن آسمان اور زمین کو بنایا (اب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس وقت کعبہ کہاں تھا اور دوسری حدیث میں اس کے خلاف مذکور ہے کہ حضرت ابراہیمؑ

بہن کی طلاق یا موت کے بعد بھی دوسری بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا جیسے ان کے بعد بیٹی سے نکاح نہیں ہو سکتا یا بیٹی کے بعد ماں سے بلکہ اس کی علت خاوند کی قربت ہے، ان کے ساتھ اور لونڈیوں سے یہ قربت نہیں ہو سکتی، اس وجہ سے لونڈیوں میں بھی نہیں ہو سکتی۔  
 جائز ہو گیا ہے  
 قَاتِلْ اِلٰی نَاقَةِ مَحْرَمَةٍ۔ انہوں نے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلَّذِيْنَ سَلَّمَ بِكُمُ السَّلَامَةَ تَبِعْتُمْ عَلَیْكُمْ حَرَمًا جن لوگوں پر قیامت آئے گی، یعنی آخری زمانہ والوں پر ان پر شہوت غالب ہوگی، حلال حرام کی کچھ تمیز نہ رکھیں گے، زنا اور لوٹا میں مصروف رہیں گے۔ بعضوں نے کہا: حرمہ جانوروں کی شہوت سے خاص ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں: اِنَّ مَحْرَمَاتِ السَّلَامَةِ یعنی کبریٰ نکر جاتی ہے۔  
 كَانَ عِيَامًا مِنْ اَبْنِ جِمَارٍ الْجَبَّارِ حُرِّمًا رَسُوْلٍ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عیاض بن حمار جاشمی آنحضرت کے حرمی تھے جب وہ حج کو آئے تو آنحضرت کے کپڑے پہن کر ٹھکانے کو گئے، آپ جاکھانا کھاتے۔ عرب میں دستور تھا کہ باہر والے جب حج کو آتے تو حرم کے رہنے والوں یعنی قریش کے کسی شخص کے کپڑے پہن کر طواف کرتے، اسی کا کھانا کھاتے، اس کو حرمی کہتے ہیں۔ سب سے حرم کی طرف۔ بہت ہی میں ہے کہ یہ نسبت لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اگر کپڑے وغیرہ کو حرم کی طرف نسبت دیں گے تو اول کہیں گے: تَوْبٌ حَرَامٌ۔ حرم کا کپڑا۔  
 حَرِيْمٌ اَيْ يَتِيْرٌ اَوْ يَتِيْرَةٌ ذَرَاْعًا۔ کنوئیں کا اطراف وہاں پر کنوئیں والا شیئ وغیرہ ڈالنے اور کوئی دوسرا وہاں کنوئیں نہیں چھو سکتا، چالیں ہاتھ سے دینی ہر طرف چالیں چالیں نہ ہوں، نہ کہا ہر طرف دس دس ہاتھ تو پاروں طرف چالیں ہاتھ ہوا اس حدیث سے بعض حنفی نے یہ دلیل لی ہے کہ جو حرم وہ در وہ ہوا اس کا پانی نہاست کرنے سے نجس نہیں ہوتا مالا کہ یہ مطلب اس





میں آپ  
للقا  
یہ ہے  
مفکر  
یہ کے  
بغیر  
لو اپنے  
نے سے  
یہ  
ما احر  
لیا ہر  
کو عود  
رقول  
اور فاط  
ہے۔  
با آیا  
یعنی  
ن کا پھر  
نام کرنا  
ہیں عورت  
جو ان کی

کرتے ہیں اس کی جمع حرم اور احوار اور اس کے آتی ہے  
وَمَنْ يَعْفِرْ حُرْمَتِ اللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ تَلَاكَ كَفَرَاتٍ  
ہر امول کی عظمت کرے (مطلب ہے کہ فراتن بجالانے اور  
ہرام کاموں سے بچا رہے۔ محیط میں ہے کہ حرمیت اللہ میں وہ  
سب چیزیں داخل ہیں، جن کی تک حرمت منج ہے۔ یعنی  
ان کی تنظیم ہماری شریعت میں قائم رکھی گئی ہے۔ مثلاً عفا و مردہ  
ہر اسد، کعبہ، حرم، قبور، اسیار اور اولیاء اور صالحین  
اور مہین۔ اور سب سے زیادہ حرمت مومن کی ہے خصوصاً اس  
میں کی جو صالح اور سخی اور عالم یا اہل ہو۔

لَا تَحِيَّ مَنِيَّ بَرَكَةٌ مَا عَطَيْتَنِي وَلَا تَقْتُلِي فِيمَا أَحَدٌ  
تو نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اس کی برکت سے مجھ کو محروم  
کیا اور جس چیز سے تو نے مجھ کو محروم کیا ہے یعنی مجھ کو نہیں دی،  
کے شوق میں مجھ کو مت مبتلا کر  
انواعی محروم۔ ایک اظہر دیہاتی۔

وَمَا تَدْرِكُكُمْ وَأَمْوَالُهُمْ عَلَيْكُمْ حُرَامٌ. تمہارے مال اور  
کے خون ایک دوسرے پر حرام ہیں یعنی کسی کے مال یا جان کا نقصا  
نہ ہر کسی کے لئے لگنا اپنا مال اور جان بھی خود اپنے ہر پاسی  
ہرام ہے یعنی مال کو بے قائمہ بر باد نہ کرنا چاہئے، اسی طرح جان  
کے لگنا یا یا باوجود خطرے میں ڈالنا۔

تَمَّا حُرْمَتُكَ شَيْءٌ (میرے آپ کے قربانی کے جانوروں کے  
ارہے، ان حضرت نے ان کو کوہ و انہ کر دیا) پھر آپ پر کوئی  
میں ہوتی اس سے زمین عباس کے قول کا رد ہوا کہ جو کوئی  
کی جیسے اس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حالت  
ہیں حرام ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حُرْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ النَّارُ جَوْشَن  
اللہ کے دو حیدر یقین رکھتا ہو اسی طرح رسالت اور  
اصول شریعت کا انکار نہ کرنا ہو، اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ  
کے لئے گا یعنی دوزخ کا وہ جہنم جو کافروں اور مشرکوں کے  
میں ہے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا۔

صَيِّدٌ وَحُرْمٌ. فَوْقَ كَأَسْكَرًا حُرَامٌ (دَوَّجَ طَائِفَتِ  
کے پاس ایک مقام کا نام ہے، شاید آنحضرت نے اس کو کئی عبادت  
سے محفوظ کر دیا ہو گا۔

مَنْ حُرِّمَ الشُّوْبَابُ. جو شخص تو اب سے محروم رہا۔  
إِنَّمَا الْحَرَامُ فِي الْبُنْيَانِ. عمارت میں حرام کا پتہ  
خرپ کرنے سے بچے رہو ورنہ عمارت مردہ تباہ ہوگی۔  
حُرْمَتِ الْعِبَادَةِ عَلَى الْخَالِصِينَ يَا حُرْمَتِ الْعِبَادَةِ  
حالتہ عورت پر نماز حرام ہے۔

لَا دَرَجَةَ كَأَلَيْكَ عَنِ مَعَارِئِ اللَّهِ. اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں  
کو حرام کیا ہے ان سے باز رہنے کے برابر کوئی برسر کاری نہیں ہے۔  
الْحَنْبُ الْكَيْفُ يُغْسَلُ غَسْلًا وَاحِدًا وَإِلَّا تَمَّتَا حُرْمَتَا  
اجتماعی حرمت تو ایک ہی ہے۔ مردہ اگر جنب نہ ہو تب بھی اس  
کو ایک ہی غسل کافی ہے کیونکہ دو فرض یا دو تکلیفیں، ایک فرض یا  
ایک تکلیف میں جمع ہو سکتی ہیں۔

إِلَّا أَنْ تَكُنْ حُرْمًا حَرَّمَ اللَّهُ لَكَ تَحْلِيلَ أَحَدٍ  
قَبْلِي وَلَا تَحْلِيلَ أَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أَجَلْتُ لِي سَاعَةً  
مِنْ تَهَارِي. دیکھو کہ حرمت والا ہے اللہ تعالیٰ اس کو حرمت  
والا کیا ہے، وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا نہ میرے  
بعد کسی کے لئے حلال ہو گا اور میرے لئے بھی صرف ایک ساعت  
دن میں حلال کیا گیا تھا (پھر ویسا ہی حرام ہو گیا)۔  
حَدِّ مَسَاءً. کالی مٹی بہت کالی۔

فَرَأَى مَعَارِئَ الشَّمْسِ عِنْدَ غُرُوبِهَا فِي عَيْنِ زَيْ  
حَلْبٍ وَخَاطِبٌ حَرَّمَ مَدًا. اُس نے آفتاب کے ڈوبنے کی جگہ، جب  
وہ ڈوبتا ہے دیکھی ایک کالی دار چیتہ اور کالی کچھڑ میں دیتے کا شہری  
حَرْنٌ يَحْوُونَ يَا حَرْنَانُ يَا حَرْنَانُ. جانور کا کرنا، قیمت میں  
کی بیٹی نہ کرنا۔

كَمَا عَنَّمُ الْحَرُونَ بِأَمْرَةٍ. جیسے شہر دارانی، گورڈ اپنی  
گام نکال ڈالتا ہے۔  
حَرَانٌ. ایک مشہور بستی ہے، اس کی نسبت عورتوں کی

ہے اور عام لوگ حجازی کہتے ہیں۔ امام ابن تیمیہ جو پیشوا سے  
 اہل حدیث میں اور جن کی جلالت و امامت پر اکثر علمائے حدیث  
 کا اتفاق ہے، اسی شہر کی طرف منسوب ہیں۔

حجازی کہ ہوا۔

ایضاً اے۔ تم کہنا۔

تخری، موخرنا، تلاش کرنا، قصد کرنا۔

فَمَا زَالَ حَسْبُهُ يَحْيَى بَعْدَ وَفَايَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَجِنَ بِهِ. حضرت صدیقِ رضوانِ حضرت  
 کی وفات کے بعد روز بروز لاغر ہوتے جاتے تھے دیکھو کہ حضور  
 کی مفارقت کا اُن کو عدد در عدد تھا، یہاں تک کہ آپ سے  
 مل گئے۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ  
 فِيهِ حَيَاتِي فَهُوَ مِنْ حَيَاتِي وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ حَيَاتِي فَهُوَ مِنْ حَيَاتِي

اِنَّ ذَا الْحَرِيَّ اِنَّ نَطَبَ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِنَّ اِنَّ لَاقِي  
 ہے اگر کسی لڑکی کا پیغام بھیجے تو نکاح ہو جائے

حَوِي يَكْدًا. (عرب لوگ کہتے ہیں) وہ اس کام کے لائق  
 ہے واپس اپنی حوی اور حوی اور آخوی سب کے معنی لائق جیسے  
 جَدِيْرًا اور خَلِيْقًا لیکن حَوِي کا ثنیہ اور مع آا اور موت  
 بھی۔ حَوِيَّة اور حَوِي مذکر اور موت اور ثنیہ اور مع  
 سب میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اِذَا اِيْمَانَ الشَّرِّ مَلُيْدًا عُوِي تَبِيْسِيَّةً نَهْرًا اَمَّا  
 اَمْرًا بَعْدَ مَا كَبُرَ قَبْلَهُ حَيًّا اِنْ تَسْتَجَابُ لَهٗ. جب کوئی  
 شخص جو الٰہی میں اللہ کی یاد کرتا رہے، اُس سے دُعا مانگتا ہے  
 پھر بڑھاپے میں اُس پر کوئی معصیت آئے تو اُس کی دعا قبول  
 ہونے کے لائق ہے۔

بَاخِرِيْنَ اِنَّ يَكُوْنُ كَدًّا. (عرب لوگ کہتے ہیں) ایسا  
 ہونے کے لائق ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ فِيهِ حَيَاتِي فَهُوَ مِنْ حَيَاتِي

میں، وہاں اہل حضرت نبوت سے پہلے عبادت کیا کرتے تھے۔  
 حَزْرُو الْاَيْلَةَ الْقَدْرِي الْعَشْرِي الْاَوَّلَا وَ اَخِيْرِيْنَ رَمَضَانَ  
 شب قدر اور رمضان کی آخری دس راتوں میں ڈھونڈو۔

لَا تَمْتَرُوْا بِالْاَيْلَةِ وَالطُّلُوْعِ الشَّمْسِيْنَ وَغَرِيْبَهَا  
 سورج نکلنے اور ڈوبنے وقت نماز کا قصد نہ کرو یا قصد کر کے  
 اس وقت نماز نہ پڑھو اگر آٹھ اُس وقت نکلے جب سورج  
 نکل رہا ہو تو فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس نے قصد کر کے  
 میں تاخیر نہیں کی۔ بعض نے کہا ہے کہ وہیں کرے یہاں تک کہ  
 سورج بلند ہو جائے۔ اسی طرح جب شکیک دوپہر ہو تو اس  
 وقت بھی قصد نماز نہ پڑھے، لیکن امام مالک نے اس کو  
 رکھا ہے۔ اور امام شافعی نے قائل جمعہ کے دن دوپہر کے  
 وقت نماز جائز رکھی ہے۔

مَسْرُوْقٌ وَ اَبِيْ شَيْبَةَ دُوْپَهْرٍ كُوْنَا نَزَّوْرًا رَهْبَةً  
 نے کہا، اس وقت تو دوزخ کے دروازے کو لے جاتے ہیں  
 انہوں نے فرمایا اگر پھر تو اس وقت نماز عمدہ چیز ہے جس سے  
 دوزخ سے بچا جاتی ہے۔

لَكِنْ زَيْدٌ بِنُ خَالِدٍ لَيْسَ بِاَبِيْ حَسْمَا اَلْزَيْرِيْنَ  
 اپنی بارگاہ میں اس کو مقرب نہیں کرتے تھے۔  
 لَا اَرَاكَ يَحْرَايَ رِبِّ عَرَبٍ لَوْ كُنْتُمْ مِيْن  
 تجھ کو اپنی بارگاہ میں نہ دیکھوں تو حیرت انگیز ہے کہ  
 تَحْرِي اِذَا اَطْلَبَ مَا حُوْلَ الْاَحْرِي. جب اس کو  
 چاہے جو شایان ہے تو سوچئے۔

فَمَا زِلْتَ اَحْرًا اَحَا مِنْ رَابِعٍ اَوْ مَرَّةٍ كَرًا كَلِيْدًا  
 فَالْحَرِي اِنْ يَنْقَلِبُ عِنْدَ نَفَاةِ اِسْتَبْرَافٍ  
 قیمت پر (یعنی غنایات اور حکومت ایک بار گزارا) اور اس  
 سے ٹھہر کر ہونے کے بعد اگر تو اب ملے نہ مذاہب تب بھی  
 رَمَا لَ اللّٰهُ بِاَفْوَحَى حَارِيَّةٍ. اللہ تعالیٰ اس پر پورا لیا  
 کو افصحی کہتے ہیں مسئلہ کے۔

حَادِيَّةٌ وَ افصحی جو پورا چاہو کہ اور بھی زیادہ پورا چاہو

تھے۔  
وہ...  
بہاں...  
ہر...  
نہ...  
ہے...  
یا...  
ہے...  
یا...  
ہے...  
یا...  
ہے...

اسانپ نما طبیعت سخت زہر ملا ہوتا ہے۔

کَانَ يَتَخَفَتُ بِحِرَاءَةٍ - آنحضرت حرار پہاڑ میں عبادت کرتے  
پڑا رہ کرے اور وہ ایک مشہور پہاڑ ہے کہ کے باروں میں سے  
مَنْ حَوَى الْقَصْدَ خَفَّتْ عَلَيْهِ السُّؤُونَ - جو شخص میانہ  
روای اختیار کرے گا رفتال کی راہ چلے گا اسرار اور فضول خرچی  
سے بچا رہے گا اس پر سب سامان ہلے رہیں گے (وہ ہر ایک ضرورت  
کو آسانی سے پورا کر لے گا)۔

حَدَّثَنَا - ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب (مارجی لوگ  
میں جمع ہوتے تھے)۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
بِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - محمدی وہ شخص ہے جو حضرت علیؑ سے  
راہ ہوا ان کے کفر کا قائل ہو (معاذ اللہ! اس پر اسی کو دل میں  
رہا چاہیے کہ جو شخص مسلمانوں کا امیر اور اسلام کا حامی ہو،  
محمدی کا فرمایا تو تجھ کو اسلام کہاں سے نصیب ہوا؟)  
مَحْرَاةٌ - محرقی اور محرقی سب کے ایک  
میں میں لائق۔

### باب الحارم الزام

حَدَّثَنَا بِسْمَاءُ بنتُ حَنْظَلَةَ بِمَا كَانَتْ تَقُولُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وہ کلام یا مثل جو ترجمہ پر آن پڑے۔

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لوگ کہی گروہ ہو گئے دن میں پھوٹ پڑ گئی  
(نہیں ہو گئیں)

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میرا حزب قرآن کا اپنا  
کے ہیں قرآن یا اور کسی ولیفہ کے کسی حصہ کو جس کا پڑھنا  
(قرآن مقرر کرے)

سَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ حُزْبِ الْقُرْآنِ - میں نے آنحضرت کے اصحاب سے

پوچھا تم کس قدر قرآن روز پڑھا کرتے ہو؟ (معمولاً اس کا تعداد  
کتنی ہوتی ہے)۔

أَلَيْسَ بِأَهْوَى! أَلا حَزَابٌ وَرَدَّ نَهْمَهُ يَا لَيْسَ  
ان فوجوں کو شکست دے، ان کے پاؤں ا کھیل دے۔

يَوْمَ الْأَحْزَابِ - غزوہ خندق کا دن اس کو یوم  
الأحزاب اس لئے کہتے ہیں کہ ابوسفیان اس جنگ میں عرب کے  
مختلف قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لیا تھا۔ کہتے ہیں قریش کے کافر  
دس ہزار تھے اور قحطانہ اور غطفان کے ایک ہزار اور بنو امیہ  
بنو قریظہ اور بنو نضیر ان کے علاوہ تھے۔ ابن ہشام نے بتایا ہے  
مسلمانوں کو جن کی تعداد پندرہ سو یا سترہ سو تھی فتح دی، کافروں  
پر ایک آدمی بھی اور وہ پریشان ہو کر بھاگ گئے۔

وَمَحْرَاةٌ بِمَنْ لَيْسَ - تمہارا کو ہلاک کرنے کے لئے جمع  
کرتے ہو۔

مِثْلَ إِذَا أَحْزَبَهُ أَمْرٌ مَثَلِي إِذَا أَحْزَبَهُ مِثْلُ  
صَلَّى - آنحضرت صلعم پر جب کوئی فکر کا کام آپڑا، تو آپ نماز  
شروع کر دیتے (کیونکہ نماز یاد آتی ہے اور اس سے دلوں کو اطمینان  
ہوتا ہے تمام فکریں دور ہو جاتی ہیں اور نماز میں دُعا بھی ہوتی ہے)۔  
نَزَلَتْ كَذَلِكَ هُنَّ أُمُورٌ وَّحَوَارِزٌ مِثْلُ  
کہ وہ باتیں اور سخت مصیبتیں آپڑیں۔

يُرِيدُ أَنْ يُحْزِبَهُمْ - عبد اللہ بن زبیر نے چاہتے تھے کہ  
ان کو اپنی گروہ میں کر لیں ان کو منسوط اور قوی کریں یا ان کے کئی  
گروہ کر دیں۔

وَطَفِقتُ حَمَةَ حَزَابٍ لَهَا - اور حمہ نے اپنی بہن کے  
طرفداروں میں شریک ہونا شروع کیا۔ مشہور روایت  
حزب ہر اسے حملہ ہے یعنی اپنی بہن کی حمایت میں لڑنا شروع  
کیا وہ بھی بہن لگانے والوں میں شریک ہو گئیں۔ ان کا مطلب  
ہے تمہا کہ آنحضرت حضرت عائشہؓ کو چھوڑ دیں، تو ان کی بہن پر آنحضرت  
کا التفات بہت ہو جائے گا۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہوتی کہ مدعی  
سخت گواہ چست۔

وَحَزْبَتٌ - امیر مردہ گروہ ہو گئے۔

أَنَّهُمْ آتَتْ زَيْنًا رَّحِيمًا حَزْبَتٌ. يَا لَللَّهِ تَوْبَةً بِيَدِهِ  
اگر میں لڑائی میں دبا جاؤں (ایک روایت میں حَزْبَتٌ ہونے پہلے

حَزْر - انداز کرنا، آنچ نہ کرنا، تخمینہ کرنا، ترشش رو ہونا، اکٹھا ہونا  
سَوَاءٌ خَلْفًا مِنْ حَزْرٍ آتِ الْفَيْسِ الْتَأْسِ تَمِيمًا وَتَحْرُ  
میں اللہ ظیور علم نے زکوٰۃ کے تحسینہ سے فرمایا، دیکھو اللہ کے  
اُن مالوں میں سے جن کو وہ دلوں سے پسند کر کے اپنے لئے رکھ چکے  
ہیں کچھ نہیں لیا یعنی اسی سے اعلیٰ شے جن کی زکوٰۃ میں نہ لیا، بلکہ  
اوسط پر کمال لیا حَزْرَاتٌ جمع ہے حَزْرَةٌ کی معنی عمدہ چیز جو آدمی  
پسند کر کے اپنے لئے رکھے۔

لَا تَأْخُذُ وَحَزْرَاتٌ أَمْوَالِ النَّاسِ. لوگوں کے ہاں  
میں سے بہتر اور عمدہ چیزیں (زکوٰۃ میں) مست لو۔  
حَقِي حَزْرٌ - جب تک اس کا اندازہ (تخمینہ) نہ کیا جائے۔  
(میا بوزن سے یہ مراد ہے۔ کیونکہ میوہ جب درخت پر ہو تو اس کا  
توڑنا ممکن نہیں۔ بعضوں نے حَقِي حَزْرٌ روایت کیا ہے جب  
تک وہ کھلے (کھلیاں) میں اکٹھا نہ کیا جائے۔)  
حَزْرَةٌ - ایک مقام کا نام ہے مضافاً اور مردہ کے درمیان  
وہاں بازار لگا کرتے تھے۔

السَّحْرُ مَا بَيْنَ الْقَهْفِ وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ الْحَزْرَةُ  
قریبانی کرنے کا مقام مضافاً اور مردہ کے درمیان یعنی حزرہ ہی  
کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وکیع بن سلمہ نے ایام جاہلیت میں وہاں  
ایک عالی شان محل بنایا تھا، لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس پر  
جو سو کر اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے اس محل میں ایک بیڑی کو رکھا  
تھا جس کا نام حزرہ تھا اس کے نام سے یہ مقام موسوم ہو گیا۔ شافعی نے  
کہا بعض لوگوں اس کو حَزْرَةٌ بتندی کہتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔  
حَزْرٌ - کانا یا گوشت کا ٹکڑا۔

إِنَّمَا حَزْلُهُ حَزْرَةٌ. مگر اس کے لئے ایک گوشت کا ٹکڑا کاٹنا  
أَحْزَمٌ مِنْ كَيْفِ مَشَاةٍ شَدَّ عَلَى دَلَمٍ تَرَاكِبًا. آپ نے

بکری کے شانے میں سے گوشت کاٹ کر کھایا۔ پھر نماز پڑھی اور فرمادیں  
کیا (بعضوں نے کہا حَزْرٌ کہتے ہیں اس کاٹنے کو جس سے چیز دو ٹوک  
نہ ہو جائے) کہتے ہیں:

حَزْرَتُ الْعُودِ أَحْزَلُ حَزْرًا. میں نے لکڑی کو کاٹا۔  
إِلَّا نَشْمُ حَوَازُ الْقُلُوبِ. گناہ دل پر اثر ڈالنے والے  
ہیں (جودل میں چبھتے ہیں) یہ صحیح ہے حَزْرٌ کی (ایک روایت میں  
حَوَازُ الْقُلُوبِ ہے۔ بتندی داد۔ یعنی گناہ دل پر چھاپنا اور  
غالب آنے والا ہے۔ ایک روایت میں حَوَازُ الْقُلُوبِ ہے  
یہ بالآخر ہے حَزْرٌ کا۔)

وَقَوْلَانِ إِخْدَانٍ مَحْزِيَةٍ. فلاں شخص اس کا گوشت تمہارے  
ہونے ہے۔ یعنی گردن کپڑے ہونے ہے۔  
لَقَيْتُ وَلِيًّا بِهَذَا الْحَزْرِيَّةِ. میں حضرت علی سے اس کو  
میں (اس کی محبت حَزْرَانٌ آتی ہے) کعب بن زہیر کے نسب سے  
میں ہے:

إِذَا تَوَقَّدَتِ الْحَزَانُ وَالْمَيْلُ. جب زمین کے انداز  
(شبلی جے) اور مینار روشن ہو جاتے ہیں۔  
حَزْرَانٌ. درد دل، جو غصے یا تکلیف سے ہو۔ اس کا  
جمع حَزْرَانٌ ہے۔ حقیقت میں ہے کہ:  
حَزْرَانٌ. جو چیز دل میں چبھے اور دل کا درد اور کھانا  
میں ترش ہو جائے۔

حَزْرٌ. گوز گانا، خچر گانا، کھینچنا، باندھنا، دبانہ۔  
لَا يَرَأَى لِحَزْرِيٍّ. اس شخص کی رائے کو نہیں سمجھتے  
جو آنگ ہو اس کا پاؤں دبا رہا ہو۔  
لَا يَعْصِي وَهُوَ حَاقِنٌ أَوْ حَاقِبٌ أَوْ حَازِقٌ. (ایک روایت میں)  
وقت نماز نہ پڑھے جب پیشاب یا پاخانہ کا تقاضا ہو یا اس کا  
تنگ ہو پاؤں دبا رہا ہو (کیونکہ ایسی حالتوں میں اطمینان  
خوش مزہ ہو سکے گا جو نماز کا جزو اعظم ہے)۔

اسے ایک روایت میں بِحَزْرِيَّةٍ ہے یعنی اس کی کمر تالی ہے  
۷۰ منہ

كَأَنَّهُمَا حِرْقَانِ مِنَ طَيْرِ مَوْدِقَ. سورہ بقرہ اور سورہ  
 آل عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی، جیسے پرندوں کے دو  
 کندھ صاف باندھے ہوئے (ایک روایت میں حِرْقَانِ ہے اسکا  
 ذکر آگے آئے گا)۔

كَانَ يُرَقِّصُ الْاِحْسَانَ اَوْ اِحْسَانَ وَيَقُولُ حِرْقَانٌ حِرْقَانٌ  
 تَرَقَّى عَيْنَ بَقْعَةٍ. آنحضرت امام حسن یا امام حسین کو سچا رہے تھے،  
 اور یہ فرما رہے تھے ہارے حرقہ حرقہ ارے عین بقعہ اور پرچہ پرچہ  
 وہ چڑھے یہاں تک کہ اپنے پاؤں آپ کے سینہ مبارک پر رکھے۔

حِرْقَانٌ. نانا ان جو صفت سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہوں۔  
 بعضوں نے کہا پست قامت بزرگ شکم۔ عَيْنَ بَقْعَةٍ یعنی چھری آنکھ  
 مطلب یہ ہے کہ چھوٹی آنکھ والا۔ یہ پیار سے فرمایا۔

رَجَمْتُمْ جَوَارِقَ فَارِسَ وَ اَشْرَتَ وَ لَعِبْنَ الْحُرْقَةَ  
 رجم کرنا جمع ہونے، انھوں نے خوشی منائی، اترائیں حرقہ  
 سلیں (یہ ایک کھیل ہے بچوں کا)۔

حِرْقَانٌ عَابِرٌ حِرْقَانٌ عَابِرٌ فَقَدْ اَلْفَيْتُ مِنْهُمْ بَقْعَةً (جب  
 حضرت علیؑ کے ساتھیوں نے خارجیوں کو قتل کر ڈالا تو وہیں آکر کہنے  
 سے اب خوش ہو جائیے ہم نے ان کو نیست و نابود کر دیا، تو آپ نے  
 فرمایا) یہ گمے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے یہ گمے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے  
 یہ ان میں سے کچھ لوگ باقی ہیں (مطلب یہ ہے کہ ابھی خارجیوں کا  
 کام نہیں ہوا، جیسے تم سمجھے ہو) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے،  
 گمے کا پادار گمے کا پادار گوز خوز خوز (یعنی جو تم کہتے ہو وہ ایک نونو اور  
 بات ہے)۔

حِرْقَانٌ۔ جمع ہونا جیسے اَحْرَقَ لَالٌ۔ عرب لوگ کہتے ہیں  
 اَحْرَقَ آلَ الْبِعَدِیِّ۔ جب وہ اونچا ہو جائے۔  
 وَ عَسَا حِرْقَانٌ فِي الْمَجَالِسِ۔ حضرت عمرؓ اپنے اعضاء سمیٹے  
 کے مجلس میں بیٹھے تھے (بعضوں نے کہا اگر ان بیٹھے تھے جیسے  
 ان جلدی میں کرتا ہے)۔

حِرْقَانٌ۔ باندھنا، لگام کسنا، ہوشیاری کرنا، سخت یا بلند زمین۔  
 الْحِرْمُ سَوَاءٌ الظَّنِّ۔ حرم کیا ہے بدگمانی کرنا یعنی کسی پر

بھروسہ نہ کرنا، بلکہ اپنی چوکی رکھنا، اس کا یہ مطلب نہیں جو کہ مسلمانوں  
 کی نسبت بدگمانی کرے۔ کیونکہ یہ بوجب نفس قرآنی منہ ہے اِحْتِنَانٌ  
 حِرْقَانٌ مِنَ الظَّنِّ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں آدمی کو  
 ہوشیار رہنا چاہئے، اپنی جان و مال کی حفاظت کا بخوبی بندوبست  
 کرنا چاہئے۔ کیونکہ دل کا حال بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا۔  
 ممکن ہے کہ ظاہر میں ایک آدمی اچھا اور نیک معلوم ہو مگر اس کے  
 دل میں بے ایمانی اور خیانت سمی ہو، جیسے سعدیؒ فرماتے ہیں:  
 ننگہ دلاں شوخ در کیسہ درہ کیسہ ہم غلق را کیسہ بڑ

لَا حَيْزَ فِي حِرْمٍ يَغْيِرُ عَزْمَ۔ اگر صرف ہوشیاری ہو اور  
 ہمت اور جرات نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں (کیونکہ ایسا آدمی دنیا کا کوئی  
 اہم کام پورا نہ کر سکے گا۔ ہر بات میں وہ ڈرتے ہی ڈرتے اپنی ہمت  
 تمام کر دے گا نہیں پوری چوکی کر کے پھر اللہ تعالیٰ کے بھروسے  
 پر کام شروع کر دینا چاہئے، ہر بوجھ و بار باریک بینی سے  
 اَحْدَثَ بِالْحَزْمِ (حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا کرتے ہیں  
 خیال سے کہ کہیں تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلے اور توفیق ہو جائیں  
 وہ سویرے ہی عشاء کے بعد تر پڑھ لیتے۔ تو آنحضرتؐ نے ان سے  
 فرمایا) تم نے ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا۔

مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَ دِينِ اَذْهَبَ  
 لِلْبِطَالِ الْاِزْمَ مِنْ اَحْدَا اَكْتَنَ۔ میں نے عقل اور دین میں نقصان  
 والیوں میں سے ہوشیاری شخص کی عقل کھونے والا تم عورتوں سے  
 زیادہ کسی کو نہیں دیکھا (آدمی کتنا بھی ہوشیار اور محتاط ہو  
 وہ عورتوں کے چتر میں آجاتا ہے، ان کی محبت میں دیوانہ ہو جاتا ہے)  
 سئیلَ مَا الْحَزْمُ فَقَالَ تَسْتَشِيرُ اَهْلَ النَّزَايِ  
 لَسْتُمْ لَطِيْفِيْعُهُمْ۔ آپ سے پوچھا گیا حزم کیا چیز ہے؟ فرمایا یہ کہ  
 تو عقلمند لوگوں سے مشورہ لے پھر ان کی بات لے (ان کی رائے پر  
 عمل کرے، اگر عمل نہ کرے تو صرف مشورہ لینے سے کوئی عمدہ نتیجہ پیدا  
 نہ ہوگا)۔

نہی ان لیبھی الترحل یغیر حزام۔ آنحضرتؐ نے بغیر کمر بند  
 کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کمر بند سے یہاں وہ کپڑا تراہی جو کمر پر

بہار  
 ردیفوں  
 بردوں  
 ہا۔  
 نے والے  
 روایت میں  
 بیجا ہونا  
 ہا۔  
 ست تھا  
 سے ہوا  
 کہ  
 میں کے  
 ہوا  
 کہ  
 ہیں  
 ان  
 بیان ال  
 ہا۔





بہ ذرا پتھر ہوتا ہے، اس کا ٹھنڈے پانی کے ساتھ پینا معدے کو ٹھنڈا  
بختا ہے۔

الْحَزَانَةُ يَشْتَابُهَا كَالسَّائِبِ الرَّطْبَةِ حَزَانَةٌ  
کو ٹھنڈے عورتیں زکام کے لئے پیتی ہیں۔

يَشْتَابُهَا كَالسَّائِبِ الرَّطْبَةِ وَالْإِفْلَاقِ  
اس کو ٹھنڈے عورتیں آسب دودھ کرنے۔ اور بچوں کی ثبوت کو دفع کرنے

کے لئے خریدتی ہیں (ان کا خیال یہ تھا کہ حزانہ کا بخور لینے سے آسب  
بھاگ جاتا ہے یعنی عیب کی جاہل عورتوں کا یہ اعتقاد تھا کہ زکام کی

بیماری جنون کے سبب پیدا ہوتی ہے۔)  
حَزْوَرٌ يَا حَزْوَرٌ وَهُوَ لَوْ كَابُ جَوَانِي كَقَرِيبٍ هُوَ دُكْرٌ وَهِيَ بَطْنَانُ

حَزْوَرٌ سَاءٌ حَزْوَرٌ كِي مَجْعَةٍ  
گناہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلماناً

حَزْوَرٌ أَيْ هُمُ الْمُخْرَجُ كَقَرِيبٍ هُوَ دُكْرٌ وَهِيَ بَطْنَانُ  
تھے۔

كُنْتُ فَمَا حَزْوَرٌ أَهْمُهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ أَيْدِيهِمْ كَانَسَارِكًا  
جوانی کے قریب) تو میں نے ایک خورگوش کا سار کیا۔

حَزْوَرٌ أَيْ هُمُ الْمُخْرَجُ كَقَرِيبٍ هُوَ دُكْرٌ وَهِيَ بَطْنَانُ  
ان کا تیمم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاخْتَارَ

أَقْبَقُ بِالْحَزْوَرِيِّ مِّنْ تَمَكَّةَ. انہوں نے آنحضرت سے سنا  
کہ میں نے حَزْوَرِہ میں ٹھہرے ہوتے تھے۔

حَزْوِيٌّ - بِمَعْنَى حَزْوَرِيٍّ  
حَزْوِيَّةٌ - مِوَاظِعُهَا كَالْحَزْوَرِيِّ

آخِزِيٌّ - بَلَدٌ هُوَ دُرٌّ، جَانُ لِيَا.

### باب الحار مع السين

حَسْبٌ يَأْتِي حَسْبَانٌ يَأْتِي حَسْبَانٌ يَأْتِي حَسْبَانٌ يَأْتِي حَسْبَانٌ  
سنا شہر کرنا۔

حَسْبَانٌ أَوْ مَحْسَبَانٌ أَوْ حَسْبَانٌ كَمَعْنَى لَمَانُ كَرْنِي كِي  
کھائے ہیں۔ اس کا فعل حَسِبَ حَسْبٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک

تہم حَسِبْتُ بھی ہے۔ یعنی کافی۔ یہ أَحْسَبْتُ سے نکلا ہے۔ یعنی  
مجھ کو کافی ہوا۔ عیب لوگ کہتے ہیں أَحْسَبْتُ اور حَسْبْتُ  
میں نے اس کو اتنا دیا کہ وہ بس بس کرنے لگا یعنی راضی اور خوش  
ہو گیا۔

حَسْبَانٌ أَوْ مَحْسَبَانٌ أَوْ حَسْبَانٌ كَمَعْنَى لَمَانُ كَرْنِي  
ہر چھینے میں تین روزے رکھنا کفایت کرتا ہے۔ ایک روایت میں

حَسْبَانٌ بِمَعْنَى وَهِيَ هِيَ  
أَحْسَبُ الْمَالِ وَالْكَرْمُ التَّقْدِيمُ. اب تو حَسْبُ

مال داری ہے اور کرم پر ہیزگاری کا نام ہے (اصل میں حسب  
باپ دادا کی شرافت کا نام تھا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مالدار

آدمی، گو اس کے باپ دادا شریف نہ ہوں، شریف گنا جاتا ہے،  
اس کی عزت کی جاتی ہے اور مفلس محتاج آدمی گو اس کے باپ دادا

کیسے بھی شریف ہوں، اس کی کوئی عزت نہیں کرتا۔)  
طَبِي لِي كَمَا حَسَبُ آدَمِي كَفَضَائِلِ أَدْرَاسِ كَبَابِ دَادَا كِي

فضائل۔ اور کرم تمام وجوہ خیر اور شرف کا جمع کرنا۔ تو آنحضرت نے  
اس حدیث میں لوگوں کے رسم و رواج کے موافق ان دونوں نظروں

کے معنی بیان فرمائے۔ لوگوں کے نزدیک جو مال دار اور صاحب  
ثروت ہو، وہی صاحب حسب گنا جاتا ہے اور اسی کی عزت کرتے

ہیں۔ لیکن اللہ کے نزدیک کرم یعنی بزرگ اور شریف وہی ہے جو  
پرہیزگار ہو۔ جیسے قرآن میں ہے: إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ

أَتْقَاكُمْ۔  
مؤلف کہتا ہے جو اہل اللہ ہیں وہ اب بھی کسی دنیاوی

کی اس کی دولت کے سبب تنظیم اور کرم نہیں کرتے، اور عالم باعمل  
اور درویش اور سید کی بے انتہا تنظیم کرتے ہیں۔

حَسْبُ الْمَرْءِ دِينُهُ وَكِرْمُهُ خَلْقُهُ. آدمی کا حسب  
اچھ کی دینداری ہے (بے دین اور فاسق کو صاحب حسب نہ

کہیں گے) اور کرم آدمی کے اخلاق اور عادات ہیں۔  
لے بعضوں نے کہا حسب نہیں ان کی شرافت اور حسب درعیال

کی شرافت کہتے ہیں۔ ۱۱۰ جیلو۔

عرب  
کریں  
باب  
رہے  
پندرس  
اللہ تعالیٰ  
بیت اللہ  
سابقہ  
یہ  
زادہ  
ہر  
حزبان  
کرنا  
گو  
تہ  
وہی  
می  
ہے  
طلو  
یہ  
لیکن

**حَسْبُ الْمَرْءِ دِينُهُ وَمَرْوَةٌ خَلْقُهُ**۔ آدمی کا حسب کیا  
 دین ہے اور مروّت اچھے اطلاق کا نام ہے۔

**حَسْبُ الرَّجُلِ نَقَاءُ ثَوْبَيْهِ**۔ آدمی کا حسب دیکھنا اور  
 کے نزدیک، یہ ہے کہ اس کے دونوں کپڑے (پاجامہ اور چادر) صاف  
 ستھرے ہوں (کیونکہ یہ دلیل ہے اس کے خنّ اور توکری کی۔  
 ہمارے زمانہ میں بھی تعظیم اور تکریم لباس ہی پر رہ گئی ہے)۔

**مَنْ كَرِهَ الْأُمَّرَاتُ لِيُصَيِّبَنَّ مَا يَحْسِبُنَهَا**۔ عورت اس کے  
 حُسن و جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ **وَ حَسْبُهَا** اور اس کی اللہ  
 کی وجہ سے بعضوں نے کہا **حَسْبُ** سے یہاں اچھے اطلاق مراد ہے  
**إِذْ خَيْرٌ لِّتَابِعِينَ الْمَالِ وَالْحَسْبُ فَإِنَّا نَخْتَارُ الْعَبْدَ**  
 (موازن کے لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب آپ ہم کو  
 یہ اختیار دیتے ہیں کہ ہم یا تو مال و اسباب (جو مسلمانوں نے  
 لوٹ لیا تھا) واپس لے لیں یا اچھے امرو کو اختیار کریں، تو ہم اچھے  
 ہی کام کو اختیار کرتے ہیں (یعنی ہمارے قیدی واپس دیکھ لیجئے کیونکہ  
 اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو قید سے چھڑانا بہ نسبت مال و  
 اسباب حاصل کرنے کے کہیں اچھا ہے۔ بعضوں نے کہا **حَسْبُ**  
 سے یہاں مراد اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کا شمار ہے۔ یہ حساب  
 سے نکلا ہے کیوں کہ عربوں کی عادت تھی کہ فخر کے وقت اپنے باپ  
 دادا کے فضائل اور مناقب شمار کرتے)۔

**أَرَبٌ فِي أُمَّتِي مِثْلِي أَهْلِيهِ الْفَخْرُ بِالْإِحْسَابِ**  
 وَالطَّعْنُ بِالْإِسْنَابِ۔ میری امت میں چار باتیں رہیں گی جو  
 جاہلیت کی باتیں ہیں، **حَسْبُ** پر فخر کرنا، دوسروں کے نسب پر  
 تشنیع کرنا۔

**كَيْفَ حَسِبْتُمْ فِيكُمْ** (ہر قتل نے ابوسفیان سے پوچھا بھلا  
 یہ تو بتاؤ! اس پیغمبر کا نسب یعنی خاندان تم میں کیا ہے؟  
 . **يُعْتَبَرُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهِ**۔ وہ اپنی قوم کے عالی خانوں میں  
 بھیجا جائے گا (تاکہ اس کی نہایتش بالوگوں پر اثر پڑے)۔

**مَنْ مَهَامَ رَمَافَانَ إِيمَانًا وَإِحْسَابًا**۔ جو شخص ایمان  
 کے ساتھ فالص مذکورہ اور نیکوئی کے لئے رفقائے روزے رکھے

راصل میں احتساب کے معنی شمار کرنا ہے جب کوئی عمل خالص خدا کے  
 لئے کیا جائے، اس میں ریا اور دکھاوے کی نیت نہ ہو اور وقت  
 وہ نیک اعمال میں محسوب ہوتا ہے، ورنہ وہ حساب میں شریک  
 نہیں ہوتا بلکہ اِنِ الْوَالِ ہوتا ہے۔

**حَسْبَةُ**۔ اسم ہے بمعنی احتساب۔  
**عِدَّةٌ**۔ بمعنی امتداد (غرض احتساب اور حجب احوال  
 صالحہ میں اسی کا نام ہے کہ فالص خدا کی رفا مندی ملحوظ رکھے اور  
 باوری وغیرہ دنیا کے اغراض اس میں شامل نہ ہوں)۔

**إِحْتِسَابُوا أَعْمَالَكُمْ فَإِن مِّنْ أَحْسَبٍ عَمَلَةٍ**  
**كَيْتَبَ نَهَ** اَجْرٌ عَمَلِكُمْ وَ اَجْرٌ حَسْبَتِهِہ اپنے نیک اعمال فالص  
 خدا کی رفا مندی کے لئے کرو۔ جو شخص خلوس کے ساتھ نیک کام کرے  
 اس کا کام لکھ لیا جاتا ہے گا اور خلوس کا ثواب بھی راسخ کے  
 نامہ اعمال میں لکھنا ہے گا (مزید برآں)۔

**مَنْ تَمَاتَ لَهُ وَ لَدَا فَاَحْسَبَةُ**۔ جس شخص کا بچہ مرد جائے  
 وہ اس مصیبت کو صبر کر کے اپنے نیک اعمال میں شریک کر لے۔  
 اہل عرب کہتے ہیں: **اِحْتِسَابٌ فَكَلَانَ اِبْنَالَهُ**۔ جب کسی کا  
 جوان بچہ مرد جائے اور اگر غیر غیبی میں مرد جائے تو کہتے ہیں:  
**اِحْتَسَبَ فَكَلَانَ اِبْنَهُ**۔ صاحب نہایہ نے کہا احتساب

کالفظ متعدد مدنیوں میں آیا ہے  
**اَلْاِحْتِسَابُ** **اَلْاِحْتِسَابُ** **اَلْاِحْتِسَابُ**۔ تم اپنے قدموں کا شمار  
 نہیں کرتے رہتارے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھ جاتی ہے  
**اَلْاِحْتِسَابُ** **اَلْاِحْتِسَابُ** **اَلْاِحْتِسَابُ**۔ قریش کے لوگ  
 دوسرے ملک والوں کو راجد ج یا طوان کے لئے آتے، اپنے بچے کے

ثواب کی نیت سے دیتے، وہ قریش کے کپڑے پہن کر طوان کے لئے  
**اِبْنُ شَاعَرَاتِ اِبْنِ حَسْبِ عَدَانَ**۔ حضرت عائشہ  
 کر سکتی ہیں اگر چاہیں کہ بندہ محض ثواب کے لئے تیرے ساتھ نیک  
 کریں (مگر وہ ان کو نہیں لے گی)۔

**اَلْاِحْتِسَابُ وَ هُوَ حَسْبُهَا**۔ جس شخص نے خیر کیا اور اس کا  
 نیت کسی واجب یا مستحب نیک کو ادا کرنے کی ہے (یعنی ضروری ہے)

فا  
دا  
جر  
عرب  
عربیہ  
ما  
کی  
پاس  
رکھی  
تک  
فا  
ہے  
عرب  
ایک  
ظلا  
نہیں  
ای  
کی  
مما  
میں  
کا  
صواب

بہار  
ہذا کے  
یا وقت  
اشرف  
بہ اعمال  
کے اور  
عمل  
لے خالص  
کام کی  
سے  
بہرہ والے  
کر لے  
بہ کسی  
تہ میرا  
لہا ہمت  
ن کا  
سے  
ش کے  
اپنے  
لوانی  
ن مانگ  
ساز

ایک کاموں میں خرچ کیا نہ کہ لہو لعل اور ذاتی عین و عشرت میں  
اِحْتَسَبُوا اَوْ صَبَرُوا اَوْ لَاحِظُوا عَقْلًا اَمْوَالًا  
خالص خدا کی رضا مندی کے لئے عمل کیا اور صبر کیا نہ عقل اور  
دانش مندی کی وجہ سے رخصت کیا، پروردگار یہ کیسے ہوگا؟  
جب ان میں عقل اور دانش مندی نہیں رہے گی؟ ارشاد ہوا کہ  
میں اپنی دانائی اور علم میں سے ان کو ایک حصہ دوں گا۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا - جو رمضان کے  
مہینے میں بہ حالت ایمان خالص خدا کی رضا مندی کے لئے اور ثواب  
موصول کرنے کے لئے قیام کرے (قیام رمضان سے مراد تراویح  
کی نماز ہے)

فَتَحْتَسِبُہُ - وہ عورت اپنے بچے کو جو مر گیا اللہ تعالیٰ کے  
میں اپنی لمات سمجھے (اس کے ثواب اور اجر کی توقع رہے)۔  
وَلَاکَ مَا اِحْتَسِبْتُمْ - تجھ کو وہی ملے گا جس کی تو نے امید  
کی۔

مَنْ اَذِنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا - جس نے سات برس  
تک خالص خدا کے لئے رزق اپوار کی طرح سے، اذان دی۔

فِيْمَا كُنْتُ فِيْہِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا - وہ وہاں صبر کر کے  
اپنے تئیں خدا کے شہر دکر کے ٹھہرا رہے۔

اِسْتَوَى فَا يَكْتَا اِدْرَاهِمًا وَا يَحْسِبُ وَا يَطِيْبُ -  
ایک غلام اتنے روپیوں کے بدل اور احسان اور خوشی کے ساتھ  
بربر ال یعنی طلوع اس کو رمضان مندی اور خوشی طرفین کے ساتھ  
رہا لیا۔ یہ بیعت نامہ کا مفہوم تھا (یہ حَسْبَتْہُ سے نکلا ہے یعنی  
سکڑ مٹا۔ بعضوں نے کہا یہ حَسْبَانَةٌ سے ماخوذ ہے جو چھوٹے  
تہ کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسْبَتْ اَلرَّجُلُ - میں نے اس کو تو شک پر بٹھلایا۔  
مَا احْتَسَبُوا اَقْبِيْقِيْمُہُمْ - انھوں نے اپنے بہان کی خاطر داری  
میں اس کی راجب تک اپنے بہان کی خاطر داری کرتے رہیں۔

كَانُوا يَحْتَسِبُوْنَ الْقَبْلَةَ فَجِيْتُوْہَا بِالْاِحْرَاقِ  
سنا بہ نماز کی فکر میں رہتے تھے بن بلائے یہی نماز کے لئے آجاتے

تھے، ایک روایت میں كَيْتَحْتَسِبُوْنَ الْقَبْلَةَ یعنی نماز کے  
وقت کو دیکھتے رہتے تھے،

يَتَحْتَسِبُوْنَ الْاِحْتِسَابًا - خبروں کی ٹوہ لگاتے رہتے  
تھے یعنی لڑائیوں میں دشمن کی قتل و حرکت اور مقام اور  
تعداد اور سامان وغیرہ سب باتوں کی خبر لینے میں مصروف رہتے  
جو بڑا ضروری امر ہے۔

لَا تَجْعَلُہَا حَسْبًا نَا - یا اللہ اس ہوا کو عذاب مت کر  
اِحْتَسِبْتُمُ الْمَوْتِ - میں نے میت پر ثواب کی امید  
رکھی، صبر کر کے۔

حَسْبٌ وہ عمدہ کام جو خود کسی شخص نے یا اس کے بارے میں  
لے کیا ہو۔ اس کو حَسْبٌ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انھار کے وقت  
شمار کیا جاتا ہے۔ اور حَسْبٌ بہ سکون سین۔ اس کا شمار کرنا۔  
اور قَدْ شَارَکْنَا - اور عَدَدٌ شَارَکْنَا لَیَا۔

وَحَسْبًا بِنْتِمْ عَلٰی اللّٰہِ - اور ان کا محاسبہ اللہ پر ہے یعنی  
ان کے دلوں کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ ہمارا کام ظاہر کر دینا  
اور اُس کے موافق عمل کرنا ہے۔

لَعَلَّ رَحْمَةً رَبِّیْ تَأْتِیْ عَلٰی حَسْبِ الْعِصْمَانِ شَاہِدِ  
میرے مالک کی رحمت لگا ہوں کے شمار پر آئے رہتے گناہ آتی ہی  
رحمتیں) بقول امیر

جرموں کو دیکھ کر آفوش رحمت میں امیر  
بے گناہوں کو قیامت میں پشیمانی ہوتی  
حَسْبَتْ مَا قَلْبِہِ مِنَ الدِّیْنِ - میں نے ان پر جو عرض  
تھا اُس کا حساب کیا۔

حَسْبُکَ مَا شَلَلْتُکَ رَبَّیْ - بس بس آپ نے اپنے  
دلک سے جتنی دعا کی وہ کافی ہے (یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی  
لے آنحضرت سے عرض کیا جب غزوہ بدر کی رات کو آپ نے  
بڑے الحاج اور ماجزی کے ساتھ دعا کی۔ اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ  
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما سے زیادہ وعدہ خداوندی پر اطمینان  
تھا، نہیں بلکہ آنحضرت کا مقصود اس قدر الحاج کے ساتھ دعا

کرتے سے یہ تھا کہ صواب نوب ملٹن ہو جائیں، کیونکہ آنحضرت کا ایک بار دوما  
کرنا حصول مطلوب کے لئے وہ کافی سمجھتے تھے۔ بجلا اتنے بار کی دوا دہ  
بھی ایسے الحاح اور عاجزی کے ساتھ کیونکر رد ہو سکتی ہے۔

حَسْبَانِ كَحَسْبَانِ الرَّحْمٰنِ۔ ایک کوئی دوسری طبیب پر وہ  
گوم رہے ہیں، جیسے علی کی کوئی بیوی ہوتی ہے، اس کے گھونٹے پاٹ  
گھونٹا ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہا، حَسْبَانِ سے حساب مراد ہے  
یعنی متعین اوقات پر وہ گھونٹتے ہیں وہ وقت مقررہ پر ٹھیک ہر  
منزل میں آتے ہیں کبھی ایک لفظ کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی سچا  
اللہ! یہ فدائی انتظام اور بشری انتظام فرق ہے۔ بشر کتنا بھی انتظام کرے  
کسی نہ کسی دن ضرور کچھ خلل ہو جاتا ہے۔

فَاتِي بِكُرْبِي حَسْبَتٌ قَوَائِمَةٌ حَلِيْمًا اَوْ تَرَكَ خَلْبَةً  
ایک کرسی لائی گئی میں سمجھتا ہوں اُس کے پاس آہنی (لوہے کے) تھے  
(آپ اس پر بیٹھ گئے) اور خلبہ چھوڑ دیا کیونکہ اسلام کی تعلیم میں وہ  
نہ کرنا چاہتے، وہ خلبہ پر مقدم ہے) ایک روایت میں حَسْبَتٌ کی  
جگہ خَلْبَةٌ ہے۔ معنی دوسری ہیں۔ ایک روایت میں بِكُرْبِي حَسْبٌ  
ہے یعنی لکڑی کی ایک کرسی لائی گئی۔ ایک روایت میں خَلْبٌ ہے،  
یعنی خرے کی چھال کی۔ مجمع میں ہے کہ ٹھیک روایت حَسْبَتٌ ہے  
اور شاید وہ کرسی کالی لکڑی کی ہوگی تو راوی اُس کو لوہا سمجھا۔

لَا حَسْبَ لَكَ وَلَمْ يَقُلْ لَا حَسْبَ لَنَا مِنْ اَجْلَابِكَ  
ذَبْحَنَا۔ آنحضرت نے لا تحسبن ہ ہ کسرہ سین فرمایا نہ فتح سین۔  
یعنی یہ مت سمجھو کہ ہم نے یہ جانور تمہارے لئے ذبح کیا رگویا ہم نے  
تمہارے لئے نکلیں گی ایسا خیال مت کیجیو،

حَسْبٌ مَا ذَكَرْتُمْ۔ جیسا اُس نے بیان کیا اسی موافق کہتے  
ہیں۔  
حَسْبٌ اَحْكَمُ۔ حکم کے موافق اور فتح سین یعنی حَسْبٌ اَحْكَمُ  
بھی درست ہے۔

حَسْبُ ابْنِ اَدَمَ لَفْسَاتٍ۔ آدمی کو زندگی قائم رکھنے  
کے لئے چند لقمے کافی ہیں (بہت کماتے کی ضرورت نہیں نہ بہت  
ساکن کی)۔

اَحْسِبُهُ قَالَ نَوَاضِعًا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت نے  
بلکہ تو واضح ہر ارشاد فرمایا۔

حَسْبُكَ مِنَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ وَعَائِشَةُ سَارِ  
جہان کی عورتوں کے بدل تجھ کو حضرت مریم اور حضرت عائشہ کی  
فضیلت پہناتا کافی ہے (اگر اور عورتوں کی فضیلت نہ پہچانے تو  
نہ پہچانے کیونکہ یہ دونوں تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں)  
حَسْبِي حَسْبِي۔ میں یہ عنایت حق تعالیٰ کی میرے لئے کافی  
ہے۔ اب اس مددہ کا کوئی غم نہیں رہا۔

اَحْسِبُ مَرْيَمَ بِنْتِي۔ میں تجھ سے اپنی اس معصیت  
کا اجر چاہتا ہوں۔

حَسْبِكَ الْاَنَ۔ بس اب بڑھنا موقوف کر۔  
حَسْبَةٌ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی کہتے ہیں  
حَسْبِيئَةُ اللّٰهِ۔ اللہ اس کے اعمال کا حساب لینے والے  
اس کے اعمال کے موافق اُس کو بدلہ دینے والا ہے ظاہر میں تو اُس  
اُس کو اچھا سمجھتے ہیں)۔

اِذَا مَنَّ جَدُّكَ السَّمَاءَ وَحَسْبُكَ۔ جب (غسل میں)  
تیرے بدن سے پانی چھو جائے، تو وہ تجھ کو کافی ہے (یعنی بدن کا  
اور رگڑنا فرض نہیں ہے۔ امام مالک کے نزدیک یہ فرض ہے، اور  
ایک جماعت عندین بھی انہی کے ساتھ متفق ہے)۔  
لَا حَسْبَ اَبْلَغُ مِنَ الْاَدَبِ۔ کوئی شرف ادب سے زیادہ  
نہیں ہے۔

السُّؤْمُورُ مِنَ يَبْتَنِي عَنِ حَسْبِ يَرْيَمِ۔ مومن کی آزار  
آتی ہی ہوتی ہے جیسا اُس کا دین ہے (جس قدر دین و ایمان  
ہوتا ہے اتنی ہی آزار سخت ہوتی ہے۔ جیسے دوسری حدیث  
میں ہے اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلَّذِيْنَ اَقْبَلُوْا قَالًا مِّثْلَ نَحْلِ الْاَنْكَلِ  
مَنْ سَبَقَتْ اَصْبَاعُهُ لِسَانَهُ حَسْبًا لَّهِ۔ اگر  
پڑھنے وقت انگلیاں زبان سے آگے بڑھ جائیں (مثلاً کوئی کلمہ  
بارے جان اللہ کہے اور انگلیوں سے تین یا چار دانے مثالے کرے  
اُس کو دالوں کے ہی شمار میں تو اب لے گا (دالوں ہی کے شمار

تے  
نہ  
نشہ کی  
پائے تو  
ارہیں  
لے گا  
صعب  
کہتے ہیں  
بہ والے  
اہر میں  
رغل میں  
بنی دین  
نہی اور  
ادب ہے  
کا ان  
دو ایمان  
سری  
نہ  
رشتہ  
نے ہر  
وں ہی کے

کے موافق نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔  
اللَّهُمَّ أَنْزِلْ قِيَامِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا  
أَحْتَسِبُ. یا اللہ جہاں سے مجھ کو گمان ہو وہاں سے اور جہاں سے  
گمان نہیں ہے وہاں سے مجھ کو روزگاہ سے (جیسے قرآن میں ہے وَ  
بِرِزْقِهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ).

تَحْسِبُ بِأَهْلِي عَمَّ - ہم آپ کے انگلیوں کے شمار کو دیکھ  
رہے تھے (یعنی آپ فہم کیست ثم مہلکت ثم مہلکت فرما رہے  
تھے، ہم دیکھ رہے تھے کہ کہاں تک آپ انگلیوں پر شمار کرتے ہیں)  
أَفْضَلُ الْعَمَلِ مِنْهُ الرِّقَابُ لَا يَفْضَلُ حَسَنًا أُجْرًا  
إِلَّا اللَّهُ. سب کاموں میں افضل بڑے بڑے اونٹ روہیل  
(اللہ کی راہ میں) بخشنا ہے (سود دینا) ان کے ثواب کا شمار اللہ  
کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حَسَدًا يَأْخُذُ بِأَحْسَادِهِ - ہونسا، جلا، رشک کرنا۔  
ہم کو غیبت کہتے ہیں۔ عیال میں ہے کہ حسد اور غیبت (رشک)  
ہیں یہ فرق ہے کہ حسد میں دوسرے شخص کے زوال یا نعمت کی خواہش  
ہوتی ہے اور رشک صرف اس نعمت کی آرزو کرنے کو کہتے ہیں۔  
لَا حَسَدًا إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ يَا فِي اثْنَتَيْنِ - ہر بات  
کے لئے حسد کرنا بڑا ہے مگر دو باتوں دو خصلتوں پر حسد ہو سکتا  
ہے (یعنی رشک)  
حَسَدًا - چھڑھی یا جوں۔  
حَسَدًا - کھونا۔

حَسْرَةً كَلِمًا بَانًا - جیسے اچھا رہے۔  
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ الْفَرَانُ مِنْ جَبَلِ  
أَدْحَبٍ - قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ  
ساعت کی ایک سونے کا پہاڑ کھول دے گی (یعنی سونے کا خزانہ  
اس سے نمود ہوگا)۔  
حَسْرَةً تَوْبَةً مِنَ الْمَطْرِ - آپ نے اپنا کپڑا کھول دیا تاکہ  
پانی نہ بہے۔  
فَلَمَّا حَسِبْنَا أَنَّهَا تَرَاءُ مَوْرَتَيْنِ وَهَتَّى جَبَّ سَوْجُ

کھل گیا (گہن جانا رہا) تو دوسری میں پڑھیں اللہ نماز پڑھی رہے  
راوی کی غلطی ہے، صحیح یہ ہے کہ آپ نماز پڑھتے رہے یہاں تک  
کہ گہن جانا سورج صاف ہو گیا۔

حَتَّى حَسِبْنَا أَنَّهَا تَرَاءُ مَوْرَتَيْنِ وَهَتَّى جَبَّ سَوْجُ  
سورج کھل گیا (گہن جانا رہا) (یہی نے کہا آپ نے سورج گہن  
میں برے آزاد کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح ہر ایک صدقہ کا حکم ہے  
جو خون کے وقت کرنا چاہیے۔ کیونکہ صدقہ اور خیرات کرنا باتیات  
اور عذاب کو دفع کرتا ہے)۔

فَحَسْرَةً بَيْنَ يَدَيْهِ وَهَكَذَا اس کے سامنے بھی  
مَا مِنْ تَلَوِّهِ إِلَّا مَلَكَ يَحْسَبُ عَنْ دَوَابِّ الْغَزَاةِ  
الْكَلَالِ - ہر شب کو ایک فرشتہ مجاہدین کے جانوروں کی  
تھکن دوز کرتا ہے (ایک روایت میں یحییٰ ہے اس کا ذکر آگے  
آتا ہے)۔

أَبُو الْمَسَاجِدِ حَسْرًا - مسجدوں کو کھلا ہوا بناؤ!  
ان پر برج اور گنبد اور گنگورے وغیرہ بنا مانع نہ ہوں۔ ایک  
روایت میں جتنا ہے، اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ امام سیوطی  
نے کہا یہ حدیث کامل ابن عدی اور تاریخ ابن حسا کر میں یوں ہے  
أَبُو الْمَسَاجِدِ حَسْرًا وَمُقْبِعِينَ - یعنی مسجدوں کو  
تنگے سمورہ کر اور سر ڈھانپ کر بناؤ (اصل میں حَسْرًا جمع ہے  
حَاسِرًا کی۔ حاسر اس کو کہتے ہیں جس پر نذرہ ہونے خود کیونکہ  
مسلمانوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کی مسجدیں کھلی دیواروں کی ہیں  
ان پر گنگورے اور برج وغیرہ نہ ہوں)۔

كَانَ أَبُو عَبِيدَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى الْحَسْبِ أَبُو عَبِيدَةَ  
بن الجراح نے جس دن کہ فتح ہوا، ان لوگوں کی کمانڈ کرتے تھے  
جو بلا نذرہ اور بلا خود تھے۔

فَأَخَذَتْ سَجْدًا فَكَسَرَتْهُ وَحَسْرَةً - میں نے ایک  
پتھر لیا اور درخت کی ڈالی کو توڑ کر اس کا پوست نکالا۔  
(یہ حَسْرَةُ الْعُصْمَانِ سے نکلا ہے یعنی شاخ کا پوست نکالا)

بعضوں نے حشمتہ روایت کیا ہے، یعنی اُس کو کھل کر باریک اور نرم کیا۔

حشمتہ کا اُس چھلکا کو کہتے ہیں جو راند پر ہوتا ہے۔  
ادْعُوا اللَّهَ وَلَا تَسْتَحْسِرُوا۔ اللہ سے دعا کرتے ہو تو تمھارے کرمیٹھ نہ جاؤ (نا امید نہ ہو جاؤ ہر ایک بات کے لئے ایک وقت مقرر ہے، دوسرے مومن کی دعا مانع نہیں جاتی، دنیا میں نہ سہی تو آخرت میں اُس کا فائدہ ملے گا)۔

وَلَا يَحْسِرُ صَابًا مَحْمُودًا اُس کا پانی پلانے والا نہیں ٹھکانا کیونکہ وہ اس کو زمین پر کھلے پانی پر لیجا تا ہے کنوئیں سے بھر کر پلانے کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

الْحَسْبُ لِلرَّحْمَةِ جوازور (غازی کا) اندھ ہوجانے کا (دوسرے کے) تو اس کو زخمی نہ کیا جائے (اس ڈر سے کہ دشمن اس کو لے لیا) بلکہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔

حَسْبِيَ فَرَسًا لَّيَعِينَنِي۔ میرے ایک بھائی نے اپنا ایک گھوڑا میں التمر میں جو ایک مقام کا نام ہے (تمھارا دوست) حشر لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔ اور احسب متعدی ہے۔

يَخْرُجُ فِي اخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ يُكَلِّمُ امِيرَ الْعَصَبِ اصحاباً مَحْتَسِرُونَ۔ اخیر زمانہ میں ایک شخص نکلے گا جس کو امیر العصب (جماعتوں کا سردار) کہیں گے، اُس کے ساتھی حشر گئے جائیں گے، لوگ ان کو ستائیں گے زیادہ خستہ اور راندہ ہوں،

بَطْنٌ مُحْتَسِرٌ۔ ایک نالہ ہے منا اور مزولفہ کے درمیان اس کو محتسیر اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں اصحاب انفیل کا ہاتھی ٹھکانا بیٹھ گیا تھا۔

قَلَّمَ اَرِيَّةَ حَسْبِي فَيَسْتَحْسِرُ كَوْفِي اِسْطَرْدُ کہے کہ میں نے پروردگار سے بہت دعا کی، مینا نہیں سمجھا وہ میری دعا قبول کرے گا اور تمھارے (دعا کرنا چھوڑ دے)۔

اِسْتَحْسَرُ۔ کہتے ہیں دعا اور سوال سے باز رہنے کو۔ حَسْرَةٌ۔ میں نے اس کو تیز کیا۔ حَسْبِيَ الْغَنَبُ عَن وَجْهِهِ۔ یہاں تک لڑا کہ

چہرے سے غصہ دور ہو گیا۔

مُتَّعًا بے ہتھیار لوگ نہیں

حَسْرًا اِلَّا زَارِعًا نَحْنُ ۴۔ اپنی راند پر سے لنگی سر ہونے (راند کھول دی)۔

حَسْرًا ۵۔ انوس اور رنج۔

اَلْاِحْسَارُ الْفَاقَةُ۔ احسار کے معنی محتاجی۔

بِالْهَاتِحَةِ ۶۔ قَلْبِي ذِي عَقْلَةٍ۔ اے انوس ہر غفلت کرنے والے پر آخرت میں کیا پشیمان ہو گا)۔

حَسْرَةُ الْعِرَامَةِ عَن رَأْسِي۔ میں نے عمامہ سر پر سے اُتار لیا (سر کھول دیا)۔

تَحْسِرًا ۷۔ انوس اور رنج۔

اِحْسَارُ الْعُقَلَاءِ۔ عقلیں تمھارے اندھ ہو گئیں۔ كَلِمَةُ الْعُقَلَاءِ حَسْبِي ۸۔ ہتھیار جس پر زہر اور خود زہر ہے۔

حَسْرًا ۹۔ دراندہ، انوس کرنے والا۔

حَسْرًا ۱۰۔ قتل کرنا، استعمال کرنا، جلاؤ الماء، جانا، ابد کرنا جو اس سے معلوم کرنا۔

حَسْرًا ۱۱۔ اور احسار۔ جو اس سے معلوم کرنا، آہستہ آہستہ حاشا۔ دیکھنے اور سُننے اور سونگنے اور چھلکے اور چھوٹنے

کی قوت۔ اس کی جمع حواس ہے۔ جو پانچ ہیں۔ اہترہ اور شامہ اور شامہ اور زائغہ اور لامشہ۔

مَتَى احْسَرْتِ اُمِّ وِلْدَانٍ۔ تو نے بخارک بالیہ کو کبھی کو بخار معلوم ہوا؟

حَسْبِيَ حَسْبٌ حَسْبِي۔ ایک سانپ کی سرسراہٹ کا

رینگنے کی آواز محسوس کی)۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسْبَانٌ لِّي اِسْ۔ شیطان بہت پالنے والا بہت چاٹنے والا ہے۔

لَا تَحْسِرُوا وَلَا تَحْسَبُوا۔ تُوہ نہ لگاؤ نہ ذکر و یہ حدیث کتاب الجہم میں گزر چکی ہے۔

هَلْ حَسْرَتَا مِیْن شَيْءٍ۔ تم نے کچھ آہستہ پالیہ کو



بے لگنی ہو کر

باجی

نہا نموس

امہ سر ہے

نہ ہو کر

بہر خود

باننا، اور

نا، آپ

پکے اور

بسترہ

رکب

براست

ان ہست

ٹوہ

آہٹ پائی

بزرگچی)

اصل میں حسستہ تھا۔ ایک سین تخفیف کے لئے گراوی حسست اور احسست میں نے آہٹ پائی۔ (ردوں کے معنی ایک ہیں)۔

فَاِنَّهٗ يَنْقَطِعُ الْحَسُّ - شوہر کو میٹ دیتا ہے (یعنی زچگی کے رد اور تکلیف کو)۔

وَرُوْدُ مَرْدٍ بِالْتَّيْفِ حَسًّا - اُن کو تلواری سے نیست و نابود کر دو (کاٹ ڈالو) جیسے قرآن میں ہے **رَاٰذُ حَسُوْتِهِمْ بِاَذْنِ** عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسُّ الْبُرْدِ الْكَلَاةُ - پالے (سر دی) نے گھاس کو اڑا (تباہ کر دیا)۔

لَقَدْ مَنَّتُ بِالْمَدَائِرِ حَسَّكُمْ اِيَّاهُمْ التَّهْمَالِ - میرے سینے کے ٹھکانوں کو اس سے تسلی ہو گئی جو نے ان کو تیر مارا اور تمام کر دیا (یعنی میرے دل کی بھر اس نکل)۔

حَسًّا اَذَّالُوْكُمْ حَسًّا بِالْتَّهْمَالِ - جیسے انہوں نے تم کو اڑا کر تباہ کیا تھا۔

اِذَا حَسَّ الْبُرْدُ فَقَتَلَهُ - بڑی کی جب سر دی لگی، بڑی نے اس کو مار ڈالا۔

بَقِيتُ الْاَيُّهُ بِجَرَادٍ مَّحْسُوْسٍ - میں نے آپ کے پاس بڑی کی بھیجی جو سر دی سے مر گئی تھی۔ (بعضوں نے کہا محسوس ہے یہ مراد ہے کہ آگ پر ٹہنی ہوئی)۔

اِذَا فُوِيَتْ نِيَّيْهِ وَ لَا تَحْسُوْا عَيْتِيْ شَرَّ اَبَا جَهْرٍ كُو - بڑی کیوں میں گاڑو اور مجھ پر سے مٹی مت جھٹکو۔

عرب لوگ کہتے ہیں حس الدابة - جانور پر سے مٹی اڑی۔

يَحْسُ عَنْ ظُهُورِ دَوَابِّ الْغَزَاةِ الْكَلَالِ لِهَرَاةِ الْكِبْرِشْتِ (نازوں کے جانوروں کی پیٹھ پر سے مٹی بھاڑ کر اٹھی) ان ناز کرتا ہے (سبحان اللہ) جہاد کے جانوروں کی یہ فضیلت

ہے تو مجاہدین کا کیا درجہ ہو گا؟)۔

وَضَمَّ يَدَا كَانِي الْبُرْدَةِ لِيَاكُنَّ فَاخْتَرَقَتْ اَمَهَا فَقَالَ حَسٌّ - آنحضرت نے اپنا ہاتھ بڑی میں ڈالا کمانے کے لئے، آپ کی انگلیاں جلنے لگیں، فرمایا **حَسٌّ** (یہ وہ کلمہ ہے جسے عرب لوگ دفعہ کوئی تکلیف پہنچنے پر کہتے ہیں۔ ہماری زبان والے تو یا ان کہتے ہیں)۔

اَمَّا بَ قَدَمَةُ قَدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ مِهْلَمٌ فَقَالَ حَسٌّ - اُن کا پاؤں آنحضرت کے پاؤں پر پڑا، آپ نے فرمایا **حَسٌّ** (راؤ)۔

قَطِيعَتِ اَمَايِعِ طَلْحَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ حَسٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَوْ قُلْتُمْ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعْنَاكَ الْمَلِيكَةَ وَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ** - ظالموں کی انگلیاں

اُحد کے دن کالی گئیں (کافروں نے آنحضرت مسلم پر وار کیا تھا لیکن ظالموں نے اپنے ہاتھ پر روک لیا، اُن کی انگلیاں کٹ گئیں ایک ہاتھ بے کا ہو گیا) انہوں نے (درد کی وجہ سے) **حَسٌّ** کہا۔ آنحضرت نے فرمایا اگر تو (تلوار لگتے وقت) **بِسْمِ اللّٰهِ** کہتا تو مجھ کو فرشتے اٹھالیتے لوگ دیکھتے رہتے۔

كَانَتْ لِيْ اِبْنَةٌ عَيْمٌ فَطَلَبْتُ لِنَفْسِهَا فَقَالَتْ اَوْعِيْبِيْ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَطَلَبْتُهَا مِنْ حَسِيْبِيْ وَ بَيْتِيْ (رایا ہوا) میری

ایک چھازادہ تھی، اُس سے محبت کا خواستگار ہوا، وہ کہنے لگی، ہرگز نہیں جب تک تو مجھے سو اشرفیاں نہ دے۔ آخر میں نے جہاں سے بتا (دعا) مر سے سو اشرفیاں تلاش کیں (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

حَسٌّ يَه مِنْ حَسِيْبِكَ وَ بَيْتِكَ - یعنی ادھر ادھر جہاں سے بننے کے آجا جہاں سے چاہے لے کر آ۔

اِنَّ الْكُوْبِيْنَ لَيَحْسُّنَ لِمُتَّافِقِيْ - مومن منافق پر رحم کرتا ہے اس کے لئے اس کا دل کڑھتا ہے (وہ جانتا ہے یہ مومن ہی) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسْسُكَ يَا حَسِيْسْتُ لَهٗ جَمْرٌ كُو اُس پر رقت آئی۔  
فَلَمَّا حَسَّ التَّيْبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَلْبَنَا



حُسنٌ۔ کائناتے والی تلواری۔

حُسنٌ۔ خوبصورتی، جمال۔

حَاسِنٌ اور حَسَنٌ اور حَسْبُنٌ اور حُسْنَانٌ اور حُسْتَانٌ

بصورت مرد۔

حَسَنَةٌ اور حَسَنَاءُ اور حُسْتَانَةٌ۔ خوبصورت عورت۔

أَيُّهَا حُسْنَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا نَكَتَ تَرَاكُمُ۔ احسان یہ

کے کہ اللہ کی پرستش اس طرح (ادب اور حضور قلب کے ساتھ کر دو) جیسے

ایسا کہ بچہ کر رہا ہے (ابن اشیر نے کہا احسان سے یہاں اخلاص مراد

ہے اور یہ ایمان اور اسلام کے صحت کی شرط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی

عقل اسلام کا کلمہ زبان سے پڑھے یا کوئی نیک کام کرے لیکن اس

اطلاص نہ ہو، تو نہ اس کا ایمان صحیح ہوگا نہ وہ محسن کہلائے گا۔

كَمَا نَكَتَ تَرَاكُمُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَتَسْكُرُ فِي كَيْلِ ظُلْمَاءِ

بِالْبَيْنِ وَعِنْدَكُمْ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَصِيمٌ تَوَلَّوْا

رَبَّكُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَمَادِي بَيْنَهُمَا يَا حُسَيْنَانِ يَا حُسَيْنَانِ

أَلِ الْحَقَّ يَا مَعْ كَمَا رَحِمْتُمَا أَبُو بَرِيرَةَ كَيْتَهُ هِيَ) ایسا ہو اگر ایک

مرد ایک اندھیری سخت تاریک رات میں آنحضرت کے پاس تھے اما

ت اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی وہیں تھے۔ اتنے میں آپ

حضرت فاطمہؓ کا شور مٹانا، وہ پکار رہی تھیں «یا احسان یا

حسنان» آپ نے فرمایا جاؤ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ (حسان

حسنان بطریق تغلیب کہا، جیسے عمران ابو بکر اور عمر کو، اور

ان اور قرآن چاند سورج کو)۔

أَذْكَرٌ مَقْتَلٌ بَسَطَ أَمْرُ بِنِ قَيْسِ عَلِيٍّ الْحُسَيْنِ (الْوَجَابُ

الزین کی عمر ایک سو اٹھائیس برس کی ہوئی) مجھ کو بسلامت میں

حسین پر مارا جانا یا اسے (حسن ایک ریت کا ٹیلہ ہے مشہور)

قَامَ إِلَى سُنَيْنٍ قِيَامًا حَسَنًا وَصَوَّبًا۔ آپ ایک پُرانی مشک

کے آگے اور اچھی طرح وضو کیا (یہ دوسری روایت کے

میں نہیں ہے جس میں اس طرح ہے کہ آپ نے ہلکا وضو کیا کیونکہ

سارے ان میموں کا نول بطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں آدمی کی آہستہ

سورج کی بیسیں سال ہے۔ ۱۲ منہ

ہلکا وضو آداب اور سنن کے ساتھ اس وضو سے کہیں بہتر ہے جس میں غلاب سنت مبالغہ ہو)۔

فَإِنَّ إِقَامَةَ التَّهْنُوتِ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ۔ منوں کا

قائم کرنا نماز کا حسن ہے (یعنی اس کی وجہ سے نماز کامل ہوتی ہے)

دوسری روایت میں یوں ہے:

مَوَدُّ الصُّفُوفِ كَمَا أَنَّ تَسْوِيَةَ التَّهْنُوتِ مِنْ

إِقَامَةِ الصَّلَاةِ۔ منیں برابر کر دو کیونکہ منیں برابر کرنا نماز قائم

کرنے میں داخل ہے (یعنی اس کا ایک جز ہے)۔

رَجُلٌ حُسْنَانٌ۔ خوبصورت مرد۔

حُسْنٌ إِسْلَامَةٌ۔ اس کا اسلام اچھا ہوا (یعنی شرک

سے پاک اخلاص کے ساتھ)۔

أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فَلَا يُؤْخَذُ بِهَا۔ جو شخص اچھی طرح

چلے (یعنی نفاق اور شرک سے بچا رہے) اس پر ان اعمال کا

مواخذہ نہ ہوگا جو اس نے کفر کی حالت میں کئے۔ تو وہی نے کہا

اس پر اجماع ہے کہ اسلام لانے سے کفر کے زمانے کے سب گناہ

معاف ہو جاتے ہیں)۔

إِنَّمَا وَجَّهْتُمُ الْبَلَاءَ بِاللَّهِ۔ مگر اللہ کے ساتھ اچھا گمان

رکھتا ہو کہ وہ رحیم و کریم ہے سب گناہ معاف کر دے گا (اس حدیث

سے یہ نکتہ ہے کہ مرتے وقت آدمی کو اپنے مالک کے ساتھ نیک گمان

کرنا اور اس کے رحم و کرم کا امید دار رہنا نجات کی دلیل ہے اور

حالت صحت میں خوف اور رجاء دونوں بہتر ہیں)۔

فَتَطَهَّرَ فَتَحِينُ الطَّهْرِ۔ پھر تو وضو کرے اور اچھا وضو

سنن اور آداب کے ساتھ یا تو نجاست سے طہارت کرے، پھر اچھا

وضو کرے۔

أَحْسِنُ إِلَيْهَا۔ تو اس عورت (یعنی غادیہ کے ساتھ حسن

آنحضرت کے پاس آکر زنا کا اقرار کیا تھا) اچھا سلوک کر (اس کو

متا نہیں اس خیال سے کہ اس نے حرام کاری کی اور ہم کو بدنام کیا)

حَقُّ تَلَطُّمِ التَّمَسُّ حَسَنًا۔ یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل

آئے (یعنی بلند ہو جائے اور خوب چمکنے لگے)۔

کتاب صحیح  
نہر کہ رکھا کر  
بہر کہ رکھا کر  
ل میں عورت پر  
فحسنان  
و ایک کا نام  
اٹنے سے  
زیر گیر ناخوار  
تم تو باندھے  
رہو رو ہوا  
ن کو کاٹے  
وہاں ہوا  
القولم  
بند کرنے  
تہہ۔ آ  
خ دیا پھر  
بنا جو رکھا  
بند ہو جائے  
یہ اللہ  
ہے۔  
پلے رہے پھر  
سردی ہوا پھر



# باب الحارم مع الشین

حَسَّ حَسَّاتٌ يَحْتَسِنُ. اٹھنے کے لئے حرکت کرنا، متفرق ہوجانا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں۔)  
 تَبِعَتْ حَسَّعَةً وَحَسَّحَةَ. میرے لوگوں کے سرکنے کی آواز سنی۔

دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 دَعَلِينَا قَطِيفَةً فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ تَحَسَّحْنَا فَقَالَ  
 مَكَانَكُمْ. (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے آپ کو دیکھا تو ہمارے پاس تشریف لائے، ہم ایک چادر اڑھے پڑے تھے۔ آپ کو دیکھ کر ہم نے حرکت کی (اٹھنا چاہا)، آپ نے فرمایا پھر وہ اپنی جگہ رہو۔)

حَسَّادًا. پورا اگ آنا، جلدی سے بلانے پر آجانا، ایک کام کے لئے جمع ہونا، اکٹھا کرنا۔

أَحْسَدُوا يَا أَحْسَدُوا إِنْ بَاتِي مَا قَرَأَ عَلَيْكُمْ  
 تَلَّثَ الْعَسَدَانِ. تم اکٹھا ہو جاؤ یا لوگوں کو جمع کرو میں ابھی تم کو قرآن کی تہائی پڑھ کر سناؤں گا (مرا سورہ اخلاص ہو، وہ ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے)۔

حَسَّادًا۔ لوگوں کی جماعت۔

أَحْتَسَدَ الْقَوْمُ۔ لوگ جمع ہوئے، تیار ہوئے۔

مَحْفُودٌ مَحْسُودٌ۔ آنحضرت کی لوگ خدمت کرتے تھے آپ کے پاس جمع ہوتے تھے (یعنی آپ مخدوم اور مرجع خلافت تھے)۔

إِنِّي أَخَافُ حَسَّادًا (حضرت عمر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا، یوں تو وہ خلافت کے لائق ہیں مگر) میں ان کے گردہ سے ڈرتا ہوں۔ (یعنی بنی امیہ سے، ایسا نہ ہو کہ ان کی خلافت میں بنی امیہ کو بہت قوت حاصل ہو جائے۔ ساری حکومتیں انہی کو مل جائیں، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پر در ہیں۔ بوڈر حضرت عمر نے ظاہر کیا تھا وہی ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے

مَا أَشْكُرُ مِنْهُ الْفَرْقُ فَاخْتَوَى مِنْهُ حَسَّامًا۔ جس شراب کا فرق (ایک پیالہ ہے سولہ رطل کا) نشا لائے اس کا ایک گھونٹ پینا حرام ہے۔

حَسَّوَةٌ اور حَسَّوَةٌ دونوں کہہ سکتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ ہفتہ کا زیادہ نسیح ہے۔ اور نہایت میں ہے کہ حَسَّوَةٌ گھونٹ اور حَسَّوَةٌ ایک ہار گھونٹ لینا۔

رَأَى أَخَذَ الْوَعَاكَ أَمْرًا بِالْحَسَاءِ۔ جب آپ کو بخارا مانا ہریرہ بنانے کا حکم دیتے (کیونکہ وہ سریع البصر جید النذا ہے)۔ نہایت میں ہے حَسَاءٌ وہ ہریرہ جو آئے اور پانی اور گھی سے (پائے) گھسی اس میں شیرینی بھی ڈالی جاتی ہے۔

وَحَسَّوٌ الْمَرْقُ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہم نے کھانا اور شوربا گھونٹ گھونٹ بی گئے۔

مَا التَّلْبِينَةُ قَالِ الْحَسَّوِيَّ بِاللِّبَنِ۔ تلبینہ کیا ہے کہا وہ دودھ کے ساتھ۔

حَسَّيٌّ یا حَسَّيٌّ پانی کا چہرہ جو نرم مرطوب زمین میں گھولتی ہے  
 دَهَبًا يَسْتَعْدِبُ لَنَا السَّمَاءُ مِنْ حَسَّيٍّ بَنِي عَارِثَةَ  
 گئے ہمارے لئے بنی عارثہ کے چہرے سے میٹھا پانی لانے کے لئے۔  
 رَأَيْتُمْ شَرَابًا مِنْ مَاءِ الْحَسَّيِّ۔ انہوں نے چہرے کا پانی نہایت میں ہے،

حَسَّيٌّ پر کسرۃ چا چھوٹا گدھا جس میں پانی نکل آئے بعضوں کا حَسَّيٌّ وہاں ہوتا ہے جہاں نیچے کی زمین پتھر لی ہو اور اوپر پتھر کی توریست بارش کا پانی چوس لیتی ہے اور پتھر لی زمین پر وہ (برسات ہے)۔

عَلَّ حَسَّامٌ مِثْقَالًا (اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)  
 حَسَّسٌ میں خطابی نے کہا یہ حَسَّيَّتُ الْحَبَّاءِ سے نکلا ہے،  
 اسے اس کو جان لیا بعضوں نے کہا: حَسَّامٌ اصل میں حَسَّامٌ تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا پھر وہ یا گر گئی۔ اسی طرح حَسَّيَّتُ بھی اصل میں حَسَّيْسَتْ تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا  
 اللہ اعلم +

ہو خوش آواز  
 اور خوش رو  
 بے نظیر  
 وہ اللہ سے  
 اسے گی تو اس  
 روزی لے گی  
 نف کیا گیا تھا  
 حَسَّانُ قَدَّالُ  
 تَمَلَّكَ دِيَارَهُ  
 مالے جو فرما  
 ہے؟ فرمایا  
 اجزی سے  
 سی چیز کے  
 نام ضروریات  
 ازی کے ساتھ  
 کو اپنی آواز  
 حَسَّسٌ  
 اللہ تعالیٰ  
 واز۔ اس کا  
 اچھا پیکر  
 ہے۔

اپنی خلافت میں تمام عہدوں پر نبی آیتہ کو امور کیا۔ آخر نوگ ناراض  
ہوئے اور فتنہ برداروں نے بغاوت کر دی۔ جس کے بعد آج تک پھر  
مسلمان متفق نہیں ہوئے۔

حاشیہ: مستعد اور تیار جو سنت اللہ ماندہ نہ ہو۔ اس  
کی جمع حشد ہے۔

حَشْدًا وَرُقْدًا مُتَعَدِّبِينَ وَلِيَّ رُلُوكٍ سَلُوكٍ  
کرنے والے۔

اَيْنَ اَهْلِ النَّحْشِ وَالْمَحَاطِبِ. كِيَاوَهُ اُنْ لُوكُوْنَ  
میں سے ہے جو فوج جمع کر سکے ہیں، لوگوں کو خطبہ سنانے ہیں،  
(لکچر دینے ہیں)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشْدًا لِيْ - يَعْني اس كى ضيافت اچھى كى۔

فَلَمَّا حَشَدْنَا النَّاسَ قَامَ خَيْبِيًّا. جب لوگ جمع ہو گئے  
تو آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے۔

حَشْرًا - بارىك كرنا، جمع كرنا، اٹھا كرنا، شہر بدر كرنا، ہلاك كرنا  
تباہ كرنا، جلا وطن ہونا۔

اِنَّ لِىْ اَسْءَاءَ دَعْوًا فَيَهَادُ اَنَا لِحَاشِيْمَا - ميرے كى امام

ہیں ان میں سے ایک آپ نے ماشرفا یا ز یعنی لوگ میدان حشر  
میں آپ کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ آپ آگے ہوں گے یا آپ کے دین  
پر لوگ قیامت میں اٹھیں گے۔ کیونکہ آپ کا دین آخری دین ہے یا  
سب سے پہلے قیامت کے دن قبرے اٹھوں گا اور لوگ میرے بعد  
اٹھیں گے، میرے قدم پر۔

رَأَيْتُكَ اِنْ لَمْ يَكُنْ اِسْلَامًا مِنْ ثَلَاثِ جِهَاتٍ اَوْ تَبِيْعًا

اَوْ حَشِيْمًا - اب ہجرت کا تو زمانہ جا تا رہا رگزر گیا جب سے کہ فتح ہوا، مگر  
جہاد قیامت تک باقی ہے یا اگر جہاد نیشنل ہو تو جہاد کائنات اور  
ملک سے چلے جانا جب وہاں بدعات ہوں یا فسق و فجور، یا اللہ الہی  
کے لئے اٹھ کرے ہونا جب کافر چڑھائی کریں۔

نَاوُ تَطْرُقُ النَّاسَ اِلَى مَشِيْرِهِمْ - ایک آگ جو لوگوں

کو حشر کی زمین کی طرف (یعنی ملک شام کی طرف) لے جائے گی۔  
وَحَشْرًا بَقِيَّتِهِمُ النَّارُ - باقى ماندہ لوگوں كو آگ اٹھا

کر دے گی، ہانک لے جائے گی۔

وَ اِخْرُ مِنْ يَحْشُرًا رَا عِيَانٍ (آخری زمانہ میں مدینہ

بالکل دیرین ہو جائے گا، سب لوگ وہاں سے نکل جائیں گے،

آخر میں رگزر کرے بکھیں گے (بعضوں نے کہا اس نشان کا

ہو چکا ہے۔ ایک زمانہ میں مدینہ کے اکثر باشندے وہاں سے

چلے گئے تھے، مگر پھر دوبارہ آباد ہوا)۔

اِخْرُ مِنْ يَحْشُرًا - اخیر میں جن کا حشر ہوگا (یعنی اخیر

میں وہ مرے گا۔ بعضوں نے کہا اخیر میں جو مدینہ میں آئے گا،

يَحْشُرًا النَّاسُ مَعَهُ ثَلَاثِ طَرَايِقٍ - تین طرح پر لوگوں

کا حشر ہوگا (یہ حشر وہ ہے جو قیامت کے قریب مدینہ سے ملک

شام کی طرف ہوگا۔ نہ آخرت کا حشر، اس لئے کہ آخرت میں تو

سب پایادہ ہوں گے، جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ بعضوں نے

کہا آخرت میں کئی حشر ہوں گے، ایک تو قبر سے نکلنے وقت آخرت

تو سب پایادہ ہوں گے، دوسرے اس کے بعد اس میں بعضوں کو

سواریاں ملیں گی، بعضے پیدل ہی چلیں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ بہتر

جانتا ہے کہ اس کے پیغمبر کا کیا مراد ہے)۔

نَاوُ تَطْرُقُ النَّاسَ اِلَى مَشِيْرِهِمْ - ایک آگ جو لوگوں

کو حشر کی زمین کی طرف لے جائے گی (یعنی ملک شام کی طرف۔ بعضوں نے کہا

اس آگ سے ریل مراد ہے اور اس کا ظہور اس زمانہ میں ہوگا

کیونکہ یہ ریل شام کے ملک سے تھام کی طرف بن رہی ہے اور

اِنَّ وَفْدًا نَقِيْفًا اِسْتَرْحُوْا اَنْتَ لَ اَيُّهَا

دوسرا یحشر دو۔ نقیفت کی طرف سے جو لوگ پیام لے کر آئے

تھے انہوں نے اس شرط پر اسلام قبول کیا تھا کہ ان سے زکوٰۃ

لی جائے (یعنی وہ بچی) اور جہاد کے لئے وہ نہ بلاتے جائیں

(آنحضرت نے یہ شرط قبول کر لی اور فرمایا عنقریب وہ زکوٰۃ

جہاد بھی کریں گے۔ انہوں نے یہ شرط بھی چاہی کہ نماز صواف

لیکن آپ نے یہ شرط منکوح نہیں کی اور منسرا اور وہ دین کس

جس میں نماز نہ ہو، بعضوں نے کہا لَ اَيُّهَا مَشِيْرًا وَ اَنْتَ لَ اَيُّهَا  
ہے کہ وہ اپنے مال زکوٰۃ کے تحصیلہ کے پاس نہیں لائیں گے



تسلیدار ان کے ٹھکانوں پر جا کر زکوٰۃ وصول کر لے۔ بخران والوں نے بھی یہی مشورہ کی تھی۔

ان لا یحشروا و لا یحشروا و ترجمہ وہی ہے جو اوپر لکھا گیا۔

لا یحشرون و لا یحشرون۔ عورتوں سے وہ بھی نہ لی جائے ان کو جہاد کے لئے بلایا جائے (کیونکہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے)۔

لَعْرِيدًا عَهَا تَأْكُلُ مِنْ حَشْرَاتِ الْأَرْضِ۔ اس بلی کو پھوڑا بھی نہیں کہ وہ زمین کے کیڑے کھا لیتی (حشرات الارض سے زمین کے پھوڑے جانور مراد ہیں۔ جیسے گوہ و چوہ وغیرہ۔ بعضوں نے کہا زمین کے وہ کیڑے جو زہریلے نہیں ہوتے)

حشراً اس کا مفرد ہے۔

لَمَّا أَسْمَعُ لِحَشْرَاتِ الْأَرْضِ تَحْرِيماً۔ حشرات الارض کی آواز میں نے نہیں سنی (جیسے گوہ، جنگلی چوہ وغیرہ یہ سب حلال ہیں) فَكَسَرْتُهُ وَحَشْرَاتُهُ۔ میں نے ایک پتھر لے کر اس کو توڑا ایک نرم کیا۔

يَحْشُرُ النَّاسُ اِثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَ ثَلَاثَ عَلَى بَعِيرٍ لَوْكَلَيْتُمْ بِلِسَانِكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا كُنْتُمْ اَعْبَادًا لِلَّهِ اِلَّا كَمَا كُنْتُمْ اَعْبَادًا لِلنَّاسِ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّشْرِكِينَ۔

توٹ کا ترجمہ انما۔

وَلٰكِنْ اِذَا اشْتَصَّ الْبِصْمُ وَحَشْرَجِ الصَّهْدَارِ فَعِنْدَا مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ (توٹ کو جس نے پسند کرنا ہو میرا مطلب یہ ہے) جب تک بھی بندہ جائے اس پتھر جاسے، اور سینے میں دم اٹک کر خرم شروع ہو دینی اگر اٹھتا ہونے لگے) اُس وقت جو کوئی اللہ سے ملنا پسند کرے اس سے ملنا پسند کرے گا۔ حضرت عائشہؓ اپنے والد کے پاس اُس وقت گئیں جب وہ مرنے کے قریب تھے اور یہ

لَعَمْرٰى مَا يَغْنِي الثَّرَاوُ وَلَا الْغِنٰى

اِذَا احْتَشَبَتْ يَوْمًا وَهَنًا قَبِيهَا الصَّهْدَارُ قسم آپ کی عمر کی نہ مال داری کچھ کام آتی ہے نہ تو نگرہی، جب خراشا شروع ہو جائے اور سینہ تنگ ہو جائے، (انہوں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے)۔

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ (حضرت ابو بکر صدیقؓ کی یہی قرأت ہے)۔

حسق۔ سوکھ مانا مثل ہو جانا، ڈورنا، سلگانا، ٹلانا، کاٹنا، درست کرنا، بڑھانا، دینا، گھاس ڈالنا۔

وَ اِذَا عِنْدَكَ نَارٌ يَحْشُرُهَا۔ کیا دیکھتا ہوں، اس کے پاس آگ ہے وہ اُس کو سلگا رہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

حَشْرَتُ النَّارِ۔ میں نے آگ سلگائی۔

وَبَلِ اُمِّهِ مَحِشٌ حَرْبٌ لَوْ كَانَ مَعَهُ رِجَالٌ وَغَنَمٌ نے ابو بصیر کے حق میں فرمایا، ارے اس کی ماں کی خرابی، اگر اس کے ساتھ لوگ مجھے تو یہ لڑائی بھڑکانے والا ہے۔

مَحِشٌ۔ وہ ٹپکنی لوہے کی جس سے آگ سلگاتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَشَّ الْحَرْبِ۔ اُس نے جنگ بھڑکا دی یعنی آتش جنگ، بہادر شخص کو بھی حش کہتے ہیں۔

رِعْمٌ مَحِشٌ الْحَتِيبَةَ۔ فوج کو لڑائی کے لئے بھڑکایا گیا اچھا ہے۔

وَ اَطْفَاءَ مَا حَشَّتْ يَهُودٌ رِيحٌ مَأْتِيَةٌ مِنْ اَبْنَةِ وَالِدِهَا تَقْرِيْبٌ مِّنْهَا يَهُودٌ جُوَّ اَتَتْ جَنَابَ سُلَيْمَانَ فَسَمِعَتْ رِيْحَهُ فَاَتَتْهُ وَ اَتَتْهُ وَ اَتَتْهُ

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَّ بِمَحِشَتِي۔ آنحضرت صلعم میرے پاس آئے (یہ حضرت زینبؓ کہتی ہیں) اور مجھ کو آگ پلانے کی لکڑی سے مارا۔

كَمَا اَزَّ الْوَكْرُ حَشًّا بِالْبَصَالِ۔ جیسے تم کو تیروں سے سلگا کر

لَا يَهْ آتِ سُوْرَةٌ قِيٌّ مِّنْ هِيَ۔ شہور قرأت یوں ہے و جَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۝۱۳

کتاب مروج  
یہ مدینہ  
یہ گے  
شان کا  
وہاں سے  
یعنی آخر  
آئے گا  
رج پر لوگوں  
نہ سے ملک  
نرت میں  
بعضوں  
وقت اس  
میں بعضوں  
اللہ تعالیٰ  
ماگ جو لوگوں  
منوں سے  
نہ میں ہو  
یہ جو اللہ  
یہاں  
یام لے کر  
ان سے  
لائے جائیں  
وہ زکوٰۃ  
زمانہ میں  
وہ دین کن  
ن سے یہ  
میں لائیں

ہٹایا۔

كَانَ فِي قَدِيمَةٍ لَهُ يَحُشُّ عَلَيْهَا. وہ بکریوں کے اپنے ایک چھوٹے گے (مزدے) میں تھا۔ جس کے لئے گھاس کا ٹکڑا تھا اور لٹولے کے کھانے کا صحیح پھنسا ہے۔ یعنی لکڑی سے مار کر پتے جھاڑتا تھا۔ جیسے قرآن میں ہے: وَأَهْسُ بِهَا عَلَى عَظْمِي.

رَأَى رَجُلًا يَحْتَشُّ فِي الْحَرَمِ. حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو حرم کی سوکھی گھاس کاٹ لے رہا تھا۔

جَاءَتِ ابْنَةَ أَبِي ذَرٍّ عَلَيْهَا مَحِشٌ مَبُوءَةٌ. حضرت ابو ذرؓ کی بیٹی امیں وہ ایک پُرانی کھلی اوڑھے ہوئی تھیں (جس میں گھاس وغیرہ باندھے ہیں)۔

هَذَا الْحَشُوشُ مُخْتَفِئٌ لَا دِيكُورَانَ بِأَنْوَالٍ میں جن اور شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں (یہ حشش سے نکلا ہے جو اصل میں باغ کو کہتے ہیں، پھر پانے کو کہنے لگے، اس لئے کہ عرب لوگ اکثر بانوں میں پانے پھر اکتے تھے)۔

تَجَاعَرَتِ بِحَشِيشِئِنَّةٍ. وہ حشیش لے کر آئی (حشیشہ وہ کھانا جو گھوسوں سے پیکر بناتے ہیں اور اس میں گوشت یا کھجوریں ڈالتے ہیں)۔

حَشِيشِئِنَّةٌ. بھنگ کو بھی کہتے ہیں۔

إِنَّهُ دُفِنَ فِي حَشٍّ كَوَكِبٍ. حضرت عثمانؓ کو کب میں دفن کئے گئے (یہ ایک باغ تھا مدینہ میں بقیع سے باہر) کو کب اس باغ کے نلک کا نام تھا)۔

أَدْخَلُونِي الْحَشَّ فَوَضَعُوا إِلَيَّ عَلِيًّا. محمدؐ کو باغ میں لے گئے اور تلوار سر پر رکھی (حش یا حشش کی جمع حشاش اور حشوش اور حشون آتی ہے)۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْلَى فِي حَشَّانٍ. آنحضرتؐ مسلم نے باغوں میں پانے پھرا۔

نَهَى أَنْ تَوَقَّى النِّسَاءُ فِي مَعَاشِهِمْ. اپنے عورتوں کے دہریں جھاڑ کرنے سے منع فرمایا (یہ جمع ہے حششہ کی یعنی دہریں رکون)۔

مَعَاشُ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَدَامٌ. عورتوں کی کونین (دہریں) تم پر حرام ہیں۔

نَهَى عَنْ إِنْتِيَانِ النِّسَاءِ فِي حَشُوشِهِمْ. عورتوں کی گھاٹوں میں آپ نے جھاڑ کرنے سے منع فرمایا (اکثر اہل سنت ان آئیہ کا یہی قول ہے۔ لیکن بعض صحابہ اور ائمہ سے اس کی اجازت ہے۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: وَقَالُوا أَحْزَنُ لَكُمْ أَلِيٌّ شَيْئًا يَعْنِي ابْنَ يَسْتَحْتُمُ. وہ کہتے ہیں یہ حدیثیں ضعیف ہیں، اس لئے نفسِ سترانی کا معارفہ نہیں کر سکتیں)۔

فَلَمَّا مَاتَ حَشٌّ وَوَلَدًا فِي بَطْنِهَا. جب اس کا پہلا خاندان مر گیا تو بچہ سوکھ کر پیٹ میں رہ گیا (یہ عورتوں نے حضرت عمرؓ سے کہا، جب ایک عورت کا خاندان مر گیا تھا، اس نے چار چھینے دن حدت کر کے دوسرے سماج کر لیا اور ساڑھے چار چھینے بچہ جنی۔ آپ نے عورتوں کو بلا کر دریافت کیا، یہ کیا بات ہے؟)۔

عرب کے باشندے کہتے ہیں۔

أَحْسَتْ الْمَرْأَةُ فَرِيًّا لِحَشٍّ. عورت کے پیٹ کا بچہ سوکھ گیا۔

حشش کہتے ہیں اس بچہ کو جو ماں کے پیٹ میں مر جائے۔

إِنَّ رَجُلًا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى تَبُوكٍ فَقَالَ لِمَا أُمَّهُ أَدَامَ أُمَّةً كَيْفَ بِالْوَدِيِّ فَقَالَ الْفَدْوِيُّ بِالْوَدِيِّ فَمَا مَاتَتْ مِنْهُ وَوَدِيَّةٌ وَلَا أَحْسَتْ أُمَّةً لِي (آنحضرتؐ کے ساتھ) جنگ تبوک میں جانا چاہا، اس کا بیوی کہنے لگی، اب کھجور کے چھوٹے درختوں کی کون خیر ہے اس نے جواب دیا، جہاد کرنے سے تو درخت اور زیادہ خیر ہے (آخر وہ شخص جہاد میں گیا، خدا کی قدرت دیکھو) ایک درخت نہیں مرنا سوکھا (سب تو تازہ رہے)۔

ببین در کتب  
 نور توں کی  
 پر مشقت  
 لی اجازت  
 ہر آئی  
 یا اس سے  
 اس کا پیرا  
 نے حضرت  
 نے چار چھ  
 چار چھ  
 ت ہو؟  
 پیٹ کا کچھ  
 ب مراد  
 لک فدا  
 اللفظ  
 سنت  
 اجاڑا  
 کی کون  
 زیادہ  
 ایک  
 جھٹا  
 نے کر  
 نصہ جان

حَشَفٌ يَدَاكَ. اس کا اثر مثل ہو گیا۔  
 اَلْيَعْلَمُ مَكَانَ الْحَشَى اَنْ يَكْتُمَنَا مَسْجِدًا. کیا  
 اے نبیؐ کی زمین کو مسجد بنا سکتے ہیں؟  
 لَيْسَ حَشًا شُ نَارِ الْحَرَبِ اَنْتُمْ. تم آتش جنگ کے  
 پھیلنے میں ہو۔ کذا فی مجمع البحرین۔  
 حَشَفٌ۔ خراب کچھ سوکھی ہوئی۔  
 حَشَفٌ۔ سوکھی روٹی۔  
 رَأَى رَجُلًا عَلَى فَوْحِ حَشَفٍ تَهْدِي قِيَامَهُ۔ ایک شخص کو دیکھا  
 ہے ایک خراب کچھ کا فوٹہ خیرات کے طور پر (مسجد میں) لٹکا دیا،  
 لیکن لوگ کہتے ہیں، جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مسجد ہی میں تھے تو  
 لِي الْحَشَفَةِ الدَّيَّةُ۔ اگر کوئی سپاری (ذکر کا بڑا جہانگ  
 اور) کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہوگی۔  
 اَلِي اَرَاكَ مَتَحَشِفًا۔ کیا سب سے میں دیکھتا ہوں تم پرانی  
 کچھ ہوا اونچی سمٹی ہوئی (ازار کو اسی طرح لٹکا دیا) انہوں نے کہا  
 ہے صاحب یعنی آنحضرتؐ اسی ہی ازار پہنتے تھے۔ یہ سوال جواب  
 ابن سعید اور حضرت عثمان رضی میں ہوا۔  
 حَشَفَةٌ۔ مفرد ہے حَشَفٌ کا، یعنی ایک خراب کچھ۔  
 حَشَفَةٌ حَشَفَةٌ۔ میں نے ایک خفیف حرکت سنی۔  
 حَشَفَةٌ۔ اُس چٹان کو بھی کہتے ہیں جو سمندر میں پانی سے اوپر  
 نکلتی ہے۔  
 حَشَفًا وَسُوْرًا كَيْدًا۔ ایک تو خراب کچھ اور دوسرے تول  
 (یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں کہ کڑوا کر بلا اور سے نیم  
 نکالے۔)  
 كَذَابُ امْتِي التَّمْوَرُ وَكَوْفَةُ حَشَفَةٍ۔ میری امت بھری  
 ہے، کچھ نہ لے تو ایک خراب کچھ رہی ہے۔  
 حَشَفَةٌ۔ بہت پھلنا، جمع ہونا، جمع کرنا۔  
 حَشَفٌ۔ جھانی میں بہت دُور دُور بھر جانا، زور سے کھینچنا۔  
 اَللَّهْمَّ اَغْفِرْ لِي قَبْلَ حَشَاكَ النَّفْسِ۔ یا اللہ! میری  
 جان سے پہلے جاننے والے سے پہلے جو کچھ کو بخش دے (یعنی موت سے پہلے)

حَشَامٌ۔ شرمندہ کرنا، سخت مسست سنانا۔  
 حَشَامٌ۔ غصہ ہونا۔  
 حَشَوْرٌ۔ ڈھونڈنا، منقبض ہونا، کھانا، موٹا ہونا۔  
 شَكَوَالِیْبِهِ اِنْ لَهْمٌ عِيَالًا وَحَشَمًا۔ انہوں نے  
 آنحضرتؐ سے شکایت کی، اُن کے بال بچے نوکر چاکر ہیں۔  
 حَشَمٌ۔ اصل میں اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو اس کے لئے غصہ  
 ہوں یا وہ ان کے لئے غصہ ہو مثلاً نوکر چاکر غلام خدمت گزار ہمسایے  
 وغیرہ۔ حَشَمٌ۔ اس سے خاص ہے (یعنی نوکر چاکر نوٹہ کی نام)  
 اِنِّي اَرَا حَشَمِيْمًا اِنْ كَلَّا اَدَّعَا لَهٗ يَدًا۔ مجھے اس سے  
 شرم آتی ہے کہ میں چور کے لئے ایک اتھ بھی نہ چھوڑوں۔  
 اَحَشَمٌ۔ یہ حَشَمَةٌ سے نکلا ہے۔ یعنی حیا اور شرم دونوں  
 لوگ کہتے ہیں۔  
 هُوَ يَحْتَمُّ الْمَعَادِمَ۔ وہ شخص حرام کاموں کے کرنے  
 میں شرم کرتا ہے (یعنی اُن سے بچتا ہے)۔  
 حَمَمٌ اَبْنُ عَمْرٍَا حَشَمَةٌ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اپنے متعلقین  
 کو جمع کیا (یعنی بچوں اور خادموں اور غلاموں وغیرہ کو)۔  
 يَحْتَمُّهُمْ وَيَحْتَمُّوْنَهُ۔ وہ ان کا لحاظ کرتا ہے اور  
 وہ اُس کا لحاظ کرتے ہیں۔  
 حَشَمٌ۔ کثرت استعمال سے دُورہ کا نیل لگوانا۔  
 حَشَمَةٌ۔ کینہ اور عداوت۔  
 مِنْ حَشَانَةٍ۔ ایک بدبودار مشک سے (عرب لوگ کہتے  
 ہیں)۔  
 حَشِنَ السَّقَاءُ يَحْتَمُّ۔ جب مشک بدبودار ہو جائے۔  
 (ایک مدت تک نہ دھونے کی وجہ سے)۔  
 حَشَانٌ۔ دین کے عملوں میں سے ایک عملہ کا نام تھا قبور  
 شہداء کے رستے پر۔  
 حَشِنَ الرَّجُلُ۔ اُس نے کمایا۔  
 اِحْتَانٌ اِحْتَمَانًا۔ غصے ہوا۔  
 حَشَوٌ۔ بھرنانا۔

حَشَا۔ اندر کے اعضاء (جیسے دل، مگر سسٹم وغیرہ)۔  
 شَعْرًا بَطْنِي وَ اَحْرَابًا حَشَوْتِي۔ پھر ان دونوں فرشتوں نے میرا پیٹ چیرا اور آنتیں نکالیں (یا جو پیٹ کے اندر برے اطلاق اور خراب خواہشیں تھیں، جیسے مکرو فریب، حسد، بغض وغیرہ ان کو نکال ڈالا، نہایت میں ہے کہ۔

حُشُوًا اور حُشُوًا بِفَهْمٍ اور كَسْرًا مَا آتَتْكَ مِنْ لَحْمِ الْبَنَاتِ  
 اِنْ حُشُوْتَهُ حَرْجَتْ۔ آپ کے اندر کی چیزیں نکل گئیں۔  
 مَحَاشِي النِّسَاءِ حَرَامٌ۔ عورتوں کے دُبر حرام ہیں (یہ جمع ہے مَحْشَاةٌ کی مَحْشَاةٌ کہتے ہیں پیٹ کے سب سے نیچے کے مقادیر کو، جہاں کھانا رہتا ہے اس سے دُبر مراد لیا۔ بعضوں نے کہا یہ حُشُوٰی کی جمع ہے۔ یعنی وہ کپڑا جو عورتیں اپنی سُرن یا پستان پر اس کو بڑا کرنے کے لئے باندھتی ہیں۔ یہ بھی کنایہ ہے دُبر سے)۔

فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا احْتَشَتْ۔ اگر مستحاضہ عورت کو پُحُوْن وغیرہ دیکھے تو اپنی شرم گاہ میں کوئی چیز جیسے روئی وغیرہ رکھ لے (تاکہ خون باہر نہ بہے، اور کپڑے خراب نہ ہوں)۔

حَشُوًا۔ روئی کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اندر بھری جاتی ہے۔  
 مَنْ يَتَعَذَّرُنِي مِنْ هَذِهِ الْقَهْمِ الطُّورِ لَا يَتَخَلَّفُ أَحَدٌ هُمْ يَتَقَلَّبُ قَلْبَ احْتِشَاءِ لَا۔ میرے سامنے ان موٹے موٹے چوڑے والوں کا کون عذر بیان کرتا ہے، یہ لوگ (جہاد سے) پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اپنے بستروں پر لوٹتے رہتے ہیں۔

حَشَايَا جمع ہے حَشِيَّةٌ کی بمعنی فرش۔  
 لَيْسَ أَخُو الْحَرْبِ مَنْ يَتَعَمَّدُ حَوْسَ الْحَشَايَا مَنْ يَمِينُهُ وَ شِمَالُهُ۔ وہ شخص جنگی (سپاہی) نہیں ہے جو نرم نرم چھوئے (اور نیچے) داپنے بائیں طرف رکھے (اُس سے جنگ کی پھلینیں کھینچی سہی جائیں گی)۔

فَاخْرَقَ حَشِيِّي بِهِ جُرْحًا۔ پورا یا جلا یا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

وَ اَحْسَرَ كَعْتِي النَّجْرُ يَمْشِي لَوَا الْكَلِيْلِ۔ فجر کی پہلوؤں کی نواہی کی نماز میں گھسیڑ دے (یعنی تمہد رات کے اخیر میں) اور اگر،

اس طرح کہ تہجد سے فارغ ہوتے ہی صبح صادق ہو جائے اور تو فجر کی سنتیں پڑھے۔

اَلْحَاثِمُ يُحْتَشِي بِالْحَكْرِ سَيْنٌ۔ مخالفہ عورت شرم گاہ میں پھانسی رکھے۔

حَشَوِي۔ پیٹ کے اندر کی چیزیں۔ سانس پھول جانا۔ مشک میں لگانے کی طرف دو دھوکے تہم جانا، کنارہ، کنارہ، کونہ۔

خُذْ مِنْ حَوَائِي اَمَّا اَلرَّحْمِ۔ زکوٰۃ میں اُن کے چھوٹے چھوٹے جانور لے دیے جمع ہے حَاثِيَةٌ کی۔ یعنی کنارہ۔ اور دُور مطلب یہ ہے کہ عمدہ عمدہ جانور زکوٰۃ میں نہ لے، جیسے دوسری طرف میں وارد ہے۔

اِنَّ كَرِيْمًا اَمَّا اَلرَّحْمِ۔ اُن کے عمدہ مالوں سے بچانا

كَانَ يُصَلِّي نِي حَاثِيَةَ الْمَقَامِ۔ آنحضرت مقامِ حَمْرٍ کے کنارے میں نماز پڑھتے (یعنی طوان کا دو گانہ وہاں اور اگر

كُوْنَتْ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ لَنَزَلَتْ مِنَ الْكَلْبِ اِنْ اُرِيدَ اَكْرَمِي بِنَجَلِ الدَّوْلِ مِنْ سِهَاتِ اَكْرَمِي اَكْرَمِي  
 اگر میں جنگل والوں میں سے ہوتا تو گھانس کے کنارے پر رہتا۔  
 مَا لِي اَرَاكَ حَشِيًا رَايَةً۔ مجھ کو کیا ہوا میں کوئی دیکھتا ہوں۔ تیری سانس پھول رہی ہے، دم چڑھ رہا ہے  
 عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَشِيٌّ وَ حَشِيَّانٌ يَأْمُرُ اَلْحَشِيَّةَ بِاَنْ تَحْمِلَ  
 جس کا ڈرنے سے دم چڑھنے لگے یا غصے میں باتیں کرنے سے پھول جائے۔

وَلَا يَحْتَشِي مِنْ شُرُوْمِيهَا۔ وہاں کے مومن کو کھانا  
 اس کو ایذا دینے سے پرہیز نہ کرے۔

فَحَاشَا لِمَنْ اَلْوَصِيْرُ۔ وہ عیب سے پاک ہے۔  
 حَاشَا اور حَشَوِيٌّ اور حَامِسٌ سب کے ایک معنی ہیں۔  
 پاک ہے۔

حَاشَا لَآلِهِ۔ معاذ اللہ۔  
 حَاشَا۔ استنصار کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے:  
 قَامَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا اَيَا حَاشَا زَيْدًا۔ لوگ کہنے لگے

فانہ۔  
 بن۔  
 گیا۔  
 ح۔  
 لکر یا۔  
 رقی۔  
 بنے۔  
 ہ۔  
 (س)۔  
 پ۔  
 (س)۔  
 ارد۔  
 ہے کہ۔  
 ہ۔  
 کر۔  
 نے۔  
 ل۔  
 ل۔  
 ل۔  
 ل۔  
 ل۔  
 ل۔  
 ل۔

ہوتے زید کے سوا۔

أَسَامَةُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَا سَأَلَ فَاطِمَةَ - بنی اسلمہ  
بن زید سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے، بجز فاطمہ کے۔  
لَا أُدْرِي أَيُّ الْحَيَّاتِ أَخَذَ - میں نہیں جانتا وہ کس باب  
کیا۔

### باب الحار مع الصاد

حَصْبٌ - نگر مارا، چمک بھلنا۔

رَأَى أُمَّرَةَ بِحَصْبِ الْمَسْجِدِ - آنحضرت نے مسجد میں  
نگر ماریں پھیلانے کا حکم دیا کیونکہ نگر یوں کی وجہ سے کچھ نہیں لگنے  
پاتے۔ نمازیوں کے کپڑے اور بدن تموک وغیرہ سے آلودہ نہیں  
ہوتے۔ یہ اس زمانہ میں تھا جب مسجد کا معین کیا ہوتا تھا۔

حَقِيبُ الْمَسْجِدِ وَقَالَ هُوَ أَغْفِرُ لِلنَّاسِ مَسْرُومِ  
یوں بچھو آئیں اور فرمایا ان کی وجہ سے بغیر وغیرہ (جو لوگ نکلنے  
والے) اچھی طرح چھپ جاتا ہے، (لوگ تموک کر نگر یوں میں دبا دینے  
والے) اور دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد میں تموک لگانا ہے۔ اس کا کفارہ  
ہے کہ تموک کو دبا دے۔ (نگریوں میں چھپا دے)

نَهَى عَنْ تَمَسِّقِ الْحَصْبِ فِي الْقَبَائِلِ - نمازیں نگر یوں کو  
لگانے سے آپ نے منع فرمایا (اس وقت لوگ نگر یوں پر نماز  
کرتے کوئی فرش وغیرہ نہ ہوتا تو سجدہ کرتے وقت ہاتھ سے نگر یوں  
لگا کر کرتے تاکہ پیشانی اور ناک میں نہ چھبیں نہیں۔ آنحضرت نے  
اسے منع فرمایا کیونکہ یہ ایک فعل جہت ہے نماز میں۔ نہایت میں  
لگا کر دوبارہ ایسا کرے تو نماز باطل ہو جائے گی)۔

إِنَّ كَانَ سَلْبًا مِنْ تَمَسِّقِ الْحَصْبِ فَوَاحِدًا أَوْ  
بِأَنَّ كَابِرًا كَرْنَا إِيَّاهِ يَنْزُدِي هُوَ، جس کے بغیر چارہ نہ ہو  
ایک بار کر سکتا ہے۔

فَأَخْرَجَ مِنْ حَصْبِيهِ فَإِذَا يَا قُوتُ أَحْمَدُ - اچھے  
نمازیں کو نگر کی تہ سے نگر ماریں وغیرہ نکالیں، دیکھا وہ سُرخ یا تو  
نگر ماریں تھیں (سوان اللہ اس کے پاس نہ الماس کی کمی ہے

زیا قوت کی، نہ پھراج کی، نہ نیلم کی، نہ زتر کی، اگر چاہے تو سب  
پتھروں کو دم بھر میں الماس اور یا قوت کر دے)۔

يَا حَزْبِيَّةَ حَبِيبُوا - اے خزیمہ کے لوگو! حَصْبٌ میں ٹھہرو۔  
حَصْبٌ ایک نگر یا مقام ہے کہ اور منگ کے درمیان۔ مناس سے  
لوٹے وقت وہاں اترنا اور ٹھہرنا مستحب ہے۔ اس کو ابلح بھی کہتے  
ہیں)۔

لَيْسَ الْحَصْبُ لِشَيْءٍ - حَصْبٌ میں اترنا کچھ ضروری نہیں یا  
حَصْبٌ میں سونا کیونکہ آنحضرت ایک ساعت کے لئے وہاں اترے  
تھے، مگر لوگوں کے لئے اس کو سنت نہیں کیا۔ جس کا جی چاہے وہاں  
اترے اور جس کا جی نہ چاہے نہ اترے۔ حضرت عائشہؓ کا مطلب  
یہ ہے کہ حَصْبٌ میں اترنا کوئی حج کارکن نہیں ہے۔  
حَصْبٌ - اس مقام کو بھی کہتے ہیں، جہاں پر ماریں نگر ماریں  
مارتے ہیں۔ اسی طرح "حساب" بھی۔

رَأَى رَجُلَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَحَصْبُهُمَا  
(حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے) دو آدمیوں کو دیکھا کہ باتیں کر رہے  
ہیں اور امام خطبہ پڑھ رہا ہے، تو ان پر نگر ماریں ماریں ماریں (ان کو  
خاموش کرنے کے لئے)۔

إِنَّمَا تَحَابُّوا فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى مَا أَبْهَمَا أَدِيمُ  
التَّوَابِ - لوگوں نے مسجد میں ایک دوسرے پر نگر ماریں پھینکیں،  
یہاں تک کہ آسان نہیں دکھائی دیتا تھا (اسی گرد آڑھی)۔

أَمَّا بَكْمُ حَصْبِ رَحْمَتِ عَلِيٍّ رَضِيَ عَنْ جَبَلِ  
فرمایا) تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا (تم بچنے والے نہیں)  
أَتَيْنَا عَبْدًا لِلَّهِ فِي مُجَدَّارَيْنِ وَمَحْصَبَيْنِ - ہم  
عبداللہ کے پاس آئے، ہم میں سے کچھ لوگوں کو چمپک اور سیتلا  
نکل آئی تھی۔

حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْتَةُ الْحَصْبَةِ - جب حَصْبٌ میں اترنے  
کی رات آئی۔

حَصْبُوا الْبَابَ - دروازے پر نگر ماریں ماریں (اس خیال سے  
لے یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

ہائے اور تو  
رنگاہ میں پھرا  
مشک میں لگا  
ن کے چھوٹے  
مارہ اور دو  
دوسری حدیث  
وں سے بیان  
بت مقام ان  
ہاں اور کہ  
بن النکلا  
ہ پر رہتا  
کیا ہوا میں  
بھرا ہے  
حَصْبٌ  
یوں کرتے  
سوں کو  
ہ پاک ہے  
ایک معنی  
ہے  
ازیدیا لوگ

کہ شاہی آنحضرت تراویح کے لئے نکلنا قبول گئے ،  
 فَأَهْوَىٰ إِلَى الْأَهْمِيَاءِ يَجْتَسِمُونَ . کنکریوں کی طرف جھکے  
 ان کو کنکریاں مارنے کو ۔  
 أَجْتَسِبُ وَجُوهُهَا . ان کے منہ پر کنکریاں مارو ۔  
 وَلَعَنَ تَزْوِجَةَ أَنَّ تَمَسَّحَنَا أَيُّدُنَا بِالْحَصْبَاءِ ۔ ہم  
 نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ اپنے ہاتھ کنکریوں سے مان کر لئے  
 رنہ وضو کیا نہ پانی سے ہاتھ دھوئے ۔ حالانکہ ہم نے گوشت روٹی  
 کھایا تھا ۔

حَصَبٌ . آندی ۔

حَصَبٌ . ایندھن

فَرَقَلْنَا رِقْدًا بِالْحَصْبِ ۔ آپ نے حصب میں ایک  
 نیندنی ( حصب ) وہی مقام مراد ہے جو منادیہ کے راستہ میں ملتا  
 ہے ۔ آنحضرت نے مغرب اور عشاء وہیں پڑھی ۔ اس کے بعد ذرا  
 دیر سو رہے ۔ جمع البقرین میں ہے ۔ لیلیۃ المحصباء ایم تشریق کے بعد چوٹی  
 ہے تو یوم التکبب چودھواں دن ذی الحجہ کا ہے اور اس پر دلیل  
 لی حضرت علی کے قول سے کہ جس متح کرنے والے کے پاس ہدیہ نہ  
 ہو تو وہ منا کے دنوں میں روزہ رکھے ، اگر یہ نہ ہو سکے تو یوم التکبب  
 کی صبح کو اور دو دن اس کے بعد روزہ رکھے ۔ عرب لوگ کہتے

ہیں ۔

حَصْبٌ فَلَانٌ يَا حَصْبُ جِلْدًا ۔ جب اس کے چھپک  
 نخل آئے ۔  
 حَصْبٌ حَصْبَةٌ ۔ کھٹنا ، ظاہر ہونا ، قرار پکڑنا ، ثابت ہونا ، بلانا  
 جانے کے لئے ۔

لَا يَنْ أَحْمَصَ فِي دِيَارِي جَمْرَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ  
 أَنَّ أَحْمَصَ كَعَبْتَيْنِ ( حضرت علیؑ نے کہا ) اگر میں اپنے ہاتھ  
 میں دو انگارے ہلاؤں تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا ، اس سے کہ  
 پتھر کے پلنے ہلاؤں ( جو پتھر کیوں ) ، جو پتھر کھیلنا حرام ہے اس کی  
 اکثر صحابہ نے گمراہ رکھا ہے ۔ مگر عبداللہ بن مغفل نے اپنی بیوی کے  
 ساتھ جو پتھر کھیل کر تے بغیر شرط کے اور سعید بن مسیب نے بھی

اس کی اجازت دی جب شرط نہ ہو ۔ میں کہتا ہوں شترج کا بھی یہی  
 حکم ہے ۔ اگر بغیر شرط کے کھیلی جائے محض تفریح بلع کے لئے ، تو اس میں  
 اختلاف ہے ، لیکن شرط لگا کر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے ۔ اسی طرح اگر  
 جو پتھر یا شترج میں ایسا مصروف رہے کہ نماز کا وقت گزردہ یا پڑنا  
 ہو جائے یا جماعت سے نماز نہ پڑو سکے تو اسی جو پتھر یا شترج سے  
 کے نزدیک ایک شیطانی کام اور حرام ہے ۔ اسی طرح اگر جو پتھر کے  
 ہرے مورت ہوں ، تب بھی ان کا رکنا حرام ہے ۔ کیونکہ وہ پتھر  
 ہیں جن کی حرمت میں کسی کو اختلاف نہیں ۔ صرف بچوں کی گولیاں  
 مورقوں کی تفریق میں نہیں آتیں ۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ نے گولیاں کھیا  
 کرتی تھیں اور آنحضرتؐ نے دیکھا اور منع نہیں فرمایا ۔ اسی طرح گولیاں  
 بکانا تفریح بلع کے لئے مختلف فیہ ہے ۔ اور عقیدہ اور شادی اور تفریح  
 کی ریکوں میں بقول راجح جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ گولے والی  
 اجنبی عورت یا مرد خوبصورت نہ ہو ، ورنہ بالاتفاق حرام ہے ۔ اس  
 اپنی لونڈی یا بیوی یا کوئی محرم عورت کھانے بجائے تو اس کو سننا  
 بعض صحابہ سے منقول ہے اور اکثر نے اس کو بھی ناجائز رکھا اور امام  
 ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اور احقاق نے ہر قسم کے مزاحیہ شترج  
 دفت کے حرام رکھا ہے اور ایک جماعت محدثین نے روزے کے  
 مزاحیہ کو بھی دفت پر قیاس کیا ہے اور مباح قرار دیا ہے ۔  
 إِنَّهُ أُنِي بَعْتَيْنِ فَإِذَا دَخَلَ سَعَةً جَارِيَةً  
 أَصْبَغَ قَالَ لَهُ مَا مَشَعْتُ قَالَ فَعَلْتُ حَتَّىٰ حَمَّ  
 فِيمَا فَسَّالَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا لِقَائِي  
 حَتَّىٰ نَسِبَ لَهَا يَا مُحْتَصِمُ ۔ سمرہ بن جندبؓ نے فرمایا  
 کی طرف سے حاکم تھے ، ان کے پاس ایک نامزد شخص لایا گیا  
 بیوی سے محبت نہیں کر سکتا تھا ، انہوں نے معاویہ کو لکھا  
 بارے میں کیا کیا جائے ؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ وہ اس  
 بیت المال کے پیسے سے ایک لونڈی خریدو اور اس شخص  
 آزمائش کرو ۔ سمرہ نے معاویہ کے حکم کے موافق ایک  
 کو اس کے ساتھ سلا دیا ۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص سے پوچھا  
 کہ تو نے کیا کیا ؟ اس نے کہا ، میں نے خوب بلایا ہاں تک

کتاب حج  
 اسی پر  
 آخر  
 ریا  
 حد  
 شرح  
 بیان  
 جانور  
 اس  
 صحابہ  
 کسی  
 اس کا  
 بیان  
 اس کے



تم گیارہویں ذکر کو فرج میں خوب حرکت دی یہاں تک کہ ازیال ہو گیا  
پھر انہوں نے نوٹھی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی، اس نے کچھ نہیں کیا  
آخر سترہ نے اس شخص سے کہا چل ہلانے والے اپنی جوڑو کو آزاد کر  
رہیاں اور بیوی میں بڑائی کرادی۔

حَصْبًا يَا حَصْبًا يَا حَصْبًا - کاشا۔ مرجا۔ خوب بے جا۔  
أَحْصَدَ الرَّزْمُ كَهَيْتِ كَالْتِي كَادَتْ أَنْ يَهْبِطَ -  
إِسْتَحْصَدَا - غصہ ہوا۔ اور معنی أَحْصَدَا ہے۔  
ترجمی عن حَصْبَادِ اللَّيْلِ - رات کو کھیت یا سیوہ کاٹنے سے  
سرخ فرمایا کہ چونکہ اس میں یہ نیت ہوتی ہے کہ محتاج لوگ اُس وقت  
نہیں آئیں گے۔ بعضوں نے کہا زات کو ڈنڈ ہونا کہیں کوئی نہ ہریلا  
ماند ایزا نہ ہنجانے۔

فَاذَّالَيْتُمْ مَوْحَرًا غَدًا أَنْ تَحْصِدُوا وَهُمْ حَصْبًا اجب  
کال مع ان سے اس نے لٹو کہ ان کو کاٹ کر تمام کر دو و خوب  
کرو۔

وَهَلْ يَكْتُمُ النَّاسُ عَلَى مَا خَوَّعَهُمْ فِي النَّارِ الْآلِ  
تَحْصِيدًا أَلَيْسَتْ لَهُمْ - بھلا لوگوں کو ناکوں کے بل دوزخ میں  
کسی باتیں ڈالیں گی، یہی ان کا زبان سے نکلی ہوئی باتیں جن  
کا کرو شکر و جھوٹ و بہتان اور غیبت ہو۔

حَتَّى تَحْصِدُوا يَا حَصْبًا حَصْبًا يَهَانَ تَكُ كَالْبَارِغِ  
تھی تھی سوکھا ہوا کھیت۔ یا ایجاب کی کاٹنے کے لائق  
کائے اور جڑ سے نکال لیا جائے۔

يَأْكُلُونَ حَصِيدًا هَا - اس کا کٹا ہوا کھاتے ہیں۔  
حَصِيدًا بِمَعْنَى تَحْصِيدًا ہے۔  
تنگ کرنا۔ دکنا۔ گھیر لیا۔

حَصْرٌ - دل تنگ ہونا۔ بخیلی کرنا۔ پڑھتے پڑھتے رکنا۔  
عورت سے محبت نہ کر سکتا۔  
أَحْصَرُ يَحْصِرُ فِي كَلِمَةٍ يَطْوُونَ - جو شخص حج  
سے روک دیا جائے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک  
ان نہ کرے۔

أَحْبَادٌ - کہتے ہیں روکنے اور قید کرنے کو۔  
فَلَمَّا سَأَلَتْ عَنِّي جَالِسًا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصْرًا وَبَكَتْ - جب حضرت فاطمہ نے حضرت  
علی کو دیکھا کہ وہ آنحضرت کے بازو بیٹھے ہیں ان کو معلوم ہوا  
کہ میرا نکاح ان سے ہونا ہے تو وہ دم بخود رہ گئیں اور رو میں  
ان کو اس وجہ سے رنج ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دنیا کا مال  
دو اسباب نہ تھا۔ ایک مفلس شخص سے میں بیاہی گئی۔

فَرَفَعَتِ الرَّيْحُ تَوْبَةً فَإِذَا أَهْوَحَ حَمُوسٌ رَاغِبٌ  
کی لوٹھی تار یہ کو لوگ ایک قطبی سے متہم کرتے تھے، آپ نے  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس قطبی کو قتل کر دیں (اتفاق سے  
ہوا چلی اُس کا کپڑا اٹھ گیا اور دیکھا تو وہ حضور سے (حضور اس  
شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو یا  
اس کو عورتوں کی طرف رغبت ہی نہ ہو۔ اس حدیث میں حضور  
سے محبوب مراد ہی نہیں ذکر کیا۔ اس قطبی کے ذکر اور شیعہ سب کے  
ہوتے تھے جن میں جبر تھا اس وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس کو چھوڑ دیا  
مسلم ہوا اثر بر لوگ ناحق اُس بیچارے پر اتہام لگاتے تھے کہ وہ  
آریہ سے قوت ہے۔)

أَحْصَلُ الْجَهَادِ وَاجْمَلُهُ حَجٌّ مَبْرُورٌ فَحَرِّزُوا لَكُمْ  
عورتوں کے لئے بہتر اور عمدہ جہاد حج مبرور ہے (جس میں کوئی خطا  
یا لغزش نہ ہو جس کے بعد پھر آدمی گناہوں سے باز رہے) اس کے  
بعد بوریوں پر چبے رہنا (اپنے گھروں میں پڑے رہنا، اللہ کی یاد کرنا)  
تَعْرِضُ الْفِتْنِ عَلَى الْقَلْبِ عَرْضُ الْحَصِيدِ - فتنے  
گرہی کی باتیں دلوں کو ایسا گھیر لیتی ہیں جیسے بویا گھیر لیتا ہے  
نے کہا "حصیر" سے یہاں وہ رگ مراد ہے جو پہلو سے پیٹ تک  
جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا حصیر ایک نقشی نہایت خوبصورت کپڑا ہے  
جب اُس کو پھیلاؤ تو دل میں کھب جاتا ہے، فتنوں کو اس سے  
مشابہت دی، وہ بھی دلوں میں کھب جاتے ہیں۔

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَخْلَقَ لِلْمَلَائِكَةِ مِنْ مَعَادِيهِ كَأَنَّ  
النَّاسَ يَرُدُّونَ مِنْهُ أَرْجَاءً وَإِذْ حَبِّ لَيْسَ مِثْلَ

کوئی بی  
تو اس میں  
سی طرح اگر  
نورہ یا فتن  
یا شریح  
رچو مگر  
لہوہ چشم  
ل کی گریاں  
روہ گریاں کیا  
ی طرح کا  
دی اور تو  
کائے ذال  
گرام  
اس کاشا  
انز کا ہوا  
مزامبر  
ن نے  
ویا ہے  
ریح  
نا حص  
بیتا فتن  
بہ جو  
لا لایا  
یہ کو کھا  
لہا کہ  
اس شخص  
افق ایک  
نص سے  
ہلا یہاں

الْحَصِيرُ الْعَقِصُ - (عبد اللہ بن عباس نے کہا) میں نے معاویہ سے بڑھ کر بادشاہت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا۔ لوگ جب ان کے پاس آتے تو گویا ایک کٹارہ وسیع میدان کے کناروں پر آتے (ان کا دل کشادہ اور بڑے دینے والے آدمی تھے) وہ اس بغیل بد خلق کی طرح نہتے رہے (عبد اللہ بن زبیر کی طرف اشارہ کیا)۔

وَقَدْ حَنَّ سُرّاً مَمْلُوءَةً فِي مَوْخِرَةِ الْحَصَارِ - ایک دسترخوان کو کھلا جو حصار کے اخیر میں لٹک رہا تھا (حصار ایک قسم کا تکیہ یا گدہ جس کے دونوں کنارے اونچے کر کے اونٹ پر ڈال دیے ہیں پھر اس پر سوار ہوتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اِحْتَمَرَتْ الْبَعِيرُ - میں نے اونٹ پر حصار رکھا۔

صِهْرًا بِالْكَسْرِ بِنَاءً كَقَبْتِهِمْ جِبْنِ الْأَرْضِ مِنْ دُشْمَنِ سَخَانَتْ وَفِي بَيْدَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَصْبَاءِ - انھیں کے ہاتھ میں جھڑہ تھا (جھڑہ کوڑا یا لکڑی جس کو آدمی ہاتھ میں رکھتے ہیں)۔

فَخَدَّتْ مَوَاحِشَ أَمْرِدَانٍ - میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ دے ہوئے نکلا۔

حَاوَرَتْ الْعَدُوَّ - میں نے دشمن کو گھیر لیا۔ حَصِيرٌ قَيْدَانٌ كَوْجِي كَقَبْتِهِمْ -

(جمع البعیرین میں ہے کہ آسمیہ کے نزدیک اگر بیماری حج کرنے سے روک دے تو اس کو اِحْصَادٌ کہیں گے۔ اگر دشمن وغیرہ روک دے تو اس کو صَدٌّ کہیں گے)۔

حَلَاكُ الْمَحَاوِرِ وَبِحِي الْمَقْرَبُونَ - محاصرہ تباہ ہونے میں ہے پوچھا تھا میر کیا؟ فرمایا جلدی کرنے والے لوگ۔

حَصْنٌ - موٹا الجھا یا اُدور کرنا، حصہ ملنا۔ مُحَاقَمَةٌ - حصہ رسد تقسیم کرنا۔

حِجَاوَةٌ سَدَةٌ حَقِيقَةٌ كَلٌّ شَيْءٌ - ایک برس ایسا آجیو سب کچھ لے گیا (یعنی قحط کا سال جو سب مال ختم کر گیا)۔

إِنَّ أُمَّتِي تَمَعَطُ شَعْرَهَا وَأَمْرُؤِي أَنْ أَدِجَلَهَا بِأَخْبِيَا فَمَاتَ إِنْ فَعَلْتَ ذَاكَ قَالَتْ لِي اللَّهُ فِي رَأْسِي مَا

الْحَاصِبَةُ - ایک شخص نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا۔ میری بیوی کے بال گر گئے ہیں لوگ کہتے ہیں شراب لگا کر اس کے سر میں کنگی کر انھیں لے لیا، اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ اس پر باخوہ کی بیماری بھیجے گا (جس سے بالکل بال گر کر پھر پیدا ہی نہ ہوں گے)۔

أَقَلَّتْ دَاخِصَ الدَّنْبِ (ہوا یہ کہ معاویہ نے خستان کے ایک شخص کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا اور اس کے جان کا تین دیتیں (اس کے داروں کے لئے) ٹھہرا دیں (یعنی یہ کہا کہ اگر تو مار گیا تو تین گنی دیت ہم دیں گے) اس سے یہ کہا کہ تو وہاں پیٹنے ہی شاہ روم کے سامنے اذان دیدیجیو! اس نے ایسا ہی کیا۔ روم کے سر داروں نے اس کو مار ڈالا جا لیکن شاہ روم نے منع کیا اور کہا معاویہ کا مطلب یہ ہے کہ میں دغا کر کے اس کو مار ڈالوں (کیونکہ اٹچی کا مارنا بڑی دغا بازی ہے) تو وہ اس کے بدلہ تھے لوگ ہم میں سے امن لے کر اس کے ملک میں گئے ہیں ان کو مار ڈالے خیر وہ شخص لوٹ کر (مع الخیر) معاویہ کے پاس آیا، معاویہ نے جب اس کو دیکھا تو کہنے لگے، تو بچ کر نکل بھاگا مگر دم کھٹ گیا (اس نے کہا ہرگز نہیں دم ہالوں میں موجود ہے۔ یہ ایک مثل ہے عرب لوگ کہتے ہیں)

أَقَلَّتْ دَاخِصَ الدَّنْبِ (جب کوئی آدمی ہالت کے موقع پر ہنسیکے پھریج نکلتا ہے) بچ کر نکل بھاگا مگر دم کھٹ گیا لَا يَحْصِنُ شَيْعِيرًا - ایک جو بھی کم نہ ہوگا۔

ثُمَّ يَنْقَطِعُهَا أَحْصَاءٌ يَهْزِفُ فِي مَجْمَعِ أَحْصَاءِ إِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانَ الْأَذَانَ آدَبٌ دَلِيلٌ

شیطان جب اذان سنتا ہے تو پیٹھ موڑ کر دم ہلاتا ہوا کان کھینچ کر کے بھاگتا ہے، یا زور سے بھاگتا ہے یا پادتا ہوا بھاگتا ہے اپنے ظاہر پر معمول ہے۔ کیونکہ شیطان ایک جسم ہے اس کے دم کان وغیرہ سب ہوں گے اور پادتا بھی ہوگا۔ اب جس احمق نے

کے زبود کا انکار کیا ہے وہ اس حدیث کا کیا جواب دیتا ہے؟ وَكَأَيُّهَا صَبَا بَدَا نُوْبِنَا - ہمارے گناہوں کے سوائے عذاب کا ایک حصہ ہمارے لئے مت ٹھہرا (بلکہ اپنے فضل دے کر)

یہ بیٹی کے  
بکنگ کرنا  
ہ کی بیماری  
نے غستان  
جان کی تین  
نا کہ اگر تو مارا  
ان پینے ہی  
لیا۔ تو دم کے  
نے منہ کیا  
بار ڈالوں  
بدلہ جتنے  
ان کو ارنڈ  
یا مسافر  
یہ دم کس کی  
ایک مثل سے  
دی طاقت کے  
رہ دم کس کی  
جمع آغشا  
تو دلہ  
ہوا کان کٹ  
بھاگتا ہے  
اس کے دم  
جس اتم نے  
بادیاس  
اہوں کے  
اپنے فصل

صاف فرمادے۔  
حُصْنٌ - زعفران یا دوس یا موتی۔  
یَوْمَ أَحْصَىٰ - صاف دن (جس میں ابر وغیرہ نہ ہو)۔  
حَصْبًا - ڈور کرنا، پنچہ عقل ہونا۔ (جیسے حَبَاقَةٌ ہے)۔  
أَحْصَيْتَ بِلَدِي سَعَةً كَرِيماً اَبَاكَ كَامٍ كَوْ مَضْبُوطٍ كِيَا۔  
لَا يَمْغِيهِ اَمْرٌ اَللّٰهُ اِلَّا اَبْعَدَا اَلْعَتْرَةَ حَصِيْفٌ  
العقدۃ (حضرت عمر نے ابو عبیدہ سے کہا) اللہ کا وہ حکم  
بلانے جو غافل نہ ہو اور پنچہ عقل پنچہ تدبیر والا ہو۔  
حَصْفٌ - گھجلی، حارشن۔  
حَصْلٌ - نڈہ کو کھلیان میں اکٹھا کرنا۔  
حَصْلٌ - فوٹوں میں پھری پڑنا، مٹی یا لٹکر کھانا۔  
حُصُولٌ یا مَحْصُولٌ - حاصل ہونا، ثابت ہونا، ٹھہرنا،  
اپنے جانا، الگ ہونا، جوڑنا، محفوظ کرنا۔  
بِنَاهِبَةٍ لَحْمٍ مَحْصُولٍ مِّنْ نَّرِّ اِبْرَاهِمْ كَجَرَسُونَا جُو اَبِي مَثِي  
اس سے صاف نہیں کیا گیا تھا۔  
تَحْصِيْلٌ - حاصل کرنا، پوست میں سے منتر نکالنا یا باہی  
اس سے گیسوں نکالنا۔  
حَوْصَلَةٌ - پرندے کا پوٹا جس میں کھانا سہر لیتا ہے۔  
حِصْبٌ - بیگن، پارنجان۔  
سَاكِنَةٌ عَنِ اَلْحَوَاصِلِ اَلَّتِي تَهْدِي اِلَى اَلشِّرَاكِ  
اس نے پوجا و اصل کا کیا حکم ہے؟ جس کا شمار مشرکوں کے  
اس میں کیا جاتا ہے۔  
حَوَاصِلٌ - ایک مشہور پرندہ ہے۔ اس کا پوٹا بڑا ہوتا ہے یہ نیک  
میں بہت ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید رنگ دوسرے سیاہ  
لیکن سیاہ رنگ بدبودار ہوتا ہے۔  
حَاصِلٌ اور مَحْصُولٌ دونوں کے ایک معنی ہیں۔ یعنی غلامتہ  
اور اصل مطلب دہنوں نے کہا اصل یہ ہے کہ اجال کے  
معیل کرے اور محمول اس کا عکس معنی تفصیل کے بعد اجال  
مَحْصُولٌ - اس کو بھی کہتے ہیں جو حاکم اموال تجارت یا ذرا

پر مقرر کرتا ہے، یعنی لگان اور ٹیکس کو جیسے حَصِيْلَةٌ۔  
حَصِيْلٌ - مٹی۔  
وَحَصِيْلُهَا اَلْقَمُوَارُ - بہشت کی مٹی مشک ہوگی۔  
حَصْنٌ - عورت کا پاک دامن ہونا، شوہر والی ہونا، والدہ ہونا  
حَصَانَةٌ - روکنا۔  
حَصِيْنٌ - محفوظ، روکا گیا۔  
أَحْصَنَ - نکاح کر لیا (اسی سے ہے)۔  
مُحْصِنٌ اور مُحْصِنَةٌ - یعنی جس مرد یا عورت کا نکاح  
ہو چکا ہے۔  
حِصَانٌ - رنگیڑا یا عمدہ گھوڑا (مناہ میں ہے کہ شرمنا  
إِحْصَانٌ یہ ہے کہ آدمی مسلمان، پاک دامن، آزاد ہو نکاح  
کر چکا ہو)۔  
مُحْصِنٌ اور مُحْصِنَةٌ - مرد کو کہیں گے۔  
مُحْصِنَةٌ اور مُحْصِنَةٌ عَوْرَتٌ کو کہیں گے۔  
حِصَانٌ رِزَانٌ مَا تَزْنُ بِوَيْبَتِي (یہ حضرت حسان  
نے حضرت عائشہ رضی کی تعریف میں کہا) پاک دامن سنجیدہ ان پر  
کوئی عیب نہیں لگایا جاتا۔  
تَحْصِيْنٌ فِي مَحْصِنٍ - ایک محل یا قلعہ میں اس نے پناہ  
لے کر حَصْنٌ یا لَمْ تَحْصِنِ - ابھی وہ محسنہ نہیں ہوئی،  
حِصَانٌ مَرْبُوطٌ - ایک رنگور بندھا ہوا تھا۔  
اَلْحِصْنُ اَلْحَصِيْنُ - مضبوط اور مستحکم قلعہ۔ اور مشہور کیا  
ہے جزیری محدث کی، جس میں آنحضرت کی دُعا میں جمع ہیں۔  
اَسْأَلُكَ يَدِيَا رِيَاكِ اَلْحِصِيْنَةَ - میں تیری مضبوطی  
کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔  
اَللّٰهُمَّ حَصِيْنٌ قَدِيْمِي - یا اللہ! میری شرم گاہ کو بچائے  
رکھ (حرام کاری اور بد کاری سے)  
حَصِيْنٌ اَمَّا اَلْكَمُّ يَانَ كَوِي - اپنے بالوں کو زکوة  
دے کر بچائے، بکو تلف ہونے اور ضائع ہو جانے سے)  
حَصْوٌ - روکنا۔

حَصِيْبَةُ الرَّحْمٰنِ - زمین میں کنکریاں بہت ہو گئیں۔  
حَصِيْبِيَّ - کنکریاں مارنا۔

يَا حَصْبَاءُ كُنَّيَا يَادْكُرَانَا سَجْمَانَا۔

مُحْصِي - یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ کیونکہ اُس نے ہر شے کو اپنے علم میں محفوظ کر لیا ہے اور ہر ایک کا شمارہ جانا چھوٹی ہو یا بڑی

مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص ان ناموں کو یاد کر لے یا ان پر ایمان رکھے یا اللہ کی کتاب اور احادیث میں سے ان کو نکالے، وہ بہشت میں جائے گا۔ بعضوں نے کہا احصا سے یہ مطلب ہے کہ ان ناموں کا تصور رکھے۔ مثلاً اللہ مستحیج ہے یعنی سب کچھ سنتا ہے تو اس کا احصا یہ ہے کہ کوئی بات کفر یا گناہ کی مُنڈ سے نہ نکالے۔ اسی طرح بقیہ ہے یعنی سب کچھ دیکھتا ہے، اس کا احصا یہ ہے کہ کوئی کام خلافِ شریعت اور فسق و فجور کا نہ کرے۔

لَا أُحْصِي شَاءَ عَالَمٍ - میں تیری تعریف کا حوصلہ نہیں رکھتا یا تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا۔

أَمْ كُنَّ الْقُرْآنَ أَحْصَيْتَ - کیا سارا قرآن تجھ کو یاد ہے؟  
أَحْصَيْتَهَا أَحْصِي كَرِيحٍ - جب تک ہم لوہیں اس کی حفاظت  
أَسْتَقِيمُوا أَوْ لَنْ نَحْضُوا أَدَا عَالَمُوا أَنْ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ  
الْقَلْبُ - سیدھی روش رکھو قی پر قائم رہو اور تم ہرگز ایسا  
نہ کر سکو گے کہ پوری پوری سیدھی روش رکھو (بلکہ کچھ نہ کچھ  
تصور تم سے ضرور ہو جائے گا) اور یہ جان لو کہ تمہارے نیک  
کاموں میں نماز سب سے بہتر ہے (تو نماز کا ضرور خیال رکھو،  
اس کو وقت پر آداب اور شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ بعضوں  
نے کہا لَنْ نَحْضُوا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس استقامت کا ثواب شمار نہ  
کر سکو گے، اتنا بے حساب ثواب ہے)۔

إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصَيْتَهَا - یہ تمہارے اعمال کا بدلہ جو جن کو  
میں محفوظ رکھتا ہوں (تمہارے نامہ اعمال میں لکھواتا جاتا ہوں) تاکہ  
ان کا پورا پورا بدلہ تم کو ملے۔

مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں شمار نہیں کر سکتا جتنے بار میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ  
شمار یعنی بہت بار سنا۔

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَأَحْصَاهُ - جو شخص خانہ کعبہ کا اسی طرح  
آداب اور نمنن کے ساتھ طواف کرے اور سات پھیرے کرے یا سات دن  
پہلے درپہلے کرے۔

لَا تُحْصِي فَيْحِيْبِي - تو روپیہ پیسہ مت جوڑ رکھ، ایسا کر کے  
تو اللہ بھی جوڑ رکھے گا (تجھ کو بے حساب زدے گا) یا روپیہ پیسہ  
رگن رگن کر فقیر کو زدے، یونہی بے شمار خیرات کرتا جا۔ اگر ایسا کرے  
گا تو اللہ بھی تجھ کو رگن رگن کر تھوڑا تھوڑا دے گا یا آخرت میں رگن  
کر تیرے اعمال حساب لے گا۔

بَيْعُ أَحْصَاهُ - وہ بیع ہے کہ بائع اور مشتری میں بیع  
کہ جب ایک فریق دوسرے کی طرف کنکری اٹھا کر بیچنے کو بیع لازم  
ہوگی۔ بعضوں نے کہا یہ ہے کہ آدمی بکریوں کے گلے پر کنکر مارے  
جس بکری کے کنکر لگے وہی بک گئی۔

أَحْصِيهِمْ عَدَا - ان کو رگن کر ہلاک کر دینی ان سب  
کو تباہ کر۔

لَوْ عَلَا الْعَادُ لَأَحْصَاهُ - اگر گئے والا اس کو گناہ ہے  
تو رگن لے۔

أَحْصُوا كَمَا بَلَفَظُوا لِسَلَامٍ - گنو تو کتنے لوگ ان میں  
اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں یعنی مسلمان ہیں)۔

فَرَمَاهَا بِسَبْحِ حَصْبَاتٍ - آپ نے اُس پر سات کنکر  
ماریں۔

يَكْبُرُ بِكَلِمَةٍ حَصْبَاتٍ - ہر کنکری ارتے وقت تکبیر کے  
هَلْ يَكْتُبُ النَّاسُ عَلَيَّ مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ  
حَصْبًا أَلَيْسَتِ بِهِمْ - آدمیوں کو آوندھا دوزخ میں کوئی  
گرائے گی۔ یہی ان کی زبانوں کی تیزیاں۔ (مشہور روایت ہے  
ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔)

حَلَا يُثَاكَمُ تَحْمِيَهُ - جس بات کو تو بخوبی نہیں جانتا

حصہ - عقل کو بھی کہتے ہیں۔

رَأَيْتُ النَّبِيَّ يُلْعَمُ مَا لَا أَحْصِيهِ - میں نے آنحضرت کو  
پاتے بار کرتے دیکھا، جن کو شمار نہیں کر سکتا۔

أَحْمَدُ الشَّعْبَانَ لِدَرْمَتَانَ - شعبان کے دن یاد رکھو، گنتے  
باڈا رمضان رکی آمد، معلوم کرنے کے لئے۔

وَكَيْفَ لَا تَحْصِيهَا - ہم کیونکر ان کا شمار نہیں کر سکتے  
(یعنی نبوی شمار کر سکتے ہیں)۔

### باب الخارج الضاد

حَبِيبٌ أَلْتَنَا أَهْلَانَا كُنَّيَا لَنَا، رَدِّشْنَا كَرْنَا۔

حَبِيبٌ - جلانے کی لکڑی

حَبِيبٌ وَآمْرٌ أَقْبَحُ حَبِيبٌ بِقَدْرِهَا - ایک عورت اپنی پاند  
نے اگل لگا رہی تھی۔

حَبِيبٌ - زیادتی کرنا، ٹلگانا، ادا۔

كَيْفَ تَبْلُغْتَهُ مَا آرَادَ فَاحْضَبْتِ رَجُلَيْنِ فِي  
آنحضرت نے مشرکوں پر کنکریاں مارنا چاہیں، آپ جس شخص پر سوار

کئے وہ آپ کا ارادہ سمجھ کر (غصے سے) پتھر گیا (عرب لوگ کہتے  
ہے کہ)

أَحْضَبٌ - یعنی غصے سے اپنے تئیں زمین پر دے مارنا اور

أَحْضَبٌ مِنَ الْغَيْظِ - یعنی غصے سے پھٹ گیا۔

لَا آدُ عِلْمًا لَمَنْ شَاءَ أَنْ يَنْحَبِيبَ ذَيْلِيحَ حَبِيبٌ

اگر روڑاڑنے کہا، میں تو عصر کے بعد دو نفل رکعتیں پڑھتا ہوں

کوڑوں کا جس کا جی چاہے کہ غصے سے پھٹ جائے وہ پھٹ جائے۔

حَبِيبٌ - بھرا۔

حَبِيبٌ - جو کا نام ہے۔

حَبِيبٌ - موٹا۔

حَبِيبٌ - بڑے پیٹ والا۔

حَبِيبٌ - حرکت کی آواز۔

سَمِعْتُ حَبِيبَةَ الْمَاءِ فِي زَيْلِي حَبِيبٌ - پانی کے حرکت کی آواز

حَضْرٌ گھر میں رہنا یہ ضد ہے سفر کی۔

حَضْرٌ اور حَضْرٌ - حاضر رہنا۔

شَمَّ حَضْرًا الْقُرَى - پھر گھوڑے کا دوڑ کی طرح (عرب  
لوگ کہتے ہیں)۔

أَحْضَرُ الْقُرَى

أَقْلَعَ الرَّبِيبُ حَضْرًا فَرَسًا بِأَرْضِ الْمَدْيَنَةِ أَيْ  
حضرت زبیر نے کوڑے کے گھوڑے کا دوڑ کے برابر مدینہ میں زمین بلور

مقلدہ دیدی تھی۔

فَأَنْطَلَقَتْ مَسِيرًا وَأَوْحَضْنَا - میں تیز چلا دوڑتا

لا يَبْعُ حَافِرًا لِيَا - شہر والا دیہات والے کا مال نہ جی

(اس کا دلال نہ بنے، بلکہ خود اس کو بیچے دے۔ بعضوں نے کہا

لوگ دیہات سے غلہ وغیرہ لے کر بستی میں آتے تھے، بستی والے کیا

کرتے تھے، ان سے کہتے تھے تم اپنا مال ہمارے پاس چھوڑ جاؤ ہم

ہنگا بیچ دیں گے۔ آنحضرت نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں

بستی والوں کو تکلیف دینا ہے، تمہاری بستی کی ممانعت کھانے پینے

کی چیزوں میں ہے، لیکن دوسری چیزوں کی ممانعت میں شک

ہے۔ بعضوں نے کہا، ممانعت عام ہے ہر قسم کے مال و اسباب کو

شامل ہے)۔

كُنَّا بِحَاضِرِ مَكَّةَ بِنَا النَّاسِ - ہم پانی کے ایک چشمہ پر تھے

لوگ ہمارے اوپر سے گزرا کرتے تھے (جہاں سے پانی پھوٹتا ہے۔ یعنی

چشمہ کو "منہل" اور "مخضر" کہتے ہیں۔ ان کا بیج "منہل" اور

اور "مخضر" آتی ہے۔ اور کبھی "حاضر" کے معنی اس جگہ کے آتے

ہیں، جہاں لوگ رہتے ہوں۔ یعنی حضور کے معنی میں)۔

وَقَدْ أَحَاطُوا بِحَاضِرِ قَعِيمٍ - انہوں نے ایک قبیلے

کو گھیر لیا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا اس میں کثرت سے لوگ تھے،

حَجْرَةُ الْحَاضِرِ - اس مکان سے ہجرت

تَحْضُرِي مِنَ اللَّهِ حَاضِمًا - اللہ کی طرف سے میرے

پاس فرشتوں کی ایک جماعت آتی رہتی ہے۔

فَاتَّهَمَ مَشْهُودًا مَحْضُورًا - معج کی نماز میں فرشتے

ع  
علیک  
اسے  
اجلی طرح  
اسات  
ایسا کر کے  
پہلے  
ایسا کر کے  
نہیں گے  
میں یہ ہے  
ذبیح لاری  
نکر مارے  
بنی ان  
لوگنا چاہے  
لوگ ان  
سات کنکر  
تکبیر کہتے  
النار  
میں کوئی  
روایت  
نہیں باننا

شریک اور حاضر رہے ہیں۔  
إِنَّ هَذَا إِذَا اخْتَرْتُمْ مِنْهُمْ لِيُخْبِرُوا بِمَا لَمْ يَأْتُوا بِهِ مِنْ  
شَيْطَانٍ وَغَيْرِهِ آتِي رَجُلَيْهِمْ -

مَا يَخْتَصِمُ بَيْنَكُمْ - جو حضور (یعنی تختہ نہ کر دو جو موجود ہو  
وہ سامنے رکھو)۔

كُنَّا نَخْتَصِمُ بِرَأْسِ مَاءٍ - ہم ایک ہانی کے قریب تھے۔  
وَاللَّيْلُ أَخْتَمُوا إِسْرًا أَنْ لَهَ أَشْطَرُ أَرَا نَحْنُ مَعَهُ  
دنوں کا ذکر کیا فرمایا، ہفتہ کا دن بہت بڑا ہے مگر اس میں بُرائی کے  
ساتھ بھلائی بھی ہے۔

بعضوں نے اخْتَمُوا بہ نامے مجھ روایت کیا ہے۔ عرب لوگ  
کہتے ہیں۔

فَلَا تَنْحَبِطُ إِلَى الْفِتْرِ أَشْطَرُ كِي - فلاں شخص نے زمانہ کی  
بھلائیوں پر ایمان سب دیکھیں۔

كُنْتُمْ فِي ثَوْبَيْنِ خَضِرَيْنِ - آنحضرت کو حضور کے دو  
کپڑوں میں کفن دیا گیا (حضور ایک بتی سے ہیں میں)۔

خَضِرًا - ایک میدان کا نام ہے۔  
فَأَخْتَمُوا فَأَخْتَمَتْ - وہ دوڑنے لگا میں بھی دوڑا۔

خُجِرَتْ أَخْتَمًا - میں دوڑتا ہوا نکلا۔  
خَتَمَاتِ الْمَسْجِدِ - جو کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو

مسجد کے دروازے پر آئیوں کے نام اور وقت لگتے جاتے ہیں۔  
کراہا کاتبین کے سوا دوسرے فرشتے ہیں ان کا کام ہی ہے کہ جمعہ کی  
نماز کے لئے آئیوں کو لکھا کریں)۔

هُوَ خَضِرٌ أَلْعَدَّةُ يَا بَكْرَةَ مَا يَخْتَمِرُ الْعَدَّةُ  
یعنی دشمن کے سامنے۔

أَمَّا نَحْنُ إِلَى خَضِرٍ هَيْمٍ - بلدی سے اپنے خرموں کی  
طرف چلے (یعنی کجور کے کھلیان کی طرف)۔

إِسْتَخْفَرُوا دَابَّةً - اپنے جانور کو منگوا یا حاضر کیا۔  
إِذَا اخْتَفَى الْمَرْءُ وَجْهَهُ كَمَا يُوجِبُهُ فِي النَّارِ - جب

آدمی مرنے کے قریب ہو تو اس کا منہ اُدھر پھرا دیں بدہر قبر میں پھرا

جاتا ہے (یعنی قبلہ کی طرف)۔

مَنْ يَخْتَمِرُ حَافِيًا - سب چیز تیار اور موجود ہے (یعنی  
ہے کہ یہ ٹولہ لوگوں کا محاورہ ہے۔ یعنی حاضر کو یہ منی تیار استعمال  
کرنا)۔

خَتَمًا - وہ کاغذ جس پر لوگوں کی گواہیاں لکھی جاتیں۔  
حَسَنُ الْمُخَاتَمَةِ - وہ شخص جو علم مجلس خوب جانتا ہے (یعنی

کے آداب میں ماہر ہے۔  
خَتَمًا - حاضر کی جمع۔

خَتْمِيَّةٌ - وہ مقام جہاں لوگ بات چیت اور رد و بدل  
کے لئے جمع ہوا کریں (یعنی کلب) یا وہ میدان جس میں لوگ  
جمع ہوتے ہیں۔

خَتْمِيَّةٌ - شہری رہے مندر سے بناؤی کی یعنی گنوار کی  
خَتْمِيَّةٌ - بات میں غلطی کرنا، طانا، خلاط کرنا۔

يَسِيرُ التَّرَاكِبُ مِنْ مَشْعَاءِ إِلَى خَتْمِ مَوْتٍ - ایک  
سوار صفار سے حضرت موت تک چلا جائے گا۔ (کوئی اس کو نہیں

گارا ستم میں ایسا امن ہوگا)۔  
خَتْمِ مَوْتٍ - پختہ سیم یا پختہ سیم، ایک شہر کا نام جو

کے پورب کی طرف اور صحیح یہ ہے کہ حضرت موت ایک قلعہ ملک  
جس میں کئی شہر ہیں "سکلی" اس کا ساحل ہے۔ محسن ابوحنبل

ہے کہ وہاں اصحاب فیل پر کنگریاں ماری گئی تھیں، وہ مرتد  
اس لئے اس کا نام "حضرت موت" ہوا۔ بعضوں نے کہا حضرت

صالح علیہ السلام پیغمبر نے وہیں انتقال فرمایا اور وفات کے  
آنہوں نے کہا "حضرت موت" اس وجہ سے اس کا یہی

مشہور ہو گیا۔  
كَانَ يَسْتَبِيحُ فِي الْخَتْمِ مَجِيًّا - آپ حضرت نبوت کی ہونے

چلتے (عرب لوگ کہتے ہیں)۔  
فِي لِسَانِهِ خَتْمٌ مَبِيَّةٌ - اس کی زبان میں لکنت

(دھکلاں)۔  
خَتْمٌ - ترغیب دینا، اُبھارنا، برا بھلا کرنا۔



میں  
تیار

بائیں  
بانا

اور  
لوگ

گوارا  
رنا

وقت  
اُس کو

رکان  
قلعہ

میں  
دو

دفاع  
اس کا

نیت  
میں

گنت

حَضِيضٌ - اُجھڑنا، رغبت دینا۔

جَارَتْهُ هِدَايَةٌ فَلَمْ يَجِدْ لَهَا مَوْضِعًا فَقَالَ ضَبَعُهُ بِالْحَضِيضِ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ أَكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ -

اُجھڑت کے پاس کچھ رکھنا، تحفہ آیا، آپ نے اُس کے رکھنے کے لئے کوئی (میز یا تخت وغیرہ) ادنیٰ، بلکہ نہ پائی، تو فرمایا نیچے ہی (زمین پر) رکھ دے۔ میں تو (اللہ کا) غلام (بندہ) ہوں غلام کی طرح کھانا کھاتا ہوں (زمین پر بیٹھ کر)۔

حَضِيضٌ - پستی (اس کے مقابل اوج ہے)۔  
وَأَعْتَدْنَا لَهُ حَضِيضٌ وَلَا يَقْنَعُ - اُس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔

تَسَاءَلَتْ حِجَارَتُهُ إِلَى حَضِيضٍ - اُس پہاڑ کے پتھر دامن میں گرے (یعنی پہاڑ کے نشیب میں جہاں زمین ہوتی ہے)۔  
إِنَّ الْعَدُوَّ بَعْدَ عُرْوَةِ الْجَبَلِ وَغَنِّ بِالْحَضِيضِ - دشمن پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ اور ہم نیچے زمین پر ہیں۔

حَضِنٌ اور حَضِيضِيٌّ اور حَضِيضِيٌّ سب کے وہی معنی ہیں جو حَضَل کے ہیں۔

فَأَيُّنَ الْحَضِيضِيَّاتِ - پھر اُجھڑنا کہاں گیا؟  
لَا بَأْسَ بِالْحَضِيضِ - رسوت کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں۔

كَأَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً أَوْ حَضَفًا - جیسے وہ دوا کا طالب ہے یا رسوت کا۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتَلِفَ الْقَبَائِمُ بِالْحَضِيضِ بِالْحَضِيضِ - دروازہ دار کو رسوت آگھوں میں لگا کچھ منح نہیں۔

إِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ مِمَّا حَضِيضٌ وَيَتَأَمَّلُ الْحَضِيضِيَّاتِ - وہ کھاتے تھے اور زمین ہی پر سوتے تھے۔

حروفِ تَحْسِينِ بَارٍ هِيَ: هَلَا، أَوْ، أَلَا، أَوْلَا، أَوْ، لَوْ، مَا، مُحَاصِنَةٌ - ایک دوسرے کو رغبت دلانا۔ تَحِيَّاتُونَ اسی سے ہے۔

حَضِنٌ - گو دین لینا، پالنا، اُڑے سینا۔

إِنَّهُ خَرَجَ مَحْتَفِنًا أَحَدًا ابْنِي رِبْنَتِهِ - اُجھڑت برآمد ہوئے اپنے ایک لڑا سے گو گو دین لئے ہوئے (امام حسنؑ) (امام حسینؑ)۔

حَضِنٌ - پہلو کو کہتے ہیں (سہراؤمی میں دو "حَضِن" ہوتے ہیں) اُجھڑج بیدار تیرا لَآ لَفْدًا حَضِنِيًّا - میں تیری پناہ میں نکلیں گا۔ تیرے پہلو میں نہیں چھوڑنے کا۔

مَكَانًا أَحْتَجُّ مِنْ حَضِيضِي تَكْنِينٌ - جیسے تیرا پہاڑ کے دو طرف پہلوؤں سے بھگا یا گیا۔

فَلْيَكُنْ بِلِحْضِنَيْنِ - تم لشکر کے دونوں کنارے سے بھاگے۔

عَجِبْتُ لِقَوْمٍ ظَنُّوا الْعِلْمَ حَتَّى إِذَا نَالُوا أَمْرًا مَصْحَابًا حَضَفًا تَارًا بِنَاءِ الْكَلِمَةِ - اُن لوگوں پر مجھ کو تعجب ہوتا ہے جو علم کو طلب کرتے تھے، جب علم کو حاصل کیا تو رجمائے اس کے کہ لوگوں کو تعلیم کریں اس پر عمل کریں، بادشاہزادوں کے اہلین بن گئے ان کی پرورش کرنے لگے، ان کی صحبت میں رہنے لگے۔

حَضَانٌ - حَضَانٌ کی جمع ہے۔ یعنی پرورش کرنے والا، کھلانے والا (اسی سے حَضَانَةٌ ہے یعنی کھلائے دایہ)۔  
حَضَانَةٌ - حَضَانٌ کا مصدر ہے۔

يُرِيدُونَ أَنْ يَحْفَنُوا مِمَّنْ هَذَا الْأَمْرُ بِهِ النَّصَارَى بَعَالِي جَابِتِي هِيَ كَرِهَمُ كَو خِلَافَتِ سَ عَلِيٍّ هِ كَرِي سِ (خود خلیفہ نہیں یہ حَضِنْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْأَمْرِ كَلَامٌ - یعنی میں نے اس شخص کو کام سے علیحدہ کیا)۔

إِنَّ لَعْنِيًا يُرِيدُ أَنْ يَحْفَنِي أَمْرًا بِنْتِي رَنِيمَ كِي بِي نِي نِي اُجھڑت سے عرض کیا) نعيم چاہتا ہے کہ میری بیٹی کا نعيم (شادی وغیرہ کا) خود کر لے (مجھ سے کوئی رائے وغیرہ نہ لے یہ سن کر آپ نے نعيم سے فرمایا، اس کو علیحدہ مت کر، اس سے مشورہ نہ لے) لَا حَفْنٌ زَيْنَبُ عَنْ ذِيكَ (عبداللہ بن مسعود نے کہا) زَيْنَبُ اس سے علیحدہ نہیں رکھی جائے گی (بلکہ اُس کی بھی رائے لی جائے گی)۔

لَهُ أَنْ كِي بِي كَامِ زَيْنَبُ تَمَا ۱۷ مَنَه

رِئِ أَعْمُرُ حَضَبِيَّاتٍ - چند بکریوں میں جو دو حُصْنٌ کی ہوں۔  
 حُصْنٌ ایک پہاڑ ہے نجد میں وہاں کی بکریاں مشہور ہیں۔ بعضوں نے  
 کہا لال کالی بکریاں مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا حُصْنٌ وہ بکری جس کا  
 ایک تھن دوسرے تھن سے بڑا ہو۔ علی بن محمد حُصْنِيُّ حدیث کا راوی  
 ہے۔ اسی طرح اسحاق حُصْنِيُّ امام رضا کا خادم تھا۔

## باب الحار مع الطار

حَطَّ... ہزار گوزگ نا جماع کرنا۔

حَطَّوْنِي حَطَّ... آپ نے مٹی سے ایک مار لگائی۔

حَطَّاءُ يَكْرَهُونَ إِذْ تَشَاوَرْتُمَا - جب تم نے مشورہ کیا تو اس نے  
 تمہاری رائے سے تم کو ہٹا دیا۔

حَطَّبٌ - لکڑیاں جمع کرنا، چنل خوری کرنا، مد کرنا، اغوا کرنا۔  
 اُمْرٌ يَحْطَبُ فَيُحْطَبُ - میں جلانے کی لکڑیوں کے لئے حکم  
 دوں وہ جمع کی جائیں یا توڑی جائیں۔

حُطَيْبٌ اور اِحْتِطَابٌ بھی لکڑیاں جمع کرنا۔

حَمَالَةُ الحَطْبِ - چنل خور لگانے بھاننے والی۔

حَاظِبُ اللَّيْلِ - وہ شخص جو اپنی بڑی سب طرح کی باتیں  
 کرے یا اپنی کتاب میں صحیح اور قاطب سب طرح کی روایتیں بھرنے  
 حَاظِبُ بن ابی بلتعہ - مشہور صحابی ہیں۔

حَطَّابٌ - لکڑہارا۔

أَرْضٌ حَطِيْبَةٌ - وہ زمین جہاں لکڑی بہت ہو۔

عَاثِدًا مِمَّا احْتَطَبْتُمْ غَلَاظِفِئِي - میں ان گناہوں  
 سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے اپنی بیٹی پر اکٹھا کئے ہیں یا  
 لادے ہیں۔

حَطَابَةٌ - وہ لوگ جو لکڑیاں چننے ہیں۔

حَطَّ - اور سے نیچے اترنا، ترخ گٹ جانا، کم کر دینا، معاف  
 کر دینا، چھوڑ دینا۔

حِطَّةٌ اور حِطْيَةُ اسم مصدر ہے (اللہ تعالیٰ نے نبی امرا  
 کو مکم دیا تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے جاؤ یعنی ہمارے گناہ اتار دے)

معاف کر دے۔ اُن کو مکم سوجا وہ کیا کہنے کے حِطَّةٌ فِي شَعِيرَةٍ  
 یعنی گیسوں جو ہیں  
 الحِطْيَةُ - وہ رقم جو فرسدا قیمت میں سے کم کر دی جائے۔  
 حَطَّ حَطًّا يَحِطُّ حَطًّا يَحِطُّ حَطًّا سب طرح صحیح ہے  
 معاف کر دے۔

مِنَ ابْتِلَاكَ اللّٰهِي جَسِدًا فَهَلْ لِحَطَّةِ جِسْمِنِ  
 کو اللہ جسم کی کسی بیماری میں مبتلا کرے تو وہ اس کے لئے گناہوں  
 کا ادوار (کفارہ) ہوگی۔

فَقَالَ بَيِّدًا حَطَّوْرًا قَهْمًا رَاغْمًا اِبْنِ سَوَكَةَ  
 کی ٹہنی کے نیچے بیٹھے (اور ہاتھ سے ایسا کیا کہ اس کے پنے جھار دینے  
 اِذَا حَطَّطْتُمْ الرِّجَالَ قَشْدًا وَالسُّؤْمُومَ - جب  
 تم کجاوے (ادھنوں پر سے) اتار چکے (رج کر چکے) تو انہیں  
 کو سد جہاد کی تیاری کرو۔

حَطَّتْ اِلَى الشَّابِ - وہ عورت جو ان کی طرف جھکی۔  
 (اس کو پسند کیا گو وہ مفلس تھا)۔

اِنَّ التَّيْلُوَّةَ تَسْمِيَةٌ فِي التَّوْمَرِ حَطْوًا - توراثر  
 میں نماز کو حطیط فرمایا ہے (یعنی گناہوں کی اتار نیوالی)۔  
 حَطَّطٌ - توڑنا۔

اِنَّ رُحْمَكَ الحَطِيْبِيَّةَ - تیری وہ زرہ کہاں گئی جو  
 تلواروں کو توڑ دیتی ہے؟ راہی مضبوط ہے کہ تلوار اس پر بڑھتی  
 ہے تو ٹوٹ جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا حطیہ سے مراد  
 یہ ہے کہ چوڑی اور بھاری۔ بعضوں نے کہا یہ نوب ہے حطہ  
 بن عمارب کی طرف جو زرہ میں بنایا کرتا تھا یہ آپ نے حضرت  
 سے فرمایا جب انہوں نے کہا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے کہ میں  
 کا سامان کروں)

شَرَّ الرَّعَاةِ الحَكْمَةُ - براچروا مادہ جو ادھنوں  
 پر ظلم کرتا ہے سختی کرتا ہے (چرواہے سے آپ کی مراد بادشاہ  
 اور حاکم ہے اور ادھنوں سے آدمی)  
 حِطَّةٌ اور حِطْمَةٌ - ظالم چرواہا۔

كَانَتْ تَرْتِيشُ إِذْ أَرَأَتْهُ فِي حَرْبٍ قَالَتْ أَخَذُوا  
 الْحَطَمَ أَحْذَرُوا وَالْقَطْمَ - جب ترتیش کے لوگ حضرت  
 علیؑ کو جنگ میں دیکھتے تو کہتے "اس ظالم سے بچو اس کاٹنے  
 والے سے بچو" سبحان اللہ! حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور سپاہ  
 گری بیسی ہی تھی۔

قَدْ أَتَى اللَّيْلُ سَمَوَاتِي حَطْمًا - رات نے اس کو ایک  
 ظالم لاکھنے والے کے ساتھ ڈھسا نپ لیا۔

حَطْمَةٌ - دوزخ کا ایک لقب ہے (بعضوں نے کہا وہ چوتھا  
 لقب ہے۔ اس کو حطمة اس لئے کہا کہ آگ وہاں بہت جوش پر ہے  
 اور ایک کو ایک توڑ رہی ہے۔ جیسے دریا میں ایک موج دوسری  
 موج کو توڑ دیتی ہے۔)

رَأَيْتُ جَهَنَّمَ حَطْمًا بَعْضُهَا بَعْضًا - میں نے دوزخ کو  
 لاکھا اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے۔

تَدْفَعُ مِنْ مَتْنِي قَبْلَ حَضْرَةِ النَّاسِ - متا سے لوٹ جا  
 سے پہلے کہ لوگوں کا ہجوم ہو، ایک کو ایک ہٹائے اور توڑنے  
 إِذْ أَحْبَبْتُمْ النَّاسَ - اس وقت لوگ تم کو پس ڈالیں گے  
 دیں گے۔

حَطِيمٌ - کعبہ کا وہ مقام جو حجرِ اسود اور دروازے کے  
 درمیان ہے۔ یا حجرِ اسود اور زمزم کے درمیان۔ یا مقامِ ابراہیم  
 اور دروازے کے درمیان۔ اور مشہور یہ ہے کہ حطیم اس خالی جگہ  
 ہے جس کو میراب رحمت کے تلے کعبہ سے باہر چھوڑ دی گئی ہے  
 حطیم اس لئے کہا کہ توڑ کر وہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔ بعضوں  
 نے اس لئے کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ طواف کے کپڑے  
 ڈال جاتے، وہ پڑے پڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ بعضوں  
 نے حطیم اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ عرب لوگ جب کسی بات پر  
 سنا کر ہمد و پیمان کرتے، تو ایک کوڑا یا جوتی یا کان اس پر  
 ڈکارتیں وہاں رکھ دیتے۔

بَعْدَ مَا حَطَمَتِ النَّاسُ يَا بَعْدَ مَا حَطَمْتُمُوهُ -  
 لوگوں نے اس کو توڑ ڈالا یعنی بوڑھا کر دیا اس سے گھر

کی ٹکریں اس پر ڈال کر۔

قَبْعَتِي يَتَحَتَّمُونَ عَلَيَّ غِيظًا - وہ لگنغٹھ سے اس پر جوش لائے  
 مَآ أَخْرَجَ سَنَةَ الْحَطْمَةِ - ہم قحط کے سال نکلتے۔

قَالَ يَا لَيْتَ بَنِي إِحْسَانَ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ -  
 آنحضرتؐ نے حضرت عباسؑ سے فرمایا ابو سفیان کو اس مقام  
 پر کھڑا کرو، جہاں پہاڑ ٹوٹا ہے اور رستہ تنگ ہو گیا ہے کیونکہ  
 ایسے مقام پر فوج کے لوگوں کا ہجوم ہوگا اور ابو سفیان پر رعب  
 پڑے گا، ایک روایت میں۔

عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ ہے جہاں پہاڑ کی سونڈ نکلی ہے۔

ایک روایت میں:

عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ ہے۔ یعنی جہاں پر سواروں کا ہجوم ہو  
 ایک کو ایک روند رہا ہوں۔

حَطَامُ الدُّنْيَا - دنیا کا مال و اسباب۔

حَطَامٌ - سوکھی چیز کو بھی کہتے ہیں جو ریزہ ریزہ ہو جائے  
 حَطَامٌ - شرب سے حصوڑ ہے  
 حَاخُوْمٌ - قحط کا سال۔

إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ تَحْطُمْهُمَا حَتَّى  
 يَسْتَمَّ بِهِنَّ وَجْهَهُ - آنحضرتؐ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے  
 تو پھر ان کو نہ توڑتے یہاں تک کہ ان کو منہ پر پھیر لیتے (گویا جو  
 برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہاتھ پر اتری، اس کو پہلے منہ  
 پر پھیر لیا، کیونکہ وہ سب اعنات سے اشرف ہے)۔

لَا سَهْمٌ لِلْحَطِيمِ - اس گھوڑے کو حصہ نہیں ملے گا،  
 جو بوڑھا ہو کر بالکل ٹوٹ گیا ہو۔

حَطْوٌ - زور سے ہلانا۔

أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقَعَاتِي  
 حَطَاتِي حَطْوًا - آنحضرتؐ نے میری قفا (پشت گردن)  
 تھامی اور اس کو ایک جھونکا دیا (زور سے ہلایا) (بعضوں نے  
 حَطَاتِي حَطْوًا روایت کیا ہے۔ اس کے معنی اوپر بیان  
 ہو چکے ہیں)۔

میں نے اس کو توڑ ڈالا یعنی بوڑھا کر دیا اس سے گھر  
 کی ٹکریں اس پر ڈال کر۔  
 وہ لگنغٹھ سے اس پر جوش لائے  
 ہم قحط کے سال نکلتے۔  
 ابو سفیان کو اس مقام  
 پر کھڑا کرو، جہاں پہاڑ ٹوٹا ہے اور رستہ تنگ ہو گیا ہے کیونکہ  
 ایسے مقام پر فوج کے لوگوں کا ہجوم ہوگا اور ابو سفیان پر رعب  
 پڑے گا، ایک روایت میں۔  
 عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ ہے جہاں پہاڑ کی سونڈ نکلی ہے۔  
 ایک روایت میں:  
 عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ ہے۔ یعنی جہاں پر سواروں کا ہجوم ہو  
 ایک کو ایک روند رہا ہوں۔  
 دنیا کا مال و اسباب۔  
 سوکھی چیز کو بھی کہتے ہیں جو ریزہ ریزہ ہو جائے  
 شرب سے حصوڑ ہے  
 قحط کا سال۔  
 آنحضرتؐ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے  
 تو پھر ان کو نہ توڑتے یہاں تک کہ ان کو منہ پر پھیر لیتے (گویا جو  
 برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہاتھ پر اتری، اس کو پہلے منہ  
 پر پھیر لیا، کیونکہ وہ سب اعنات سے اشرف ہے)۔  
 اس گھوڑے کو حصہ نہیں ملے گا،  
 جو بوڑھا ہو کر بالکل ٹوٹ گیا ہو۔  
 زور سے ہلانا۔  
 آنحضرتؐ نے میری قفا (پشت گردن)  
 تھامی اور اس کو ایک جھونکا دیا (زور سے ہلایا) (بعضوں نے  
 روایت کیا ہے۔ اس کے معنی اوپر بیان  
 ہو چکے ہیں)۔

# باب الحار مع الظار

حظر - منکرنا، روکنا۔

لَا يَحْتَظِرُ حَيْبُورَةَ الْقُدْسِ مِنْ مَذَامِنِ حَيْبُورِ - جو شخص ہمیشہ سزا پاتا ہو وہ بہشت میں نہیں جا سکتا (حیبرۃ القدس سے مراد بہشت ہے۔ اصل میں حلیہ اس احاطہ کو کہتے ہیں جس میں بکریوں کا منہ اونٹ وغیرہ رکھے جاتے ہیں، ان کو ہوا اور سردی سے بچانے کے لئے)۔  
 لَا يَحْتَظِرُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ فِي حَيْبُورِ - پیلو کے درخت محفوظ نہیں ہو سکتے۔ ایک شخص نے کہا یہ درخت میری زمین میں ہے (یعنی جس کو میں نے آباد کیا ہے، مطلب یہ ہے کہ جو زمین تو نے آباد کی ہے اس وجہ سے تو اس کا مالک ہو گیا مگر جو درخت پیلو کے اُس میں پہلے سے موجود تھے، ان کا تو مالک نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ جانوروں کے عام چراگاہ تھے)۔

لَقَدْ أَتَى حَيْبُورَ حَيْبُورَ شَدِيدًا يَدِينُ مِنَ النَّارِ (ایک موت نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے دعا فرمائیے میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں، ارشاد ہوا) تو نے تو دوزخ سے مضبوط آڑ کر لی (اب دوزخ کی آگ تجھ تک نہیں پہنچ سکتی)۔  
 يَشْتَرِي طَمَاحِبَ الْأَرْضِ عَلَى الْمَسَاقِي سَدًّا بِالْحِطَارِ - زمین کا مالک مساقاة کرنے والے پر یہ شرط لگا سکتا ہے کہ باغ کی دیوار بند رکھے یا باڑ لگائے یا حصار اُس باڑ کو کہتے ہیں جو باغ کے گرد لگائی جاتی ہے)۔

لَا يَحْتَظِرُ عَلَيْكُمْ التَّنَابُثُ - تم پر روک نہیں ہو سکتی جہاں پا ہو وہاں کھیتی کرو۔  
 دَمَاحَانَ عَطَاءَ رَبِّكَ مَحْظُورًا - پروردگار کا دین ترک نہیں سکتی۔

مَحْظُورٌ - حرام کو کہتے ہیں۔

حَيْبُورُ الشَّيْءِ - میں نے اس کو حرام کر دیا۔

كِتَابُ الْحَيْبُورِ وَالْبَاحَةِ - اس کتاب میں حرام و حلال

کا بیان ہے۔

كَانَ يَجْعَلُهُ فِي حَيْبُورٍ لَا مِنْ قَصَبٍ يَحْتَسِبُ فِيهَا - جو شخص ایسا کرتا پھر طلاق نہ دیتا (بیجاری عورت کو تکلیف دینے کے لئے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو سینوں کے ایک احاطہ میں بند کر دینے لگے۔  
 الثَّابِتُ عَلَى مُسْتَبِيٍّ مَعِيَ فِي حَيْبُورِ الْقُدْسِ - جو شخص میری سنت پر قائم رہے (تکلیفوں پر صبر کرے) وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔

حَيْبُورَةُ الْمُحَارِبِ - بیت المقدس۔

فَقَدْ أَحْطَرَ قَلْبَ نَفْسِهِ الرَّذِيقُ - اس نے اپنے اپنے اور بند کردی۔

أَنَّ مُحْظَرَ لَهَا حَيْبُورُ - اُس کے لئے ایک باڑ بنائی جائے۔  
 حَيْبُورٌ - نسیبہ بخت۔ قسمت۔ مزہ اٹھا! بسترور اور خوشی۔  
 مِنْ حَيْبُورِ الرَّجُلِ لِنَفَاقِ آيَتِهِمْ وَمَوْضِعِ حَقِيقَةِ آدَمِ كِي خورش قسمتی یہ ہے کہ اس کے خاندان کی بے شوہر عورت سے نکاح کرنے کی لوگ رغبت کریں اور اس کا رد یہ جس کا ذمہ آتا ہو اس کے لئے مگر جانے کا موقع نہ ہو یعنی کامل دستاویز ثابت رکھتا ہو)۔

مَنْ آتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَقٌّ - جو شخص مسجد میں جس غرض سے آئے وہی اس کا حصہ ہے (یعنی اگر عبادت کی غرض سے آئے تو ذواب پائے گا۔ اگر دنیوی غرض سے آئے تو ذواب نہیں مل سکتا)۔

فَذَلِكَ حَقُّهُ - اگر جہہ کی نماز کے لئے آئے اور نماز کرے مثلاً لوگوں کی گردنیں پھانڈے، ان کو ایذا دینے اور اس کا حصہ یہی ہے۔

لِتَسْكُونَ حَقَّهُ مِنَ النَّاسِ - ہر آدمی کے لئے جو حق میں جانا لکھا ہے تو بخار اس کا بدلہ بجائے گا (بخار گویا بدلہ کی آگ کا بدلہ ہو جائے گا)۔

مَنْ آذَى بِالْعُلْمِ الدُّنْيَا فَهُوَ حَقٌّ - جو شخص دین کا علم حاصل کرے، اُس سے دنیا لکھا ناچاہے گا تو اس کا بدلہ وہی ہوگا (آخرت میں اجر نہیں ملے گا)۔

کے دل کے لئے نہیں ہے یہ ہے حضور کی آیت سے ہے کیا ہے اس سے ہے لوگ سے ہے

فِيهَا  
يَدِينُ  
بِأَمْرِهِ  
بِشَرِّهِ  
مِير  
سِنِ  
بَنَاتِي  
تَوْشِي  
نِيَم  
نَوْبِ  
رُو  
رِثَانِ  
فِي  
بَادِي  
أَسَى  
أَيْدِي  
بِأَمْرِهِ  
فَارُكُوا  
نَلَّة  
بِهَكَوَا

مَنْ أَشْبَدَ شَعْرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ حَطَّةٌ - جو شخص جمع کے دن شعر شامی کرے تو اس کا حصہ وہی ہوگا یعنی اس کو ثواب ملے گا

إِحْتَطَاطٌ - بمعنی مزہ اٹھانے کے (عربی زبان میں مستعمل ہے) عوام میں مشہور ہے۔ البتہ معطوط اور حطیظ مستعمل ہے یعنی صاحب نصیب اور بڑا مال۔ مزہ اٹھانا۔

إِحْتَاطٌ - مزہ دینا، احسان کرنا۔  
إِحْتِطَاطٌ - مزہ اٹھانا۔  
حَطْوَةٌ اور حُطْوَةٌ - چھوٹا تیرے پیکان جس کیلئے ہیں۔

حُطْوَاتِي بِهَا حُطَيَاتِي ذَوَاتِي عَدَايِي (فلو نے جوتی لی) ہے مجھ کو چند بار مارا (ایک روایت میں ملتا ہے حملہ سے ہے)

حُطَاؤُا بِالْحُطْوَةِ جِيسَ عَصَاؤُا بِالْعَصَاؤُا اس کو لکھی ہے فَاي نِسَاءٍ هَكَانَ اَحْطَى مَتِي - آنحضرت نے سوال فرمایا کیا اور سوال ہی میں مجھ سے محبت کی، پھر آپ کی بیوی مجھ سے زیادہ صاحب نصیب تھی تو ان جاہلوں کا اہل ہوا جو کہتے ہیں کہ سوال میں اگر نکاح کیا جائے تو عورت میں محبت نہیں ہوتی۔

رَمَا يَقْرَبُ مِنْكَ وَيُحِطِّي عِنْدَكَ (يا الله میں تجھ سے کتنا گنتا ہوں جو مجھ کو تیرے نزدیک کرے) اس کی وجہ سے (قریب حاصل ہو) اور میری مراد پوری کرے یا مجھ کو مراد

### باب الحاء مع الفاء

حَافِيَةٌ - پھرتی سے کام کرنا، جلدی کرنا، خدمت کرنا۔  
حَافِيَةٌ - خدمت گزار۔ اس کی جمع حَفَاةٌ خدمت گزاران۔  
حَفِيَّةٌ - نواسا، پوتا۔  
مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ لَا عَائِسٌ وَلَا مَقْنِيَةٌ - آنحضرت

خدمت سے (لوگ آپ کے فرمان کی فوراً تعمیل کرتے) اور مرجع خلافت (آپ کے پاس لوگ جمع ہوتے) نہ آپ ترش رو تھے نہ بے فائدہ بلکہ بگ کرنے والے۔

وَإِلَيْكَ نَسَعِي وَتَحْفِيْدٌ - ہم تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری ہی خدمت کے لئے لپکتے ہیں۔

أَحْشَى حَفْدًا كَأَ (حضرت عمر رضی نے کہا! حضرت عثمان رضی بے شک ملائت کے لائق ہیں مگر) میں ان کی کنبہ پر درمی سے ڈرتا ہوں (وہ اپنے عزیز واقارب کی بہت پاس داری اور حمایت کرتے ہیں)۔

بِحَفْدٍ وَتَفِيْ مَقْبَلِي كَحَفْوٍ - وہ تمہاری بہتوں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

تُقْتَلُ حَفْدًا فِي يَأْرِي حُوا سَمَانَ - میرے نواسے خراسا کے ملک میں مارے جائیں گے (مراد امام رضا علیہ السلام ہیں)۔  
حَقْفَرٌ - دودھ کے دانت گرنا، کھودنا، اتہا تک جانا، ڈبلا کرنا، جاچ کرنا، دانت خراب ہو جانا، ان میں کبیر الگ جانا۔ جیسے حَقْفَرٌ ہے۔

وَتَسْتَعْفِرُ اللّٰهَ بِدَا أَمِيَّتِكَ عِنْدًا الْحَا فِرِيْتَمَ لَا تَعُوْدُ إِلَيْكَ أَبَدًا - (میں نے آنحضرت سے پوچھا، لا توبہ فصوح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گناہ پر شرمندہ ہونا، گناہ ہوتے ہی) اور شرمندگی کے ساتھ فوراً اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہنا، پھر وہ گناہ کبھی نہ کرنا۔ (عرب لوگ "عند الحافرة" یا "عند الحافرة" کو فوراً کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ "حافر" گھوڑے کو کہتے ہیں اور گھوڑا ان کے نزدیک سب جانوروں میں نفیس ہے۔ وہ ہمیشہ نقد ہی جاتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں:

أَلْتَقَدُّ عِنْدًا الْحَا فِرِي - یعنی گھوڑے کے پاس نقد روپیہ موجود ہے۔)

إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ يَتَرَكُ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى يَرْتَدَّ إِلَى حَا فِرِيَةٍ - یہ کام اپنی حالت پر چھوڑ دینا جائے یہاں تک کہ اپنی پہلی بنا پر آجائے۔

أَمْؤُا أَخَذُوا مِنْهَا عِنْدَ الْحَافِرِ - کیا فوراً ان کاموں پر ہم سے مواخذہ ہو گا؟

حَفَرُ آتِي مَوْتِي - ابو موسیٰ کے کنوئیں (جو انھوں نے بقرہ سے لگے تک لکھوائے تھے)۔

حَفَرٌ - ایک مقام کا نام ہے ذوالحلیفہ اور مل کے درمیان حَفِيرٌ - قبر۔

حَفِرٌ - ایک نہر کا نام ہے اردن میں۔ وہاں نعمان بن بشیر اترے تھے۔

حَقَّارٌ - گورکن۔

مِحْفَرٌ اور مِحْفَارٌ اور مِحْفَرَةٌ - کُدال یا سبیل یا پچاس (متنبی شاعر کہتا ہے)

أَلَيْسَ عَرْمِيذَانُ وَالشُّعْرَاءُ قُرُوسَانُ فَوَيْلٌ لِّمَنْ تَوَارَدَ الْخَوَاطِرَ كَمَا قَدْ يَقَعُ الْكَاغِرُ عَلَى الْحَافِرِ -

میں شعر ایک میدان ہے اور شاعر لوگ گھوڑے کے سوار ہیں کہیں ایسا ہوتا ہے ایک ہی شعر دو شاعروں کے دل میں آجاتا ہے، جیسے کہیں ایک گھوڑے کی سُم وہیں پڑتی ہے جہاں دوسرے گھوڑے کی سُم پڑ چکی ہے

نَوَزِيكَ إِلَى حَفَرِيكَ - وہ تجھ کو تیرے گڑھے (قبر) تک پہنچا دے گی۔

أَلَيْهَانَ فِي الْحَافِرِ - گھوڑے میں شرط کرنا درست ہے (اسی طرح ہر سُم والے جانور مثلاً گدھے بچر وغیرہ میں)۔

لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَهْلٍ أَوْ حَفِرٍ أَوْ حَافِرٍ - آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست نہیں، مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں۔

حَفَرٌ - ہلانا، برائیگنہ کرنا، پیچھے سے ڈھکیلنا، جماع کرنا، مارنا گھیرا دینا، جلدی میں ڈالنا۔

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ حَفَرُ الْمَوْتِ - قیامت کی ایک نشانی ناگہانی موت بھی ہے (بہت لوگ مرگے مناجات میں مبتلا ہوں گے)۔

وَقَدْ حَفَرَكَ النَّفْسُ - اُن کی سانس پھول گئی (جلدی جلدی چلنے لگی چونکہ وہ رکوع کی حالت میں تھکے ہوئے صف میں

(اگر لگے)

أَخْتَفَرَ الرَّمِي - ایک کام کے لئے لکڑی تیار ہونا۔ وَهُوَ مُخْتَفِرٌ - آپ جلدی کی حالت میں بیٹھے تھے (یعنی

اگر وہ نہ اطمینان سے)۔ وَفِي ذِكْرِهِ جَمَاحَانِ يَخْفِرُ بِهِمَا رَجُلَانِ -

کی دونوں راتوں میں دو بچے تھے اُن کی دہریے وہ اپنے اپنے جلد جلد جلا آتھا۔

فَجَعَلَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُخْتَفِرٌ - آپ کھجور تقسیم کی گئے اور جلدی کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے (مستعمل اور مستعمل اور مختفیر اور مختفیر) سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی اگر وہ بیٹھے تھے جلدی اٹھنا چاہتے تھے)۔

ذَكَرَ عِنْدَ لَا الْقَدَارُ فَأَخْتَفَرَ - ابن عباس سے

سائے تقدیر کا ذکر آیا تو وہ گھبرا گئے درنجیدہ ہوئے اُن نے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ اپنی سُرین پر بیٹھ گئے، جیسے اُن چاہتے تھے)۔

إِذَا أَصَلَّتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَخْتَفِرْ إِذَا اجْلَسَتْ وَإِذَا تَبَدَّدَتْ وَلَا تَخْوِصِي كَمَا يَخْوِصِي الرَّجُلُ - عورت جب نماز پڑھے تو جلسہ اور سجدہ میں سمٹ کر رہے اور مرد کی طرح ہلنا

(یعنی جیسے مرد سمٹے میں اپنا پیٹ راتوں سے ملیں اور کھانا باز و پہلو سے جدا رکھتا ہے)۔

سَكَانٌ يُوسِعُ لِمَنْ آتَاكَ فَإِذَا الْمَسْجِدَ مَسَّ تَخَفَّرَ لَهُ تَخَفَّرًا - احن کیا کرتے تھے کہ جو کوئی آتا

آتا اُس کے لئے جگہ کشادہ کرتے۔ اگر کشادگی کا موقع نہ ملتا سمٹ جاتے تاکہ وہ فراغت سے بیٹھ جائے۔

فَأَخْتَفَرْتُ - میں سمٹ گیا (چھوٹا ہو کر مہری میں گھس گیا)۔

لَا تَلْتَمِسُوا وَلَا تَخْتَفِرُوا - نماز میں منڈ پر گھونٹنا اور نہ اعضا کو سمیٹ (یہ حکم مرد کے واسطے ہے اور عورت کے اس کے خلاف حکم ہے)۔



فِي حِفْظِهَا بِالْعِنَاءِ سَكَنَهَا. وہ مال دار بنا کر اپنے  
رہنے والوں کو ہانک رہی ہے (یعنی دنیا)

حَفِظْتُ - بہنا، دھڑانا، ہاتھوں کو زمین پر مارنا، جمع ہونا،  
چیلنا، نکالنا، اٹکانا۔

هَلَّا قَعَدَا فِي حِفْظِ امْرِئٍ - اپنی دنیا کے قطعی (چھوٹا منہ)  
میں کیوں نہ بیٹھ رہا (پھر دیکھتے کوئی اُس کو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں)  
ہاں شخص سے مراد اُس کا چھوٹا گھر ہے۔ یہ آپ نے ابن التیمیہ  
سے فرمایا جو کواۃ کا تحصیل راستہ، جب لوٹ کر آیا تو بعضی چیزوں  
کی نسبت کہنے لگا یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملی ہیں۔

دَخَلَتْ حِفْظًا - (جاہلیت کے زمانے میں عورت جب مائلہ  
ہوتی تو) ایک چھوٹی ٹوکھری میں چلی جاتی (اور بڑے سے بڑے اپنے  
لئے بہن لیتی)۔

حِفْظٌ - بہرہ دنیا، نیکبالی کرنا، یاد کر لینا۔  
اِحْفَاطٌ - غصہ دلانا۔  
اِحْتِطَاطٌ - غصہ ہونا۔  
اَرْدَتْ اَنْ اِحْفَظَ النَّاسَ - میں نے یہ چاہا کہ لوگوں کو  
سے دلاؤں۔

قَبِدَتْ مَتِي كَلِمَةً اَحْفَظْتُهُ - میری زبان سے  
ایک کلمہ ملدی میں ایسا نکلا کہ اُن کو غصہ آگیا۔

فَلَمَّا اَحْفَظَ الرَّأْيَ اَنْ يَمَارِي - جب الفاری شخص کو غصہ  
(بعضوں نے کہا وہ زہری کا کلام ہے)  
لَا يَحْفَظُهَا اَعْدَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو کوئی ان کو  
یاد کر لے وہ بہشت میں جائے گا (اس کی شرح "احصاہاء" میں  
دیکھی ہے)۔

حِفْظُهُ كَمَا اَنَّكَ هِنَا - میں نے اُس کو ایسا یاد رکھا،  
جسے یہ بات کہ تو اس جگہ موجود ہے (یعنی محسوس امر کی طرح مجھ کو  
کا یقین ہے)۔

ذَكَرَ اَشْيَاءَ حَفِظْتَهَا اَوْ لَا اَحْفَظُهَا - آپ نے کئی  
اس بیان کیس (اُس میں سے) کچھ مجھ کو یاد رہیں کچھ یاد نہیں رہیں

بعضوں نے کہا یہ شک ہے۔ یعنی میں نہیں جانتا کہ مجھ کو یاد رہیں یا نہیں  
یاد رہیں۔)

اَوْ حَفِظْتَهُ مِنْ النَّسَائِنِ - (یہ علی بن مدینی راوی کا  
شک ہے۔ یعنی سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا، تم نے جب یہ حدیث  
عمر سے سنی، تو اس سے پہلے تم نے یہ حدیث اور کسی سے یاد کی تھی؟  
مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ اَمْرِي اَوْ رَعِيْنًا حَدِيْمًا - جو شخص میری  
امت کو چالیس حدیثیں یاد کر کے پہنچا دے (یہ حدیث ضعیف ہے)  
گو فضائل اعمال میں ایسی حدیثوں کو قبول کیا ہے۔ بعضوں نے کہا  
کہ چالیس حدیثوں کو یاد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ مع اسناد اور  
مع معرفۃ رواۃ اور معرفۃ صحیح و ضعف ان کو یاد کر لے۔ دوسری  
روایت میں ہے کہ آنحضرت نے اس کو علم کی مد فرمایا)۔

كَانَ فِي حِفْظِ مِنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ خَيْرٌ قَدًا  
وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک ایک چشمہ ابھی اس کپڑے  
کا اُس کے تن پر رہے گا۔

مَنْ حَفِظَهَا يَأْتِي حَافِظًا عَلَيْهَا - جو شخص نمازوں کی  
محافظة کرے (یعنی اُن کو بھلائے نہیں اور بھلائے شرط اور آداب  
کے ساتھ اپنے وقت پر آد کرے)۔

فَاَحْفَظْهَا بِمَا حَفِظَ بِعِبَادِكَ النَّبِيَّ اَحْيَا - تو میری جان  
کو بھی اسی طرح محفوظ رکھ، جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھنا  
ہے۔

اِحْفَظِ اللّٰهَ تَحْتَا كَمَا حَافَاكَ - تو اللہ کے حکموں کا خیال  
رکھ ذرا افس کو بجالا اور حرام کاموں سے بچا رہ، اللہ کو اپنے سامنے  
پائے گا (یعنی وہ تجھ کو دنیا اور آخرت دونوں کی آفتوں سے  
محفوظ رکھے گا)۔

اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْهُ فِي دَلِي كَمَا اَوْ اَجْعَلِ الْخِلَافَةَ  
بَارِقَةً فِي عَقِيْبِهِ - یا اللہ! عباس کی اولاد کو محفوظ رکھ اور اُن  
کی نسل میں سلامت باقی رکھ۔

وَلَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفَظُونَ - جن لوگوں کو اللہ نے تحریف  
سے بچائے رکھا، انھوں نے جان لیا۔



بال پر لبر کا  
و ک حقیقت  
ایک مر کے بال  
نہ  
انحضرت کے  
بی۔ (عقل  
ماہر اور  
نے حضرت  
فدا کیا  
رو و ہو  
بت حقیقت  
انہوں نے  
بار تھے  
تھے  
تیرہ  
اس میں  
باط میں  
کی رو  
تو  
خون  
ایک  
لا  
ان بالوں  
در مشقت  
ارکرو ان

خواہشات اور اس کی تمناؤں کو ختم کر دے تب کہیں بہشت تک سائی ہوگی۔ ایک روایت میں محبت ہے۔

حَقِيقَةُ الدُّنْيَا بِالشَّهَوَاتِ يَا حَقِيقَةُ النَّارِ بِالشَّهَوَاتِ  
دنیا دوزخ شہوتوں (خواہشوں) سے گھری ہوئی ہے۔ جب  
خواہش پرستی کرتے رہو گے تو دوزخ تک رسائی ہوگی۔  
حَقِيقَةُ دَرَجَتِ كَيْسَ طَبَعِ يَاجُورِ كَيْسَ دَرَجَتِ كَيْسَ  
مَحِيضَةٍ - حمانہ پروہ

حَقْلٌ - جمع ہونا بہت ہونا، بھر کر ہونا۔  
حُقُولٌ اور حَقِيلٌ بھی حَقْلٌ کے مترادف ہیں۔

مِنْ اشْتَرَى مُحَقَّلَةً وَرَدَّهَا فَلْيَرَدَّ مَعَهَا مَاعًا  
مَنْ اشْتَرَى ابسا با نذر خریدے جس کے تمنوں میں دودھ بھر دیا گیا ہو وہ  
وہ ایک سے اس کو کئی روز سے نہ دوبا ہو اس خیال سے کہ دودھ  
ساتھ سماج ہو جائے اور خریدار دھوکا کھائے اس کو بہت دودھ  
بھرا کر اگر ان قیمت پر نہ بیٹے اور اس کو پھیر دے جب  
بازار کو معلوم ہو کہ بائع نے اس کو چکھ دیا تو ایسا کرے وہ  
اور واپس کر دے، اس کے ساتھ ایک صاع (غلہ یا کھجور یا  
چائے) تاکہ بائع کے دودھ کی قیمت ادا ہو جائے۔

أَتَمَّتْ لِبَابِجِ أَنْ لَا يَحْقِلَ الْوَالِدُ وَكُلَّ مُحَقَّلَةٍ  
اس کی مانع نہ کرے کہ اس کے تمنوں میں دودھ جمع کر لے یا اور کسی جانور  
کے تمنوں میں دودھ جمع کرے (جس کا دودھ جمع کیا

لِللَّهِ أُمُّ حَقْلَتِ لَهْ وَدَدَّتْ عَلَيْهِ بَرِي شَانِ وَالِي حِرْوَه  
میں سے عمر کے لئے دودھ اپنی چھاتی میں بھر لیا اور حضرت  
نے حضرت عمر کی تعریف کی۔

وَيَا حَائِلٌ - وہ بہت دودھ والی ہے۔  
مَعْلًا بَطَانًا - دودھ بھری ہوئی پیٹ پھولی ہوئی۔

وَرَفَقَتْ نِي حَائِلِيهَا - اور جمع ہونے کی جگہوں میں بیٹھی  
بَحَائِلٌ جمع ہے حَائِلٌ کی۔ یعنی جمع۔ اسی طرح  
مَحَقَّلٌ - جمع ہونے کا مقام۔

بِمَعْنَى حَقَالَةٍ كَحَقَالَةِ التَّمْرِ رِقِيَامَتِ كَقَرِيبِ  
اچھے اچھے لوگ گزر جائیں گے) اور کچرا (ڈنڈا) رہ جائے گا جیسے  
کھجور کا کچرا رہ جاتا ہے (یعنی بڑے لوگ رہ جائیں گے)۔  
لَا يَحْتَوِرُهُ مَحْتَفِلٌ - اُس کو اچھا مستعد آدمی نہیں  
گھیر سکتا۔

مَحْتَفِلٌ - مبالغہ کیا اچھی طرح کیا۔  
أَسْوَابُ طِينِ الْحَقِيفَةِ - لوگوں سے بھرے ہوئے مٹائیاں  
(ایک روایت میں حَقِيفَةٌ ہے، معنی وہی ہیں)  
الْعَرُوسُ تَكْتَحِيلُ وَتَحْتَفِلُ - دلہن سرسبز لگائے اور  
اپنے آپ کو آراستہ اور تیار کرے۔

لَمْ يَكُنْ عَنِ التَّمْرِ رِقِيَةً وَالتَّحْقِيلِ - (دو دونوں کے ایک معنی ہیں)  
یعنی با نذر کے تمن میں دودھ جمع کرنے سے آپ نے منع فرمایا کہ نذر  
یہ دھوکا دینا ہے۔

مَمْتَرًا أَيْ بِمَعْنَى مَحَقَّلَةٍ  
حَقْنٌ - دو دونوں ہتیلیاں بھر کر لینا۔

حَقْنَةٌ أَيْ لَبٌ دُونَ هَتِيلِيَاں بھر کر  
أَسَاخُنُ حَقْنَةً مِّنْ حَقْنَاتِ اللّٰهِ - ہم لوگ اللہ  
کے لبوں میں سے ایک لب ہیں (یعنی باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں  
آدمی ہیں مگر پروردگار کی عظمت کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتے  
اُس کے ایک لب ہیں۔ دوسری روایت میں حَقْنِيَّةٌ مِّنْ حَقْنِيَّةٍ  
رَبَّنَا ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔ اہل حدیث نے اس قسم کی  
امادیت میں تاویل نہیں کی، بلکہ اُن کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے بغیر  
تشبیہ اور تکیف کے اور یہی مذہب راجح ہے)

أَهْدَى إِلَيْهِ مَا رِيَةً مِّنْ حَقْنٍ - متوقس (اسکندریہ  
کے بادشاہ) نے ازبہ قبیلہ کو حَقْن سے لے کر آنحضرت کے پاس  
بھیج دیا کہ صبحا حَقْن ایک لبتی کا نام ہے ملک مصر میں۔

حَقْنَةٌ بِمَعْنَى مَا، بِمَعْنَى حَقْنَةٍ مِّنْ لِّبْنِ لِبْنِ  
اور حَقْنَةٌ گڑھے کو بھی کہتے ہیں۔  
مَحَقُّو - دینا اور نہ دینا، بڑے سے نکالنا، خوب تر اثناء احسان

تنگے پاؤں چلنا۔

إِحْفَاءٌ - مبالغہ کرنا، خوب تراشا، بہت پوچھنا، بہت انکنا۔  
 إِنَّ عَجُوزًا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَهَا فَأَحْفَى وَقَالَ  
 أَنَّهُمَا كَانَتَا تَابِعِيَّ فِي زَمَانِ خَلِيفَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ - ایک بڑی عورت  
 کے پاس آئی آپ نے اُس کا حال پوچھا اور اسی طرح پرسش کی،  
 فرماتے لگے یہ بڑی عورت ہے اس خدیجہ زہراء کے زمانہ میں آیا کرتی تھی  
 إِنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
 أَحْفَوْا - صحابہ نے آنحضرت سے پوچھا اور بہت پوچھا اور انتہا  
 کر دی۔

تحقیق - پوشش کرنا۔

حَفِيَّ الْأَلْفَافِ - بڑی ہر بانیاں کرنے والا (بعضوں نے  
 حَفِيَّ الْأَلْفَافِ بڑھا ہے یعنی پوشیدہ طور پر احسان کرنے والا)۔  
 قَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ أَوْيَسًا الْقُرَيْشِيَّ فَأَحْفَعْنَا لَهُ - اُدین قریشی  
 کو اتارا اُن کی خاطر کی (مال پوچھا)۔

إِنِّ الْأَشْعَثَ سَأَلَكُمْ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 بِغَيْرِ تَحْقِيقٍ - اشعث بن قیس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلام کیا انہوں  
 نے مختصر جواب دیا (مزاج پر سی وغیرہ کچھ نہیں کی)۔

لَزِمْتُ السُّؤَالَ حَتَّى كِدْتُ أَحْفَى فَبِي - میں نے  
 سوآک لازم کر لی (کثرت سے سوآک کرنا شروع کیا) یہاں تک  
 کہ قریب تھا میرے دانت نہ رہیں غالی مندرہ جائے (دانت ٹیس  
 جائیں)۔

أَمْرًا أَنْ حَفِيَّ الشُّوَارِبِ يَا أَنْ حَفِيَّ الشُّوَارِبِ  
 آپ نے حکم دیا مونچھوں کو خوب کتروانے کا۔

أَحْفُوا الشُّوَارِبِ يَا أَحْفُوا الشُّوَارِبِ وَأَعْفُوا  
 اللہی - مونچھوں کو خوب کترواد اور اڑھیاں چھوڑ دو (مسلمانوں  
 کی یہی وقت ہے جو آنحضرت نے پسند کی ہے)۔ اب نام کے مسلمانوں  
 نے آنحضرت کی پیروی چھوڑ کر کافروں کا شیوہ اختیار کیا ہے  
 یعنی ڈاڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا۔ خصوصاً ترک اور ایرانیوں  
 نے تو ڈاڑھی منڈانا لازم کر لیا ہے۔ ان میں شاذ و نادر ہی

اشخاص ڈاڑھی والے نظر آتے ہیں، اب مونچھوں کا کتروانا یہ ہے کہ  
 ہونٹ کا کنارہ کھل جائے۔ امام مالک نے کہا ”مونچھ منڈانا اچھا  
 ہے، ایسا کرنے والے کو سزا دینا چاہئے،“ حقیقت میں مونچھ منڈانے  
 سے آدمی بد صورت ہو جاتا ہے، اسی طرح مونچھیں بہت بڑھانے  
 سے، سنت کا طریق یہ ہے کہ مونچھ اتنی کتروائے کہ ہونٹ کا  
 کنارہ کھلا رہے۔ بعضوں نے کہا جڑ سے کتروانا افضل ہے۔ اور  
 ڈاڑھی بالکل چھوڑ دے یا ایک ٹھسی سے جو زیادہ ہو وہ کترواد  
 بعضوں نے کہا ایک مُشت اور دو انگشت سے جو زیادہ ہیں  
 اُس کو کتروا سکتا ہے۔ اور اُمیہ کے نزدیک ایک ٹھسی سے  
 زیادہ ڈاڑھی رکھنا مکروہ ہے، لیکن ڈاڑھی منڈانا بالاتفاق  
 حرام یا مکروہ ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَفِينَا إِذَا رَأَيْتَنَا قِيَامَ  
 کے دن آدمی سے فرمائے گا اپنی اولاد میں سے دوزخ کا حصہ کون  
 وہ عرض کریں گے، پروردگار کتنے آدمی نکالیں؟ تب ارشاد فرمایا  
 ہر سیکڑے میں سے نواوائے آدمی، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول  
 اللہ! معلوم پھر تو ہم مٹ گئے (بالکل برباد ہو گئے)۔

أَنْ تَحْتَدُوا مِمَّ حَصْدًا وَأَحْفًا مِيْلًا - اُن کی  
 کاٹ کر پھینک دو (قتل کر ڈالو) اور آپ نے اپنا ہاتھ  
 (مان کرنے کا اشارہ کیا)۔

كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى ابْنِ  
 عَتِيٍّ - میں نے ابن عباس کو لکھا کہ مجھ کو لکھو (نصیحت کر دو)  
 بعض باتیں رہنے دو (جن کے سننے کی میں طاقت نہیں رکھتا)  
 بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے، خوب لکھو تو عتبیٰ نہیں لکھتا  
 ایک روایت میں یحییٰ عتبیٰ ہے غائب مجھ سے، یعنی اس کا  
 کا حال مخفی رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو۔

إِحْفَاءُ كَيْ مَنِ دَيْنٍ أَوْ نَدِيَةٍ دَوْلَةٍ  
 إِنَّ رَجُلًا عَطَسَ حَتَّى دَاكَ فَنُوقَ ذَلِكَ فَقَالَ لَمْ  
 حَقَّقْتُ - ایک شخص نے آنحضرت کے پاس تین بار سے زیادہ  
 چھینکا، تو آپ نے فرمایا۔ بس اب تو تم کو روک دیا کہ تم

میں بار کے بعد پھر جھینک کا جواب دینے ضروری نہیں ہے۔  
 اِنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ السَّلَفِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ  
 السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ الرَّاٰكِبَاتُ فَقَالَ  
 لَهُ اَرَاكَ قَدْ حَفَوْنَا قَوَابِةً. ایک شخص نے اگلے لوگوں  
 میں سے کسی کو سلام کیا، اس نے جواب میں یہ کہا، وعلیکم السلام  
 ورحمة اللہ وبرکاتہ الزاکبات، یہ شخص بولا واہ تمہنے تو  
 اسے سلام کا ثواب ہی کھودیا کیونکہ جواب اس سے بہتر دیا  
 تم نے سارا ثواب لوٹ لیا۔

لِيَجْهِنَهَا جَمِيعًا اَوْ لِيَنْعَاهَا جَمِيعًا. یا تو دونوں  
 کوٹے اتار کر ننگے پاؤں چلے یا دونوں پہن کر چلے (مگر ایک جوئی  
 نہ کر اور ایک ننگا پاؤں رکھ کر چلنا اچھا نہیں۔ کیونکہ اس طرح  
 ننگے پاؤں میں موج آجائے اور پھسلنے کا ڈر ہو تا ہے اور  
 بیماری بگھا ہے۔)

مَا لَمْ تَقْطِعُوهُ اَوْ تَغْتَبِقُوهُ اَوْ تَحْتَفِقُوهُ اِبْهَاتًا  
 سَلًا فَنُشَانَكُمْ بِهَا (مردار کب حلال ہے؟) جب صبح کچھ نہ  
 شام کچھ نہ پو اور کوئی ترکاری یا میوہ) بھی زمین پر نہ پاؤ  
 نہیں اختیار ہے (مردار کھا سکتے ہو)۔

ایک روایت میں مَا لَمْ تَحْتَفِقُوا ہے بنیر حمزہ کے، ایک  
 مَا لَمْ تَحْتَفِقُوا ہے جم مجمر سے، ایک میں مَا لَمْ تَحْتَفِقُوا  
 ایک میں مَا لَمْ تَحْتَفِقُوا ہے۔  
 اَنْتُمْ حَشْرُونَ حَفَاةٌ عُدَاةٌ اَعْدَاءُ تَمَنُّنِكُمْ  
 اے ننگے بدن، بے منتہ حشر کے جاؤ گے۔

اِنَّ قِيَامَتُ الْمَلَا لَا سَتَحْفِقِينَ عَنْ ذٰلِكَ. اگر  
 سزاؤں کا تو تجھ سے اس بات کو خوب پوچھوں گا۔  
 رَاٰيْتُمْ يٰۤاَكْحَبِيَّةَ. میں دیکھتا ہوں آنحضرتؐ تجھ پر مہربان  
 (تیرے حال پر توجہ فرماتے ہیں)

حَفِيَاءٌ. ایک موقع ہے دین سے کسی میل پر۔  
 حَتَّىٰ حَفِيَّتْ رَجُلًا كَا حَمَلَةَ الْبُؤْبُكِيِّ عَلٰى كَاهِلِهِ  
 حَاقِمِ الْغَارِ بِحِجْرَتِ رَاتٍ مِّنْ اَنْحَضَتْ اَكْحَلِيُوں كِي لُوْكُوں

پنجوں کے بل چلے، تاکہ مشرک قدموں کا نشان نہ پائیں، یہاں تک  
 کہ آپ کے پاؤں تھک گئے (کیونکہ آپ ننگے پاؤں تھے، اور آپ  
 کو ننگے پاؤں چلنے کی عادت نہ تھی دوسری رات کا وقت زمین  
 پتھری اور شاید رستہ بھی بھول گئے ہوں یا عمدہ دوسرے  
 چکر کے راستے سے گئے ہوں، چنانچہ دوسری روایت میں  
 ہے کہ رات بھر چلے رہے) آخر حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرتؐ کو اپنے  
 کا نڈے پر بٹھا کر غار کے منتہ تک لے گئے۔

وَسْتَنْبِقُ اِبْنَتَكَ النَّازِلَةُ بِكَ فَاَحْفَهَا  
 السُّوَالِ. آپ کی صاحبزادی جو آپ کے پاس آتی ہیں آپ کو  
 خبر کر دیں گی، آپ ان سے خوب پوچھیں (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ  
 سے عرض کیا)۔  
 كَانَ اَبِي يَحْفِي رَاسَهُ اِذَا اجْتَدَا. میرے والد  
 جب سر کے بال تراشتے تو جڑ سے تراشتے۔

### بَابُ الْحَارِمْ مَعَ الْقَافِ

حَقَبٌ. پشاپ یا پاخانہ رگ جانا، اسی طرح؛  
 حَقْنٌ. پشاپ روکنا۔

لَا رَأَىٰ لِحَاقِبٍ وَلَا لِحَاقِنٍ. پاخانہ یا پشاپ  
 جس کا رگ ہو اس کی رائے کچھ نہیں (کیونکہ ایسی حالت میں  
 اُس کی فکر صائب نہیں ہو سکتی)۔

نَهَىٰ عَنِ صَلَوَةِ الْحَاقِبِ وَالْحَاقِنِ. آنحضرتؐ  
 نے پشاپ یا پاخانہ روکے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

حَقَبَ اَمْرُ النَّاسِ. لوگوں کے کام رگ گئے یحقیب  
 الْمَطْرُءِ نَمَلًا. یعنی بانی رگ گیا۔

رَكِبْتُ الْفَحْلَ فَحَقَبَ. میں ادنٹ پر چڑھا، پھر  
 اُس کا پشاپ رگ گیا (بعضوں نے کہا، حَقَبٌ کہتے ہیں اس  
 رسی کو جو ادنٹ کی کمر پر باندھی جاتی ہے۔ یہ رسی اُس کے ذکر پر

سے «حاقب» جس کا پاشانہ رگ کا ہوا ہو۔ اور «حاقن» جس  
 کا پشاپ رگ کا ہوا ہو۔ مجمع البحرین

لگ جاتی جو تو اس کا شباب بند ہو جاتا ہے تو۔  
 حقیقہ کے معنی یہ ہیں کہ رسی اس کے ذکر پر لگ گئی۔  
 ثُمَّ اسْتَدْعَ طَلْقَمًا مِنْ حَقِيبٍ۔ پھر ایک تسمہ اس رسی میں  
 سے نکالا جو اونٹ کے پیٹھے پر باندھی جاتی ہے یا پالان کے آخری  
 حصہ یعنی حقیبہ میں سے (بلقیبہ وہ تھیلی جو پالان کے آخر میں رہتی  
 ہے اس میں آدمی اپنا توشہ وغیرہ رکھتا ہے)۔  
 فَخَرَجَ بِنِي إِلَى غَزْوَةِ مَوْتَةَ مَرَدِيٍّ عَنِ حَقِيبَةٍ  
 رَحْلِهِ (حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں میں تم سے تھا عبد اللہ بن روا  
 میری پرورش کرتے تھے) وہ غزوة موتہ میں مجھ کو اپنے ساتھ  
 اونٹ کے حقیبہ پر بٹھا کر نکلے۔  
 فَأَحْتَبْنَا عَبْدَ الرَّحْمَانَ عَنِ نَاقَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے چچے ادنیٰ پر سوار کر لیا۔  
 أَحَقَبَ زَادًا خَلْفَهُ عَنِ رَاحِلَتِهِ۔ اپنا توشہ ادنیٰ  
 پر اپنے چچے حقیبہ پر رکھا۔  
 الْإِمْعَةُ فَيَكْسُمُ الْيَوْمَ الْمَحْقَبُ النَّاسَ دِينَهُ يَا  
 الْكَذِبِيُّ يَحْقَبُ دِينَهُ الرَّجَالُ۔ ائمہ آج تم میں وہ شخص  
 ہے جو اپنے دین کو لوگوں کے تابع بناتا ہے (جس طریقہ پر لوگ  
 چلیں وہ بھی چلتا ہے، اندھا دھند ان کی تقلید کرتا ہے، خود  
 کچھ نہیں سوچتا غور و فکر کرتا ہے)  
 كَانَ كَلِمَةُ الْحَقِيبَةِ زَبِيرَ كَسْرِيْنِ أَوْ نَجِيٍّ أَوْ طَيْفِيٍّ هُوَ تَعْنِي  
 عرب لوگ کہتے ہیں کہ :  
 اسْتَفْعِمُ جِنْبًا الْبَعِيرِ۔ اونٹ کے دونوں پہلو اٹھ گئے۔  
 أَحَقَبُ۔ نعیمین کے جن جو آنحضرت کے پاس آئے تھے  
 ان میں سے ایک کا نام تھا۔ کہتے ہیں یہ پانچ جن تھے۔ خاسرنا  
 شامہ۔ بامہ۔ احقب۔  
 وَأَعْبَدًا مِنْ تَعْبَدَانِي الْحَقِيبِ۔ جن لوگوں نے سال بہ  
 سال عبادت کی ان سب میں زیادہ عبادت کرنے والا۔  
 حَقِيبٌ۔ جمع ہے حَقِيبَةٌ۔ کسرہ حاکمی، بمعنی سال اور  
 حَقِيبٌ بہ نِسْبَةٍ مَا اسْتَيْسَلَ سَالًا كَمَا هُوَ تَعْبُدُ۔ اس کی جمع حَقَابٌ اور

أَحْقَابٌ اور أَحَقَبٌ آتی ہے۔  
 وَكُنَّا كُنْدًا مَا تَنِي جَذِيْمَةٌ حَقِيبَةٌ۔ ہم بندہ کے دونوں  
 معاہدوں کی طرح ایک دت تک لے لے رہے (بندہ کے  
 معاہدوں کا قصہ مشہور ہے)  
 أَحَقَبُ۔ کما یا۔ حَقَابٌ جمع ہے حَقِيبَةٌ کی۔  
 حدیث میں ہے کہ : يُقَالُ سَانَ حَقَابٍ  
 الْبَيْتِ۔ (اسماعیل بن عقبہ حدیث کا راوی ہے)  
 حَقِيبَةٌ۔ جانور کو بہت جلانا یہاں تک کہ تنگ جائے۔  
 شَرُّ الشَّيْرِ الْمُحَقَّقَةُ۔ بہت برا چلنا یہ کہ آدمی  
 تنگ جائے یا جانور کو اتنا جلانے کہ وہ خستہ ہو جائے۔  
 بعضوں نے کہا حَقِيبَةٌ یہ ہے کہ ایک ساعت ٹھہرے  
 پھر چلے، پھر ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے یا جانور کو اسی طرح  
 یہ جملہ مطرف نے بھی اپنے بچے سے کہا تھا۔ ان کا مطلب یہ تھا  
 کہ ایسی عبادت کس کام کی، جس کے بعد آدمی بالکل خستہ ہو جائے  
 ایسی عبادت کرنی چاہیے جو آسانی کے ساتھ ہمیشہ نبھ سکے۔  
 حَقِيبًا يَا حَقِيبًا يَا حَقِيبًا۔ دل میں کہتے رہنا مجھ پر  
 حَقِيبًا۔ پانی کا رنگ جانا، کان میں سے بال نکلتا، بندہ  
 چربیا دار ہونا۔ جمع حَقُودٌ اور حَقَائِدٌ اور أَحْقَادٌ ہے۔  
 حَقُودٌ۔ بڑا کینہ رکھنے والا۔  
 حَقِيبًا يَا حَقِيبًا يَا حَقِيبًا۔ ذلیل ہونا، ذلیل کرنا۔  
 حَقِيبٌ۔ ذلیل کرنا۔  
 اسْتَحْقَادٌ۔ ذلیل جانا، ذلیل سمجھنا۔  
 حَاقِرَةٌ۔ چوتھا آسان۔  
 حَقَامَةٌ۔ ذلت۔  
 عَطَسَ عِنْدَ رَجُلٍ فَقَالَ حَقِيبٌ وَتَفَرَّقَ  
 شخص آپ کے پاس چھینکا، آپ نے فرمایا تو ذلیل اور خواہ  
 لای محقر کا۔ اس کو حقیر نہ سمجھے، غرور نہ کرے۔  
 حَقِرُونَ مَهَلُونَ لَكُمْ بِمَهَلَاتِهِمْ۔ تم ان کی نماز کے  
 سامنے اپنی نماز کو حقیر جانو گے۔



سَيَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فَيَا عَجِبُوا وَنَ تَمَّ عُنُقُ شَيْطَانِ كِي  
الاعت کر کے ان گناہوں میں جن کو تم حقیر سمجھتے ہو (مثلاً فسق و  
فساد اور غارتگری وغیرہ)

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةَ لِيَا رِيَّةَ. کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو  
حقیر نہ سمجھے (اس کے پیچھے ہوئے حصہ کو نظر حقارت سے نہ دیکھے،  
نہ سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالے جس سے اس کی حقارت ہوتی ہو)۔  
إِنَّمَا الْمُحَقَّرَاتُ مِنَ الذُّنُوبِ. ایسے گناہوں سے  
جو جن کو تم چوٹا اور حقیر سمجھتے ہو (ایسا نہ ہو جناب احدیت کو  
دیہی آگواہوں اور تم ہلاک ہو جاؤ)۔

حَقِيقَةٌ. ٹیڑھی، ریتی، لانی (اس کی جمع احقاف اور  
حقاف اور حُقُوفٌ اور حَقَائِفٌ اور حَقِيقَةٌ ہے)۔  
عرب لوگ کہتے ہیں إِحْقَاقُ الشَّيْءِ. جب کوئی شے  
ٹیڑھی ہو جائے۔

حُقُوفٌ. سونے کے لئے جھک جانا۔  
فَإِذَا ظَهَرَتْ حَقِيقَةٌ. دیکھا تو ایک پر ن ٹیڑھا ہو کر سورا  
فِي تَنَائِفِ حَقَائِفٍ يَا فِي تَنَائِفِ حَقَائِفٍ. خشک

بیتے میدانوں میں رعبضوں نے کہا۔  
حَقِيقَةٌ. قبۃ کو بھی کہتے ہیں۔ اور قرآن میں أَحْقَافٌ سے  
روم ماد کے گنبد مراد ہیں۔ مگر لغت سے اُس کی تائید نہیں آتی  
حق۔ غلبہ کرنا، واجب کرنا، بیچ سر میں مار لگانا، یقین کرنا، ثابت  
کرنا، اونٹ کا چوتھے سال میں لگنا۔  
حَقِيقَةٌ. بھی حق سے ہے، وہ اونٹ جو تین سال کا  
ہو کر چوتھے سال میں لگے۔

حق اللہ کا نام بھی ہے کیونکہ حقیقۃً موجود ہی ہے باقی سب  
بیزوں کا وجود مثل عدم کے ہے جو زوال پذیر ہے۔

حق۔ باطل کی ضد ہے۔  
مَنْ رَأَى فَقْدًا رَأَى الْحَقَّ. جس نے مجھ کو خواب میں  
دیکھا اُس نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت  
میں بن سکتا۔

أَمِينًا حَقَّ آمِنِينَ. امانت دار کجا امانت دار۔

فَأَتَى الْعِبَادَ عَلَى اللَّهِ. اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے  
(حق سے مراد یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس ثواب کا وعدہ  
اپنے بندوں سے کیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہو گا۔ لیکن حق کے  
یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی شے واجب یا لازم ہے جو  
جس کے خلاف وہ نہیں کر سکتا۔ اُس کو تو سب قدرت ہو چاہے  
تو تمام مومنوں کو آگ میں ڈال دے اور سب کافروں کو بہشت  
میں بھیج دے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ ایسا نہ ہو گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ  
ظالم نہیں ہے۔ اس حدیث سے اُن لوگوں کا بھی رد ہو جو دعاً  
میں اس طرح کہنا کر وہ جانتے ہیں: أَسَأَلَكَ حَقِّي مُحَمَّدًا يَا حَقِّي  
مُوسَى يَا حَقِّي عِيسَى. مگر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حق سے ان دعاء  
میں دیہی مراد ہو، جو اوپر ہم نے بیان کیا، یعنی ثواب موجود، یا  
حق سے حرمت مقصود ہو)۔

أَلْحَقْ بَعْدِي مَعَ عَمَسَا. میرے بعد پھر حق عمر کے ساتھ  
رہے گا جو بات وہ کہیں گے حق ہوگی۔

كَلْبِيَّكَ حَقًّا حَقًّا لَتَبِيَّكَ تَعْبُدُ أَوْ رِقًّا. میں تیری امانت  
اپنے اوپر لازم کر لیتا ہوں جو سراسر حق ہے میں تیری امانت  
بندگی اور غلامی کے ساتھ کرتا ہوں (حضرت محمد معلم گوڑھے  
شان والے پیغمبر تھے مگر اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام تھے،  
أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا عَبْدٌ لَأُورِثُ سُوْلَهُ هَرْنَا فِي  
پڑھا جاتا ہے، اب افسوس ان جاہلوں پر ہے جو کہتے ہیں حضرت  
محمد معلم کو اللہ کا حبیب اور خلیل اور پیغمبر کہو! مگر بندہ اور  
غلام نہ کہو! حالانکہ اللہ کی بندگی اور غلامی کا تو آنحضرت نے  
جا بجا اقرار کیا ہے اور آپ نے صاف صاف اپنی امانت کو وصیت  
کر دی ہے کہ کہیں حضرت عیسیٰ ہو کی طرح تم مجھ کو چڑھا نہ دینا،  
میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں)۔

إِنَّ اللَّهَ آخِطِي كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقًّا. اللہ تعالیٰ نے  
ہر حق والے کا حق دلا دیا ہے اب وارث کے لئے وصیت جائز  
نہ ہوگی۔

ل  
کے  
کے  
نقار  
ہا  
ر آدمی  
نے  
ت  
سے  
طلب  
ستہ  
بے  
نا  
لنا  
قدا  
ز  
و  
ن اور  
ر نہ  
تم ان

الْقَوْلُ وَاللَّيْلُ إِذَا دَوَّ لِحَقِّ نَازِ، اِنْ خَدَّ كِي قَسْمِ جَو  
 شَخْصِ نَازِ كُو چھوڑ دے اُس کا اسلام میں کچھ حصہ نہ رہا (یہ حضرت  
 عمرؓ نے اُس وقت فرمایا جب وہ زخمی پڑے تھے، لوگوں نے نازکے  
 لئے انہیں جگایا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے و خیر! خد کی قسم  
 ناز کا حق تو میں ادا کر لوں گا، مگر کیا اس کے بعد اور کوئی حق  
 مجھ پر نہیں ہے؟ نہیں مجھ پر ہزاروں حقوق ہیں جن کو میں ادا  
 نہیں کر سکتا۔)

لَيْلَةُ الْقَيْفِ حَقٌّ مَنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ ضَعِيفٌ فَهُوَ  
 عَلَيْهِ دَيْنٌ۔ جہان کی جہانی شب میں کرنا لازم اور ضروری ہے،  
 جس شخص کے گھر میں یا زمین میں کوئی جہان بچ کرے تو اُس کی  
 جہانی اُس پر قرض ہے (یعنی مروت کے لحاظ سے ضرور اور لازم  
 ہے اور جو کوئی جہانی نہ کرے اس کی آدمیت میں خلل ہے۔)

أَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَاصْبَحَ مَعْرُومًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
 حَقٌّ عَلَيْهِ كُلُّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ قِرْدًا لَيْلِيَةً مِنْ زَعْمِ  
 وَمَالِهِ۔ اگر کوئی شخص شب میں کسی قوم کے پاس جا کر اترے،  
 پھر صبح ہو جائے اور کوئی اُس کی جہانی نہ کرے تو اس کی مدد ہر  
 مسلمان پر لازم ہے یہاں تک کہ وہ شخص ایک شب کی جہانی کے  
 موافق اس کے کسیت یا جائداد میں سے لے سکتا ہے (گو اس کا  
 اذن نہ ہو کیونکہ وہ اپنا حق وصول کر سکتا ہے۔ خطاب نے کہا  
 یہ اُس شخص کے لئے ہے، جس کو ہلاکت کا ڈر ہو، اُس کے پاس  
 کھانے کے لئے کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں وہ دوسرے کا مال بغیر  
 اس کی اجازت کے لے سکتا ہے، مگر اتنا جس سے زندگی قائم رہ  
 سکے اب اگر اس نے اتنا مال لے کر مروت کیا تو اس کا عوض ادا  
 کرنا اس پر لازم ہوگا، یا نہیں؟ اس بارے میں فقہا کا اختلاف  
 ہے اور ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ لازم نہ ہوگا۔)

مَا حَقٌّ أَمْرًا مِثْلَ مَسْلِيحَانِ يَبِيَّتْ كَيْلَتَيْنِ إِلَّا  
 وَدَعِيَّتُهُ عِدَّةً كَأَنَّ بَرَّ مَسْلِمَانِ مَرَدَكِ لَنْ اس سے زیادہ  
 پوشیا رسی کی کوئی بات نہیں کہ وہ دوران میں اس طرح نگرانی  
 کہ اُس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو کیونکہ زندگی

کا اعتبار نہیں، معلوم نہیں موت کس وقت آجائے۔ اس حدیث  
 میں وصیت سے یہ مراد ہے کہ آدمی کو کسی کا دینا ہو یا کسی کی آیت  
 اُس کے پاس ہو یا اللہ تعالیٰ کا کوئی حق اُس پر واجب ہو تو اس  
 کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، ایسا نہ ہو کہ دفعہ مر جائے اور زبان سے  
 کہنے کا موقع نہ ملے۔ باقی وارثوں کے لئے وصیت کرنا وہ تو  
 میراث کی آیت سے منسوخ ہو گیا۔ البتہ غیر وارث کے لئے  
 ثلث مال تک اگر وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ بھی لکھ کر رکھو (جو  
 فِجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَانِ فِي وَكَلِيَّةٍ دَوَّادِي آتِ  
 وہ دونوں ایک بچے میں جھگڑ رہے تھے) ایک کہتا تھا اس  
 بچے کی پرورش میرا حق ہے، دوسرا کہتا تھا نہیں میرا حق ہی  
 مَنْ يَحْتَقِ فِي وَكَلِيَّةٍ مِيرَاسٍ مِيرَاسٍ مِيرَاسٍ  
 میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے۔

أَيُّمَا قَبِيٍّ يَحْتَقِ بِكَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى لَمْ يَحْتَقِ بِكَ  
 سَ فَرَا، کیا تو مجھ سے اپنے گناہ کے بارے میں جھگڑا جو؟  
 إِنْ لَمْ يَكُنْ كَذَا أَوْ كَذَا الْإِحْقَاقُ فِيهَا أَحَدًا، اُس کو  
 اتنا اتنا لے گا کوئی اس سے اس میں جھگڑا نہ کرے۔  
 مَنْ حَقَّ مَا تَعْلَمُوا فِي الْقُرْآنِ تَحْتَقُوا۔ تم کب تک  
 قرآن میں تکرار کرتے رہو گے، وہ کہے میں حق پر ہوں یہ کہے میں  
 حق پر ہوں۔

إِذَا بَلَغَ الْبَيْتَاءُ نَهْنَ الْإِحْقَاقِ فَالْعَصْبَةُ  
 جب عورت جوانی کی حد کو پہنچ جائے تو اس کا عصبہ (مثلاً باپ  
 دادا، چچا، بھائی) اس کا زیادہ حق دار ہے (وہی اس کا ولی  
 ہوگا) اور جب تک نابالغ رہے تو ماں کی پرورش میں رہے گی  
 وہی زیادہ حق دار ہے۔

اصل میں احقاق کے معنی جھگڑا۔ یعنی ہر فریق کا ایک  
 کہ میں حق پر ہوں، اور یہاں اس سے مراد جو الی ہے۔ کیونکہ  
 میں آدمی خصوصیت کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا کہ  
 نَهْنَ الْإِحْقَاقِ سے مراد ہے کہ اُس حد کو پہنچ جائے، جب  
 اُس پر اللہ اور لوگوں کے حقوق واجب ہوتے ہیں۔ وہ بھی

جو انہی کی طرف اشارہ ہے۔ بعضوں نے کہا "نفس الحاق" سے مراد یہ ہے کہ عورت اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی شادی بیاہ تفر وغیرہ اپنے حق میں جائز اور نافذ ہو۔ یہ بھی جو انہی میں ہوتا ہے ایک روایت میں "نفس الحاقی" ہے، مطلب وہی ہے۔

فَلَا نَحْمِي الْحَقِيقَةَ (عرب لوگ اس جملہ کو اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنے لوگوں کی، جن کی حمایت اس پر واجب ہو حمایت کر سکے)

لَا يَبْلُغُ الْمَوْءُودُ مِنْ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى لَا يَبِيحَ مُسَابِمًا يَعْيبُ هُوَ فِيهِ۔ کوئی آدمی ایمان کی کنہ اور حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک دوسرے مسلمان کا وہ عیب بیان کرنا نہ چھوڑے، جو خود اس میں موجود ہو۔ (جیسے انجیل شریف میں ہے "دوسرے کی آنکھ کا تھک دیکھو اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے؟")

اپسروانائے مرشد شہاب دواندر زفر مودبہ روی آب کے آنکھ پر خوش خود میں مباحش دوم آنکھ پر غیر بد میں مباحش مِنْ قَوْلِ رَأَيْتُمَا الْعَرْفُطَ۔ عرفط کے نوجوان درختوں کے بچے ہے۔

مَا أَخْرَجَنِي إِلَّا مَا أَحَدٌ مِنْ سَائِرِ الْجُوعِ (بوکر صدیق) ایک دوپہر کو مسجد کی طرف نکلے لوگوں نے پوچھا تم اس وقت کیوں نکلے؟ انہوں نے کہا مجھ کو حقیقی اور سخت بھوک نے نکالا۔

کھانے کی تلاش میں نکلا ہوں۔ بعضوں نے کہا یہ جاتی ہیں، یعنی تخفیف تاق ہے، یعنی بھوک کے گہر لینے کی وجہ سے نکلا ہوں، وَخَفَعُوا نَهْأَيَّ إِلَى شَرَقِ الْمَدِينِ۔ تم نماز میں اتنی دیر لگائے ایسے تنگ وقت میں پڑھو گے بتنا وقت مُردے کو اچھوڑنے سے اس کے مرنے تک ہوتا ہے (جب اس کی سانس الگ ہو جاتی ہے یہ عین موت کے قریب ہوتا ہے مشہور روایت تَحْنُوتُ عِنْدَ مَوْتِهِ عَجْرَةٌ، اس کا ذکر آگے آئے گا۔)

كَيْسٌ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ۔ عورتوں کو بالکل راستے سے نہ جانا چاہئے (بلکہ ایک کنارے سے)۔

مَا حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتَّى اسْتَعْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ۔ بنی اسرائیل پر مذاب کا وعدہ اس وقت پورا ہوا جب مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو لے کر بے پرواہ ہو گئیں (مرد لوہت میں اور عورتیں مساحقہ ریشمی) میں معروف ہو گئیں)۔

لَقَدْ تَلَا حَيْثُ آمَرَكَ وَهُوَ أَشَدُّ الْإِنْفِضًا جَاهِلَةٌ مَحَقَّ الْكُهُولِ (عمر بن حمان نے معاویہ سے کہا) میں نے تیرا کام درست کیا جب وہ مکرسی کے بالوں سے بھی زیادہ بودا اور کمزور تھا

إِنَّهُ زَرَعَ كُلَّ حَقٍّ وَكَلَّمَ كُلَّ نَفْسٍ۔ اس نے ہر نرم اور بلند زمین میں کھیتی کی (سب آباد کر دی)۔

إِلَّا بِحَقِّ إِسْلَامٍ۔ مگر اسلام کے حق سے (جیسے کسی کا خون کرے یا حد کا کام کرے، مثلاً زنا وغیرہ یا کسی کا مال تلف کرے یا نماز چھوڑ دے)

الْوَضْعُ حَقٌّ وَتَسْتَعِدُّ (اذان کے لئے) و منوکر نامزدی سنت ہے۔

حَقُّ الشَّيْءِ أَحَقُّ۔ اللہ کا حق اور زیادہ پورا کرنے کے لائق ہے (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کا حق بندوں کے حق پر مقدم کیا جائے گا، بلکہ جہاں حق اللہ اور حق العباد جمع ہوں تو پہلے حق العباد ادا کیا جاتا ہے، اس لئے کہ بندے محتاج ہیں اور اللہ غنی ہے مطلب یہ ہے کہ جب تو بندوں کا حق ادا کرے گا خیال رکھتا ہے تو اللہ کا حق ادا کرنے کا ضرور خیال ہونا چاہئے کیونکہ اللہ کا احسان بندوں کے احسانات سے کہیں زیادہ ہے)۔

أَحَقُّ مَا قَالِ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَبْدًا لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطَيْتَ۔ بندوں کی ساری باتوں میں یہ بات بہت بجا اور بہت درست ہے کہ ہر دردگار جو تو عنایت فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں (كُنَّا لَكَ عَبْدًا بیچ میں جملہ معترضہ ہے، یعنی ہم سب تیرے بندے ہیں)۔

أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں امام پر یہ حق ہے؟ فَتَسْتَجِيبُونَ قَاتِلَكُمْ۔ تب تمہارا دعویٰ قاتل پر

ثابت ہو جائے گا تم اس سے قصاص یا دیت لینے کے مستحق ہو جاؤ گے  
 اِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى التَّرْكَوَةِ . مال میں زکوٰۃ  
 کے سوا اور بھی حقوق ہیں (مثلاً ضرورت کی چیزیں انڈی، برتن،  
 ٹکھڑی، سبیل، پھاڑا، دست پناہ، چمکنی، قنا، آگ، پانی،  
 وغیرہ مانگنے پر دینا مہمان کی خاطر داری کرنا، ایک دن ایک رات)  
 اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ بَوْتُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ سَبْعَتَوْنَ  
 سے زیادہ بندے کی دُعا قبول ہونے کا وقت رات کا پچھلادریسواں  
 حصہ ہے۔

فَاَنْطَوُا الْاِلَّيْلَ حَقَّهَا مِنْ الْاَدْوَانِ . اونٹ کا جو حصہ  
 زمین میں ہو وہ اُس کو دو (ساعت بہ ساعت اُس کو چھڑو یا کر دو  
 تاکہ زمین میں چرتا رہے اپنا پیٹ بھر لیا کرے اگر قطعے دنوں میں  
 اونٹ پر سفر کرو تو قطعہ زدہ مقامات سے جلد نکل جاؤ تاکہ اونٹ  
 ڈبے نہ ہونے پائیں رُجبان اللہ شریعت محمدی میں کوئی بات نہیں  
 چھوڑی، جانوروں تک کی بھی راحت رسائی کی تجویزیں اس میں  
 کی گئی ہیں اور آنحضرت کا وجود باوجود جس طرح آدمیوں کے لئے رحمت  
 تھا اُسی طرح جانوروں کے لئے بھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیاً کثیراً  
 اِذَا اَنْطَوُا الْحَقَّ قَبْلُوكَا . جب کوئی ان سے حق بات کہتا  
 ہے تو اُس کو قبول کر لینے ہیں، (فیضت کرنے سے ناراض نہیں  
 ہوتے)۔

كُنْتُمْ لَكُمْ رَيْسٌ حَقَّ اللّٰهُ فِي ظَهْرِهِ هَادٍ رَقَابَهَا . پھر  
 اللہ کا جو حق ان جانوروں کی پیٹھ اور گردن میں ہے ان کو نہیں  
 بھولا (پیٹھ میں حق یہ ہے کہ تحکے ماندہ شخص کو سوار کر لینا، گردنوں  
 میں حق یہ ہے کہ اُن کو اچھی طرح پرورش کرنا ان کے کھانے پینے کی  
 فکر رکھنا، طاقت کے موافق ان سے محنت لینا اور اُن پر بوجھ لادنا)  
 حَاقِقْتُهُ فَحَقَّقْتُهُ . میں نے اُس سے جھگڑا کیا، پھر میں غالب  
 آیا جیسے حَاقِمْتُهُ فَحَقَمْتُهُ .  
 حَقُّ الطَّرِيقِ . راستہ پر چلا۔  
 حَقٌّ . موت۔  
 الْاِقَامَةُ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ . اقامت میں تکبیر امام کا حق

ہے (جب امام نماز کے لئے اُٹھے یا نکلے اُس وقت تکبیر کہی جائے)  
 اَسْأَلُكَ بِحَقِّ حَقِّ هَوْلَاكَ . میں تیرے اُن حقوق کے وسیلے  
 سے جو تیرے بندوں پر ہیں سوال کرتا ہوں۔

وَحَقُّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ . اور مانگنے والوں کا جو حق تجھ  
 پر ہے اس کے وسیلے سے (اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے)  
 اَلْعَيْنُ حَقٌّ . نظر بد لگنا سچ ہے (واقعی اس سے اثر  
 ہوتا ہے، اب تو دوسرے نام کا جو عمل نکلا ہے اُس سے یہ امر  
 پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ان لوگوں کا خیال  
 باطل نکلا جو حدیث کے خلاف اثرات نظر کو ایک ڈھکوسلا سمجھے تھے  
 حق کے کئی معنی آتے ہیں، ایک تو حکمت کے ساتھ پیدا کرنا  
 دوسرے وہ چیز جو حکمت کے ساتھ پیدا کی گئی ہو یا بنائی گئی ہو  
 تیسرے معیج اعتقاد اور قول جو واقعہ کے مطابق ہو یا وہ قول  
 فعل جو وقت اور مصالحت کے موافق ہو۔ چوتھے واجب اور لائق  
 پانچویں مضبوط اور مستحکم چھٹے یقین اور اذعان۔ ساتویں حقیقت  
 اور ماہیت۔

لَا تُدْرِكُهُ الْعُقُولُ بِمُشَاهَدَةِ الْعَيَانِ وَلاَ كَيْفَ  
 تُدْرِكُهُ الْعُقُولُ بِحَقَائِقِ الْاِيْمَانِ . اللہ تعالیٰ کو عقول  
 آنکھوں سے دیکھ کر نہیں دریافت کر سکتیں (اور محسوسات کا لہجہ)  
 بلکہ ایمان کی حقیقتیں پہچان کر (اس ایمان کی ایسی تاثیر ہوتی ہے  
 کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جاتا ہے جیسے اس بات پر  
 کہ ایک ڈو کا یا ڈو چار کا نصف ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں  
 اگر کوئی کہے کہ تجھ کو اس امر کا یقین ہے کہ فلاں شخص تیرا اب  
 تو میں کہوں گا نہیں، مگر اس امر پر مجھ کو پورا یقین ہے کہ ہمارا  
 پروردگار موجود ہے اور اس نے اپنی طرف سے پیغمبروں کو دنیا  
 میں بھیجا اور قیامت اور شریعت کی سب باتیں برحق ہیں۔ اس  
 قسم کا یقین ایمان کا نور ہے جو سچے مومنوں کے دل میں اللہ تعالیٰ  
 ڈالتا ہے۔ اہل بدعت اور اہل باطل کو یہ یقین ساری عمر نصیب  
 نہیں ہوتا)۔

اِذَا اَسْتَحَقَّقْتَ وَلاَ يَآءُ اللّٰهُ . جب تو اللہ تم کو

کتاب ۱۰  
 لغات العربیہ  
 ۱۰۸  
 ثابت ہو جائے گا  
 اِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا  
 سِوَى التَّرْكَوَةِ .  
 مال میں زکوٰۃ  
 کے سوا اور بھی  
 حقوق ہیں (مثلاً  
 ضرورت کی چیزیں  
 انڈی، برتن، ٹکھڑی،  
 سبیل، پھاڑا، دست  
 پناہ، چمکنی، قنا،  
 آگ، پانی، وغیرہ  
 مانگنے پر دینا  
 مہمان کی خاطر  
 داری کرنا، ایک دن  
 ایک رات)  
 اَحَقُّ مَا قَالَ  
 الْعَبْدُ بَوْتُ  
 اللَّيْلِ الْاٰخِرُ  
 سَبْعَتَوْنَ  
 سے زیادہ بندے  
 کی دُعا قبول  
 ہونے کا وقت  
 رات کا پچھلادریسواں  
 حصہ ہے۔  
 فَاَنْطَوُا  
 الْاِلَّيْلَ حَقَّهَا  
 مِنْ الْاَدْوَانِ .  
 اونٹ کا جو حصہ  
 زمین میں ہو وہ  
 اُس کو دو (ساعت  
 بہ ساعت اُس کو  
 چھڑو یا کر دو  
 تاکہ زمین میں  
 چرتا رہے اپنا  
 پیٹ بھر لیا کرے  
 اگر قطعے دنوں  
 میں اونٹ پر سفر  
 کرو تو قطعہ  
 زدہ مقامات سے  
 جلد نکل جاؤ تاکہ  
 اونٹ ڈبے نہ  
 ہونے پائیں  
 رُجبان اللہ  
 شریعت محمدی  
 میں کوئی بات  
 نہیں چھوڑی،  
 جانوروں تک  
 کی بھی راحت  
 رسائی کی تجویزیں  
 اس میں کی گئی  
 ہیں اور  
 آنحضرت کا  
 وجود باوجود  
 جس طرح آدمیوں  
 کے لئے رحمت  
 تھا اُسی طرح  
 جانوروں کے  
 لئے بھی۔ صلی  
 اللہ علیہ وسلم  
 تسلیاً کثیراً  
 اِذَا اَنْطَوُا  
 الْحَقَّ قَبْلُوكَا .  
 جب کوئی ان سے  
 حق بات کہتا  
 ہے تو اُس کو  
 قبول کر لینے  
 ہیں، (فیضت  
 کرنے سے ناراض  
 نہیں ہوتے)۔  
 كُنْتُمْ لَكُمْ  
 رَيْسٌ حَقَّ  
 اللّٰهُ فِي  
 ظَهْرِهِ  
 هَادٍ  
 رَقَابَهَا .  
 پھر اللہ کا جو  
 حق ان جانوروں  
 کی پیٹھ اور  
 گردن میں ہے ان  
 کو نہیں بھولا  
 (پیٹھ میں حق  
 یہ ہے کہ تحکے  
 ماندہ شخص کو  
 سوار کر لینا،  
 گردنوں میں حق  
 یہ ہے کہ اُن کو  
 اچھی طرح  
 پرورش کرنا ان  
 کے کھانے پینے  
 کی فکر رکھنا،  
 طاقت کے موافق  
 ان سے محنت لینا  
 اور اُن پر بوجھ  
 لادنا)  
 حَاقِقْتُهُ  
 فَحَقَّقْتُهُ .  
 میں نے اُس سے  
 جھگڑا کیا، پھر  
 میں غالب آیا  
 جیسے حَاقِمْتُهُ  
 فَحَقَمْتُهُ .  
 حَقُّ الطَّرِيقِ .  
 راستہ پر چلا۔  
 حَقٌّ . موت۔  
 الْاِقَامَةُ  
 اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ .  
 اقامت میں  
 تکبیر امام کا  
 حق

ی جائے  
ن کے وسیلے  
لا جو حق بخیر  
(ہے)  
س سے اس  
سے یہ امر  
ن کا خیال  
سلا کئے  
ماتھ میدا کر  
یا بنائی  
یا وہ قول  
اجب اور  
تاویں  
بیان و لیکن  
تہ تالی  
سوسات  
تا شرمول  
بے اس  
زرگ  
خص نیرا  
قین ہے  
پتیروں  
برحق ہیں  
دل میں  
بن ساری

کا سردار ہوتا ہے۔  
سَلَامَةً صَوًّا لِّلْحَقِّقِ۔ بلا وجہ اپنے آپ کو اللہ یا رسول  
کے حقوق میں مت پھنساؤ (یعنی ایسے کام مت اختیار کرو جن  
میں لوگوں کے حقوق تم پر پیدا ہوں بلکہ ایسے کاموں سے بھاگتے  
ہو، اگر زبردستی پھنس جاؤ، مثلاً کوئی زبردستی تم کو خدا  
کا نام کہے تو صبر کرو اور اللہ سے مدد مانگو)۔  
حَقِّقْ۔ حقل ہونا یہ ایک بیماری ہے جو اونٹ یا گھوڑے کو  
پڑھاتی ہے۔ گھاس کے ساتھ مٹی کھا جانے سے پیدا ہوتی ہے جس کا  
ادب سے پیٹ میں درد ہوتا ہے)۔

مَحَاقِلَةٌ۔ زمین کو گہیوں کے عوض کر ایہ بر لینا، یا گھسی کو  
سار کی جنگی معلوم ہونے سے بیشتر زچ ڈالنا یا ہٹل یا چوستانی پیدا  
سائی کرنا یا گہیوں کو جو بالی کے اندر ہوسات گہیوں کے بدل اندازہ  
کے بیچ ڈالنا۔

تَقَى عَنِ الْمَحَاقِلَةِ۔ آنحضرت نے محافل سے منع فرمایا۔  
(اس کے معنی اور گزر کیے)

مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ۔ تم اپنے گہیوں کو کیا کر دگے  
سئل سے نکلا ہے۔ یعنی گہیوں کرنا۔  
كَأَنْتَ فِي بَيْتِنَا مَرَاةٌ تَحْقِلُ عَلَى أَرْبَعَاءِ لَهَا  
سقا۔ ہم میں ایک عورت تھی جو اپنی نالیوں پر چنڈر بوثی تھی  
(مسم)۔

أَصْحَرَهُمْ حَقْلًا۔ سب سے زیادہ گھسی والے (مجموع  
میں ہے کہ مَحَاقِلَةٌ کی تفسیر ایک روایت میں بولالی  
کے شوکی کچھور کو زکجور کے بدل یا تازے انگور کو منقہ کے عوض  
اور مانت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کی باہشی کا احتمال ہے  
مؤکل۔ بوڑھا ہو گیا، جماع کے قابل نہیں رہا۔  
سُقِلٌ۔ جس میں بھلائی نہ ہو۔  
سُقِلٌ۔ بازگھنار دکنا، محفوظ رکھنا۔  
سَاقِقٌ۔ جس کا پیشاب پڑا ہو۔  
حَقْنَةٌ۔ ایک درد پر پیٹ کا۔

حَقْنَةٌ يَا اِحْتِقَانٌ۔ عمل، جس کو ڈاکٹر انیا کہتے  
میں (یعنی درد امقعد کی راہ سے ڈالنا)۔

لَا رَأَى لِحَاقِقِينَ۔ یہ ایک مثل ہے جس کا پیشاب پڑا ہو  
ہو، وہ کیا رائے دے گا؟ وہ تو بے قرار اور مضطرب ہوگا۔  
لَا يُعْمَلَانِ أَحَدُكُمْ وَهُوَ حَاقِقٌ يَأْتِقُنُ حَتَّى  
يَسْتَحَقِّفَ۔ کوئی تم میں پیشاب رو کے ہوئے نماز نہ پڑھے جب تک  
(پیشاب کر کے) ہلکا نہ ہو جائے (کیونکہ نماز کا بڑا جز خشوع اور  
خشوع ہے اور ایسی حالت میں کیا خشوع خشوع ہو سکتا ہے)  
تَحْقِنَ لَهُ دَمًا۔ اس کا خون محفوظ رکھا اس کو مانگے  
جانے سے بچایا)۔

تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ  
مَا قَسْتِي وَذَاقِسْتِي۔ آنحضرت نے میری ذگدگی اور ٹھنڈی  
کے درمیان دفات پائی (میں آپ کا سراپنی چھاتی سے لگائے ہو  
تھی)۔

الْإِيمَانُ يُحْتَقِنُ بِهِ الدَّمَ۔ ایمان سے جان بچی  
مِحَقْنَةٌ۔ عمل کا آلہ۔

حَقْوٌ۔ وہ مقام جہاں ازار باندھے ہیں۔ اس کی جمع آقِيقٌ  
اور أَحْقَاءُ اور حَقِيقٌ اور حِقَاءٌ ہے۔  
حَقْوٌ۔ ازار کو بھی کہتے ہیں۔

أَطْعَمِي النِّسَاءَ اللَّائِي فَسَلْنِ ابْنَتَهُ حَقْوًا  
وَقَالَ اشْعِرْتَهَا أَيَاكَ۔ آنحضرت نے ان عورتوں کو جو  
آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنا تہ بند دیا اور  
فرمایا یہ ان کے کفن کا اندر کا کپڑا کرو (تاکہ ان کے جسم سے لگا کر  
اور اس کی برکت سے ان کو فائدہ ہو)۔

قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ حَقْوِي الرَّحْمَانِ۔ رحم  
(یعنی رشتہ ناتا) کھڑا ہوا اور پروردگار کا حقوہ تمام  
لیا (نہا یہ میں ہے کہ یہ مجاز اور تمثیل ہے کیونکہ رحم کو رحمان کی  
ایک شاخ قرار دیا اور شاخ اپنی جڑ کی پناہ لیتی ہے، جیسے بچہ  
اپنے ماں باپ کی پناہ لیتا ہے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

مَدَانٌ يَحْقُوقُ فَسَادِيْنَ . یعنی میرے اس کی پناہ لی۔  
 ہر کون کتا ہے یہ حدیث احادیث معانی میں سے ہے۔ اس حدیث  
 نے اس قسم کی حدیثوں میں تادیب نہیں کی، بلکہ ان کو اپنے ظاہر  
 پر لکھا اور یہ کہا ہے کہ پروردگار کی آنکھ اور ہاتھ اور چہرہ اور  
 قدم اور ساق اور تنقوسب کچھ ہیں، مگر جیسے اس کی ذات تقدس  
 کے لائن ہیں اور یہی طریقہ مسلم ہے۔۔۔

لَا تَزُوْهُدَانَ فِيْ جَفَاءِ الْحَقُوْبِ . مونی ازار چینی  
 سے نفرت نہ کرو (یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں سے فرمایا تاکہ ان  
 کی پردہ پوشی کامل طریقہ پر ہو سکے)۔

مَا حَسَنَتْ اَبْنُ اَدَمَ اِلَّا عَلَيِ الطَّسَاوَا  
 الْحَقُوْبِ . (شیطان کہتا ہے) میں نے آدمی کی کسی بیماری پر  
 اتنا حسد نہیں کیا، جتنا پیٹھے اور پیٹ کے درد چنگیا (کیونکہ  
 اس بیماری میں شہادت کا درجہ اس کو ملتا ہے)۔

## بَابُ الْحَارِجِ الْكَافِ

حَاكًا . باندھا۔ (جیسے اَحْتَاكَو ہے)۔  
 اَحْتَاكَو . چھینا۔  
 فِي الْحَاكَا مَا اَحْبَبْتُ لَهَا . ملک کا اردو نامیں  
 پسند نہیں کرتا (وہ ایک جانور ہے چھکی کے مشابہ جو ایذا نہیں  
 دیتا۔ بعضوں نے کہا "چھکی" ہی کو کہتے ہیں۔ جمع البجاریں  
 سے کہ حَاكَاو خنڈہ کا نر بہ تیر ہمزہ)۔  
 حَاكَاو . ظلم کرنا، بدسلوکی کرنا، ضبط کرنا۔  
 حَاكَاو . مستقل ہونا۔ روکنا۔  
 اَحْتَاكَو اور حَاكَاو . غلہ کار کہ چھوڑنا اس نیت سے  
 کہ ہنگامہ ہونے پر چھینے۔  
 مَنِ اَحْتَاكَو طَعَامًا . جس نے کھانے کی چیزیں روک  
 رکھیں۔

لَعْنٌ عَنِ الْحَاكَا . احکار سے منع فرمایا۔  
 حَاكَا . کے بھی وہی معنی ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَشْتَرِي الْعَبْدَ حَاكَا . حضرت عثمانؓ  
 قاتلے کا سب غلہ خریدتے یا یوں ہی ڈھیر لگا کر خریدتے۔  
 اِذَا وَرَدَ الْحَاكَا الْقَلِيْلَ فَلَا تَطْعَمُوْهُ . جب کے  
 تھوڑے سے پانی پر (جو بڑھے میں جمع ہو جاتا ہے) آتے جاتے ہیں  
 (اُس میں سے پانی پینے رہیں) تو وہ پانی مست پی (اس کے کہ قلیل  
 پانی میں احتمال ہے کہ اُن کا زہر سرایت کر گیا ہو، گو وہ ناپاک نہ  
 ہو گا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدے)۔

مَنِ اَحْتَاكَو فَهُوَ خَاطِئٌ . جو شخص احکار کرے وہ گنہگار  
 ہے (تو آدمی نے کہا مراد یہ ہے کہ غلہ کی گرانی کے وقت ہتھ  
 غلہ خرید کر کے اس نیت سے رکھ چھوڑے کہ جب اور گرالی ہوگا  
 بیچیں گے، اگر اُس کے گاؤں یا کھیت سے غلہ آئے یا ارزانی  
 خریدے اور اُس کو رکھ چھوڑے یا گرانی میں اس نیت سے خریدے  
 کہ اسی وقت اس کو بیچ ڈالے گا، تو یہ احکار نہ ہو گا نہ وہ گنہگار  
 ہوگا)۔

لَا يَلْقَى اللّٰهَ الْعَبْدُ سَارِقًا اَحْبَبَ اِلَيْهِمْ  
 اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ وَقَدْ اَحْتَاكَو الطَّعَامَ . اگر بندہ چور ہو  
 اللہ تعالیٰ سے ملے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ احکار کرنے والے  
 ملے، اس نے غلہ کا احکار کیا ہو۔

الْجَالِبُ مَرْدُوْقٌ وَ الْمَحْتَاكَو مَلْعُوْنٌ .  
 سے لایمبالا روزی دیا جائے گا (اللہ تعالیٰ اس کو پکارتے  
 چونکہ وہ طلق اللہ کی آسائش اور پرورش پاتا ہے) اور  
 رکھنے والا ملعون ہے۔ (جمع البحرین میں ہے کہ ارزانی میں  
 دن تک غلہ روک رکھنا احکار ہے۔ اور جنگائی اور غلہ  
 دن تک روک رکھنا بھی احکار ہے۔ اور گنہگار اور چور اور  
 اور کھجور اور گئی اور تیل کو مزید فائدہ کی غرض سے روکے  
 احکار ہے۔ میں کہتا ہوں اس کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ سر  
 اناج جس کو لوگ کھاتے ہوں، اُس کا روک رکھنا احکار ہے



میسے پاؤں - جوار - بجزوہ - ساوان - کوزدن - منڈوان اور دین

دغیرہ وغیرہ۔  
مَنْ بِالْمَحْتَكِرِينَ فَاَمْرٌ بِمُحْتَكِرِهِمْ اِنْ شَرَجَ  
اِلَى بَطْنِ اَلْمَوَاقِي حَيْثُ تَنْشُدُ اَلْبَهَائِرُ اَلْبَهَاءَ

آنحضرت اختیار کرنے والوں پر گزرے۔ فرمایا ان لوگوں نے جو  
تھرو روک کر رکھا ہے اس کو باز آروں کے درمیان نکال کر لادو جہاں  
پر سب لوگ اس کو دیکھیں (اور ان لوگوں پر لعنت ٹھیکر کریں)  
حکوت گئی شہد جس کو بچے چائے ہیں۔

حاکم - زگرنا، طنا، کھانا، چیلنا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں: ما حاک جلدناک مثل ظفرک۔ تیری کمال کو تیرے ہی  
ناخن کی طرح کوئی نہیں کھاسکتا) مطلب یہ ہے کہ اپنی نداد آپ  
کرو، اپنی فکر آپ کرو، اور سردوں کے بھروسے پر بیٹھے رہنا بھی  
غلطی ہے۔

اَلْاِخْمُ مَا حَقَّ فِي نَفْسِكَ وَكِرِهَتْ اَنْ يَطَّلِعَ  
عَلَيْهِ النَّاسُ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکتا ہو اور تو  
لوگوں کو اس کی خبر ہو جائے نہ نہ کرنا ہو۔

اَلْاِخْمُ مَا حَقَّ فِي نَفْسِكَ رَدًّا لِمَا اَفْتَاكَ الْمَفْتُونَ  
گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چھے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتویٰ  
دے کر یہ گناہ نہیں ہے۔

اِيَّاكُمْ وَ اَلْحَاكِيَاتِ فَاِنَّهَا الْمَاثِمَةُ۔ تم ان باتوں  
سے بچے جو جو دل کھجاتی ہیں (یعنی دل پر اثر کرتی ہیں) وہی  
گناہ ہیں۔

حَسْبِيَ اِذَا اَحَاكَيْتِ التَّرَكْبُ قَالُوا اِمْنَانَتِي وَاللّٰهُ  
اَفْعَلُ۔ (ابو جہل یحییٰ کہنے لگا) جب گھٹنے گھٹنوں سے لگے  
(یعنی ہم اور بنی ہاشم شرف و فضیلت میں برابر ہو گئے) تو اب  
ہاشم (اپنی فضیلت یوں جتانے لگے) کہنے لگے ہم میں ایک خیر  
بڑا (تم کو یہ شرف کہاں لایا) خدا کی قسم میں تو کہیں ہانتے والا  
ہوں (نہ ان کو نہنت) پنا منہ کا لائے  
اَنَا جَدُّ يَابَهَا اَلْمَحْكُوتُ۔ میں اس مقدمہ کی وہ لکڑی

ہوں جسے خارش زدہ اونٹ اپنے آپ کو گر کر اپنی کھلی دھج کرتے  
ہیں (یعنی بڑے بڑے اہم کاموں میں میری رائے سے لوگ فائدہ  
اٹھاتے ہیں، میری طرف رجوع کرتے ہیں) کتاب الحیم میں بھی اس  
کی تفسیر گزر چکی ہے۔

اِذَا اَحْكَمْتَ فَوْحَةَ دَمِيْنَهَا رِيْعُ عَرَبِيْنَ مَاضٍ كَالْوَلِ  
ہے (جب میں کسی زخم کو کھجاتا ہوں تو اس کو خون آلودہ کر دیتا ہوں  
یعنی ہر کام میں اس کی انتہا کو پہنچ جاتا ہوں)۔

اَمْرٌ يَدْفَعُ فَنَ حِدَّةً يَنْتَعِبُ الْقَبِيْلَانُ مَهْمَا۔ حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک کھلونے کو جس کو وہ دیکھ کر کہتے ہیں  
(وہ ہڈی سے ریزہ کر مورت کے طور پر بنایا جاتا ہے) کو اڑ دینے کا حکم  
دیا دیکھے کیا کرتے ہیں اس کو اٹھا اٹھا کر دور پھینکتے ہیں۔ جو کوئی  
جا کر اس کو لے لے وہ جیت لیتا ہے۔

حِكْمَةٌ۔ فاشس اور فحالی کو بھی کہتے ہیں۔ مگر وہ دیکھ کر کوئی  
کھلی اور ہڈی سے وہ کھلی جو انہوں کے ساتھ ہو۔  
حِكْمَةٌ۔ فیصلہ کرنا۔ پھر جانا، فساد سے روکنا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام حکیم بھی ہے، کیونکہ وہ بڑا قاضی اور  
فیصلہ کرنے والا ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ چیزوں کو مضبوطی  
اور درستی کے ساتھ بناتا ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ حکمت  
والا ہے۔ حکمت کہتے ہیں موجودات کی حالت نفس الامری کے موافق  
پہنچانے کو۔ صاحب نہایت نے کہا، حکمت افضل امتیاز کی  
معرفت افضل علوم سے، اور حکیم اس کو بھی کہتے ہیں جو باریک  
باریک کاریگریاں کرے اور نادر نادر چیزیں بنائے۔

وَهُوَ الْمَذْكُورُ الْحَكِيْمُ۔ میں قرآن تمہارے لئے ادا  
تمہارے اور حکومت کرنے والا ذکر ہے۔ (بعضوں نے کہا حکیم کے  
معنی یہاں دھمکے، کے ہیں یعنی جس میں اختلاف اور اضطراب  
نہیں ہے، بعضوں نے کہا اس میں حکمتیں اور دانائی کی باتیں  
بھری ہوئی ہیں)۔

قَوْلَاتُ الرَّحْمَةِ عَلٰی عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے مفضل کی سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

غفلان  
لیتے۔  
جب آئے  
تے جاتے ہیں  
رہے کہ لیل  
وہ ناپاک  
کریں وہ  
وقت میں  
گراں ہوگا  
تے یا ارزا  
یت سے  
دکانہ گھر  
بے ایلیہ  
نہ بندہ جو  
ار کرنے  
توں۔  
س کو برکت  
ہے اور  
ذاتی میں  
نا اور  
اور جو  
سے روکے  
ہیں بلکہ  
رکھنا احتکارت

زمانہ میں بڑھ رہی تھیں۔ بعضوں نے کہا حکم سے مراد یہاں وہ ہے جو مشابہ کی ضد ہو۔

إِنَّهُ كَانَ يُكَلِّمُ آبَاءَ الْحَكَمَةِ فَقَالَ لَهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَكُنَّا لَا بَابِي شَيْخٍ - ابو شریح کی کنیت پہلے ابو الحکم تھی، آنحضرت نے فرمایا حکم تو اللہ کا نام ہے اور ان کی کنیت ابو شریح رکھی۔

آیۃ مُحْكَمَةٌ - ایک وہ آیت جو حکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) مجمع البہار میں ہے کہ "مُحْكَمَاتٌ" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف ہو۔ اور "مُشَابِهَاتٌ" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف نہ ہو۔

إِنَّا كَلَّمْنَا اللَّهَ الْحَكِيمَةَ - اللہ نے اُس کو حکمت دی (یہاں حکمت سے مراد قرآن ہے)۔

إِنَّا كَلَّمْنَا اللَّهَ الْحَكِيمَةَ وَالْكِتَابَ - اللہ نے اُس کو حکمت دی (یعنی دانائی اور عقل یا علم یا کاموں کو مضبوطی اور درستی سے کرنا، یا فکر سلیم جس میں خطا نہ ہو۔ کتاب سے مراد قرآن ہے)۔

حکمت اُس علم کو بھی کہتے ہیں، جس میں ہر موجود کے احوال اور خصائص اور حقیقت اور ماہیت سے بحث کی جاتی ہے جہاں تک بشری طاقت کام کرتی ہے اسی طرح انسان کے مفید اور مُضِر باتوں کی اصلاح تمدن اور زندگی کی آسائش کے ساتھ گزارنے کے اصول و تدابیر کی اس میں تعلیم ہوتی ہے، حکیم اُس شخص کو کہیں گے جو یہ علم جانتا ہو اور اُس پر عمل کرتا ہو، اگر عمل نہ کرے تو وہ حکیم نہیں ہے صرف عالم ہے۔ انبیاء کا مرتبہ حکیموں سے بڑھ کر ہے۔ اور انبیاء کے بعد پھر سب اعلیٰ مرتبہ حکیموں کا ہے، اُس کی ذمہ دہیہ ہے کہ حکیموں کا علم انہی باتوں تک پہنچتا ہے جو محسوس اور عقل انسانی کی حدود میں ہیں۔ اور انبیاء ان باتوں کو بھی جانتے ہیں جو جس اور عقل کی رسائی سے برتر ہیں، وَإِلَيْكَ حَاكِمَاتٌ - میں اپنے جھگڑوں میں تجھ ہی کو حاکم بناؤں ہوں (تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ لے جانا ہوں، نہ جاہلیت و اولیٰ کی طرح جُتوں یا کاہنوں کے سامنے)۔

وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ - ان میں ایک شخص ہے جس کا نام حکیم ہے (بعضوں نے کہا حکیم سے حکمت والا مراد ہے) يَنْزِلُ حَكْمًا عَدْلًا - حضرت عیسیٰ (قیامت کے قریب) حاکم بنکر آئیں گے انصاف کریں گے (یعنی شریعت محمدی کے موافق حکم دیں گے)

مجمع البہار میں ہے کہ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور وہ زندگی میں آسمان پر اُٹھائے گئے۔ اور مالک نے کہا کہ وہ سینتیس کی عمر میں مر گئے، مرے سے اُن کی مراد یہ ہو گی کہ آسمان کی طرف اُٹھائے گئے یا حقیقتہً مر جانا مراد ہو تو اللہ تعالیٰ اخیر زمانہ میں پھر ان کو زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ کے قیامت کے قریب اُترنے میں متواتر حدیثیں وارد ہیں۔

مؤلف کہتا ہے اکثر علماء کا کیا، بلکہ کل علمائے امت محمدی یہاں تک کہ علمائے نصاریٰ کا بھی اس پر اجماع ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے اور متواتر حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ دجال کو قتل کریں گے۔ جزیرہ موقوف کر دیں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے۔ اور مالک کا یہ قول سنا ہے اور عجیب نہیں کہ راوی کو اس میں شبہ ہو گیا ہو، اُس نے غلطی سے مالک کے کلام کا یہ مطلب سمجھا ہے کہ یہ قول ثابت بھی ہو تو وہ تاویل کرنا ضرور کرے جو ادا پر منظور ہے اور اگر مالک وہ بات کہیں جو صحیح حدیثوں کے برخلاف ہو اور اُن کا قول ہرگز تسلیم کے لائق نہ ہوگا، جیسے اور علماء کا جو حدیث سے معصوم نہیں ہیں۔ بہر حال مالک نے اس امر کا انکار نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب پھر دنیا میں آئیں گے۔ اب جو شخص نزولِ عیسیٰ کا منکر ہو وہ بدعتی اور اگر اُس پر کفر کا خوف ہے۔ اور افسوس اُس پنجابی کے حال پر جو اس کو قیسی کہتا ہے، کبھی حریم، کبھی شیل عیسیٰ، کبھی مرد بننا ہی، کبھی عدوت۔ اللہ تم اس کو ہدایت کرے اور اس کی اغوا سے ہر ایک مسلمان کو محفوظ رکھے۔ وہ یقیناً اُن دجالوں میں کا ایک دجال ہے جن کے ظاہر ہونے کی خبر آنحضرت دے چکے ہیں۔

ایک شخص  
الامراؤں  
کے قریب  
مدی کے  
نرت مدی  
اور مالک  
ادب ہوگی  
بشدت تاعے  
حضرت مدی  
ذہبی  
سائے اس  
ظہر کرنا  
اتر مدیوں  
یہ موقوف  
سگے اور  
اس میں  
سب سمجھا  
ادب منقول  
خلافت  
مار کا جو  
رکا انار  
بجوردیا  
اور گرا  
ہے حال  
تو بتا  
انواع  
ایک دیا  
ہی۔

جمع الجمار میں ہے کہ باجی نے یہ روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ م شہ  
میں آتے رہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں یہ روایت  
علاحدی اس کی غلطی ظاہر ہو چکی۔ کیونکہ اس وقت جب میں یہ مضمون لکھ رہا  
ہوں، جب کی دوسری تاریخ یوم و دشنبہ ۱۳۲۵ھ ہے اور اب تک  
حضرت عیسیٰ م نہیں آئے۔ نہ ابھی تک شام اور قسطنطنیہ پر نصاریٰ  
قابض ہوتے ہیں، گو مسلمانوں کی اکثر حکومتیں دوسروں نے چھین لی  
ہیں اور باستانائے سلطان روم اور شاہ ایران مسلمانوں کا کوئی مختار  
ارشاہ نہیں رہا ہے۔

فَلَا تَغْزِ لَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ بَلْ عَلَى حُكْمِكَ۔ تو ایسا کہ  
تلمذ کے کافروں کو اپنے حکم پر آثار اللہ کے حکم پر مت آثار یعنی ان سے  
اور کہ اگر تم اس امر پر راضی ہو کہ میں جو تمہارے بارے میں مناسب سمجھوں  
گو ایسا حکم دوں گا، تب تو آثار اللہ۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم اللہ کے حکم پر  
رہتے ہیں تو پھر شرط متلور نہ کر، اس لئے کہ اللہ کا حکم تجھے کیا معلوم ہے  
وَذَلِكَ لِحُكْمِهِمْ فَيُفِيمُ۔ یہ اس لئے کہ سعد بن معاذ نے حق فرمایا  
کے یہودیوں کے بارے میں حکم دیا تھا کہ وہ حکم یہ تھا کہ ان میں سے جو ان  
بروز قتل کر دیے جائیں، بچے عورتیں بونڈی غلام نہیں)

إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ لِحُكْمًا يَأْتِي حُكْمَهُ۔ بعض اشعار حکمت کے  
اس ہوتے ہیں و جن میں مفید معانی ہوتے ہیں، دانائی کی باتیں،  
تجربہ وغیرہ۔ تو عموماً ہر شعر کو بڑا نہیں کہہ سکتے اور آنحضرت  
سے بھی اشعار لئے ہیں، چنانچہ ایک بار حستان رنے نے آپ کو اشعار  
سنائے۔

الْقَمِيَّتْ حَكْمٌ وَقَلِيلٌ قَاعِلَةٌ۔ خاموشی حکمت ہے لیکن  
اس کے کرنے والے کم ہیں اکثر لوگ بیہودہ اور بے ضرورت بگو اس  
یا کرتے ہیں اور بعض تو غیبت، بہتان، فحش گوئی اور دروغ بیانی  
کا بھی باک نہیں کرتے

بیاورد بہائم از تو گفتار + تو خاموشی بیاورد از بہائم  
الْخَلَاقَةُ فِي قَوْلَيْهِ وَالْحُكْمُ فِي الْأَنْهَادِ۔ خلافت  
اور حکومت و قریش کے لوگوں میں رہے گی، لیکن فیملہ کرنا انسا میں ہوگا۔  
الزُّهْدُ النَّسَارَى مَحَابِرٌ بَوْنَةٌ۔ جسے معاذ بن جبل، ابی بن کعب

زید بن ثابت وغیرہم)۔

بِكَ حَاكَمْتُمْ۔ میں اپنا مقدمہ تیرے سامنے لانا ہوں تجھ ہی کو  
حاکم بنانا ہوں یا تیری ہی در کے بھروسہ پر میں مخالفوں سے بحث اور  
تقریر کرتا ہوں

إِنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُحْسِنِينَ وَاللَّعْنَةَ لِلْمُجْرِمِينَ۔ بہشت ان لوگوں  
کے واسطے ہے جن کو کافروں کہیں یا تو تم کافر ہو جاؤ یا قتل ہو،  
وہ قتل ہونا گوارا کر میں پر کفر پر راضی نہ ہوں۔ یا بہشت ان لوگوں کے  
واسطے ہے جو اپنے نفس سے آپ انصاف کرتے ہیں ر بڑی باتوں سے  
نفس کو روکتے ہیں، من آدم کہ من دائم، سب بندگان خدا سے زیادہ  
اپنے تمہیں گنہگار اور قصور وار سمجھتے ہیں، اکبر و غرور نہیں کرتے، اترتے  
نہیں)۔

لَا يَنْزِلُهَا إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ أَوْ مُحَلِّمٌ  
فِي نَفْسِيہ۔ بہشت میں ایک گھر ہے، اس میں وہی شخص جانے پائے  
گا جو پیغمبر ہو یا صدیق یا شہید یا وہ شخص جس کو دو باؤں میں اختیار دیا  
گیا ہو، مرنا قبول کرے یا کفر کرنا، اور وہ مرنا قبول کرے مگر کفر پر راضی  
نہ ہو۔

فَأَحْكَمَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع  
فرمایا یہ احکمت سے نکلا ہے یعنی منع و بعضوں نے کہا:  
حَكْمُ الْفَرَسِ يَأْتِي حَكْمَهُ يَأْتِي حَكْمَهُ۔ یعنی میں نے  
گھوڑے کو روک لیا۔

مَا مِنْ أَدْمِيٍّ إِلَّا وَفِي رَأْسِهِ حَكْمَةٌ تَهْتِكُ بِهَا كُرْسِيَّ  
حَكْمَةٌ ہے (حکمہ لگام کا وہ لوہا جو گھوڑے کی ناک پر رہتا ہے اور  
اُس کی ٹھڈی کے تلے جڑ جواز اس کو دم سے سوار کی مخالفت نہیں  
کر سکتا اس طرح جب اللہ چاہتا ہے تو آدمی کو بھی اس کی وجہ سے  
برائی سے روک دیتا ہے)۔

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَوْحَمَ رَفَعَ اللَّهُ حَكْمَتَهُ۔ بندہ جب  
عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا مرتبہ اور بڑھا دیتا ہے۔  
عرب لوگ کہتے ہیں،  
فَلَانَ عَالِي الْحَكْمَةِ۔ وہ شخص مالی شان ہے۔

وَأَنَا أَخَذْتُ بِحِكْمَةِ قَرَسِيهِ - میں آپ کے گھوڑے کی لگام  
تھامے ہوئے تھا۔

حَكِيمٌ الْيَتِيمِ كَمَا حَكِيمٌ وَلَدَكَ يَتِيمٌ كَوْجِي بَرِيٌّ أُولُو  
سے اسی طرح بچا جس طرح اپنی اولاد کو بچاتا ہے (ہر اس کی تعلیم تربیت  
میں بھی اپنی اولاد کی طرح کوشش کر رہے ہوں) کہا اس کی جاننا  
کی اصلاح کے لئے اسی طرح منکر کر جس طرح اپنی اولاد کی جاننا  
میں اصلاح اور درست کرتا ہے۔

حَيَّ أَرْضِ الْجَوَارِحَاتِ الْكَلْبُومَةِ رُزْمُولِ كِي دِيْتِ مِي  
حکومت کرنا چاہئے (یعنی جن رُزْمُولِ کی دیت مقرر نہیں ہے اس  
میں ما کم یہ کرے کہ اگر ایسا زخم کسی صحیح سالم غلام کو پہنچا یا جانا  
تو اس کی قیمت کتنی کم ہو جاتی، اسی نسبت سے دیت لائے مثلاً  
ایک غلام کی قیمت سو روپے تھی، اگر اس کو ایسا زخم لگتا تو اس کی  
قیمت نوٹے روپیہ رہ جاتی۔ تو دیت کا دسواں حصہ زخمی کرنے والے  
کو دینا ہوگا)۔

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَايَرِ مِنْ أُمَّتِي حَتَّى حَكَمَ وَجَّاهَ  
میں اپنی امت کے ان لوگوں کی شفاعت کروں گا جو کبیر و گناہوں  
میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ حکم اور عمار قبیلوں کی بھی شفاعت  
کروں گا (یہ دونوں قبیلے بڑے شریر مشہور تھے)۔

فَقَدْ أَحْكَمَ اللَّهُ مِثْلَهُ - اللہ تعالیٰ نے اس کو جہاد میں  
آنے سے روک دیا۔

لَطْفُوا فَكَانَ لَطْفُهُمْ حِكْمَةً - اولیاء اللہ بات کرتے  
ہیں تو حکمت کی بات کرتے ہیں (جو دنیا اور آخرت دونوں میں مفید  
ہوتی ہے)۔

لَيْسَ كُلُّ كَلَامٍ أَلْحَمَةَ الْقَبْلِ - میں حکمت کی  
ہر بات قبول نہیں کرتا (ملکہ بات کرنے والے کی نیت کو دیکھتا ہوں  
اگر اس کی نیت میری رضا جوئی کی ہے، تب اس کی بات قبول  
ہوتی ہے، اس پر ثواب ملتا ہے)۔

أَدْعَى اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ قَلْبِي عِلْمًا وَحَكْمًا - میں اللہ سے  
یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ میرا دل علم اور حکمت سے بھر دے۔

حِكْمٌ جَمْعٌ بِهٖ حِكْمَةٌ كِي رَجْمِ الْبَحْرِيْنِ مِي بِرِ كِي حِكْمَتِ  
قسم کی ہے ایک عملی جس کا تعلق عمل سے ہے۔ جیسے علم اعلیٰ،  
تدبیر منزل، علم حساب، علم الموادن، علم آثار من، علم الحرب،  
سیاست، دین، طب، حیرت، کیمیا، علم آثار، علم الجوارح  
علم البرق، علم البخار، علم المناظر، علم المثلث، علم الساحة، علم  
الزراعت، علم التجارة وغیرہ۔ دوہری حکمت نظری، جس کا تعلق  
صرف علم سے ہے۔ مثلاً انھوں موجودات کا علم کہ وہ کیا ہیں اور  
تعالیٰ انہیں اپنے نفس، حیوانی، صورت، جسم، قرض، مادہ  
میں کہتا ہوں کہ ایک موجود رہ گیا، یعنی جن)۔

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةٌ الْوُجُوْدِ حَيْثُ وَجَدَهَا  
فَهُوَ آخِذٌ بِهَا - حکمت کی بات مسلمان کی گھوٹی ہوئی چیز ہے  
جہاں وہ اس کو پائے، وہ اس کا زیادہ حقدار ہے (یعنی مسلمان  
کو علم حاصل کرنے میں سب قوموں سے زیادہ کوشش کرنا  
وہ ان کا سرمایہ ہے۔ انہوں نے اس زمانہ میں مسلمان ہی علم  
فنون حاصل کرنے میں سب قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں حالانکہ  
یہ ان کے بزرگوں کی میراث تھی جس کے حاصل کرنے میں ان کو  
سب لوگوں سے زیادہ سبقت کرنا تھی، یہ جو فرمایا جہاں وہ  
کو پائے، اس میں یہ تعلیم ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ  
چاہئے، کوئی کافر یا ذلیل سے ذلیل شخص کے پاس بھی اگر علم کی  
کوئی بات ہو تو وہ تم کو اس کا شاگرد بن کر وہ بات سیکھ لینی چاہئے  
الْكَلِمَةُ الْحِكْمِيَّةُ ضَالَّةٌ الْحِكْمِيَّةُ - حکمت کی بات  
حکیم کی گھوٹی ہوئی چیز ہے (جمع البحرین میں ہے کہ حکیم  
يا حَكْمٌ يا خَالِدٌ يا مَالِكٌ يا ضَرَّاسٌ یہ نام رکھنے کو  
ہیں کیونکہ یہ جاہلیت کے زمانوں کے نام تھے۔ حکیم بن عمرو  
مشہور صحابی ہیں اور امّ الحکم معاویہ کی بہن تھیں)۔

لَا حِكْمِيَّةَ اِلاَّ عَنِ النَّبِيِّ - حکیم جب ہی ہوتا ہے  
جب تجربہ ہو (صرف علم سے کچھ نہیں ہوتا)۔

حِكْمِيَّةٌ - بات کرنا۔  
حِكْمِيَّةٌ - نقل کرنا، شاہد کرنا، اگر مفسدہ کرنا اور

حِكْمِيَّةٌ - حکمت کی بات

حِكْمِيَّةٌ - حکمت کی بات

حِكْمِيَّةٌ - حکمت کی بات

حکمت کی بات

پنٹی کھاؤ۔

مما کالاً۔ مشابہت

مخفی بتیاً ضروریہ قومہ۔ ایک پیغمبر کی نقل بیان کی جس کو اُس کی قوم نے مارا تھا۔

مَا سَرَّنِي آتِي حَكِيمَتٌ فَلَا نَادَانِي كَذَا وَكَذَلِكَ  
مجھ کو یہ اچھا نہیں لگا کہ میں فلاں شخص کی نقل کروں (جیسے بھانڈ  
کیا کرتے ہیں یا تمبھروالے) گو مجھ کو اتنا اتنا مال دیا جائے۔

بعضوں نے کہا یہ مُحَاكَاة سے ہے بمعنی غیبت یعنی میں  
کسی کی غیبت کو پسند نہیں کرتا گو مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دیا جائے جتنی  
نے کہا مُحَاكَاة بھی غیبت میں داخل ہے جو حرام ہے وہ کیا ہے کسی  
کی نقل کرنا مثلاً لنگڑا تے ہوئے یا سر جھکائے ہوئے چلنا، منہ پٹی جا  
کرنا۔

الَا أَحْسَنُ لَكُمْ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ. کیا میں تم کو اس نعمت  
کا وضو نہ بتلاؤں (یعنی جس طرح آنحضرت وضو کرتے تھے اسی طرح  
وضو کر کے)۔

كُلُّكُمْ مَعْلُومٌ مَا جَلَدًا مَا خَلَا حَاكِي أَوْ حَتَّامٍ. ہر ذات والا  
اچھا ہے سوائے تراش اور چغل خور کے (بعضوں نے کہا حاکمی سے  
چغل خور اور بھانڈ مراد ہے اور حَتَّام سے بچھنے لگانے والا)۔

### باب الكاف مع اللام

حَلِي حَلِي يَا حَلِي حَلِي. ایک کلمہ ہے جس کو عرب لوگ  
اونٹ کو پانچنے کے وقت یا اُس کو ڈانسنے کے وقت کہتے ہیں۔  
حَلَا۔ سرور، لگانا، ارنا، بچھاڑنا، چیلنا۔

تَحْلِيَةٌ اور تَحْلِيْسِي۔ روکنا اور کرنا ایک دینا۔  
يُرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ فَيَجْلِسُونَ عِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ  
قیامت کے دن کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے (حوض کوثر سے پینے  
کے لئے) لیکن وہ حوض پر سے ایک دے جائیں گے (فرشتے ان کو  
رہکیل دیں گے) ایک روایت میں فَيَجْلِسُونَ ہے معنی وہی ہیں،  
ایک میں فَيَجْلِسُونَ ہے، ایک میں فَيَجْلِسُونَ ہے جلا دین سے)۔

سَأَلَ وَفَدًا أَمَا يَلِكُ خِيَامًا قَالُوا أَحَلَّا نَا  
بَنُو تَعْلَبَةَ فَأَجَلَاهُمْ. حضرت عمر کے پاس اوب کہیں پیغام  
لے کر آئے، انہوں نے پوچھا، کہو تمہارے اونٹوں کو کیا ہوا جو  
معلوم ہوتے ہیں۔ کہنے لگے بنو تَعْلَبَةَ نے ہم کو ہانک دیا ہمارے  
اونٹوں کو پانی تک نہیں پینے دیا، آخر حضرت عمر نے بنو تَعْلَبَةَ کو  
ان کے ملک سے باہر نکال دیا۔

أَقْبَتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى  
الْمَاءِ الَّذِي حَلَيْتُهُمْ عَنْهُ بِذِي قَرْيَةَ رَسُولِ ابْنِ الْوَكْتِ  
نے کہا میں آنحضرت کے پاس آیا، آپ اُس پانی پر تھے جہاں سے میں  
ڈاکوؤں کو ہانک دیا تھا (جو آنحضرت کے اونٹ لے کر جاگ گئے  
تھے)۔

حَلَيْتُهُمْ اصل میں حَلَّاهُمْ تھا تمہارے کو اسے بدل دیا  
برخلاف قیاس جیسے شَرَّاتٌ میں قَسْرَتٌ کہتے ہیں۔

غَيْرُ مَجْلَبِينَ عَنْ وَدَّيْ. پانی پر آنے سے ہانک نہ جائیگا  
گے (بعضوں نے غَيْرُ مَجْلَبِينَ روایت کیا ہے اِجْلَاءً سے معنی  
ملک بد کرنا)۔

حَلَبٌ يَحَلَبُ يَحَلَبُ يَحَلَبُ يَحَلَبُ يَحَلَبُ يَحَلَبُ  
حَلَبٌ اور حُلُوبٌ جمع ہونا۔  
مَالَهُ حَلَبٌ وَلَا حَلَبٌ. نہ اُس کے پاس اونٹنیاں ہیں  
نہ اونٹ۔

وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ. دودھ والے جانوروں  
کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر (جہاں پینے کے لئے وہ لائے جائیں)  
ان کا دودھ دُوبا جائے (اور غریب لوگوں کو پلایا جائے)۔

قَدْ تَحَلَبَ ثَدَّيْهَا سَعِي. اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر  
دودھ بہ رہا تھا۔ دَوَّرَ رِيحِي (اپنے بچہ کو قیدیوں میں ڈھونڈ  
رہی تھی)۔

فَإِنْ رَضِيَ حَلَا بَهَا أَمْسَكَهَا. اگر اس جانور کے دودھ  
پر راضی ہو جائے (یعنی بتنا دودھ دے دے) تو اس کو رکھ لے۔  
حَلَابٌ۔ اُس برتن کو بھی کہتے ہیں، جس میں دودھ دُوبا

تاریخ  
کہ حکمت  
اعلان  
لم الحرب  
علم البوار  
ساقه علم  
س کاتسلی  
وہ کیا میں  
قروض اور  
عاج و جلا  
یونی چیز  
ہے (یعنی  
یشتر کرنا  
سلمان ہوا  
گئے ہیں مال  
نے میں ان کو  
الاجال وال  
میں شرم  
ن بھی اگر  
سکے یعنی  
حکمت کی  
ہے کہ حکمت  
ام رکھے  
حکیم بن  
ن تھیں)۔  
جب ہی ہوا  
مفسورہ کرنا

جاتا ہے۔

كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَا أَيْتِي مِثْلَ الْجَلَابِ

آن حضرت صلعم جب غسل کرتے تو پہلے ایک برتن لیتے، اتنا بڑا ایسا  
دودھ دوہنے کا برتن ہوتا ہے۔ امام بخاری نے جلاب کو ایک قسم  
کی خوشبو سمجھا۔ بعضوں نے کہا، اُن کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ جلاب  
ہے جو عربی ہے بمعنی گلاب کی خوشبو۔ مگر گلاب و غسل کے شریعت  
میں استعمال کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ پانی سے بہ جائے گا۔  
دوسرے صحیح بخاری کے کئی نسخوں میں یہ لفظ ہوائے حلیٰ ردا  
کیا گیا ہے۔ کرائی نے کہا جلاب ہ کی روایت غلط ہے۔

فَأَجِثِي بِالْجَلَابِ - میں دودھ لے کر آتا۔

إِيَّاكَ وَالْحَلُوبِ - دودھ والا جانور زکوٰۃ میں لینے سے بجا رہ

وَالْحَلُوبَةُ بَنِي الْبَيْتِ گھر میں کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی

أَيْغِي نَاقَةَ حَلْبَانَ رُكْبَانَ - میرے لئے ایک ایشی

دھونڈو جو دودھ دیتی ہو اور سواری کے کام بھی آئے۔

الْقَهْنُ مَحْلُوبٌ - جو جانور گڑی ہو تو گرویدار (یعنی تمھیں)

اس کا دودھ دوہ سکتا ہے) اور اپنے استعمال میں لاسکتا ہے اس کا

عوض ہوگا جو تمہیں اس جانور کا دانہ چارہ اور اس کی داشت اور

نگرانی کرے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مرتین کو اپنی محنت

اور نگرانی کے معادہ میں شئی مرہونہ سے فائدہ اٹھا اور مست ہے

اور یہ رطوبت میں داخل نہیں۔ مثلاً مکان مرہونہ میں مرتین بغرض

حفاظت اور نگرانی رہ سکتا ہے اور یہ عوض ہوگا اس کا جو مرتین

اس مکان کی صفائی اور درستی اور مرمت میں خرچ کرے۔

وَلَسْتَحْلِبُ الصَّيْدَ - اور ابر سے ہم پانی پیا ہیں۔

كَانَ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ جَلَسَ جُلُوسَ الْحَدِيبِ -

آنحضرت جب کھانے کے لئے بلاتے جلتے تو اس طرح بیٹھے جیسے

کوئی دودھ دوہنے کے لئے بیٹھا ہے (یعنی گھٹنوں کے تل)

أَحْلَبَ فَكُلُّ الْكَلْبِ بِمِثْلِهَا -

لا تَسْفُوْنِي حَلْبَ إِمْدَانِي - عورت کا دودھ ہوا روز

مجھ کو مت پلاؤ کیونکہ اہل عرب میں عورتوں کا دودھ دوہنا

میسوب ہے۔ ابن جوزی نے کہا ابراہیم حرمی نے کہا عورتیں جب  
دودھ دوہتی ہیں تو کبھی ان کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے تو  
اچھی طرح طہارت نہیں کرتیں، اُن کے ہاتھ یا کپڑے میں پیشاب  
لگ جاتا ہے اور وہی ہاتھ یا کپڑا جانور کے تھن پر لگا دیتی ہیں، اس لئے  
آپ نے عورتوں کے دوسرے ہونے دودھ سے نفرت کی۔ جو ان  
ہمارے آقا کے مزاج میں کتنی نفاست اور طہارت تھی۔ افسوس  
اُن مسلمانوں پر ڈھیر نیوں اور چارنیوں کے ہاتھ لگی ہوئی سینڈھی  
پیتے ہیں یہ تو گو گو ہر ایک تو سینڈھی خود حرام دوسرے اس  
کی پلانے والی میلی کپیلی نجس ناپاک عورت جس کو دیکھ کر ہی نفرت پیدا  
ہوتی ہے۔

حَلَّ يَوْمَ أَقْفَكَ عَدُوًّا وَكَمْ حَلَبَ شَاةً تَمُوتُ - کیا

دشمن تمھارے مقابلہ میں اتنی دیر ٹھہر سکتا ہے جتنی دیر میں ایک

گٹھے تھن والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے (تم تمہیں وہ بکری جس

تمھیں کا سوراخ کشادہ ہو اور دودھ کی دھارا اس میں سے سونے

نکلے)۔

ظَنَّ أَنَّ الْأَنْصَارَ لَا يَسْتَحْلِبُونَ لَهُ - تمہیں

یہ سمجھے کہ انصاری لوگ ان کی مدد کے لئے جمع نہ ہوں گے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

أَحْلَبَ الْقَوْمُ يَا اسْتَحْلَبَ الْقَوْمُ - جب لوگ جمع

ہو جائیں راصل میں اِحلاب کے معنی دودھ دوہنے میں مدد

رَأَيْتُ عَمْرًا يَحْلِبُ فَوَ لَا فَقَالَ اسْتَحْلِبِي خِرَاتِي

مَقُولُوا - میں نے عمر رض کو دیکھا، اُن کی رال بیٹے کو تھی

اپنی آگیا تھا، کہنے لگے جی چاہتا ہے تمھیں ہونی تو تمھی کھاؤ اور

كُلُّ عَامٍ النَّاسُ مَا فِي الْحَلْبَةِ سَلَا شَتَا وَهَاتِي

يَوْمَ زَيْهَادَ حَبًّا - اگر لوگ جانیں جو فائدہ میٹھی میں سے تو تمہیں

دے کر اس کے ہموزن خرید کریں۔ (مؤلف کہتا ہے حقیقت

میں جی بڑی فائدہ مند چیز ہے میں تو ساری ترکانہ یوں ہیں

میٹھی کی سماجی بہت پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ رافع قبیلہ اور

دافع درد و اسیری ہے۔ بعضوں نے کہا ملبہ ایک کھانسی

کا علاج ہے۔



درخت کا پھل ہے۔ اور خرچ اور قناد کو بھی طہہ کہتے ہیں۔

أَحْلَبَ الرَّجُلُ - جب اس کی ادنیٰ مادہ جتنی سے آجلبہ  
الرَّجُلُ - جب اس کی ادنیٰ نہ بنے،

أَيُّ شَيْءٍ مِّنْ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ جَاءَ مَعَهُ أَحْلَبٌ - اسلام

کے دن کا میدان (جہاں پر دوڑ ہوتی ہے) چھوٹا ہے (یعنی دنیا) اور  
سب گھوڑوں کو اکٹھا کرنے والا ہے (یعنی قیامت کے دن)۔

يَسْتَبِيحُ الَّذِي يَلِي السَّابِقَ فِي الْحَلَبَةِ مَقْبَلِيَّ جَوْكُو  
اُسے گھوڑے والے گھوڑے کے نزدیک ہی ہوتا ہے (شرط میں)

اس کو قسبی کہتے ہیں کیونکہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے  
پٹھوں کے محاذ ہی رہتا ہے۔

مَحْلَبٌ دودھ پینے کا مقام۔

حَلَبٌ - موزہ ناہ آد آکرنا۔

حَلِيَّةٌ اور حَلِيَّةٌ اور حَلِيَّةٌ اور

حَلِيَّةٌ - ہینگ۔

حَلَجٌ - گورگاہ اور اچلنا، روئی میں سے نولے نکال کر اس

کو مان کرنا اس سے مَحْلَجٌ، یعنی روئی صاف کرنے والا۔

سہیل بن منصور علاج یا منثور بن علاج نہیں ایک شخص گزرا ہے۔ جو

اربعیت کا دھولے کرتا تھا۔ انا لحن، کہتا تھا۔ آخر علماء کے فتوے

سے نقل کیا گیا۔

دَاعَ مَا صَلَّحَ فِي صَدْرِكَ وَخَلَّجَ جَوْجِرَ تِرْسِ بِنِي

میں سے اور غلش پیدا کرے اس کو چھوڑ دے (یعنی جس چیز میں

کچھ ہو کہ درست ہے یا نادرست، اس کا چھوڑ دینا بہتر ہے)۔

لَا يَسْتَحْلَجُنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ - تیرے دل میں کوئی

کھانا نہ پیجے (یعنی جو کھانا حلال ہے، جیسے مرغی وغیرہ) اس کے

کھانے میں تردد مت کر۔ ایک روایت میں لَا يَسْتَحْلَجُنَّ ہے  
(کے معنی سے)۔

حَتَّى تَرَوْهُ يَخْلَجُ فِي تَوْبِهِ - یہاں تک کہ اس کو دیکھو

تو توبہ کی محبت میں جلدی کر رہا ہے (ایک روایت میں يَخْلَجُ ہے)

مَحْلَجٌ وہ لکڑی جس سے روئی نکلے گی۔

حَلَسٌ - برابر یا بیش ہوتی رہنا، زکوٰۃ میں جاؤر کے بدل نقد  
پس لینا۔

حَلَسٌ - جھول اڑانا، ادا مت کرنا۔

عَدَّ مِنْهَا خَذَنَةَ الْأَحْلَاسِ - ان فتنوں میں سے ایک

اعلا اس کا فتنہ شمار کیا۔ (یہ حَلَسٌ کی جمع ہے۔ یعنی وہ کسلی جو بالائے

کے تے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالی جاتی ہے۔ جیسے یہ کسلی اونٹ کی پیٹھ پر

برابر بڑی رہتی ہے۔ جیسے ہی یہ فتنہ بھی لوگوں کو چھوڑنے والا نہیں

برابر قائم رہے گا۔)

حَبْرٌ لِّسَاطِكَا الْحَلَسِ الْبَابِيُّ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

جبریل خدا کے ڈر سے پُرانی کسلی کی طرح بڑے ہوئے ہیں (ایک

روایت میں کَا حَلَسِ الْأَخْيَاطِ ہے۔ یعنی چکی ہوئی کسلی کی طرح

کوٹووا آخلاس میں بیوی تمہارے۔ اپنے گھروں کا کسلیاں

بن جاؤ (مطلب یہ ہے کہ گھروں میں بڑے ہو بہا بہرہ نکلوا)۔

كُنْ حَلَسٌ بَيْنَكَ حَتَّى تَأْتِيكَ يَدُ خَاطِبَةِ أَد

مَدِينَةٍ قَاصِيَةٍ - اپنے گھر کی کسلی بارہ، یہاں تک کہ گنہگار

ہاتھ تجھ پر آن پڑے (کوئی ظالم اگر تجھ کو قتل کر ڈالے) یا موت

جو فیصلہ کرے (قتل ہی بکا دے)۔

قَامَ إِلَيْهِ مَوْفِدًا رَجُلٌ فَأَيُّهَا خَلِيفَةُ رَسُولِ

اللَّهِ حَتَّى أَحْلَسَ مِنْهَا حَلَسًا نَعَمَ وَحَنَ فَرَسًا مِمَّا

بنی فزارہ کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا۔ اے خلیفہ رسول

ہم تو گھوڑوں کی پیٹھوں کے نمبے ہیں (یعنی ہر وقت گھوڑے پر ہوا

رہتے ہیں یہ انہوں نے شیخی سے کہا اپنی سپاہ گری جانے کو) حضرت

عمرؓ نے کہا ہاں ٹھیک ہے اور ہم لوگ گھوڑوں کے سوار ہیں (تم

سائیں ہو جو گھوڑے کی خدمت کرتے ہو)۔

لَا مَسْخَلَنَا الْخَوْفَ - ہم کو تو ڈر لازم ہو گیا (ہر وقت

خوف کی حالت رہتی ہے)۔

عَلَى مَرَاتَةِ بَعِيدٍ بِأَحَدٍ سَهْمًا وَأَقْتَابَهَا حَضْرَتِ

عثمانؓ نے جنگ عسرة میں کہا، جب مسلمانوں کو سواری اور

خرچہ کی بڑی تکلیف تھی (تو اونٹ مع ان کی جھولوں اور بالوں

جب  
ہے تو  
باب  
اس  
جان  
سوس  
سیندی  
سے اس  
ہی لغت  
میں  
وہ  
سے مولی  
لے  
سے  
جب لوگ  
روئے  
میں  
نہیں  
ہیں  
ی  
کھاؤں  
مشور  
میں  
کہتا  
تو  
ہ رافع  
میں  
لبہ

میں دیتا ہوں اور آنحضرت کے حضرت عثمان بن نہ کی اس ہمت کو دیکھ کر  
سزا یا عتاب کے لئے عثمان ماعمل بعداً۔ یعنی عثمان پر اب کچھ عتاب  
نہیں اگر وہ اس کے بعد پھر کوئی نفل عبادت نہ کریں، کیونکہ یہ عبادت  
تمام نفل عبادتوں کے واسطے کافی ہوگئی۔ یا عثمان کو اب کوئی بُرا  
عمل جو اس کے بعد کریں، کچھ نقصان نہ کرے گا (کیونکہ یہ سب کی ان کی  
بارگاہِ اہلی میں مقبول ہوگئی۔ اور بہشت کے سزاوار بن گئے۔ اب اگر  
بالغرض کوئی خطا بھی ان سے صادر ہو تو وہ معاف ہو جائے گی اس  
پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔)

الْمَسْئِلَةُ الْجَدِيدَةُ وَابِلَا مَهَادٍ لِحُجَّتِهَا بِالْقَلَامِ وَ  
أَحْلَا سَهَابًا كَمَا تَرَى جَنُودَ كُوَادِرِ ان كَمَا مَسِيدِي كُوَادِرِ ان  
اور کلیوں سے مل جانے کو نہیں دیکھا مطلب یہ ہے کہ جن جا بسجا  
متفرق ہو گئے ہیں اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہو کر چلے ہیں اب  
آسمان کی خبر لانے سے نا امید ہو گئے ہیں گویا ان کا جو کام تھا وہ بند  
ہو گیا اپنے اپنے ٹھکانوں کو چلے گئے۔)

مَجْلِسُ اخْتِافِهَا شَوْكَاتِيْنِ حَلَايِيْدِيْنِ اُنْ كَيْ سَمُوْنِ مِيْن  
لوہے کے کانٹے جو رُود دینے جائیں گے (تاکہ وہ اپنے مالکوں کو رُود  
جو دنیا میں زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔)

بِنِي شَيْءٍ اَحْلَا سَهَابًا بَرَّسَ سَبْرِيْنِ كَبْرِيُوْنِ مِيْن رَحْرَابِ  
کپڑوں کو جلس قرار دیا، جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھے جاتے ہیں  
كُنْ جَلْسَانَ الْبِيُوْتِ وَمُهَيَّبَا حَ الْلَيْلِ كَهْرُ كَلِيْنِ اُوْرِيَا  
بن جابر یعنی گھری میں پڑا رہا، باہر مت نکل۔  
كُنْ جَلْسَانَ مِّنْ اَحْلَا سِ الْبِيُوْتِ كَهْرُ كَلِيُوْنِ مِيْن  
ایک کلبی بن جا۔

حَلْسِيْنِ - بَآرِيْ دَلِيْرِيْ  
حَلْسِيْنِ اَحْلَا سَهَابًا مَجْلُوْفٌ اَحْلَا سَهَابًا  
مَجْلُوْفًا تَسْمِيْنًا

مَجَالْفَةُ - اَسْبِيْنِ مِيْن قَوْلِ رَقْرَارِ اَعْدِيَانِ كَرِيْبَا  
اِسْمُهُ حَالَفٌ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَ اَلْاَنْصَارِ اَنْحَرْتِ  
نے قریش کے مہاجرین اور انصار میں عہد چکان کر دیا یعنی

بھائی چارہ دوستی اور محبت کا عہد۔

حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ  
اَلْمُهَاجِرِيْنَ وَ اَلْاَنْصَارِ فِيْ ذَا اِلْحُدَيْيَةِ اَنْحَرْتِ  
نے مہاجرین اور انصار کے درمیان چارے گھر میں دو بار بھائی  
چارہ کرایا۔

لَا اِحْلَافَ فِي الْاِسْلَامِ - اسلام میں وہ معاہدہ نہیں  
ہے جو جاہلیت کے زمانے میں ہو کر تھا (ایک قبیلہ دوسرے  
قبیلے کو لوثنے اور غارت کرنے کے لئے تیسرے قبیلے سے دوستی  
اور عہد کرتا، اسلام میں ایسی دوستی اور عہد سے محافیت ہوئی  
لیکن اب بھی اگر مظلوم کی مدد کرنے، یا حق بات کو جاری کرنے کے  
لئے مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ سے معاہدہ کرے تو اس  
میں کوئی قباحت نہیں ہے۔)

وَجَدْنَا ذَا كَلَيْةَ الْمُطَّلَبِيْنَ خِيَارِ اَمِيْنِ ذَا كَلَيْةِ  
اَلْاَحْلَا فِيْ - حضرت ابن عباس نے کہا، ہم نے تو ملتبہ یعنی ابن  
سديق رضی کی حکومت کو اَحْلَا یعنی حضرت عمر رضی کی حکومت سے بہتر  
پایا (اس کا قصہ یہ ہے کہ عبد مناف کے بیٹوں نے عبد الدار کے لوگوں  
سے بعض کام لینے چاہے، جیسے کعبہ کی در بانی، حاجیوں کو پانی پلانا  
وغیرہ۔ عبد الدار کے لوگوں نے انکار کیا، اب ہر فرقے نے اپنے لئے  
دوست قبیلوں سے معاہدہ کیا۔ چنانچہ عبد الدار کی طرف جو  
قبائل تھے ان کو اَحْلَا کہتے تھے۔ وہ سب قبیلے تھے، عبد الدار، بن  
مخزوم، مدی، کعب، سہم۔ حضرت عمر رضی بنیان ہی لوگوں میں سے  
تھے۔ اور عبد مناف کے لوگوں نے کیا کیا، ایک پیالہ خوشبو سے  
ہوالائے اور اپنے دوست قبیلے والوں سے کہا، اس میں ہاتھ  
ڈبو کر عہد کرو۔ تب قبیلے ان کے شریک ہوئے اشد اور نہرا اور  
تیم۔ انہوں نے ہاتھ ڈبوئے اور مسجد میں عہد ہو کر دیا، ان کو  
میں سے کہنے لگے، یعنی خوشبو لگائے گئے۔ ابو بکر صدیق رضی ان کو  
میں تھے۔)

لَقَامَهَا مَتِ الصَّبِيْحَةِ عَلٰى عَمْرٍو قَالَتْ وَ اَسْتَمْتَعْتُ  
بِحِلْفِ اَحْلَافِ قَالِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَعَمَ وَ اَلْمَحْلَفِ اَعْلَمُ

نہات  
بعث  
روا  
بے  
لی  
اسلا  
گرو  
دیو  
سہم  
ہوں  
ہا  
ہو  
ہر  
کہنے  
ہا  
ان  
لوگوں  
کہ  
ہر  
ہر  
ہے  
ہے  
ہے

بَعْنِي اُمَّةً قَتِيْنًا . جب روئے والی عورت حضرت عمرؓ پر یوں روئے لگی وہ اپنے اصحاب کے سردار ہاں تو ابن عباس روئے کہا ، بے شک اور ان لوگوں کے بھی سردار ، جن کے مقابلہ میں حلف کی گئی تھی ، یعنی مطہیین کے (عبداللہ بن عباس کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے بعد پھر دو فریق کہاں رہے ۔ حضرت عمرؓ جیسے اصحابی گروہ کے سردار تھے ویسے ہی مطہیین کے بھی سردار تھے ۔ کیونکہ دونوں فریق مومن تھے ، اور آپ امیر المؤمنین تھے ) ۔

مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ فَدَرَأَى غَيْرَ مَا خَيْرٌ اِيْتَمَّهَا جَوْشَنُ سَهْمٍ بُو جَوْرِكِ اِيك كَامِ پَر قَسْمِ كَهَانِ ، پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے ۔ اَحَا نَفَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ ۔ میں آج کے دن تم سے قسم کھا رہا ہوں (اور تم مجھ کو منع نہیں کیسے ، حالانکہ تم نے آنحضرتؐ سے اس کی مخالفت سنی ہے) ۔

اِنَّ اَمَطِيَّ جَنَانُهُ وَاَحْسَنُ لِسَانُهُ ۔ اس کا دل کیا مضبوط ہے ، اس کی زبان کیسی تیز ہے ؟

اَنَا نَقِيْتُ فِي الْحَلْفَاءِ ۔ (عتبہ بن ربیعہ جب جنگ بدر میں سیدہ بن حارث کے سامنے آیا اور انہوں نے پوچھا تو کون ہے ؟ کہنے لگا ، میں وہ ہوں جو حلفاء میں رہتا ہوں (حلفاء ایک مشہور قبیلہ تھی) ۔ بعضوں نے کہا بانس بن ، مطلب یہ ہے کہ میں شیر ہوں کیونکہ شیر سایہ اور شند کی وجہ سے بانسوں کے جنگل میں رہتا ہے) ۔ اَزِنُ يَحْلِفُ قَبِيْلَةَ يَمَانِي ۔ جب تو وہ قسم کھا کر میرا دل اڑائے گا ۔

اِنَّ بَنِي كِنَانَةَ مَا نَفْتُ قَرِيْبًا ۔ بنی کنانہ نے قریش کے لوگوں سے معاہدہ کیا ۔

لَا تَخْلِفُوْا اِيَّا بَا بِيْكُمُ ۔ اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ ، سوا اور کسی مخلوق کی ، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے جو جس قسم کی قسم کھائی اُس نے شرک کیا ۔ اب یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے اَحْسَنُ وَاَيْبُوْا بِنُ صِدْقِيْ ۔ تو شاید یہ اس مخالفت سے لیا گیا ہے اور دوسرے یہ کہ یہ قسم نہیں ہے بلکہ معاہدہ ہے عرب کا ، کیونکہ ارادہ قسم کے زبان سے نکل جاتا ہے اور ایسی قسم لغو ہے جیسے

ہندوستان میں بھی لوگ عام بول چال میں یوں کہتے ہیں ، آجی نہیں تمہارے سر کی قسم ، تمہاری جان کی قسم اور ایسا کہنے سے اُن کا قصد قسم کھانے کا نہیں ہوتا ۔ شریعت میں اسی قسم کا اعتبار ہے جو عہد اور قصد تعلیم کی نیت کے ساتھ کھائی جائے ۔ اور اسی کو حلف کہتے ہیں ۔ ایسی قسم اللہ کے سوا اور کسی کی کھانا منع ہے مثلاً جیسے ہمارے زمانہ میں بعض گمراہ لوگ اپنے پیر یا استاد کی قسم کھاتے ہیں یا پیغمبرؐ کی یا اور کسی ولی کی ۔ البتہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے) ۔

مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَا يَزِيْدُ بَا فَخُوْا كَمَا قَالُ جُو کوئی شخص جھوٹ ٹوٹ بھی اسلام کے سوا اور کسی دین کو اختیار کرنے کی قسم کھائے (مثلاً یوں کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں اور پھر وہ کام کرے ۔ گو اس کی نیت یہودی ہو جائے کی نہیں تب وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا اُس نے کہا یعنی یہودی ہو جائے گا اس لئے کہ زبان سے اُس نے خود کو یہودی قرار دیا اور اسلام کے لئے جیسے دل کی تصدیق شرط ہے ویسے ہی زبان سے اقرار کرنا بھی ضروری ہے) ۔

جمع البجار میں ہے اگر لات و عزیمی کی قسم کھائے اور دل میں اُن کی تعظیم کی نیت ہو تو کافر ہو جائے گا اور جو تعظیم کی نیت نہ ہو تو کافر نہ ہوگا مگر گنہگار ہوگا اس لئے کہ جھوٹے بولا ۔ کیونکہ جو چیز معظم نہ تھی ، قسم کھا کر اس کو معظم کیا ۔ امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس کو اختیار کیا ہے کہ صرف لات و عزیمی کی قسم کھانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا ۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب ان کی تعظیم کی نیت نہ ہو مگر اس وقت بھی یہ ظاہر ا کفر ہے گو عند اللہ کفر نہ ہو اور اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی لات و عزیمی کی قسم کھائے وہ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے یعنی تجدید ایمان کرے اور پورا بیان اس کا ہم نے کتاب الہدیٰ میں کیا ہے ۔

وَالْحَائِفِيْنَ ۔ وہ قبیلے جو باہم عہد رکھتے ہیں (یعنی اسد سے امام ترمذی نے کہا ہے بہ طریق تغلیط کے فرمایا کہ لوگ ایسی قوموں سے احتراز کریں ۔) ۔

بَعْنِي  
حضرت  
بخاری  
پرہیز  
سے  
دوستی  
تہوئی  
رہنے  
توانا  
لا  
نبی  
ت سے  
ارکے  
کیو  
نے اپنے  
طرف  
القدار  
یوں  
و شہوت  
ن میں  
اور تہر  
ر کیا  
یقین  
و است  
تغلیط



ہرگز کے رکھ دے۔  
 نَهَى عَنِ الْخَلْقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ۔ نماز سے پہلے مسجد میں  
 ملنے باندھ کر بیٹھنے سے آپ نے منع فرمایا (ایک روایت میں  
 مِنَ الصَّلَاةِ ہے جو ہری نے کہا حَلَقَةٌ کی جمع حَلَقٌ ہے ،  
 پتھہ تا۔ بعضوں نے کہا مفرد حَلَقَةٌ ہے۔ بعضوں نے کہا  
 یہ دونوں صحیح ہیں حَلَقَةٌ اور حَلَقَةٌ ، لیکن شیبانی نے کہا  
 حَلَقَةٌ صحیح کی جمع آئی ہے اور مفرد نہیں آیا)۔  
 لَا تَصَلُّوا حَتَّىٰ تَغْتَابُوا لَأَلْسِنَتِكُمْ  
 ہوتے ہوئے شخصوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو نہ ان لوگوں کے پیچھے  
 پڑھنا باندھ بیٹھے ہوں۔

أَلْسِنَتِكُمْ وَاللِّسَانُ وَسَطُ الْحَلَقَةِ مَلْعُونٌ۔ حلقہ کے بیچ میں  
 لہر کی طرح ، بیٹھنے والا ملعون ہے (کیونکہ بعض آدمیوں کی  
 اس کی پیٹھ ہوگی وہ بُرا نہیں گے ، اُس پر لعنت کریں گے  
 اچھا کہیں گے پر لٹھی نے کہا مراد یہ ہے کہ کوئی شخص وہاں  
 آئے جہاں لوگ حلقہ باندھ بیٹھے ہوں اور یہ حلقہ میں جگہ نہ پانچ  
 ان کے بیچ میں جا کر بیٹھ جائے ، تو اس سے آپ نے منع فرمایا۔  
 رسول نے کہا بھانڈا مراد ہے تو بیچ میں بیٹھ کر نقلیں کرتا ہوں لوگوں  
 (سننا ہے یا شہیدے دکھاتا ہے)۔

لَا جَمْعَ إِلَّا فِي شَلَاةٍ وَذَكَرَ مِنْهَا حَلَقَةُ الْقَوِيَّةِ  
 ان مقام محفوظ ہو سکتے ہیں ، ان میں سے ایک لوگوں کا حلقہ  
 کیا گیا (ان کو یہ حق ہے کہ کسی کو گرز میں پھانڈ کر اندر نہ آنے  
 )۔

نَهَى عَنِ جَلْبِغِ الدَّهَبِ۔ سونے کے چھلے پہننے سے آپ  
 منع فرمایا (یعنی مردوں کو)۔

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِبِغَ حَبِيبَةَ حَلَقَةٍ مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْ  
 حَلَقَةً مِنْ دَهَبٍ۔ جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ  
 ایک چھلہ پہنائے ، وہ اُس کو سونے کا چھلہ پہنائے (محبوب کے  
 پریشانی ، بیوی وغیرہ ہے اور بعضوں نے عورتوں کے لئے بھی  
 سونا پہننا درست نہیں رکھا ہے)۔

فُخِيَ الْيَوْمَ مِنْ رَذْمِ يَابُوجِبَ وَمَا يُوجِبُ مِثْلُ  
 هَذِهِ وَحَلَقَ بِأَمْبَعِيهِ الْبَحَامَ وَاتَّقَى قَلْبَهَا وَ  
 عَقَدَ عَشْرًا۔ آج یابوجہ ماجون کی دیوار میں ستاروزن ہوا  
 اور آٹھ دو انگلیوں سے حلقہ بنایا۔ انگوٹھے اور اس کے پاس  
 والی انگلی کا ، یعنی دس کا اشارہ کیا (وہ اشارہ یہ ہے کہ کئے کی  
 انگلی کی نوک انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر حلقہ بنائے)۔

مَنْ ذَكَرَ حَلَقَةَ فَكَرَّ اللَّهُ عَنْهُ حَلَقَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 جو شخص دنیا میں کسی برے کو آزاد کرے (اس کے گلے سے حلقہ  
 غلامی نکال ڈالے) ، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا ایک  
 حلقہ نکال ڈالے گا (یعنی جن معیبتوں میں وہ پھنسا ہوگا ان  
 میں سے ایک معیبت کو اُس سے دفع کر دیا جائے گا)۔

وَلِرَسُولِي اللَّهُ هَمَلِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَشْوِيُّ  
 وَالْبَيْضَاءُ وَالْحَلَقَةُ۔ یعنی اشرفیال اور روپے اور ہتھیار  
 ہیں وہ سب آنحضرت کے ہیں (بعضوں نے کہا حلقہ سے زرہ  
 مراد ہے)۔

إِنَّا لَنَأْتِيَنَّكَ الْآرَضِينَ وَالْحَلَقَةَ۔ جو زمین عالی  
 میں رنجر یا افادہ ) اور ہتھیار یہ سب ہمارے ہیں۔

فَتَرَوْكُمْ مِنَ الْحَلَقَةِ۔ تم سے ہتھیار لے لئے جائیں گے  
 لَيْسَ مِنَّا مَنْ صَلَّقَ أَوْ حَلَّقَ۔ وہ ہم مسلمانوں میں  
 سے نہیں ہے جو (معیبت کے وقت) چلائے یا بال منڈائے  
 لَعْنٌ مِنَ النِّسَاءِ الْحَالِقَةِ وَالسَّالِقَةِ وَالْحَارِقَةِ  
 آنحضرت نے ان عورتوں پر لعنت کی جو (معیبت کے وقت )  
 بال منڈا ڈالتی ہیں ، چلا چلا کر روتی ہیں (نوحہ کرتی ہیں) پٹریے  
 پھاڑ ڈالتی ہیں (بعضوں نے کہا:

حَالِقَةٌ سے وہ عورت مراد ہے جو اپنے منہ کے رُز میں کو  
 زینت کے لئے منڈا لاتی ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ۔ یا اللہ حج اور عمرے میں سر  
 منڈانے والوں کو بخش دے (تم بار آپ نے سر منڈانے والوں  
 کے لئے دعا کی اور ایک بار بال کترانے والوں کے لئے ، توجہ اور

عمر  
 بدر پر  
 سر زانہ  
 عیسیٰ  
 ہونا۔  
 شہادت  
 تخلیق  
 کی طرف  
 اور  
 مانہ کو  
 انہیں  
 ب و ک  
 پختہ  
 بنے  
 ( )  
 علی اللہ  
 لای وہ  
 ہنجر  
 میں  
 ۵  
 لی اور کہا

عمرے میں سرمنڈانا بال کزانی سے افضل ہوگا۔ باقی اور اوقات  
 میں بال رکھنا افضل ہے اور سرمنڈانا بھی جائز ہے۔ لیکن بعض نے  
 سرمنڈانا کو وہ رکھا ہے کیونکہ وہ خارجیوں کی نشانی ہے۔ جیسے دوسری  
 حدیث میں ہے **سَأَلْتُمْ التَّحْلِيقَ** ان کی نشانی منڈے ہوئے بال ہیں۔  
**وَدَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ** الیغبناء وھی  
**الْحَالِقَةُ**۔ تم میں بھی اگلی امتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آگئی وہ  
 کیا ہے آپس کی دشمنی دیکھو یہ خصلت تباہ کرنے والی ہے اس کی  
 وجہ سے ساری قوم تباہی میں پڑ جائے گی۔

**إِنَّهُ قَالَ لِمَعْقِلَةَ عَقْرَى حَلْقَى**۔ آنحضرت صلعم نے  
**أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيْرَةَ** کو فرمایا (جب ان کو عین کوچہ کے تریب  
 حیض آگیا تھا) خدا اس کو زخمی کرے اس کے علق میں درد پیدا  
 کرے (اکثر روایتوں میں یوں ہی ہے اور لغت کی رو سے یوں  
 مشہور ہے **عَقْرَى حَلْقَى** اور تعجب کے مقام پر بھی کہا جاتا ہے  
 اسی طرح **مَخْمُوسٌ** اور **مَوْذَى عَوْرَتِ** کے لئے بھی)

**مَوْكَلَفٌ** کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ عقر سے باجھ ہونے  
 کے معنی میں متعلق ہو، اسی طرح حلقی یعنی «مخلوقہ» اس صورت  
 میں ترجموں ہوگا «اری باجھ سرمنڈی» مگر لغت سے اس کی تائید  
 نہیں ہوتی۔ اور اس فقرہ سے بدعا دینا مقصود نہیں ہے بلکہ اہل  
 عرب غفلتی کے وقت عورتوں کو ایسا کہتے ہیں

**لَمَّا نَزَلَ حَجْرِيْمٌ اَلْحَمْدُ لَنَا نَعْمُ اِلٰى اَلْحَلْقَانَةِ فَتَطْمَ  
 مَا ذَنْبٌ مِنْهَا**۔ جب شراب حرام ہوئی تو ہم کیا کرتے تھے اس گند  
 کھجور میں سے جس کی دو تہائی پک جاتیں اتنی نکال کر پھینک دیتے  
 جتنی بچی ہوتی (اور باقی کا بنید بناتے، کیونکہ گند اور پکی کھجور  
 دونوں کو ناکر اس کا بنید بنانے سے آپ نے منع فرمایا تھا اس لئے  
 کہ اس میں جلدی تشہ آجاتا ہے۔ نہایت میں ہے کہ کھجور دُوم کی  
 طرف سے بچی ضرور ہوتی ہے، اس کو تذبذب کہتے ہیں جب آدمی  
 پک جاتی ہے تو اس کو بجز اور جب دو تہائی پک جاتی ہے  
 تو اس کو **مُحَلَّقَان** کہتے ہیں۔)

**مَوْ يَقُوْمُ بِنَاوُنٍ مِنَ التَّعْدَا وَ اَلْحَلْقَانِ**۔ کچھ لوگو

کی طرف سے گزرے جو تمسکہ اور گندر کھجور کھا رہے تھے (بعضوں  
 نے کہا **تَعْدَا** وہ کھجور گندر جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو یا بالکل پک  
 گئی ہو یعنی **رُطَبٌ**۔ بعضوں نے کہا نرم گند کھجور)۔  
**حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ**۔ یہاں تک کہ بہشت کے  
 دروازے کا کڑوا تمام لے گا۔

**تَهْوِي بِسِدَاهَا اِلَى بِلْقِيَا يَ حَلْقِيَا** اپنے ہاتھ کو چلنے  
 کی طرف جھکاتی تھی یا بالیوں یا چھلیوں کی طرف (ایک روایت  
 میں **حَلْقِيَا** ہے یعنی اس مقام کی طرف جہاں طوق پہنا جاتا ہے  
**سَيِّمَاهُمُ التَّحْلِيقُ**۔ خارجیوں کی نشانی سرمنڈانا ہے اور کچھ  
 صحابہ کے زمانہ میں صحابہ کا طریق یہ تھا کہ حج یا عمرے یا اور کسی ضرورت  
 سے سرمنڈاتے اور ان خارجی مردوں نے ہمیشہ ہر وقت سر  
 گھٹانا لازم کر لیا تھا۔ بعضوں نے کہا «تخلیق» سے مراد ڈانٹنا  
 اور سراسر اسے بدن کے بالوں کا منڈانا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے  
 کیونکہ خوارج ڈانٹتے نہیں منڈاتے تھے۔ بعضوں نے کہا  
 تخلیق سے مراد خون ریزی ہے اور قتل عام میں تو خارجیوں کا  
 اصلی کام تھا۔ انھوں نے سارے مسلمانوں کو کافر اور واجب  
 القتل سمجھ رکھا تھا۔ بس اپنے ہی گروہ کو مسلمان سمجھتے تھے جیسے  
 ہمارے زمانے میں بعضے نام کے مسلمان فردی ادنی باتوں پر  
 مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھ لیتے ہیں اور غور نہیں کرتے کہ  
 حقیقت میں مشرک کیا چیز ہے۔ نوذی نے کہا اس حدیث سے  
 بعضوں نے یہ دلیل لی ہے کہ بے ضرورت سرمنڈانا کر دینا  
 مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نشانی ہر کام ہوسکتی  
 ہے حرام ہو یا مباح۔ مگر ہمارے علمار نے یہ کہا ہے کہ اگر لوگوں  
 کی خدمت اور نگرانی کر سکتا ہو، یعنی کنگی تیل وغیرہ۔ تب تو بال  
 رکھنا مستحب ہے اور اگر نہ کر سکتا ہو تو سرمنڈانا افضل ہے۔

**مَوْكَلَفٌ** کہتا ہے نوذی کا یہ کلام مسلم نہیں ہے جب تک  
 نے خارجیوں کی ایک دنیاوی نشانی بتلائی تو اس کا اقل درجہ یہ  
 ہے کہ وہ فعل مکروہ ہو کیونکہ گمراہ لوگوں کی مشابہت کرنا بالکل  
 مکروہ ہے اور نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا دنیاوی بات نہیں ہے

ذات الودیث  
 سرمنڈانا  
 ہے یا  
 کھجور  
 ہوندا  
 شخص  
 کی طرف  
 نے منہ  
 اور تار  
 دن قرآن  
 کا اصل  
 اور سوا  
 میں رہ  
 نشانی  
 میں سنا  
 ہو کر  
 جیسے غا  
 طلب  
 کا تعلق  
 ہے۔ اس  
 آیت  
 اور  
 اور  
 اور  
 اور



اللہ صبح ہی ہے کہ حج اور عمرے اور دوسری حالتوں کے علاوہ  
 سرمنڈانا کر وہ ہے اور اس سے آدمی کا چہرہ بد نما بھی معلوم ہوتا  
 ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ اگر بالوں کی خدمت نہ ہو سکے تو ان کو کتر واکر  
 چھوٹے چھوٹے رکھے، جڑ سے گھسانے کی کوئی ضرورت نہیں و  
 خدمت ہو سکے تو بالاتفاق بالوں کا رکھنا بہتر اور سنت ہے اور جس  
 شخص نے بال منڈانا لازم کر لیا ہے یا خواہ غواہ لوگوں کو سر منڈانے  
 کا ترغیب دیتے وہ جاہل ہے۔

يٰۤاَيُّهَا هُمُ التَّحَالِيُّ - خارجیوں کی نشانی سرمنڈانا ہے اور انہوں  
 نے سرمنڈانا اپنا شعار کر لیا تھا تاکہ لوگ ان کو بڑا زاہد اور پیر کا  
 اور تارک الدنیا سمجھیں اور اس لئے عبادت بھی بہت کرتے تھے رات  
 قرآن خوانی اور تہجد گزاری میں مصروف رہتے مگر کیا فائدہ ایسا  
 اگر اصلی رکن ان میں نہ تھا۔ یعنی اللہ اور رسول کی محبت جن لوگوں  
 رسول اللہ نے مومنین کا پیشوا بنایا تھا وہ ان کو کافر سمجھتے تھے  
 حَلَاةٌ قَبِيحَةٌ۔ ان کے حلقوں میں (یعنی قرآن ان کے حلقوں  
 میں رہ جائے گا، نیچے نہیں اترے گا۔ طہیسی نے کہا خارجیوں کی  
 نشانی جو تخلیق بتلائی اُس سے غرض یہ ہے کہ وہ سر کے بال توڑنے  
 یا بالانہ کرے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ سر منڈانا برابر  
 ہو کہ اگر اچھی بات کو گمراہ لوگ اختیار کر لیں تو وہ بڑی نہیں  
 سے خارجیوں کا نماز اور روزہ اچھی طرح ادا کرنا بیان فرمایا اس کا  
 مطلب نہیں کہ نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا بڑا ہے۔ بیضوں نے  
 لکھیں سے یہ مراد ہے کہ وہ حلقے باندھنا نہ کہ لوگوں کو بٹھلانے  
 اسی طرح تحالقی سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے کا سر منڈاں گئے  
 اِنكُمْ اَهْلُ الْحَلَقَةِ وَالْمُحَرَّرِينَ۔ تم تو ہتھیاروں اور  
 سون والے لوگ ہو۔

مَنْ مَعَاوِيَةَ عَلَى حَلَقَةٍ۔ معاویہ ایک مصلح برگر ہے (یعنی  
 اگرچہ جو ایک دائرہ میں گھیرا بنائے بیٹھے ہوتے تھے)۔  
 تَمَانًا مِنَ الْجَلْبَانِ۔ ہم کو حلقے باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا  
 کے دن مسجد میں نماز سے پہلے۔  
 وَاَنْ يَسْتَحَلَّقُوا قَبْلَ الْجُمُعَةِ۔ اور اس سے منع فرمایا

کہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے ہم حلقے باندھ کر بیٹھیں رقیب نے کہا  
 کیونکہ یہ ہیئت نمازیوں کی ہیئت کے خلاف ہے اور اکثر حلقوں  
 میں لوگ بات چیت کرتے ہیں تو خطبہ نہ سنیں گے۔ اس حدیث سے  
 یہ بھی نکلا کہ ذکرہ علی کے لئے بھی جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ  
 باندھ کر مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے۔ جمعہ کے دن آدمی کو مسجد میں جاتے  
 ہی تہیجہ المسجد کا ذکر نہ کرنا چاہیے اس کے بعد ذکر آئی کہ تارہ ہے  
 اور خطبہ سننے کے لئے خاموش بیٹھے، پاسنت اور نفل پڑھے۔ البتہ نماز  
 کے بعد پھر حلقہ باندھ کر بیٹھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

فَرَأَانَا حَلَقًا عَزِيْزِيْنَ۔ آپ نے ہم کو دیکھا ہم الگ الگ  
 حلقے باندھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔  
 فَصَاغَ خَاتَمًا حَلَقَةً قَفْصِيَّةً۔ آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی،  
 چاندی کا جملہ۔

مَحَالِيْقٌ۔ گم گم سے سخت کھل، جن سے بال اکٹھا جائیں۔  
 اِنْقَوَا الْحَالِقَةَ۔ اس خصلت سے بچو جو دین ایمان کو  
 موند ڈالتی ہے (تباہ کر دیتی ہے)۔

كَاتِي بِهَيْمٍ حَلَقِيْ يَسْتَحَدُّوْنَ۔ میں نے مردوں کو دیکھا  
 وہ حلقے باندھے باتیں کر رہے ہیں۔  
 اِنَّهُ ابْنُ مَنْ حَلَقَ رُوْسًا مِّنْ شَرِّوْنَ۔ وہ اس  
 شخص کا بیٹا ہے، جس نے ان لوگوں کا جن کو تم دیکھتے ہو سر منڈا  
 (یعنی قتل کیا)۔

حَوْلَقَةٌ۔ لاحول ولا قوۃ والا باللہ کہنا۔ جیسے بسملہ  
 بسم اللہ کہنا۔

حَلَقَةٌ۔ گلا کا ٹنا یعنی نرخرہ (نظا)  
 حَلَقُوْمٌ۔ حلق۔ اس کی جمع حَلَقَاتٌ قَدِيْمَةٌ  
 يَمْنَعُ النَّاسَ فِيْ اَمْعَادِهِمْ وَيَأْمُرُ بِهَا فِي  
 حَلَاةٍ قَبِيْحٍ الْبِلَادِ۔ حجاج ظالم شہروں میں تو لوگوں کو جمعہ  
 پڑھنے سے روکتا ہے دیکھتا ہے جب تک میں نہ نکلوں کوئی جمعہ  
 نہ پڑھے اور شہروں کے آخری کنارے میں جمعہ کا حکم دیتا ہے۔  
 یہ امام حسن بصری رح کا قول ہے۔

دل  
 لکھا  
 کے  
 کو چھپے  
 روایت  
 اجا نا  
 ماہر کو  
 در کی  
 وقت  
 ہر روز  
 عین  
 لے کر  
 خارجیوں  
 اور واجب  
 نے تھے  
 باتوں  
 میں کرتے  
 مذہب  
 لانا کر  
 ہر کام  
 ہے کہ اگر  
 وہ تب  
 ل ہے  
 یا ہے  
 کا اقل  
 بہت کرنا  
 ہی بات نہیں

حَالِكٌ بہت کالا ہونا۔ جیسے حُلکة ہے۔

وَتَرَكَتِ الْفَرِيْثُ مُسْتَحِلًا۔ (ایسا سخت قحط ہوا)

ادبھی کو بلا کر کوئلہ کر دیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

اَسْوَدُ حَالِكٌ۔ یعنی کالا بھنگ، بہت کالا۔

حَلٌّ۔ کھولنا، توڑنا۔

حُلُوْلٌ۔ اُتْرَا۔

حَلٌّ۔ حلال ہونا، آدمی کا احرام سے باہر آنا۔ حرم کے علاوہ

اور دوسرے مقامات۔

طَبِيْبَةٌ لِحْلِهِ وَحَرْمَةٌ۔ میں نے آنحضرت صلعم کے

اُس وقت خوشبو لگائی، جب آپ احرام نہیں باندھے تھے (حلال

تھے) اور جس وقت آپ احرام باندھنے لگے (دوسری روایت

میں یوں ہے۔

اِخْتِلَافٌ حِينَ حَلِّ۔ احرام سے باہر آتے وقت جب آپ

نے احرام کھولا عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَلٌّ۔ وہ شخص جو احرام نہ باندھے ہو۔

اَحْلَ الرَّجُلُ۔ احرام کھل گیا یا حرم کی سرحد سے نکل کر

حل میں آ گیا، یا حلال مہینوں میں داخل ہوا۔

اِحْلَ بِمَنْ اَحْلَ بِكَ۔ جو شخص احرام کا خیال نہ کر کے

حلال شخص کی طرح تجھ سے لڑے تو بھی اُس سے حلال بن جا رہا

مقابلہ کر یا جو شخص تیری حرمت بگاڑا یا ہے تو بھی اس کی حرمت

مَنْ حَلَّ بِكَ فَاَحْلَلْ بِہِ۔ جو شخص تیری وجہ سے (تجھ کو

ار کر یا تجھ سے لڑ کر) حلال بن جائے تو بھی اس کی وجہ سے حلال

بن جا رہے ہوں نے کہا مطلب یہ ہے اگر کوئی درندہ یا چور وغیرہ تجھ

حملہ کرے تو بھی اس پر حملہ کرنے میں اس کو دفع کرنے میں دریغ

مت کرگو تو احرام باندھے ہو۔

حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اَعْتَمَرَ عَرَبِيٌّ كَابِلِيَّتِ كَالزَّمَانِ

میں یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرنا چاہیے، وہ کہا

کرتے تھے جب صفر کا مہینہ آیا تو اب عمرہ کرنے والے کے لئے

عمرہ درست ہوا۔

كُنْتُ اُحِلُّهَا لِمُخْتَلِلٍ وَهِيَ لِنَارٍ حَلٌّ مِّنْ مَّرْمَرٍ

کے پانی سے غسل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ البتہ پینے والے کو

اجازت ہے۔

وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نِّهَارٍ۔ مگر میرے لئے

صرف ایک گھنٹی دن کے لئے حلال کیا گیا (یعنی فجر کے دن

جب آپ زور کے ساتھ اس میں داخل ہوئے بغیر احرام کے)

تَحْرِيْمُهَا التَّكْيِيْدُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ۔ نماز کی تحریم

بیکبر ہے جب یہ تکبیر کہی تو نماز کے منافی سب کام حرام ہو گئے

جیسے بات کرنا، ہنسنا، کھانا پینا) اور اس کی تحلیل سلام ہو

(جب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو اب سب کام جو نماز کے منافی

ہیں حلال ہو گئے) اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جیسے تکبیر

تحریم فرض ہو ویسے ہی لفظ سلام بھی، مگر حنفیہ نے اول کو تو

فرض رکھا ہے اور دوسرے کو فرض نہیں رکھا۔

لَا يَمُوتُ لِمَوْلَا مِنْ ثَلَاثَةِ قَسَمَاتِ النَّارِ اِلَّا اَجَلًا

الْقَسَمِ۔ جن مسلمان کے تین بچے مر جائیں (اور وہ مبرک ہے)

تو اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں، مگر صرف قسم آرائی کے

لئے (قسم سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول مراد ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا

وَاِذْ كُنَّا نَمُوتُ فِيْ كُوفَى اَيُّهَا نَحْنُ وَجَدَّ دُوزَخٍ بِرَسِّ نَجْرٍ

یاد دوزخ میں نہ جائے ایک روایت میں قَسَمِ النَّارِ

مَنْ حَرَسَ لَيْلَةً مِّنْ وَّرَاءِ الْمَسَابِيْنِ مَنطِقًا

لَمْ يَأْخُذْ اِلَّا الشَّيْطَانَ وَكَلِمَةَ النَّارِ مَمْسَةً اِلَّا اَجَلًا

الْقَسَمِ۔ جو شخص ایک رات بھی اپنی خوشی سے زبان بھکرے

مسلمانوں کے عقب میں پہرہ دے (دشمن کو تاک رہے) تو

شیطان اس کو پکڑنے سکے گا اور وہ دوزخ کی آگ کو اسے

بدن سے چھوٹی ہوتی بھی نہیں دیکھنے کا مگر صرف قسم آرائی

کے لئے (اس پر سے گزر جائے گا)۔

وَقَعْنِ الْاَرْضِ تَحْلِيْلٌ۔ اُن کا زمین پر گرنا کہ

قَوْمِيْ اِلَيْهَا فَتَحْلِيْلُهَا (حضرت عائشہ رضیٰ اللہ عنہا نے ایک موقع

کی نسبت یوں کہا اس کا (پلو) دامن کتنا لبا ہے۔ آنحضرت

کتاب مردہ  
نفاذ الحدیث  
عمرہ درست ہوا۔

نے ان سے فرمایا تو نے اس کی قیمت کی، اٹھ اس سے معاف کرنا،  
 (اللہ اکبر اتنی ذرا سی بات بھی قیمت میں داخل ہوئی۔ قیمت سخت  
 گناہ ہے جو بندوں کا حق ہے بن معاف کرانے سے رافقہ نہیں ہو سکتا۔  
 دوسرے بڑے بڑے گناہ، جیسے لواطت، زنا، شراب خوری، اللہ  
 کے حق میں جو توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں، لیکن قیمت ان سب سے  
 زیادہ سخت ہے پر ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے اس سے پڑھ کرنا  
 بہت کم کر دیا ہے، اللہ رحم کرے)۔  
 مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَظْلُومًا مِنْ أَخِيهِ فَلْيَسْتَحِلَّهُ  
 جس شخص پر اس کے بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو جو ظلم سے اس نے  
 لیا ہے وہ رشتہ اس کا مال دفا اور فریب یا جبر یا چوری سے لیا ہو یا  
 اس کی قیمت کی ہو یا اس کو بڑا کیا ہو یا اس کو ناحق ستایا ہو یا اس کی  
 بیوی یا لونڈی پر نظر بڑکی ہو، یا اس سے فعلی شیعہ کیا ہو، تو وہ  
 دنیا ہی میں اس سے معاف کر لے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَاءْنَاكُمْ بِالْحَقِّ  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے فرمایا جس نے قسم کھائی  
 کہ میں اپنی لونڈی کو آزاد نہیں کروں گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَاءْنَاكُمْ بِالْحَقِّ  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے امیر المؤمنین! آپ جو فرماتے ہیں  
 میں اس سے اپنے آپ کو آزاد کرو (یعنی ایسا کرو کہ آپ کا کھانا  
 کھانے سے مراد کسی کو ایذا بھی نہ ہو)۔

لَمْ تَرَكَ فَتَحَلَّلْ  
 جب اس کا فریضہ طاقت جاتی رہی تو  
 اس نے میرا بھینچنا چھوڑ دیا (یہ بوقتادہ کا کلام ہے)۔

وَأَحْلَلْتُ  
 حضرت انس سے لوگوں نے کہا تم نے جو اس شخص سے  
 کھانا کھیا اس میں سے کچھ ہم سے بیان کرو (انہوں نے کہا کچھ بیابان  
 کے پھل اور کچھ نہ بیان کروں)۔

سَبَّلَ آخِي الْأَعْمَالِ أَقْصَلُ قَالَ الْحَوْلُ الْمُرْحَلُ  
 حضرت معلق سے پوچھا گیا کہ ناسمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا  
 میں کہ قرآن کی تلاوت صبر سے شروع کرے، پھر ختم کر کے پھر  
 شروع کرے (جیسے سڑک کے قاری کیا کرتے ہیں۔ جب قرآن شریف

ختم کرتے ہیں تو پھر سورہ فاتحہ اور آلہم ربنا اللہم بمذاقون یک طرح سے  
 ہیں) (بعضوں نے کہا حال موثقیل سے یہ مراد ہے کہ غازی بیک  
 جہاد سے فارغ ہو کر دوسرا جہاد شروع کرے)۔

أَجَابُوا اللَّهَ بِخَيْرٍ لَكُمْ  
 فریخت میں آؤ، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا (ایک  
 روایت میں آجَابُوا اللَّهَ بِخَيْرٍ لَكُمْ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کر دے،  
 لَكِنَّ اللَّهَ الْمُحْسِنُ وَالْمُحْسِنَاتُ لَهُ - اللہ تعالیٰ نے حلال  
 کرنے والے پر اور جس کے لئے حلال کیا جائے دونوں پر رحمت  
 کی (حلال یہ ہے کہ کسی عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اب کوئی  
 شخص اس سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ طلق کر کے پھر اس کو حلال  
 دینے کا تاکہ وہ عیثیٰ اگلے شوہر کے لئے پھر حلال ہو جائے)  
 لَا أُدْرِي بِجَاهِلٍ وَلَا مَعْذِرٍ إِلَّا رَجَسُهُ مِيرَةً  
 جب کوئی ایسا شخص آئے گا، جس نے حلال کیا ہو یا وہ شخص جس  
 کے لئے حلال کیا گیا ہو تو میں دونوں کو مستنار کروں گا (یہ کسی  
 صحابی کا قول ہے انہوں نے تشدید کے طور پر یہ کہا، تاکہ لوگ  
 حلال کرنے اور کرانے سے باز رہیں)

لَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ حَوِّمَتْ عَلَيْهِ كَيْفِيَّةُ  
 مسترد سے پوچھا، اگر ایک لونڈی کسی کے نکاح میں ہو، وہ  
 اس کو دو طلاق دیدے اس کے بعد خرید لے تو کیا وہ اس کو حلال  
 ہوگی؟ انہوں نے کہا، نہیں حلال نہیں ہوگی۔ اگر جب ہی طلاق  
 سے حلال ہو جس طریق سے حرام ہوئی تھی (یعنی اس لونڈی  
 سے کوئی دوسرا نکاح کرے اور وہ اس کو دو طلاق دے)۔

أَنْ تَنْزِلِي حَائِلَةَ جَارِدِكَ رَبًّا أَيْهَا يَهْرَكَ  
 اپنے ہمسایہ کی جو رو یا لونڈی سے زنا کرے (اگرچہ زنا ہر ایک  
 عورت سے گناہ ہے مگر ہمسایہ اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا  
 اور بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک  
 کرنا فرض ہے)۔

إِنَّهُ بِيَدِي بَدَأِي الْحَدَّالِي - حضرت عیسیٰ (جب قیامت  
 کے قریب آئیں گے تو) حلال نام زیادہ کریں گے (نکاح کریں گے)

بہار  
 عین مرزا  
 والے کو  
 برے لے  
 کے دن  
 حرام کے  
 نماز کی تحریر  
 حرام ہو گئے  
 سلام ہو  
 زمانہ کے منافی  
 جیسے تک  
 نے اڈل کو  
 الہی  
 صبر کرے  
 قسم آوارے  
 منقطع  
 سے نہ گزرتے  
 التاد  
 باہن منہ  
 سبب الہی  
 زوایا  
 تاکار ہے  
 آگ کو  
 رن قسم آوار  
 ز میں پر کر  
 اکتھڑنے ایک  
 لبا ہے۔ آ

آپ کی اولاد ہوگی، حضرت عیسیٰ نے آسمان کی طرف اٹھائے جانے تک کوئی نکاح نہیں کیا۔ ہمیشہ مجرد اور توکل اور درویشی میں بسر کی۔

فَلَا يَحِلُّ لِعَتَا فِيهَا يَحْيِي دَرِيحًا نَفْسِيهِ إِلَّا مَاتَ قِيَامَتِ كَيْ قَرِيبَ جَبِ حَضْرَتِ عَيْسَىٰ عَمَّا تَرَى كَيْ (تو) جبر کا فر کو آپ کے لباس کی خوشبو پیچنے لگی، وہ مر جائے گا اس کا عمر نادا جب ہو جائے گا۔

لَا يَحِلُّ بِمَعْنَى يَحْيِي كَيْ هُوَ - جیسے وَحَدَّامٌ عَلَى قَرِيْبَةٍ مِيسَ حَدَّامٌ مَعْنَى وَاجِبٌ كَيْ هُوَ (جیسے پہلے حق تھانے آپ کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا اسی طرح مارنے کا معجزہ عطا فرمایا ہوگا۔) دجال جب آپ کی خبر سنے گا تو ڈر کر دوسرے بھاگتا پھرے گا باب لڑنے کے پاس جو ملک شام میں ہے، آپ اس کو پالیں گے اور وہ مردہ آپ کے دم کے اثر سے فوراً اصل جہنم ہوگا۔

حَلَّتْ لَهَا شَفَاعَتِي. اس کے لئے میری سفارش واجب ہوگی (یا میری سفارش اس پر اتر آئے گی، اس کو ڈھانپ لے گی)۔

لَا يَحِلُّ الْمُسْرَمُ عَلَى الْمُسْرَمِ - بیمار تندرست کے پاس نہ اترے (اس لئے کہ کہیں تندرست بیمار ہو جائے تو وہ یہ سمجھنے لگے کہ اس کی بیماری مجھ کو لگ گئی، حالانکہ بیماری لگنا تو وہی ہماری شریعت میں کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَا يَحِلُّ مَحْشَى يَمْلِكُ حِلَّةً - ہری کا جانور نخرہ نہ کیا جائے، جب تک اپنے ٹھکانے تک (یعنی حرم تک) یا اپنے وقت تک یعنی یوم النحر تک) نہ پہنچے تو محفل زمان اور مکان دونوں کے لئے آنا ہے۔

مَا تِ فَقَدْ بَلَّغْتِ مَجْلَهَا (آنحضرت، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، پوچھا کچھ کھانے کو تمہارے پاس ہے؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں تھا گوشت نسبتاً لٹھی نے جو اس کو صدقہ میں بلا تھا ہم کو تحفہ کے طور پر بھیجا ہے، اور آپ تو صدقہ کھا نہیں سکتے؟) فرمایا وہی گوشت لا دو! صدقہ اپنے ٹھکانے تک پہنچ گیا (یعنی جب نسبتاً تک پہنچا تو صدقہ پورا ہو گیا۔ اب نسبتاً نے جو ہم کو بھیجا تو اس کی

جینیت ہدیہ کی ہوگی لہذا اس کا کھانا ہمارے لئے درست ہے) اِنَّهُ كَرِهَ الْمَبْرُجَ بِالزَّيْتِ لَخَيْرٍ مِّمَّا جَاءَهَا عَوْرَتًا كُوَابِنَا وَ سَوَانِ اَيْسَ تَحْكَا نِي كَيْ (یعنی خاوند اور محرم مردوں کے علاوہ) دوسرے مردوں کے سامنے ظاہر کرنا برا سمجھا۔ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحَلَّةُ - بہتر کفن بنی جوڑا ہے۔ حَلَّةٌ - دو کپڑے ایک قسم کے۔

لَوْ اَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدًا غَلَا مَكَ وَ اَعْطَيْتَهُ مَعَا فِرْيَا كَ اَوْ اَخَذْتَ مَعَا فِرْيَةً وَ اَعْطَيْتَهُ بُرْدًا فَكَانَتْ عَلَيْكَ حَلَّةٌ وَ عَلَيْهِ حَلَّةٌ. اگر تم ایسا کرنے کہ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنی لنگی اس کو دیدیتے یا اس کی لنگی تم لے لیتے اور اپنی چادر اس کو دیدیتے تو تمہارا بھی جوڑا ہوگا اس کا بھی جوڑا ہوگا (اب تو تمہارا جوڑا مکمل ہے نہ اس کی چادر ایک وضع کی اور لنگی دوسری وضع کی، دونوں بے جوڑا ہو جائیں گے) انہوں نے دو چادریں ایک قسم کی خریدیں اور دو چادریں دوسری قسم کی اور ہر ایک میں سے ایک فرمایا اپنے پاس رکھی ایک اپنے غلام کو دی، کیونکہ انہوں نے آنحضرت سے یہ سنا تھا کہ غلام کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ اور وہی پہناؤ جو تم پہنو۔ اس سے بے جوڑا لباس انہوں نے گوارا کیا مگر حدیث کے خلاف کرنا پسند نہ کیا۔ آفریں صد آفریں صحابہ کرام کی متابعت پر۔

اِنَّهُ رَاى رَجُلًا عَلَيْهِ حَلَّةٌ قَدِ اِثْتَرَتْ بِاَلْحَلَّةِ وَ اِثْرُهَا يَابِسٌ حُرَّى. ایک شخص کو چادروں کا جوڑا اپنے پاس دیکھا، ایک کی اس نے لنگی کی تھی اور دوسرے کی چادر۔ فِي حَلَّةٍ حَمْرَاءَ. ایک سُرخ جوڑے میں یہ حال ہے۔ نہ تھا بلکہ اس میں سُرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں۔ عَلَى عِبْدٍ اِلْحَلَّةُ وَ عَلَيْهِ حَلَّةٌ. ان کا غلام ایک اور پہنے تھا اور خود بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھے (میں نے اس کو پوچھا کیونکہ یہ رسم و رواج کے خلاف ہے۔ اکثر قاعدہ سے یہ میاں بھاری قیمت کے کپڑے پہنتے ہیں اور لونڈی غلام، لوگوں کی ہلکی قیمت کے)۔

نہایت اہم حدیث  
کتاب صحیح  
۱۲۶  
نہایت اہم حدیث

اِنَّهٗ لَمَتَّ اِبْنَتَهُ اُمَّمَ كَلْتُوْمٍ اِلٰى عَمَّا نَسَا خَلْبَهَا فَاَقَالَ لَهَا  
 ذُو الْاَيْدِي اِنَّ اِنِّي يَقُوْلُ لَكَ هَلْ رَضِيْتِ الْحَلَّةَ. حضرت علی  
 نے اپنی صاحبزادی علیا حضرت ام کلثوم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس  
 بھیجا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا پیغام دیا (یعنی ان کے ساتھ  
 نکاح کر دیا) اور صاحبزادی سے کہا تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنا اس  
 جوڑے سے تم خوش ہو جو جوڑے سے نرادر ہوئی گویا جیسے قرآن  
 میں ہے «هن لباس لکم وانشد لباس لهن» اب  
 واقعی لوگ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں وہ  
 اس حدیث میں غور کریں، اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ معاذ اللہ حضرت علی  
 کے نزدیک ظالم اور غاصب اور بڑے ہوتے، تو کبھی آپ اپنی  
 عزیز صاحبزادی کو جو آل حضرت صلعم کی نواسی تھیں، ان کی  
 وجہیت میں مذہبی اور مذہبی کلمات محبت آمیزان کی نسبت  
 فرماتے۔ اگر یہ کہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقیہ کے طور پر یہ فرمایا،  
 تو خیر۔ مگر یہی تو ان کے نکاح میں تقیہ کے طور پر دینا کیا معنی کسی  
 کی مجال تھی کہ شیر خدا کی بیٹی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو جبری طور  
 پر لیتا۔ یہ ساری افزا پر دازی محض بے وقوفی اور کم عقلی پر مبنی  
 ہے جس پر ادنیٰ ادنیٰ اطفال دبستان بھی تہقیر لگائیں گے اور  
 جب تو ان بے حیادوں اور بے شرموں اور دیوتوں پر آتا ہے  
 معاذ اللہ اہل بیت علیہم السلام سے اس واقعہ پر یہ نقل  
 کرتے ہیں اَدْوٰی قُرْجٍ عَصِيْبٍ مِّثْلًا. بھلا اہل بیت علیہم السلام  
 ان نامزدوں کی طرح بے غیرت اور بیجا تھے، لعنت خدا  
 کی ان پر۔ اہل بیت علیہم السلام میں کن کا خون تھا، آنحضرت  
 اور حضرت علی کا جو شجاعت اور بہادری اور جلالت اور  
 سپاہ گری میں ساری دنیا سے بڑھ کر تھے۔ دیکھو امام حسین نے  
 سارا اور اپنے سارے عزیز و اقربا بلکہ اطفال خورد سال کا بھی  
 گوارا کیا مگر تیز یہ لہون کے سامنے ذلت کے ساتھ حاضر ہونا  
 اس کی اطاعت اور غلامی کرنا گوارا نہ کیا۔ تعجب تو صاحب  
 الحدیث البحرین پر آتا ہے۔ اس مرد خدا نے کتاب اللعاب میں بذیل  
 اس آیت لکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بیوی ام کلثوم کے ساتھ

محبت کا قصد کرتے تو ایک بھتیجی ان کی صورت پر نمودار ہوتی اور وہ  
 اس سے محبت کرتے۔ جیسے حضرت آسیہ سے فرعون جب محبت  
 کرنا چاہتا تو ایک شیطان ان کی صورت پر نمودار ہوتی اور وہ  
 اس سے مقاببت کرتا۔ ارے ظالم کہاں وہ ظالم اور کافر فرعون  
 اور کہاں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات پر آج  
 تک مسلمانوں کو فخر ہے۔ سچ کو یہ جھوٹا قند لکھتے وقت شرم بھی  
 نہ آتی، لاجل ولا قوۃ الا باللہ۔ اور پھر مگر یہ کہ ایسے جھوٹے قند  
 کو امام حسن کی طرف منسوب کیا۔ لعنة الله على الكاذبين  
 فجاء يعقوب بن مهران زكوة كالتصليد (ایک اونٹ  
 کا پاٹھالے کر آیا جو بالکل زبلا تھا) اس کی پٹیاں نکلی ہوئی تھیں  
 ایک روایت میں مَخْلُوْلِي سے خائے معوسے۔ معنی وہی ہیں  
 لا هُمْ اِنَّ الْمَرْءَ يَمْتَحُ رَحْلَهُ فَاَمْتَحَ هِلَالَكَ  
 یہ عبدالمطلب کی دماغے جو انہوں نے اس وقت کی جب احباب  
 نیل کعبہ کو ڈھانے آئے تھے) اسے بار خدا یا آدمی اپنے گھر کو  
 بچاتا ہے (جہاں تک ہو سکتا ہے) تو بھی اپنے گھر میں (یعنی  
 حرم میں) رہنے والوں کو بچا۔  
 اِنَّهُمْ وَجَدُوْا اَنَا مَسًا اِحْلَةً. انہوں نے چند لوگوں کو  
 پایا جو حلال تھے (یعنی احرام نہیں باندھتے تھے) یہ حلال  
 بہ فتح ما یا حلال بہ کسرہ ما کی جمع ہے۔  
 لَمْ يَخْرُجْهُ الْاَحْلَالِ. اُس کو انہوں نے نکر اور اند  
 زبلا نہیں کیا (مطلب یہ ہے کہ اُس کا دودھ نہیں ڈو لگایا تو  
 وہ موئی تازی ہے یہ اِحْلَال کی جمع ہے جو نکر اور فرج اور  
 تنن سب کے سوراخ کو کہتے ہیں)۔  
 اَحْمَدًا اَلَيْكُمْ عَسَلُ الْاِحْلَالِ. میں تم سے  
 ذکر کو دعوت کی تعریف کرتا ہوں۔  
 اِنَّ حَلَّ لَتَوَطَّي النَّاسَ وَتَوَدَّي وَتَشْخَلْ عَنِّ ذِكْرُ  
 اللہ تعالیٰ (عروقات سے لٹنے وقت جب لوگوں کا جو جم  
 ہوتا ہے) اونٹ کو حل حل کہہ کر ڈانٹنا (تا کہ تیز چلے) لوگوں  
 کو کچل دیتا ہے: تکلیف دیتا ہے اللہ کی یاد سے باز رکھتا ہے۔

تھی  
 اور  
 م  
 سمجھا  
 عظیم  
 بے  
 رتے کہ ایسے  
 یا اس کی گلی  
 ی جو  
 لوں کے  
 ہیں اور  
 پاس  
 یہ  
 ہونو۔ اس  
 لان کر  
 تہ  
 یں کا  
 کی چا  
 میں  
 کا غلام  
 میں نے  
 اکثر قاعدہ  
 لوندی ظالم

المطلب یہ ہے کہ اُس وقت اونٹ کو ڈانٹنا اور خواہ خواہ تیز چلانا تکلیف دہ ہے تو اُس سے باز رہنا چاہئے۔ اللہ کی یاد میں معروف رہ کر آہستہ ہی آہستہ چلانا بہتر ہے تاکہ کسی بندۂ خدا کو ایذا نہ پہنچے۔  
 فَلَا يَجْلُ حَتَّى يَجِلَّ - حضرت علی اُس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک آنحضرت حلال نہ ہوں (کیونکہ آنھوں نے احرام باندھنے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرت نے کی ہو)۔  
 لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ - میں (مگر پہنچنے وقت) حلال نہیں ہوا تھا (کیونکہ میں نے تمتع نہیں کیا تھا بلکہ قرآن کیا تھا)  
 يَقْبَلُوا أَمْرًا لَا حَاطِي وَيَجْلُوْا آيَاتِي - میرے باغ کا بیڑ لے لیں اور میرے باپ کو (قرضہ کے بارے) سبکدوش کریں۔  
 إِذَا تَخَذُوا مِنْ حَيْثُ أَوْحَلْتُمْ مِجْرًا وَحَلَلْتُمْ وَأَوْحَلْتُمْ مِنْ عَيْنٍ - جب پورا قرضہ ادا نہ کرے کچھ معاف کرالے کچھ ادا کرے۔  
 فَلْيَحْلِلْهُ الْيَوْمَ - آج اس حق سے نکل جائے راد کر کے یا معاف کر کے۔ معاف کرانے میں تفصیل کا بیان کرنا ضرور نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا ضروری ہے)  
 إِذَا بَلَغَتِ الْقَهْبَاءَ حَلَّتْ - جب وہ مہربار ایک مقام کا نام ہے) میں پہنچیں تو جن سے پاک ہوئیں۔  
 فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ مَخَلُّوْهُمْ يَأْمُرُوهُمْ - جب ایک گھنٹی رات گزر جائے اُس وقت ان کو چھوڑ دو۔  
 أَهْرِي بَعُوًا عَلَى مَن سَبَّحَ قَرِيبَ لَحْمٍ مَّحَلَّلٍ أَوْ كَلْبَتَيْنِ - مجھ پر سات ایسی مشکیں بہاؤ جن کے سر بندھن نہ کھولے گئے ہوں (ان کے پانی میں لوگوں کے ہاتھ نہ لگے ہوں)۔  
 حَلَلْتُمَا - میں اس کا کفارہ دیدیتا ہوں۔  
 لَا يَجِلُّ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيَ مَجَلَّةً - کوئی شے جو احرام میں حرام تھی اُس پر حلال نہ ہوگی، جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے نہ پہنچے۔  
 الشَّيْطَانُ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يَذْكُرْهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ - جس کھانے پر بسم اللہ نہ کہی جائے وہ شیطان اُس کے کھانے پر قادر ہو جاتا ہے (کھانے والے کے ساتھ شیطان

بھی اُس میں سے کھاتا ہے۔ اس میں کوئی عقلی استنباط نہیں اکثر محدثین اور فقہاء اور متکلمین کا یہی قول ہے کہ تحقیقاً شیطان کا کھانا مراد ہے تاویل کی ضرورت نہیں ہے)۔  
 هَذَا الْمَجَلُّ أَوْ هَذَا الْمَتَزِلُّ (دونوں کے ایک معنی ہیں) مَجَلُّ بِكَسْرَةٍ تَأْوِيلٌ بِفَتْحِهَا وَوَلَدٌ طَرَحَ سَتْرَهُ قَبْلَ حَلِّهِ - اُس کا وقت آنے یا واجب ہونے سے پیشتر تَحْلُّ الشَّفَاعَةِ يَا تَحْلُّ الشَّفَاعَةِ - اس کی سفارش واقع ہوگی یا اُس کی سفارش کی اجازت دی جائے گی۔  
 ثُمَّ لَا يَجِلُّ لَهَا عَقْدًا حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ - میں تو اپنی اونٹنی کی کوئی گرہ نہیں کھولنے کا (جو چلائے کے لئے باندھی ہے، یعنی کہیں نہیں اترنے کا یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جائے) الْمَسْتَحِلُّ لِحَدِيثِ اللَّهِ - اللہ کے حرم کو حلال کرنے والوں کے درخت کاٹنے والا یا وہاں کے جانور مارنے والا، وہاں خون خرابہ کرنے والا یا ابن احرام باندھے داخل ہونے والا۔  
 الْمَسْتَحِلُّ مِنْ عَائِلَتِي - میری اولاد کی ایذا رسانی کو روارکنے والا (ان کو مارنے والا یا ستانے والا)۔  
 التَّارِكُ لِسُنَّتِي - میری سنت کو ترک کرنے والا (ان دونوں پر آپ نے لعنت کی۔ طیبی نے کہا کہ اس حضرت کی سنت اگر اہانت کر کے ترک کرے تو وہ کافر ملعون ہے اور اگر سنتی اور کاہلی سے ترک کرے تو اس پر لعنت تغلیظاً ہے وہ صرف لعنت کا ہوگا)۔  
 قَبْلَ أَنْ يَجِلَّ - زکوٰۃ کے وجوب کا وقت آنے سے پہلے فَلَمْ يَجِلَّ لِذَنْبٍ أَنْ يَذْرُكَهُ إِلَّا الشَّرَّاءُ - کوئی گناہ اس کو چار طرف سے گھیر نہیں سکتا، اس کو نہ اس پر باد نہیں گر سکتا سوائے شرک کے۔  
 مَجَلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي - اے اللہ! تو جہاں مجھے روک دے گا وہیں میں حلال ہو جاؤں گا (احرام کھول دے گا) مَنْ كَسِبَ أَوْ عَمِيَ أَوْ مَرَّ مِنْ فَخْدٍ حَلَّتْ - جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں یا اور کوئی عضو ٹوٹ جائے

نہات الہدیہ  
 یوم  
 جزا  
 معبر  
 یعنی  
 جن کا  
 ابن  
 وغیرہ  
 ہوں  
 اس  
 ایمان  
 ال  
 کے مال  
 کو بلاد  
 م  
 کے  
 اس  
 ہر ایک  
 حرام کہ  
 م  
 ہر ایک  
 ہر ایک  
 ہر ایک



ہو جائے یہ بیان پڑ جائے تو وہ احرام سے باہر آ سکتا ہے گو اس نے احرام باندھے وقت پر شراذم کی ہو۔

فَتَقَاتَا رَجُلًا فَتَحَالَحَا. ایک مرد اس سے ملا، اور محبت کی اس سے۔ (ایک روایت میں فتَجَلَّهَمَا ہے جسم سے یعنی اس کی جھول ہو گیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے جماع کیا گیا) اَهْلُ الْمُحَلِّ وَالْمُحَلَّةِ۔ ہر قوم کے عقلمند اور بدتر لوگ ہر طرف اس قوم والے ہر ایک شکل میں رجوع ہوتے ہیں، ان میں سے کہیں، جیسے اکابر اور علماء، فضلاء اور سردارانِ فوج (پیر ۵)۔

احلتھما آیۃ وحرمتھما آیۃ۔ دونوں میں جو نہیں لے، ان دونوں کا رکھنا، ایک آیت دَانَ جَمْعُ اَبْنِیْنِ اَحْتَبِیْنِ کی رو سے حرام ہے، اور ایک آیت اَدَامَا تَكُنَّ اَنْفُسُکُمْ کی رو سے حلال ہے۔ وَلَمْ یَحِلَّ وَلَمْ یَحِلَّ لِاحِدٍ قَبْلِی۔ یعنی ٹوٹ کے ان مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لئے درست نہیں ہوئے بلکہ ٹوٹ کے مال کو ایک جگہ اکٹھا کرتے، پھر آسمان سے آگ اترتی وہ اس (بلادی)۔

اَحَلَّتْ لِی الْخَنَازِیْمُ۔ میرے لئے ٹوٹ کے مال حلال کے مجمع البحرین میں ہے کہ بوی کو حنیڈہ اور شوہر کو حلیل کہتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے لئے حلال ہوتا ہے ایک دوسرے پر اترتا ہے یا ہر ایک دوسرے کی ازار کھولتا ہے خَلِیْقِی حَیثُ حَبَسْتَنِی۔ مجھ کو جہاں تو روکے وہیں میرا گول دے۔

مَنْ اَحَلَّ مِنَ الْحَلَالِ الْقَوِیَّةَ مِمَّا قَلْبُهُ وَرَقَّ حَتَّی یَمِیْنًا لَا وَکَلْمَ یُکْنِ لِذَعْوَتِهِ حِجَابٌ۔ جو شخص روزی کھائے گا اس کا دل صاف اور نرم ہوگا، آنکھوں پر پورے گا، اس کی دعا میں کوئی آڑ نہ ہوگی رسید می پروردگار پہنچے گی۔

مَحَلَّلٌ۔ ایک تو بکاح میں ہوتا ہے یعنی حلال کرنے والا

جس کا ذکر اور پڑ چکا۔ ایک گھوڑا دوڑ میں ہوتا ہے، یعنی تیسرا شخص جو دونوں شرط کرنے والوں کے درمیان رہتا ہے وہ اگر حبت جائے تو شرط کار دہی لے لیا ہے اور اگر ہار جائے تو کچھ نہیں دیتا۔

اِنَّہُ یَعْتَدُ اِحْتَتًا وَقَالَ حَلٌّ۔ پھر اپنی اونٹنی کو اٹھایا اور حل کیا۔ (اس طہ کا ذکر اور پڑ چکا ہے)۔ اَبُو یَحْیٰی بَنِی الْاَشْیَاءِ۔ پروردگار نے کسی چیز میں حلول نہیں کیا۔

حَلَّیْلٌ۔ گلانا، حلال کرنا۔ حَلَّحٌ۔ بردباری، درگزر کرنا، صاف کرنا۔ حَلَّوْ۔ خواب دیکھنا، لڑکے کا جوان ہونا۔ حَلَّحٌ۔ خواب۔ خواب میں جماع کرنا۔

حَلَّحٌ۔ خواب ہو جانا، کیرے یا جو میں پڑ جانا۔ حَلَّیْمٌ۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے (یعنی وہ اپنے بندوں کے گناہوں اور قصوروں پر جلدی غصہ نہیں کرتا، جیسے گلے مزاج والوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ کسی اور نئی بات پر بھی مشتعل اور برا لگتے ہو جاتے ہیں)۔

لِیَلِیْتِی مِنْکُمْ اَوْلَا الْاَحْلَامِ وَالتَّهْمِ رَجَاعٌ کی نماز میں، میرے قریب (یعنی سفیر ازل میں) وہ لوگ تم میں سے رہیں جو عقل و تیز والے ہیں یا جو بوجہ بارادرتین اور عقلمند ہیں۔

حَلْوٌ وَوَدٌّ مَحْمُومٌ اِلْطَفَالِ۔ ان کی خوشنیں بچوں کی عقلوں کی طرح ہوں گی۔ لَمْ تَكُنِ الْاَحْلَامُ مِنْ قَبْلِ وَاِنَّمَا حَدَّثَتْ۔ پہلے لوگوں کو خواب نظر نہیں آتے تھے، پھر خواب دکھائی دینے لگے۔ حَابِیْمَ مَعْلَا تِیْدٌ۔ آنحضرت کی انا تھیں۔

اَمْرًا اَنْ یَاخُذَ مِنْ کُلِّ حَالٍ حَرِیْدًا رَا اَنْحَرَتْ نے حضرت معاذ نے کو یہ حکم دیا کہ جزیہ میں، ہر جوان مرد سے

بہتر  
کام  
معنی  
ہر  
میں  
سے  
سفر  
میں  
میں  
کے  
میں  
لال  
وال  
وال  
ان  
نے  
وال  
میں  
میں  
ت  
آ  
ال  
اس  
تو  
حرام  
فقد  
ٹوٹ

(رسالہ) ایک اشرفی لی جائے۔

غسل الجمعة واجب على كل محتلم یا محتلم جمع

کے دن ہانا ہر جوان مرد پر واجب ہے

الرؤیایم اللہ والحکم من الشیطان اجماع

اور نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔

انفغات اَحلام پریشان خوابوں کے گئے۔

من تحلم کلما ان تعقد بین شعیرتین

شخص جو بیٹھا خواب بیان کرے دو نونہ بچھا ہو کر کہے کہ میں نے دیکھا، تو اس کو قیامت کے دن دو جویں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور

یہ اس سے نہ ہوسکے گا۔ آخر مذاق ہوگا۔ حالانکہ بیداری میں بھی جھوٹ بولنا بڑا نادم ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا، اس سے بھی زیادہ گناہ ہے

اس نئے کہ خواب نبوت کا ایک جز ہے اور اس میں جھوٹ بولنا گویا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے جو مژدوں پر جھوٹ باندھنے سے کہیں

بڑا چڑا کرے، عرب لوگ کہتے ہیں:

حلم۔ خواب دیکھا۔ اور:

حلم۔ جھوٹا خواب بنا لیا۔

حلمت ان قطع را یحییٰ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا

سرکٹ گیا ہے (وہ ڈھلکنا جا رہا ہے، میں اس کے چمپے چمپے جا رہا ہوں) زوی نے کہا، شاید آنحضرت کو یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ پریشان

خواب ہے یا شیطان کا کھیل ہے ورنہ خواب کی تفسیر دینے والے کہتے ہیں کہ اگر خواب میں اپنا سر کٹا دیکھے تو دیکھنے والے کی حالت

میں تغیر ہوگا، یا اپنے بالادست حاکم سے بے وفائی ہوگی، یا حکومت جاتی رہے گی۔ البتہ اگر دیکھنے والا غلام ہو تو آنا ہوگا، یا بیمار ہو تو

صحت یاب ہوگا، یا قرض دار ہو تو قرض ادا ہوگا، یا حج نہ کیا ہو تو حج کرے گا، یا مسموم اور رنجیدہ ہو تو اس کا رنج و غم دور ہوگا۔

فیه اناء کالحلم۔ اشج میں آہستگی اور بردباری

یا عقل ہے۔

مجلس حلیہ۔ عقلمندی کی ایک مجلس (ایک روایت

میں بہ منہ خا ہے)

بصیح جبنا من غیر حلیہ۔ آپ جنابت کی حالت میں صبح

کرتے تھے اور یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی (بلکہ جماعت سے نوری نے کہا اس سے یہ نکلنا ہے کہ پیغیروں کو بھی احتلام ہو سکتا ہے مگر

مشہور یہ ہے کہ پیغیروں کو احتلام نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ وہ شیطان کا کھیل ہے)۔

فهل علی المرأة إذا احتلمت۔ عورت کو بھی اگر

احتلام ہو، تو کیا اس کو غسل کرنا چاہئے؟ اور احتلام خواب میں جماعت کی لذت حاصل کرنا خواہ انزال ہو یا نہ ہو

اد تحلم المرء اذا۔ کیا عورت کو بھی احتلام ہونا ہے

رأم المؤمنین کہ تم سلمہ نہ کو تعجب ہوا، کیونکہ مہر عورت کا احتلام نہیں ہوتا، شاید نادار کسی عورت کو ہوتا ہے۔

لا حلیہ الا عن سجیة۔ بردباری یا عقل آدمی میں

اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تجربہ ہو (زمانہ کا سرد گرد کم جمیل) اس پر واقعات گزرے ہوں)۔

لا حلیہ الا ذر عار۔ عقلتہ جب ہی ہوگا جب

لرشس ہوں اور ٹھوکر میں کھائے (نہ آئندہ کئے آدمی ایسی باتوں سے پرہیز کرنا ہے، بقول شخصے، بن کھوتے کو حاصل نہیں

ہوتا، بسیار پایہ، تا بختہ شود خا ہے)۔ قدح الحلیہ حیران۔ عقلمند آدمی کو حیران پریشان

چھوڑ دے گا۔

حلمة الشدی۔ چھانی کی بھٹی۔

حلمة۔ جھوٹی یا بڑی جوں۔

کان ابن عمر یقول ان تنزع الحلمة عن ذنوبکم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس سے منع کرتے تھے کہ ان کی سواری کے جانور کی بھول یا چھری نکالی جائے (یعنی احرام کی حالت میں

فی حلمة شدی المدا آذ نع دیتھا۔ عورت کی

چھانی کی بھٹی اگر کوئی کاٹ ڈالے تو چوتھائی دیت دینا ہوگی، بھٹی الحلمة۔ بھٹی نے خوب دودھ بہا اور بھٹیوں

کتاب منہ میں ہے

نے کہا حکمت ایک بجا ہی ہے۔

فَقَضَىٰ فِي الْأَرْزَبِ يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ مُخْلًا مِرَّةً - حضرت ترمذی نے اُس خرگوش کے بدلہ جس کو احرام والا شخص مار ڈالے ایک بکری کا بچہ دینے کا حکم دیا۔

مُخْلًا مِرَّةً - بکری کا بچہ (ایک روایت میں اگلی حدیث کے سلسلہ میں مُخْلًا مِرَّةً ہے۔ معنی وہی ہیں)۔

ذُرْبُ شَيْمَانَ كَمَا يُذْبَحُ الْخِلَآنُ - حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس طرح ذبح کر ڈالا، جیسے بکری کا بچہ ذبح کرتے ہیں (یعنی کہ اُن کے خون کا بدلہ نہیں لیا گیا)۔

فَقَضَىٰ عَقِبَ خِلَآئِنِ الْكَاهِنِ - آنحضرت نے کاہن کی شیرینی سے (یعنی جو اُس کو اجرت کے طور پر ملے، نقدی ہو یا جس کی شکل میں) منع فرمایا کیونکہ وہ ایک حرام کام کی اجرت ہے تو حرام ہوگی، جس طرح تجر عورت کی خرچی۔ کاہن وہ شخص ہے جس کے پاس جن یا شیطان آتے ہوں، اُس کو خبریں دیتے ہوں جیسے کشف اور سلج کاہن آنحضرت کے زمانہ میں تھے یا وہ عادات اور پوجنے والے کے عادات پر غور کر کے کسی بات کی پیشین گوئی کرے۔ اس کو عَرَافَاتُ بھی کہتے ہیں۔ فال کہو دلا اللہ چور کو دریافت کرنے والا، گئی ہوئی چیز کا ٹھکانہ بتانے والا۔ سب عَرَافَاتُ ہیں۔ کاہن اور عَرَافَاتُ اور نجومی ان سب کی اجرت (عام ہے)۔

كُلُوا يَا خِلَآئِنُ يَا حِلَآءَ دَاكَا - شیریں ہونا، میوے کا چکھانا۔

حِلَآءَ دَاكَا يَا حِلَآءَ دَاكَا - بیٹھائی۔

كَانَ يُحِبُّ الْخِوَاءَ وَالْعَسَلَ - آنحضرت شیرینی اور عسل کو پسند کرتے۔

أَخْلَىٰ مِنَ الْعَسَلِ - شہد سے زیادہ میٹھا لطیف اور نرم اور دَجْدًا حَلَاوَةً وَالْإِيمَانِ - وہ ایمان کی شیرینی پائے گا۔

اسے اس کا ذکر کرنے کا یہاں موقع نہیں تھا مگر صاحب جمع کی متابعت سے بیان کیا گیا۔ ۱۲۔

الذُّنْيَا قَدْ تَمَدَّتْ وَاحْتَلَكْتَ - دنیا ہی ہو گئی اللہ بہت شیریں ہو گئی۔

حَرَامٌ نَحْنُ قُلُوبُكُمْ أَنْ تَجِدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّىٰ تَزْهِنَا فِي الدُّنْيَا - تمہارے دلوں پر ایمان کی شیرینی حرام ہے یہاں تک کہ وہ دنیا سے نفرت کریں (اور آخرت سے رغبت، اس وقت ایمان کی ملامت محسوس ہوگی)۔

حَلِيٌّ - زبردست پھانا، آراستہ کرنا، شیریں ہونا، حاصل کرنا۔ حَلِيَّةٌ الدُّنْيَا فِي آعْيُنِهِمْ - دنیا ان کی آنکھوں میں بھی معلوم ہوئی۔

دَحْلِيٌّ وَاقْحَاؤُ - شہی اور پاؤنہ۔ دحلی ایک قسم کی گھاس ہے۔ جب تک تر رہتی ہے تو اُس کو نکھٹی کہتے ہیں جب سوک جاتی ہے تو حلی کہتے ہیں۔ جب سفید ہو جاتی ہے تو اس کو حَلِيَّةٌ کہتے ہیں)۔

فَسَلَقْنِي لِحْلَاوَةِ الْقَفَا - جو گوگڑی کے مین وسط سے لٹا دیا کسی طرف نہ جھکا جائے (یعنی)۔

مَحِيظٌ يَسُورُ حَلَاوَةً - سوکھی گھاس اور خَلَاؤُ ہری گھاس۔

وَهُوَ نَائِمٌ عَلَىٰ حَلَاوَةِ الْقَفَا - خضر گدی کے سپا بیچ پر (یعنی چت پڑے ہوئے) سو رہے تھے۔

مَا لِي أَرَىٰ عَلَيْكَ حِلْيَةً أَهْلِ النَّارِ - آنحضرت نے ایک شخص کو لوہے کا چھلہ پہنے دیکھا تو فرمایا، جو گوگڑی ہوا میں دیکھتا ہوں تو دوزخیوں کا زیور پہنے ہے (دوزخ میں دوزخیوں کو لوہے کے طوق اور بٹیریاں پہنائے جائیں گے۔ بعضوں نے کہا لوہے کو دوزخیوں کا زیور اس لئے کہا کہ اس میں بدبو ہوتی ہے)۔

حَلِيٌّ - ہر ایک زیور کو کہتے ہیں۔ اس طرح حِلْيَةٌ لیکن حَلِيٌّ کی جتنی حَلِيٌّ یا حِلْيَةٌ آتی ہے، اور حِلْيَةٌ کی حَلِيٌّ جیسے حِلْيَةٌ کی حَلِيٌّ اور کبھی حَلِيٌّ بھی کہتے ہیں، بہ نسبت حَلَاوَةِ حِلْيَةٍ - صورت اور صفت کو بھی کہتے ہیں اور حِلْيَتُ

میں صبح  
نوروزی  
اے گ  
لہ وہ  
دھی کر  
پہن جان  
ہر وہا  
استلام  
آدی  
کرم جیل  
ی ہر گاج  
آدی  
سل نہر  
پرت

اور نکل، اخصاً اور رنگ وغیرہ کو۔ رہنمایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو پتیل کا چھڑکے پینے دکھا تو فرمایا۔ مجھ کو کیا ہو میں تجھ میں بتوں کی بو پانا ہوں، کیونکہ بت اکثر پتیل کے بناتے ہیں، اور اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ لوہے یا پتیل کے زیور پہننا مکروہ ہے۔ اب یہ ہر دوسری حدیث میں ہے کہ، کچھ تو بھی ڈھونڈ لگلا لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ تو یہ مبالغہ کے طور پر ہے یعنی کوئی شے بھی ذرا بھی قیمتی لے کر آ۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ لوہے کی انگوٹھی لے کر آ، جیسے کہتے ہیں، (جی کچھ تو درخاک کی ایک مٹھی ہی سہی۔ بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل کی ہے کہ لوہے کا زیور پہننا حرام نہیں ہے اور یہ بھی تشریح ہے)۔

مَنْ مَخَّلَ بِمَالِهِ يُعْطَا كَمَا كَانَ كَلَّاسٍ ثَوْبِي زَوْجِيَا  
 جو شخص اپنے تئیں اس بات سے آراستہ کرے جو اس کو نہیں فی (مثلاً مالون کا لباس پہننا مولوی بنے اور علم وغیرہ کچھ نہیں) یا صوفیوں کی وضع بنا کر درویش اور زاہد بنے، یا شیخی سے یہ بیان کرے کہ میرے پاس فلاں فلاں سامان موجود ہے۔ یا میں روز ایسے ایسے لطیف اور عمدہ کھانے کھاتا ہوں، حالانکہ اس کو خشک روٹی کا بھی مقدور نہ ہو، اس کی مثال ایسی ہو جیسے کوئی فریب کے ڈاکٹرے پینے (تمیں میں دوہری آستینیں لگالے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ ڈاکٹرے تھے اور پینے ہے)۔

إِنَّ الْخَلِيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُجُوْدِ وَالْوَسْمَانَ  
 کیا کرتے تھے کہ ہاتھوں کو بازوؤں تک اور بازوؤں کو آدھی ہڈی تک دھوتے تھے۔ یعنی وضو میں، اور کہتے تھے (قیامت کے دن زیور وہیں تک پہنایا جائے گا جہاں تک وضو پہنچے۔)

يَسْبُغُ الْخَلِيَةَ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُجُوْدِ زِيُوْرُوهِي  
 جسے پہننے گا جہاں تک وضو پہنچے۔  
 كَمَا قَدْ قَدْ وَكُوْمُوْنَ خَلِيَتُكُنَّ اَلرَّيْبِ اِسْنِ زِيُوْرُوْا  
 میں سے ہو (یعنی زیورات میں سے بھی نقد کر دو، یہ بطریق استحباب ہے، کیونکہ زیور میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے)۔  
 فَحَيْثُ يَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُجُوْدِ اِسْنِ زِيُوْرُوْا  
 جیسے دیور یا جیٹھ وغیرہ

بھی ایک روایت ہے، بغیر عمرہ کے اور نلت کی رو سے  
 فَحَيْثُ يَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُجُوْدِ اِسْنِ زِيُوْرُوْا  
 جیسے دیور یا جیٹھ وغیرہ

عرب لوگ کہتے ہیں:  
 حَوَّسِيٌّ فِي سَعِيْنِيٍّ - میری آنکھ میں مشیریں ہے۔ اور:  
 حَائِيٌّ فِي حَائِيٍّ - میرے منہ میں مشیریں ہے۔

كَيْسٌ فِي الْحَائِيِّ ذِكْوَةٌ - زیور جن کو لڑتیں پہنتی ہیں، ان میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ وہ دوسرے فرد کی سامان کا طرح ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے برتن، سواری کے گھوڑے وغیرہ)۔

فَطَّارُ الْحَلِيِّ وَالْحَلَلُ مِنْ جَسَدِهَا رَجَبًا اَوْ مَلِكًا  
 اس ممنوع درخت میں سے کھایا، تو بہشتی زیورات اور جوئے سب ان کے جسم پر سے اڑ گئے دفن ہو گئے اور وہ نشتے رہ گئے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ:

حَلْوَاءٌ بِالْمَدِّ اس کی جمع ہے حَلَاوِيٌّ بِالتَّشْدِيْدِ  
 اور حَلْوِيٌّ بِالتَّقْسِرِ كَمَجْمَعِ حَلَاوِيٍّ هِيَ

كَيْسٌ فِي الْحَائِيِّ ذِكْوَةٌ - زیور جن کو لڑتیں پہنتی ہیں، ان میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ وہ دوسرے فرد کی سامان کا طرح ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے برتن، سواری کے گھوڑے وغیرہ)۔

حَلْوَانٌ - ایک شہر ہے عراق میں بغداد سے پانچ میل

### باب الحار مع الميم

حَمَاءٌ - کالی کالنا۔

حَمَاءٌ اَوْ حَمَاءٌ - پانی میں کالی بل جانا۔

حَمِيٌّ عَلَيْهِ - اُس پر نفعے ہوا۔

حَمَاءٌ اَوْ حَمَاءٌ اَوْ حَمَاءٌ اَوْ حَمَاءٌ - فاؤڈ کا لڑنے

جیسے دیور یا جیٹھ وغیرہ

حَمَاءٌ اَوْ حَمَاءٌ - کالی کالی مٹی۔

كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَيْثُهَا... جیسے دانہ کافی میں  
 جتا ہے (ایک روایت میں حیمیڈ ہے، یعنی پانی جو کچرا  
 کوڑا بہا کرتا ہے)۔  
 فِي عَيْنِ حَيْثُهَا... کافی دار چٹے میں۔  
 حَمْدٌ - بہانہ۔

حَسْبُكَ اللَّهُ يَا كَرِيمُ بِحَسَنَتِهِ... اللہ اپنی رحمت اُس پر  
 بہانے۔

حَمْدٌ - بگڑنا، سڑنا۔  
 حَمْدٌ - سخت گرمی اُس کی امنی حمت ہے۔  
 قِيَادُ الْحَيْثُهَا... دیکھا تو گئی کا ایک کپڑے  
 ہے رکرائی نے کہا حیمیڈ وہ چمڑے کا تھیلہ جس پر بال نہ  
 ہوں۔ مرنے آدمی کو بھی اس سے مشابہت دیتے ہیں)

أَقْبَلُوا الْعَيْبَةَ الْمَسْوُودَةَ... کالے گنے کو اڑڈالو  
 یہ ہندہ نے ابو سفیان سے کہا، جب اس نے نبوی کے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے میں داخل ہوئے)  
 حَمِيمٌ - بیز نظر گھوڑا۔

مَا لِي أَرَاكَ مَحْتَبًا... مجھ کو کیا ہے، میں تجھ کو دیکھ  
 رہا ہوں تو گھبر رہا ہے یا تیری آنکھ کھلی رہ گئی ہے، جیسے دل  
 کی حالت میں ہوتا ہے۔ حیمہ میں ہے کہ حیمہ آنکھ کے اندر  
 پورے جانے کو بھی کہتے ہیں اور دُبلانے کو اور نشتے سے چہرہ  
 رنگ بدل جانے کو)۔

إِن شَهِدْنَا كَانَ عِنْدَنَا فَطِيقٌ حَمِيمٌ...  
 اگر گواہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے قریب تھا انہوں نے اس  
 کو گورنا شروع کیا بعضوں نے غلطی سے اس کو بہ تقدیر حیم  
 کہا ہے۔ لیکن زحمتی نے کہا: وہ بھی ایک لغت ہے)۔

مُطَبَّعِينَ مُمْتَنِعِينَ رُؤْيُ سَيْهَمٍ حَمِيمٍ... یعنی کھانسی  
 سے والے اور ایک طرف کو نظر جاتے ہوئے سر جھکائے ہوتے  
 حَمِيمٌ - داند دیکھ کر گھوڑے کا ہنہانا۔ (ہنہانہ میں ہے  
 اس کا بڑا موم ہے۔ مگر وہ مستعمل نہیں ہے صرف باب تفعیل سے مستعمل ہے)

کہ محمود مہربان سے کہہ آواز گھوڑے کی ہے۔  
 قَامَتْ تَحْتِ حَيْثُهَا... گھوڑی کو فسی ہو گئی ہنہانی ہوئی  
 حَمْدٌ يَا حَمِيدٌ يَا مَحْمُودٌ يَا مَحْمُودٌ...  
 تعریف کرنا۔ شکر کرنا، راضی ہونا، حق ادا کرنا، بدلہ دینا۔  
 أَحْمَدُ اللَّهُ إِلَيْكَ... میں تیرے پاس اللہ کی تعریف  
 یا اس کا شکر کرتا ہوں۔

حَمِيدٌ... اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے  
 یعنی تعریف کیا گیا۔ بہ معنی محمود۔ حمد عام ہے اور شکر خاص  
 ہے، کیونکہ حمد صفات ذاتیہ اور داد و دہش دونوں پر ہوتی  
 ہے، اور شکر صفات ذاتیہ پر نہیں ہوتا، بلکہ داد و دہش  
 نعمت اور احسان پر، بعضوں نے کہا حمد بھی ایک طرح  
 سے خاص ہے۔ کیونکہ حمد صرف زبان سے ہوتی ہے، اور  
 شکر ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ بہت اعضاء سے ہو سکتا ہے  
 الْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللَّهُ عَبْدًا  
 لَكَ بِحَمْدِنَا... تعریف کرنا، شکر کی جوتی ہے۔ اللہ کا شکر  
 اُس بندے نے نہیں کیا، جس نے اُس کی تعریف نہیں کی۔  
 (جیسے اخلاص ایمان کی جوتی ہے)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ... تو پاک ہے، تیری  
 تعریف کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں یا تعریف کے ساتھ  
 تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔  
 لَوْلَا أَلْحَمْدُ لَمْ يَلِدْ... تعریف کا جھنڈا میرے  
 ہاتھ میں ہوگا جس کی وجہ سے قیامت کے دن میں سب  
 لوگوں میں مشہور و ممتاز ہوں گا)۔

وَالْبَعْتَةُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودِ...  
 یا اللہ! حضرت محمد صلعم کو وہ مقام عنایت کر جس کی وجہ سے  
 سب لوگ آپ کا شکر یہ ادا کریں (یعنی شفاعت کا مقام  
 شفاعت ہی کی وجہ سے لوگوں کو میدانِ حشر کی شہادت  
 سے نجات ملے گی، اور وہ سب آپ کے شکر گزار ہوں گے)۔  
 أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ... بد حمد و ثنا کے

نہیں۔  
 میں تھا یا  
 اور  
 ہی میں  
 سالان  
 کے گھوڑے  
 باد  
 ت اور  
 ردہ  
 بتد  
 طوے  
 اس کے  
 سے پانچ  
 فاؤڈ

میں تیرے ساتھ ہرگز اللہ کی تعریف کرتا ہوں (رائی کے معنی یہاں صح کے ہیں۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ کہ میں اللہ کی نعمتوں کا شکر بخیر سے بیان کرتا ہوں)۔

بِسْمِ اللَّهِ الْمَنَّانِ حَمْدًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِي جَعَلَنِي تَعْرِيفُ كَرِيمٍ تَوَدُّهُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ مَا بَدَأَ مَا قَبُولُ كَرِيمًا هُوَ، اس کی خواہش پوری کرتا ہوں یہ نہیں کہ اس کی تعریف کرنا ہے (کاہن جو)۔

رَبَّنَا ذَلِكِ الْحَمْدُ - پروردگار! ہماری دعا قبول فرما یا ہماری عبادت قبول کر۔ تیرا شکر اس بات پر کہ تو نے ہم کو اپنی عبادت یا حمد کی توفیق دی۔

أَحْمَدًا إِلَيْكُمْ غَسَلَ الْأَحْمِلِيلِ - میں ذکر یا دُبر کا دعویٰ، اس کی تعریف تم سے بیان کرتا ہوں۔

حَمْدًا يَا أَيُّهَا النَّسَاءُ غَضَّ الْأَخْدَانِ - عورتوں کی انتہا خوبی یہ ہے کہ ان کی نگاہ نہی ہو دشمن گئیں ہوں۔ عرب لوگ

کہتے ہیں: حَمْدًا ذَاكَ أَنْ تَفْعَلَ وَأَنْ تَفْعَلَ ذَاكَ أَنْ تَفْعَلَ -

یعنی انتہا یہ ہے کہ تو ایسا کرے گا، حد درجہ یہ ہے کہ تو یہ کرے گا فَحَمْدًا اللَّهُ وَأَنْتَ عَلَيَّو - اللہ کی تعریف کی، اس کی ستائش بیان کی (بعضوں نے کہا، حمد کے معنی خوبیاں بیان کرنا اور بتانا یہ کہ بُرائیوں اور مصلوں سے اس کو پاک کہنا)۔

تَعْرِيفًا تَجْمِيدًا - تعریف کیا گیا بزرگی والا۔ أَنَا مَحْمَدٌ لَا - میں تعریف کیا گیا ہوں (یعنی اچھی خصلتوں والا ہوں جو قابل ستائش ہیں۔ ابن عربی نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں، اسی طرح حضرت محمد کے بھی ہزار نام ہیں اور ایک عجیب امر یہ ہے کہ حضرت محمد سے پہلے عرب میں کسی کا نام محمد نہیں ہوا تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ لوگوں کو کسی اور کے پیغمبر موعود ہونے کا اشتباہ نہ ہو)۔

أَحْمَدًا يَا أَيُّهَا الْمَسَارِقِي - میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ میرا مدد نہ چور کے ہاتھ میں گیا اگر چور سے بھی بدتر کسی شخص کے ہاتھ میں جاتا تو کیا کرتا؟

لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ - جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کرے کی جائے یعنی اس کے ذکر سے۔ اس صورت میں اس کا اور دوسری حدیث کا، جس میں لَا يَبْدَأُ بِأَسْمِ اللَّهِ ہے، ایک ہی مطلب ہوگا۔ بعضوں نے کہا لَا يَبْدَأُ بِأَسْمِ اللَّهِ کی روایت ثابت نہیں ہے۔ جب بھی حمد اللہ سے یہاں ذکر اللہ مراد ہو گا کیونکہ آپ نے ہر قول کو جو نام لکھا تھا، اس کے شروع میں صرف بسم اللہ ہے)۔

أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُ لَا - ایک فقرہ کھائے اور اللہ کا شکر کرے۔

وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ - آپ نماز میں قرأت الحمد رب العالمین سے شروع کرتے تھے یعنی بسم اللہ آہستہ سے کہتے تھے)۔

أُمَّتُهُ الْحَمْدُ وَوَدَّ - اُس کی امت کے لوگ اللہ کی تعریف کرنے والے ہوں گے (یہ بشارت بالکل صحیح ہے)۔ ہر نماز میں بار بار الحمد للہ پڑھتے ہیں۔ بلکہ ساری نماز اللہ کی تعریف سے پُرسے)۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْوَالِدِ الْحَمْدُ بِاللِّتَعْمِدِ وَاللِّتَعْمِدِ بِاللِّشُّكْرِ - سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو نعمتوں کے ساتھ تعریف ملتا ہے (یعنی پہلے نعمتیں دیں پھر اپنی تعریف اور پھر شکر کے ساتھ نعمتیں ملاتیں۔ یعنی جب بندوں نے شکر کیا تو اور زیادہ نعمتیں دیں)۔

أَلْمِيتِ يَبْدَأُ بِمَدَائِهِ فَيَغْسِلُهَا بِمِثْلِهَا تَجْمِيدًا وَإِنَّمَا السُّدَّارِ - میت کے پہلے دو فواتح تین بڑے لوگوں سے رُحلتیں، جن میں سیری کا پانی ہو۔

حَمِيدًا - بڑا لوٹا۔ حَمِيدًا لَا - امام موسیٰ کاظم کی والدہ کا نام تھا۔ ان کا لقب مُعَمَّقًا بھی تھا۔

حَمْدًا بِنِ ابْنِ بَكْرٍ - حضرت ابو بکر مدنی کے مشہور بیٹے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل میں وہ شریک تھے لیکن



انہوں نے قتل نہیں کیا صرف دارمی ان کا بیکری تھی۔ آخر اس  
جرات کی ان کو سزا ملی۔ عمر دین حاسن نے ان کو مصر میں قتل کیا  
اور ان کی نعش بھی گدھے کی کھال میں ڈال کر جلادی۔ اس کے علاوہ  
یوہانہ بن زینہ رافضی بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد سے منحرف تھے  
یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا فصل خلیفہ جانتے تھے، یہ سب غلط ہیں۔ البتہ  
حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی پرورش کی تھی، کیونکہ ان کی والدہ ہتمارہ بنت  
نبت نہیں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح ثانی کیا تھا۔

حضرت - چھلکا اٹارنا، پوست نکالنا، مونڈھنا، غصہ ہونا،  
گدھے کی طرح نادان ہوجانا۔  
احمر - سرخ۔

بُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ - میں گورے اور کالے  
سب کی طرف بھیجا گیا ہوں یعنی عجم اور عرب سب لوگوں کی  
طرف۔ بعضوں نے کہا، جن اور آدمی مراد ہیں  
أُخِيْلِيْتُ الْأَكْثَرِيْنَ الْأَحْمَرِ وَالْأَبْيَضِ جَوْدُو  
نرانے دینے گئے سرخ اور سفید (سرخ روم کا خزانہ وہاں  
سوتے پاسکے بہت راج تھا اور سفید ایران کا خزانہ وہاں پڑکا  
پاسکے بہت راج تھا)۔

عَلَيْتُنَا عَلَيْكَ هَذَا بِالْأَحْمَرِ - ان سرخ لوگوں نے  
میں کو تمہاری طرف سے مجبور کر دیا یعنی مجھی لوگ آپ کے مزاج  
اور ذہنیل ہو کر ہم پر غالب ہو گئے ہیں۔ یہ لوگوں نے حضرت علی سے  
کہا تھا اہل عرب غیر مالک کے لوگوں کو نہ حجازہ اور حجاز  
اور حجاز کہتے ہیں۔

أَهْلَكُمُنَّ الْأَحْمَرَانِ - ان عورتوں کو دو چیزوں نے  
ہلاک کر دیا جو سرخ ہیں ایک تو زعفران اور دوسرے سوتے  
یعنی زونہ اور خوشبو پر مری ہیں  
أَهْلَكَمُنَّ ابْنِ سُوَيْبَةَ وَأَبِي عَفْرَانَ كَمَا كَيْتُمْ مِي وَأَبِي أَحْمَرَ  
بہت اور شہ اب کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے ابیصہبان پانی اور  
دوہو کو اور اسود ان پانی اور کھجور کو۔  
لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي هَذَا لَا أَسْلَمْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ

الْحَمِيرِ - اگر تم جاؤ گے اس امت کے کتے لوگ لال موت  
یعنی قتل سے) مرے گے؟

مَوْتٌ أَحْمَرٌ - سخت موت کو بھی کہتے ہیں۔  
كَلَّا إِذَا أَحْمَرَ الْبَاسُ لِنَفْسِنَا يَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جب جنگ بہت سخت ہو جاتی تو ہم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سچاؤ کرتے (آپ ہم لوگوں سے آگے تھے  
اور دشمن کے سامنے ہم آپ کی آڑ میں رہتے۔ سبحان اللہ!  
آفریں مد آذین، آپ کی شجاعت اور بہادری پر)۔

أَمْ أَبَا بَنْتِنَا سَنَسْتَهْ أَحْمَرًا - ہم پر غلط کاسال آیا کیونکہ  
قحط کے دنوں میں آسمان کے کنارے سرخ ہوجاتے ہیں)  
خُذُوا شَطْرَ دِيْنِكُمْ مِنَ الْحَمِيرَاءِ - اپنا اور  
حقہ دین کا، حمیرا سے سیکھو یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
پیار کی راہ سے کہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حمیرا کہا کرتے کیونکہ  
وہ سرخ و سفید تھیں، آدھا دین ان سے حاصل کرو۔ اس لئے  
کہ دین کے نصف احکامات مردوں سے متعلق ہیں نصف عورتوں  
سے، تو عورتوں کے متعلق احکامات ام المومنین رضی اللہ عنہا سے حاصل  
ہوئے، تو گویا آدھا دین حاصل ہوا)۔

خَرَجْتُ فِي سَنَةِ حَمْرٍ أَمْ قَدْ بَرَّتِ الْمَالَ عَلَيْهِ  
سعدیہ (آنحضرت کو لیکر، اُس سال نکلیں جو قحط کا سال تھا۔  
اُس نے اونٹوں کو دُبا کر دیا تھا (چارہ کی کمی کے سبب)۔  
أَرَأَيْكَ أَحْمَرَ حَمْرًا - میں تجھ کو ڈھڈھاتا مارین  
دیکھتا ہوں)۔

أَلَسْنِ أَحْمَرٌ - خوبصورتی تو سُرخ ہی میں ہے یا خوبی  
یہ ہے کہ آدمی مشقت اور تکلیف میں صبر کرے، یا خوبصورتی تو سُرخ  
ہے (یعنی عاشق کے لئے)۔  
قَوْصَعْتُهُ لَعَلَّ جَمَارًا مِّنْ جَبْرِئِيلَ - انہوں نے پُرس  
ڈائیوں کی ایک تپائی پر رکھا زمین لکڑیوں کو بیچ میں سے بانڈھ  
بانڈھ کر۔ پائی بنا لیں تو اُس کو حجازہ کہتے ہیں)۔  
قَدْ مَنَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ

رودار  
ظہور  
ہی مطلب  
بت ثابت  
بگاکو  
بہم اللہ  
کھائے  
ت احمد  
ہستے  
شہ کی  
کلی مسلمان  
ی نماز  
و البغ  
فتوں کے  
بی تفریق  
نے  
بغیر  
شہ لالہ  
ام تھا  
بنی تہ  
یک سے

جمع غلام حمرانہ۔ ہم مزدلفہ کی رات میں آنحضرت کے پاس  
گدھوں پر سوار ہو کر آئے۔

جساراً۔ گدھا۔ حمرانہ۔ ہمارے جمع ہے۔ حمرانہ۔ ہمارا  
جمع الجمل ہے۔

مَا كَانَ يَرْثُهَا مَرَاةٌ مِنَ الْخَيْلِ۔ جو لوگ گدھے پر  
سوار ہوتے تھے (جہاد میں) ان کو گھوڑے سواروں میں شامل  
نہیں کرتے تھے (ان کو اسپ سواروں کا حصہ نہیں لیا تھا)  
بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑے گدھوں کی طرح  
مخض لگدہ ہوتے، دوزخ نہ سکتے ان کے سواروں کو اسپ سواروں  
کا حصہ نہ لیا۔

كَانَتْ لَنَا دَاحِجٌ وَحَمْرٌ مَبِينٌ نَجِينٌ۔ ہمارے  
گھر میں ایک گہری پٹی ہوئی تھی، وہ آلا کھلا کر بیمار ہو گئی۔  
حمر۔ ایک بیماری ہے جو جانور کو بہت دانہ کھلانے سے  
پیدا ہو جاتی ہے۔

يُقَطِّعُ السَّارِقُ مِنْ حِمَارَةِ الْقَدَامِ۔ چور کا پاؤں  
ٹخنے پر سے کاٹا جائے۔

كَانَ يَفْخِلُ بِجَنْبِهِ مِنْ حِمَارَةِ الْقَدَامِ۔ اپنے  
پاؤں ٹخنے پر سے دھونے تھے (مخبط میں ہے کہ "سارہ" قدم  
کا وہ حصہ جو اونچا ہے، انگلیوں کے اوپر، اور اس سے معلوم  
ہوتا ہے کہ یہ بہ تخفیف رہا ہے۔ لیکن نہایت اور مجمع البحرین میں  
ہے کہ یہ بر تشدید میم ہے)۔

فِي حِمَارَاتِ الْقَيْطِ۔ سخت گرمی میں (اور بہ تخفیف رہا  
ہی آیا ہے، اس کی جمع حمار ہے)۔

نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
حَمْرَةٍ۔ ہم آنحضرت کے ساتھ اترے، راستے میں ایک حمزہ  
آئی (حمزہ ایک پرندہ جو چڑیا کی طرح قطبی نے کہا اس کا سر  
سرخ ہوتا ہے۔ منتہی الارب میں ہے کہ حمرۃ بہ تخفیف میم  
بھی متصل ہے)۔

مَا تَدْرُونَ مِنْ عَجْزِ حَمْرَاءِ الشُّدَّاقِينَ۔ (جی آپ  
کے پاس)

ذکر کر رہے ہیں ایک بڑھیا کا جس کے (دانت گر کر) سرخ سرخ  
مٹھورے رہ گئے تھے یعنی حضرت خدیجہ کا یہ حضرت عائشہ  
نے آنحضرت سے کہا، بب آپ حضرت خدیجہ کو یاد کر رہے تھے  
أَسْمَكْتُ يَا بِنْتُ حَمْرَاءِ الْعَجَانِ۔ اسے لال چوٹ الی  
کے بچے چُپ رہا اصل میں عجان، وہ مقام ہے جو قبل اور ذہب  
کے بیچ میں ہوتا ہے۔ اہل عرب میں کافی دیتے وقت یہ کلمہ بولا  
جاتا ہے یہ حضرت علیؑ نے ایک شخص کو کہا جو موالی میں سے  
تھا۔ یعنی عجمیوں میں سے۔ کہتے ہیں لایسرق بین العجان  
والبحین دین العجان والبعین۔ اس کو اچھے بڑے کی  
تمیز نہیں، انسیل اور کم ذات اور چوٹ اور نامادوں  
میں فرق نہیں کرتا)۔

وَإِيَّاكَ أَنْ تَحْمِرَ أَوْ تَصْفِرَ قَدْفَيْنِ۔ مس کے لال  
زرد رنگوں سے مت رنگ، ایسا کر کے لوگوں کو بلا میں ڈالنے  
کہہ اس کی رنگ آمیزی اور نقش و نگار کی طرف نماز میں متوجہ  
ہوں)۔

حَمْرٌ النَّعِيدِ۔ سرخ سرخ چار پاسے یعنی عمدہ جانور  
یا سرخ سرخ اونٹ۔ (عرب میں یہ سب دنیا کے مال اسباب  
میں بہتر شمار کئے جاتے ہیں)۔

حَمْرٌ الْوَجُودِ۔ سفید منہ سرخی آمیز (جو بہتر  
رنگ ہے یعنی گلابی)۔

رَابِعَةٌ أَحْمَرٌ۔ آنحضرتؐ میاں نہ قامت، سرخ رنگ  
تھے (سرخی سے مراد قدم گوں رنگ ہے) جیسے دوسری روایت  
میں ہے اور حافظ شیرازی نے جو ایک غزل میں ہے بہتر  
سے آپ کے رنگ کی تعبیر کیا ہے یہ غلطی اور بے ادبی کا ارتکاب ہے  
أَحْمَرُ الشَّجَرِ۔ درخت سوکھ گیا۔

لِجَعَلْتَنِي يَهُودِيًّا جَسَارًا۔ یہود مجھ کو گدھا بنا دینے  
(یعنی جادو کے زور سے، یا گدھے کی طرح دلیل کر دینے، یا  
کر کے میری عقل و حواس کو خراب کر دینے، میں گدھے کی طرح  
نادان ہو جاتا)۔

الاحمر۔ گوشت، شراب، خوشبو۔

حایر۔ گدھے والا۔

حَمَادَةَ۔ گدھے والے (جیسے بغالہ پھر والے اور حَمَالَهُ  
اونٹ والے اور حَمَالَهُ ہاتھی والے اور قَوَارِہ بیل والے اور  
حَمَالَهُ گھوڑے والے،

هُوَ أَكْفَرُ مِنْ حَمَادٍ۔ یہ ایک مثل ہے۔ حمار ایک شخص  
تھا، چالیس برس تک خدا کا قائل رہا۔ اُس کے دسوں بیٹے  
شکار کو نکلے اور بجلی گر کر ہلاک ہو گئے۔ اُس روز سے خستہ میل کر  
کافر ہو گیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا۔

حَمَادِیَّة۔ فرائض کا مشہور مسئلہ ہے، اس کو حَجْرِیَّة  
اندیمیتہ بھی کہتے ہیں۔

حَمْرٌ اور حَوْمَرٌ اہلی (ترسندی)۔

أَحْمِرٌ شَمْرٌ۔ نمود کا وہ شخص جس نے اونٹنی کو زخمی  
کیا، اس کا نام قَدَارِ بن سالف تھا۔

لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَةَ عَلَى الْحَجَلِ۔ اگر ہم گدھوں کو گھوڑوں  
پر چڑھائیں۔

حَمَا سَرَان۔ دو پتھر جن پر دودھ لٹکایا جاتا ہے۔

حَمْرٌ۔ کم ذات گھوڑا۔

رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةِ حَمْرٍ آء۔ میں نے آپ کو سُرخ جوڑا  
پہنے دیکھا (سُرخ رنگ کا لباس مرد پہن سکتا ہے یا نہیں؟ اس  
سے اختلاف ہے، کوئی جائز کہتا ہے کوئی ناجائز، کوئی کہتا ہے  
گرد و عاریدار ہو، یا اس کا سُوت رنگا گیا ہو، تب جائز ہے بعضوں  
نے کہا سُرخ رنگ صرف کُسم کا مردوں کے لئے منع ہے، دوسرے سُرخ  
رنگ جائز ہیں۔ ابن جریر طبری نے کہا مطلقاً جائز ہے مگر تعاقبت  
مردوں کے خلاف ہے۔ نوذوی نے کہا جمہور صحابہ اور تابعین  
کُسم کے رنگ کو بھی مرد کے لئے جائز سمجھتے ہیں، مگر بعضوں نے تنزیہاً  
گرد و عاریدار ہے۔)

الْفَقْرُ هُوَ الْمَوْتُ الْاَحْمَرُ۔ حجاجی ایک سخت موت

أَهْلَكَ الرَّجَالَ الْاَحْمَرَ ان۔ مردوں کو دُشْرُخ  
رنگ کی چیزوں نے خراب کیا، گوشت اور شراب نے۔

سَيِّئِي بِنِي مِنَ الْحَمِيرَةِ مَا لَمْ يَعْلَمْ النَّاسُ  
مِنْ صِدْقِهَا۔ امام حسنؑ سے امامیہ نے نقل کیا کہ انہوں  
نے فرمایا، مجھ کو حضرت عائشہؓ سے وہ ایذا پہنچے گی، جو لوگوں کو  
ان کا حال دیکھ کر معلوم نہیں ہوئی (یعنی جس کی لوگوں کو ان  
سے توقع نہیں کہ وہ آنحضرتؐ کے اہل بیت کے ساتھ اس طرح  
سے پیش آئیں گے)۔

فَاتَّاهُ اسْمٌ يُبْعِضُهُ اللهُ (امام ابو عبد اللہ نے فرمایا)  
حمیرا وہ نام ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا تو نے اپنی بیٹی کا  
نام حمیرا رکھا ہے، اس کو بدل دے)۔

يَحْمُورُ۔ گور خمر۔

حَمِيدٌ۔ ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا۔

حَمْرٌ۔ تیزی، کاٹنا، تیز کرنا۔

حَمَا ذَاةٌ۔ سخت اور مشکل ہونا۔ کھٹنا ہونا۔

سُرْمَانٌ حَامِرٌ يَحَامِضُ كَثَا نَارٍ۔

آخِي الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَحْمَرُهَا۔ آنحضرتؐ  
سے پوچھا، کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا جو سخت اور مشکل ہو  
(جس میں تکلیف اور مشقت زیادہ ہو)۔ یہ کلیہ نہیں ہے، اسی  
طرح ہر شخص کی حالت جدا ہے، کسی پر روزہ سخت ہوتا ہے،  
کسی پر جہاد بہت سخت ہوتا ہے۔ تو ہر شخص کے لئے وہی عمل  
افضل ہوگا، جو اس کے لئے بہت سخت ہے، عرب لوگ  
کہتے ہیں:

فَلَانَ حَامِرُ الْفَوَاوِدِ بِسَمِيحِ الْفَوَاوِدِ۔ وہ مضبوط

دل کا آدمی ہے، محیط میں ہے کہ حَامِرُ الْفَوَاوِدِ کے معنی یہ ہیں  
کہ تیز ذہن، ظریف)۔

كَتَابَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

بِمَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِبُهَا رَأْسٌ كَيْتٌ هِيَ كَمَا اَنْحَضَتْ لِي مِيرِي

كُنَيْتٌ اِيكٌ بَحَاجِي بِرُكَّةٍ دِي، جِس كُو مِيں چُنا كُرا تَا حَمَارُ اس

ح  
سرخ  
مانند  
یہ ہے  
یش الی  
اور در  
یہ کلمہ  
سے  
البحان  
رہے کی  
دولوں  
مسیر کو  
میں ڈالے  
زمین متو  
نہ عمدہ  
مال اسباب  
جو بہترین  
ت، سُرخ  
دوسری  
سبب تیز  
دبی کا  
گرد و عاریدار  
ن کر دے  
میں گدھے کی

بھاجی میں تیزی تھی، تو آپ نے اسی مناسبت سے اس کی کنیت  
ابو حمزہ رکھ دی۔

حَمْزَةٌ۔ ایک بھاجی کا نام ہے جو زبان کو کاٹتی ہے۔  
شَرَابٌ شَرَابٌ فِيهِ حَمَازَةٌ۔ ایک شربت پیاجس میں  
تیزی تھی زبان کو لگتا تھا۔

حَمْزَةٌ۔ آنحضرت کے چچا کا نام ہے۔ جن کی قبر اُمد میں  
ہے، وہ جنگ اُمد میں شہید ہوئے۔ بڑے بہادر تھے۔  
حَمْسٌ۔ ہونا، غصہ دلانا۔

حَسٌّ۔ دین میں یا الرائی میں سخت ہونا۔  
حَمَاسَةٌ۔ بہادری، سختی۔

حَمِيْسٌ اور اِحْمَاسٌ غصہ دلانا، برا بیگنہ کرنا۔  
هَذَا مِنْ اِحْمِيسٍ فَمَا بِالْهُ خَرَجَ مِنَ الْحَدِيثِ  
یہ شخص تو فستیش میں سے ہے تو حرم سے باہر کیوں نکلا؟

راہل قریش کو "حمس" کہتے تھے جو احمس کی جمع ہے، یعنی  
سخت اور تیز، یہ لوگ بھی اپنے دین میں بڑے سخت تھے، ان  
کی عادت تھی کہ جب حج کرتے تو مزدلفہ سے آگے نہ جاتے اور  
دوسرے تمام لوگ آگے جا کر عرفات میں ٹھہرتے یہ مزدلفہ ہی  
میں پڑے رہتے اور کہتے، ہم اہل اللہ ہیں اس لئے اللہ کے  
حرم سے باہر نہیں جاتے۔ دوسری بیوقوفی یہ کرتے کہ حج سے  
جب لوٹ کر آتے تو گھروں میں دروازوں سے نہ جاتے بلکہ  
اوپر سے پھاڑ کر، یا کسی اور طرف سے آتے۔ اللہ تعالیٰ نے  
قرآن شریف میں ان دونوں باتوں کا رد فرمایا۔

اِحْمِيسٌ بھی احمس کی جمع ہے۔ یعنی بہادر اور دلیر  
حَمِيْسٌ الْوَعْيُ دَا سْتَحْرَ الْمَوْتِ۔ جنگ سخت ہوگئی  
اور موت کا بازار گرم ہو گیا۔

اِتْمَابُو فُلَانٍ فَمَسَكَ اِحْمَاسٌ۔ فلاں لوگ تو اڑا  
اور بہادر ہیں۔  
وَلَوْ اَنْ اَحْمَاسَةٌ۔ اشارہ مجموعہ ہے جس کو ابونام  
نے تالیف کیا ہے۔ اس میں عرب شعرا کے منتخب اشعار ہیں

حَمِيْسٌ۔ تنور۔

حَمْسٌ۔ جمع کرنا، غصہ دلانا، برا بیگنہ کرنا۔  
حَمُوشَةٌ۔ باریکی۔

حَمْسٌ۔ غصہ ہونا، سخت ہونا۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ حَمْسٌ السَّاقِيْنَ فَهِيَ لَشَرِيْكَ  
اگر اس عورت کا بچہ تیلی پنڈلیوں والا پیدا ہو، تب تو شریک  
نطفہ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں) :  
رَجُلٌ حَمْسٌ السَّاقِيْنَ يَا اَحْمَسُ السَّاقِيْنَ  
یعنی تیلی اور باریک پنڈلیوں والا۔

كَانِي بِرَجُلٍ اَصْلَحَ اَصْحَمَ حَمْسِ السَّاقِيْنَ  
قَاعِدًا عَلَيْهَا وَهِيَ تَهْدَأُ۔ جیسے میں دیکھ رہا ہوں ایک گنہگار  
(جس کے چندیا پر بال نہ ہوں) چھوٹے چھوٹے ٹکانے والا  
تیلی پنڈلیوں والا کعبہ پر بیٹھا، وہ گرایا جا رہا ہے (یعنی قیامت  
کے قریب ایسا ہو گا)۔

فِي سَاقِيْهِ حَمُوشَةٌ۔ آنحضرت کی پنڈلیاں تیلی تھیں۔  
فَاِذَا ارْتَجَلَ حَمْسٌ الْخَلْقِ۔ بیکایک ایک شخص دکھائی  
دیا، جس کے اعصار دُبلے پتلے تھے۔

رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ صِفِّينَ وَهُوَ يَحْمِسُ اَصْحَابَ  
میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صِفِّينَ کے دن دیکھا، آپ اپنے لوگوں  
کو غصہ دل رہے تھے ان کو جنگ پر ابھار رہے تھے۔ (عرب  
لوگ کہتے ہیں) :

حَمِيْسٌ الشُّرَّاءُ نَسَادٌ بِيْتِ سَخْتِ هَوِيَّا۔  
اَحْمَسْتُ النَّارَ۔ میں نے آگ بھڑکادی۔  
رَأَيْتُ اِنْسَانًا يَحْمِسُ النَّاسَ۔ میں نے ایک آدمی  
کو دیکھا جو غصہ کے ساتھ لوگوں کو ہانک رہا تھا۔

اَفْتَلُوْا الْحَمِيْتِ الْاَحْمَسِ۔ اس موٹے نازک  
ناک شخص کو مار ڈالو، یہ ہندہ نے ابوسفیان کو کہا، گویا اس  
کی خدمت کی۔  
وَالْاَحْمِيَّةُ حَمِيْمَةٌ۔ تم میں حمیت بھی نہیں ہے جو

نفسہ دلائے۔

حَمَّضٌ حَمُوضٌ سَمَّطَ جَانًا وَرَمَّ دَبَّ جَانًا تَمَّ جَانًا۔

كَانَ لَهُ ذُنَابَةٌ مِثْلُ شَذَى الْمَرْآةِ إِذَا أَمَلَتْ  
أَمْتَدَّتْ وَإِذَا تَرَكَتْ عَمَّصَتْ۔ ذُو الشَّيْبِ (فارسیوں  
کے گروہ میں تھا) اُس کا ایک پستان عورت کی طرح تھا  
اُس کو کھینچتے تو لمبی ہو جاتی اور جب چھوڑ دیتے تو سمٹ جاتی  
حَمِيمَةٌ۔ چوری کی بکری۔

حَمَّضٌ۔ چنا۔

حَمَّضٌ۔ ایک شہر ہے شام میں۔

حَمَّضٌ۔ کھا ہونا (جیسے حَمُوضَةٌ ہے)۔

حَمَّضٌ۔ نمکین اور کڑوی بھاجی، وہ اونٹ کا بیوہ  
ہے، جس کو وہ شیریں بھاجی کھانے کھاتے اس سے نفرت  
کر کے کھاتا ہے، گو یا تبدیل ذائقہ کرتا ہے۔

أَحْمِضُوا (عبداللہ بن عباس رضہ لوگوں سے کہتے جب  
وہ حدیث و قرآن کے سیکھنے سے فارغ ہو کر بات چیت کرنا  
ہاتھ) اچھا اب تمہیں کھاؤ (تھوڑی دیر باتیں کر کے دن بھلاؤ  
گرافت اور حکایت میں مشغول ہو)۔

الْأَذُنُ مَجَاجَةٌ وَاللِّفْسُ حَمِصَةٌ۔ کان تو ہمیشہ

بے والا ہے رینن سن لیتا ہے، پھر اس کو محفوظ نہیں رکھنا،  
اور دوبارہ سنا جاتا ہے) اور لفنس میں خواہش ہے (جیسے  
اونٹ کو نمکین اور کڑوی بھاجی کی خواہش ہوتی ہے)۔

وَأَبْقَلُ مَحْفَهَا۔ تمہ کی کڑوی بھاجی نکل آئی۔

بَيْنَ سَلِيمٍ وَأَرَاكٍ وَحَمُوضٍ وَعَنَاكٍ۔ سلم

اور اراک اور کڑوی بھاجی اور ریتی کے درمیان (سلم اور اراک  
دونوں درخت ہیں)۔

سُئِلَ عَنِ التَّمِيمِضِ عبد اللہ بن عمر رضہ سے پوچھا  
کیا تمہیمض جاننے ہے ہمارے انہوں نے کہا، تمہیمض کیا؟ لوگوں نے  
عورت کے دہرے میں جھانکنا۔ انہوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان  
اسا کرتا ہے؟ اہل عرب کہتے ہیں:

أَحْمَضْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْأَمْرِ۔ میں نے اس شخص کو اس  
کام سے بھرا دیا کہ یہ ہانڈ ہے أَحْمَضْتِ الْأَيْلُ سے یعنی  
اونٹ میٹھی میٹھی بھاجیاں کھا کر اس سے نفرت کر کے اب کڑوی  
اور کٹھی بھاجی کھانے لگے۔

تَحْمِيزٌ کے معنی ران میں بھی جھانک کر لے کے آئے ہیں،  
حَمَّطٌ۔ پوست نکالنا۔

تَحْمِيطٌ۔ سایہ کرنا، چھوٹا کرنا، خفیف مار لگانا

تَحْمِطٌ۔ کینہ رکھنا۔

حَمِيَاطٌ یا حَمِيَاطِيٌّ۔ ہمارے پیغمبر صاحب کا نام ہے

اگلی آسانی کتابوں میں مجمع البیاریں حَمَطَايَا لکھا ہے،

حَمَقٌ یا حَمِقٌ یا حَمَاقَةٌ۔ بوقوف ہونا۔

تَحْمِيقٌ۔ احمق بنانا۔

يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحَمُوقَةَ۔ تم میں سے

ایک شخص جاتا ہے اور حماقت کی خصلت پر سوار ہوتا ہے یعنی  
بوقوفی کا کام کرتا ہے)۔

نہا یہ میں ہے کہ "حمق" اور "حماقت" یہ ہے کہ کسی

چیز کو اس کے موقع پر نہ رکھ کر دوسری جگہ رکھنا، مالا نکالنا

کی خرابی جانتا ہو (یعنی جان بوجھ کر بے موقع بات کہنا، یا کسی  
چیز کو بے محل کہنا)۔

لَوْ لَا أَنَّ يَلْعَمُ فِي أَحْمُوقَةٍ مَا كُنْتُ الْيَهُودِيَّ

عباس نے کہا، اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ نجدہ حروری حماقت  
میں پڑ جائے گا، تو میں اُس کو خط نہ لکھتا۔

أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقَّ۔ بھلا تیرا گروہ

عاجز ہو جائے اور حماقت کا کام کرنے لگے۔

اسْتَحَقَّ الرَّجُلُ۔ احمق ہو گیا۔

اسْتَحَقَّقْتُہ۔ میں نے اُس کو احمق بوقوف پایا۔

اسْتَنَوَقَ الْجَمَلُ۔ اونٹ ساندھنی ہو گیا زبیر زور نے

لگا کر اتنی نے کہا:

بَعَزَ وَاسْتَحَقَّ كَمَا مَطَّلَبُ يَهْجُمُ وَه رَجَعَتْ كَرْنِي

اَشْرَانِ

نَاقِيْنِ

نَاقِيْنِ

ایک گنجا  
کان وال  
بی تیامت

تلی تمہیں  
بشخص دکالی

اَصْحَابِ

اپنے لوگوں  
تھے۔ (عرب

ہو گیا،

ی۔

س نے ایک

با۔

بے تازے

کو کہا، گویا

بھی نہیں ہے

سے عاجز رہ گیا، یا اس کی عقل جاتی رہی تو یہ طلاق میں داخل نہ ہوگا۔  
 فَقُلْتُ لَوْلَا بَيْنَ مَبَايِنِ اُمَّةٍ اَحْمَقُ. میں نے ابن عباس  
 سے کہا، یہ بڑھا اتحق معلوم ہوتا ہے جس نے چار کعتی نماز میں  
 بائیس تکبیریں کہیں نہیں (یعنی تکبیر تحریمہ اور شہد اولیٰ سے قیام  
 کی تکبیر سمیت۔ معلوم ہوا کہ اس وقت ان تکبیرات کا رواج  
 زیادہ نہ تھا، بعض لوگ کہتے ہوں گے، بعض نہ کہتے ہوں گے  
 جب تو اس شخص کو خبر نہیں ہوئی، کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت  
 ہیں، باستثنائے تکبیر تحریمہ کہ وہ فرض ہے۔)

يَسْتَبِيحُ الْمُسْلِمُ مَجَانِبَةَ الْاَحْمَقِ فَاِنَّهٗ لَا  
 يُكْتَبُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ۔ مسلمان کو احق سے پرہیز کرنا لازم ہے  
 (اس کی محبت سے بھاگنا چاہئے۔ زجاہل گریزندہ چون تیر  
 پاش) وہ کبھی بہتر بات اور صائب رائے نہ دے گا (بلکہ ایسی  
 صلاح دے گا کہ اور آدمی آفت میں گرفتار ہو)۔

رَوْحُوا الْاَحْمَقَ وَلَا تَرْجُوا الْحَمَقَاءَ فَاِنَّ  
 الْاَحْمَقَ يَنْجِبُ وَالْحَمَقَاءُ لَا يَنْجِبُونَ۔ احق مرد سے  
 نکاح کر دو، لیکن احق عورت سے نکاح مت کرو، کیونکہ احق  
 نجیب ہوتا ہے اور احق عورت نجیب نہیں ہوتی (اکثر بدکار ہوتی  
 ہے، ہر شخص اس کو چھو سکتا ہے)۔

اَلنَّوْمُ بَعْدَ الْعَصْرِ حُمْقٌ۔ عصر کے بعد سونا حماقت ہے  
 (اس سے عقل میں فورا آتا ہے)۔

اَلْبَقْلَةُ الْحَمَقَاءُ۔ خرفہ کا ساگ۔

حَمْلٌ يَّاحْمِلَانِ۔ اٹھانا، خیانت کرنا، اغوا کرنا، علم  
 کرنا، حاطہ ہونا، لادینا، ضامن ہونا، حفظ کرنا، نقل کرنا  
 عمل کرنا، ایک چیز کو دوسری چیز کا حکم دینا۔

تَحْمِيلٌ۔ دوسرے کی شہادت یا روایت کو اٹھانا اور کسی  
 شخص سے بیان کرنے کے لئے۔

اَلْحَمِيلُ غَارِمٌ۔ ضمانت دار ذمہ دار ہے (یعنی کفیل اور  
 فاسخ) جس کی کفالت یا ضمانت کرے اس کا ذمہ دار ہے، اس کو دینا  
 ہوگا۔

كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا فِي السَّلْمِ بِأَحْمِلٍ۔ عبد اللہ بن  
 عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے کوئی بڑا ہی نہیں سمجھتے تھے کہ  
 مسلم ایسے اگر ضمانت لے لی جائے کہ وقت پر مال ادا کرے گا  
 تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

يَسْتَبْتُونَ كَمَا تَنْبِتُ اَلْجَبَّةُ فِي حَبِيلِ السَّلِيلِ۔  
 (وہ مسلمان جو دوزخ سے نکالے جائیں گے، اس طرح بڑھیں  
 گے جیسے دانہ بہا کے کوڑے کچرے میں اگتا ہے، جلد جلد بڑھتا  
 ہے) مطلب یہ ہے کہ ان کے جسم بہت جلد حالت اصلی پر آکر  
 صاف و شفاف اور بے داغ ہو جائیں گے)

كَمَا تَنْبِتُ اَلْجَبَّةُ فِي حَبِيلِ السَّلِيلِ۔ جیسے دانہ  
 کے بہاؤ میں اگ آتا ہے (حائل، حسیل کی جمع ہے، تمیلہ تلوار کا  
 تہہ کو بھی کہتے ہیں، اور چھوٹے معصمت کو بھی حائل عرف عام میں  
 کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اکثر گھاس میں لٹکایا جاتا ہے)۔

يَضْعَطُ الْمَوْتُ مِنْ قِيَمِهِ ضَعْفَةٌ تَزُولُ مِنْهَا صَاعًا لَيْلًا  
 مومن قبر میں ایسا دوچا جائے گا کہ اس کے غوطوں کی رگیں اپنے  
 مقام سے سرک جائیں گی (دوسری روایت میں یوں ہے پس لیل  
 ادر سے ادر مر جو جائیں گی، یا اللہ! تو ہی مالک ہے اور تیرا  
 ہے تو ہی ہر شکل میں ہماری فریاد سننے والا اور رحم کرنے والا ہے)  
 اَلْحَمِيلُ لَا يُؤَدُّ اِلَّا بِسَيْتَةٍ۔ جو طفلک معصوم

دارالاسلام میں لایا جائے (اس کے ماں باپ یا عزیز و اقربا  
 حال معلوم نہ ہو، یا جو مجہول النسب ہو) پھر کوئی برائی نہ  
 اس کے ترکے کا دعویٰ کرے تو بغیر گواہوں کے اس کی قسم  
 کی جائے گی، اور جب تک کسی کی وراثت ثابت ہو، اس کا  
 ہس کے والی ہی لیں گے)۔

لَا تَحْمِلُ الْمَسْئَلَةَ اِلَّا لِثَلَاثَةِ دَبَلٍ حَمْلٍ مَالٍ  
 سوال کرنا تین آدمیوں کے لئے درست ہے۔ ایک تو اس شخص  
 جس نے ضمانت کا بلوغ اٹھایا ہو (مقتولین کی دیت کا فاسخ  
 ہو یا اور کسی قرضہ کا اور اس کی ساری جائداد اس میں نہیں ہے  
 وَدِدْتُ اَنِّي تَرَكْتُهٗ وَمَا تَحْمِلُ مِنَ الْاَلْتِمَازِ۔



اللہ بن  
نے زہری  
رہے گا  
سبیل  
جو پڑھیں  
بلکہ پڑھنا  
نا پڑا کر  
یہ داستان  
الوار کا  
عام  
احسان  
رگس اپنے  
پہ پہلے  
در تیرا  
نے والا  
ملک  
زیر و  
بر بنائے  
کی تصدیق  
یا اس کا  
مختل  
اس شخص  
کا نام  
میں نہیں  
الان

آوردہ گئی کہ میں کعبہ کو عبد اللہ بن زبیر نے بنا کر چھوڑ دیا اور اس کے گرائے اور بنائے کے گناہ کا بوجھ ان ہی پر رہتا ہے عبد اللہ بن مروان نے کہا۔ اسے خبیث اگر لاکعبہ کو عبد اللہ بن زبیر نے بنا کر چھوڑ دیا تو اس سے کیا ہتر تھا عبد اللہ بن زبیر نے اس کے توڑنے میں گنہگار نہیں ہوئے، کیونکہ انہوں نے آنحضرت کی مرضی کے موافق جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہیں معلوم ہوئی تھی، اس کو بنا دیا۔ اور تو گنہگار ہوا، اس لئے کہ اہل توفیر ضرورت کے کعبہ کی عمارت کو توڑا، دوسرے محض مند اور نفسانیت کی وجہ سے اس کو پیغمبر صلعم کی رائے کے خلاف کر دیا۔

تَحْتَلَّتْ عَيْتِي عَلَى عَثْمَانَ فِي امْرِئٍ مِّنْ نَّاسِ اَمْرِ مِثْلِي  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سفارش حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کرائی۔

اِذَا اُمِرْتُمْ بِالْقِتْلِ فَاَنْطَلِقُوا اَحَدًا نَّارًا اِلَى الشَّوْقِ  
اِحْمَالٍ۔ ہم لوگوں کو جب خیرات کرنے کا حکم دیا جاتا، تو ہم میں سے کوئی کیا کرتا (جب اس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ نہ ہوتا) اور اس میں جاتا اور وہاں قتالی کر کے یعنی اجرت پر بوجھ اٹھا کر پید کر تا، پھر اس کو خیرات کرتا (سب ان اللہ ایسی ہی خیرات رسول سے، جو محنت مزدوری حلال کی کمائی سے کی جائے)۔  
كُنَّا نَحْمِلُ حَقَّ ظَهْرِنَا۔ ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ

سایا کرتے (مزدوری کیے)۔  
اِذَا اسْتَمْلَحَ ذَبْحَتُهُ قَبْلًا فَتَدْبِرْ۔ جب وہ  
ار بوجھ اٹھانے کے قابل ہو گیا (بڑا ہو گیا) تو میں نے  
او کاٹا اور خیرات کر دیا۔

اَرَيْسْتَنِي اَصْحَابِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَأَلَهُ الْحَمْرَانِ۔ (حضرت ابو موسیٰ شمری نے کہا) مجھ کو  
سے دوستوں نے آنحضرت کے پاس سواری مانگنے کے لئے

مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَاَلَيْسَ اللهُ حَمَلَكُمْ۔ میں نے  
کو سوار نہیں کیا (کہ میری قسم چھوٹی ہو) بلکہ اللہ نے تم کو  
سوار کر دیا۔

وَأَسْتَقْنِيَتْ حَمَلًا كَهَذَا حَضْرَتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
وہ ادنیٰ آنحضرت کے (تھوڑی ڈالا) اور مدینہ پہنچنے تک  
اُس پر سوار ہونے کی شرط کر لی (معلوم ہوا کہ حج میں ایسی شرط  
درست ہے۔ لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا  
یہ حدیث ان پر حجت ہے)۔

هَذَا الْحِمَالُ كَالْحِمَالِ حَيَاتٍ۔ یہ بوجھ بہتر ہے  
نہ کہ خیر کا بوجھ (بوجھ رکھنا ہوتا ہے، یہ حدیث اُس وقت  
آپ نے فرمائی جب صحابہ مسجد نبوی کی تعمیر کے سلسلے میں ٹی  
پتھر وغیرہ اٹھا رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ خیر کی بار برداری اس  
کام کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے، وہ دنیا کا ایک مال ہے جو  
قابل زوال ہے اور یہ بوجھ جس کے اٹھانے میں تم اپنی جانیں کھپا  
رہے ہو اور اس کا جو آخرت میں ملے گا، وہ ساری دنیا سے  
افضل ہے۔ بھلا خیر کی کھجوروں کا تھیلہ کیا حقیقت رکھتا ہے)  
حِمَالٌ بِالْكَسْرِ يَتَوَصَّرُ، جس کے اٹھانے میں،  
یا جمع ہے حَمَلٌ بِالْكَسْرِ، یعنی بوجھ۔

فَأَيْنَ الْحِمَالُ۔ لا دے کی منفعت کہ عھری (بعضوں  
نے کہا نہانت کہ عھری ہے)

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ جو شخص ہم پر  
ہتھیار اٹھائے (یعنی مسلمانوں پر ان کے اسلام کی وجہ سے)  
تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (بلکہ کافر مطلق ہے، اگر اور کسی  
دشمنی یا وجہ سے اٹھائے تو یہ نقلی ظافرا، تاکہ لوگ مسلمانوں  
کی خون ریزی سے پرہیز کریں۔ اس حدیث میں وہ شخص داخل  
نہیں ہے جو امام وقت کے ساتھ ہو کر اہل بدعات یا بعصاة  
پر ہتھیار اٹھائے، کیونکہ اس کا اذن تو خود قرآن شریف سے  
ثابت ہے)۔

اِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبْنًا۔ جب پانی  
دو پگھال ہو تو وہ نجاست نہ اٹھائے گا۔ یعنی نجاست کو اپنے  
اد پر غالب نہ ہونے دے گا (مطلب یہ ہے کہ نجس نہ ہو گا جیسے  
دوسری روایت میں صاف کہہ دیا ہے)۔ شافعیہ نے

اسی حدیث پر عمل کیا ہے مگر قلتین کی مقدار کیا ہے اس میں بڑی بحث ہے اور حنفیہ کی طرف سے اس حدیث میں بڑے بڑے اشکالات کئے گئے ہیں اور حق یہ ہے کہ ان اشکالوں کو مان بھی لیں تب بھی قلتین کا مذہب وہ درودہ کے مذہب ہے کہیں قوی رہتا ہے، جس پر کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔ اور صحیح مذہب پہلی حدیث کا ہے کہ ہر پانی پاک ہے، جب تک نجاست کی چیز سے اُس کا کوئی وصف نہ بدلے، قلیل ہو، یا کثیر اور آخر میں حنفیہ اور شافعیہ کو بھی یہی قول اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کیا مسنی اگر بڑا پکھال پانی میں، دُودھی پکھال پیناب یا پانانہ ڈال دیتے ہیں یا وہ درودہ حوض میں اتنا ہی پیناب یا پانانہ ملا دیا جائے، تو کیا حنفیہ اور شافعیہ اُس کو پاک کہیں گے، اُس سے وضو اور غسل جائز سمجھیں گے؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

لَا تُنَاطِرُ وَهُمْ بِالْعُرَانِ فَيَأْتُهُ حَمَلٌ  
 ذُو دُجُوحٍ اِنْ كَرَاهِ فَرَقُونَ سَے قرآن کی آیتیں لا کر بحث نہ کرو، اس لئے کہ قرآن مختلف معانی کا حامل اور ذُو معنی ہو سکتا ہے (یہ حضرت علی رض کا قول ہے۔ حقیقت میں قرآن مجمل ہے اور اس کی تفسیر حدیث شریف ہے۔ بغیر حدیث کے جو کوئی صرف قرآن سے دین حاصل کرنا چاہے تو وہ ہدایت کے بجائے سخت گمراہی میں جا پڑے گا۔ حارثی اور رافضی اُد متخذہ تمام گمراہ فرقے قرآن ہی سے مستدلیتے ہیں اور اپنے مشرب کے موافق آیتوں کا مطلب نکالتے ہیں۔ اُن میں اور اہل سنت میں یہی فرق ہے کہ اہل سنت قرآن کے معنی حدیث رسول اللہ اور صحابہ اور تابعین کی تفسیر کے موافق کرتے ہیں۔ اور احادیث اور اقوال صحابہ اور تابعین ایسی صاف ہیں کہ ان میں اُن گمراہ فرقوں کی دال نہیں گٹنے پاتی۔ اسی لئے حضرت عمر رض نے فرمایا کہ، اِنْ كَرَاهِ فَرَقُونَ پر حدیث کے تیسرے جلاواں۔

لَا تَهَا كَانَتْ حُمُولَةُ النَّاسِ۔ بتی کے گھوڑوں کو آپ نے اس لئے حرام کر دیا کہ لوگ اُن پر بوجھ لادتے ہیں اگر اُن کا کھانا

جائز کر دیا جانا، تو لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی۔  
 حُمُولَةُ۔ یہ فتح ما، جس پر لوگ بوجھ لادیں، جیسے؛  
 رَكُوبَةٌ جس پر سواری کریں۔

وَالْحُمُولَةُ الْمَائِرَةُ لَهْفًا لَعْنَةً۔ جو اونٹ نظر لاتے ہیں، ان کا تو شر نہیں وہ لغو ہیں۔  
 مَنْ كَانَتْ لَهُ حُمُولَةٌ يَأْوِي إِلَى شَيْخٍ فَلْيَصِمْ  
 سَمَنْهَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ۔ جس کے ساتھ کھانے سامان خور و نوش کے بارہوں اور وہ سیر ہو کر منزل میں رہتا ہو تو وہ رمضان کا روزہ رکھے، جہاں پر رمضان شروع ہو جائے۔  
 رکبو تک ایسے شخص کو روزے میں کوئی تکلیف نہیں ہے، ہر ضرورت سے اس کے پاس موجود ہے) (خفیل میں ہے کہ:

حُمُولَةٌ جَمْعٌ سَمَلٌ بِالْكَسْرِ كِي، یعنی بوجھ اور تاکید جمع کے لئے۔ اور نہایہ میں ہے کہ:  
 حُمُولٌ۔ بغیر آ کے وہ اونٹ میں جن پر ہودے لگے ہو خواہ اُن میں عورتیں ہوں۔ یا:

وَأَمَانَ عَلَى الْحُمُولَةِ۔ اور بار ببار جانوروں کی بوجھ لادنے میں مدد کرے۔  
 حَمَلٌ عَلَى فَرَسٍ۔ میں نے ایک شخص کو تیر گھوڑوں پر سوار کر دیا (یعنی اُس کو سواری کے لئے گھوڑا دیدیا)۔  
 حَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ۔ انہوں نے اس کو اپنے دل میں رکھا (غصہ ہو کر)۔

وَأَحْمَلْتُهُ الْجَبِيَّةَ۔ اُن کو قوم نوازی کے جذبہ سے غصہ دلایا (ایک روایت میں إِحْمَلْتُهُ ہے یعنی جاہل جان بوجھ نہ رکھا۔ لادنے میں اس کی مدد کرے۔  
 حَمَلٌ عَلَى مَانَةٍ وَأَعْطَى مَانَةً۔ سوادنٹ پر سوار کر دیا، سوادنٹ دے دے (یعنی مجاہدین کو کہ اُن پر سوار ہو کر جہاد کریں)۔

كَرَّكَ أَنْ تَذَاهَبَ حُمُولَتُهُمْ بِأَبِّكَ كَوَيْبًا  
 معلوم ہوا کہ بوجھ لادنے کے جانور فنا ہو جائیں (اس لئے کہ حمول

جیسے:

وہ غلہ

۱ قلیصم

۲ سامان

۳ رہتا ہوا تو

پو جائے

۴ ہر ضرورت

پہنچ اور تا

دے لے

رجا نوروں

نویند ہوئے

دیدیا

پنے دل میں

رکے جذبہ

یعنی جاہل

رہے

سوادش

ان پر سوار

۵ ہر آپ کو

اس گروہوں

کے گوشت سے منع فرمایا) لآ آجِلًا حَمُولَةً میرے پاس تو بار برداری کے جائز ہیں۔

اتخاف ان حتمًا الارض مالا يطاق حضرت فرماتے حضرت عثمان اور حذیفہ سے کہا، کیا تم کو یہ ڈر ہے کہ تم نے عراق کی زمینوں پر طاقت سے زیادہ دہارہ مقرر کیا ہے؟ (یعنی دہارہ سنگین ہے)

حَمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَلْبُ يَتَنَاوَرُ میں آنحضرت کے پاس اٹھا کر لایا گیا شاید بیمار ہوں گے خود نہ چل سکتے ہوں گے، جو میں (سارے سر میں) پھیل رہی تھیں۔

حَتَّى آتَى الْحَطْبُ لَكَانَ بَجَالِي وَالِي بَعْضِ خُور۔ اور اتم حمل ہے، ابولہب کی بیوی اور معاویہ کی چھوٹی) وَتَحْمِلُهُمَا۔ ہم ان دونوں (زانی اور زانیہ کو) سوار کرتے ہیں (ساری بستی میں پھراتے ہیں ذلیل کرنے کے لئے) ایک روایت میں وَتَحْمِلُهُمَا ہے۔ یعنی ان کے منہ کو تڑ سے لے کرتے ہیں۔

حَتَّى هَمَّ بِتَحْرِ حَمَائِلِهِمْ۔ یہاں تک کہ سواری کے ایک کاٹ ڈالنے کا قصد کیا۔ حَمِلْتُ بِهِ حَمَلًا حَتَّى آتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مجھے بہت برا معلوم ہوا، میں آنحضرت ۲ پاس آیا۔

أَنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ۔ تو اس پر حملہ کرے۔ حَمَلٌ۔ بہ فتح جا۔ جو عورت کے پیٹ میں ہو۔ حَمَلٌ۔ بکسرۃ تا۔ جو پیٹھ پر ہو۔ حَمَلٌ۔ بکری کا بچہ جو پہلے سال میں ہو۔

مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ جو شخص تین بار لے دے کہ جنازہ اٹھائے۔ الرَّحَامِلُ بَطْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِجْدَا لَ۔ اپنے پیٹ کے

کسی حصے کو ان پر نہیں رکھا بلکہ پیٹ کو ان سے بالکل جدا رکھا۔ یعنی سجدے میں)۔

وَلَقَدْ حَمَلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَةِ النَّبِيِّ۔ مجھ پر بھی ویسا ہی بوجھ ڈالا گیا، جیسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت پر (شب معراج میں) ڈالا تھا (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہما کا قول ہے)۔

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَهَذَا كَأَسْمَاكَ يَا اللَّهُ میں تیرا بندہ ہوں اور یہ سب تیرا سامان ہے۔

أَنْ لَا يَتَحَمَّلَ عَلَى الْأَحْمِلِ قَاءً۔ مومن کی ایک صفت یہ ہے کہ اپنے دوستوں پر سارا بوجھ نہ ڈالے (بلکہ کچھ بوجھ اپنے اوپر بھی رکھے) (ایک روایت میں أَنْ لَا يَتَحَمَّلَ لَهُمْ ہے۔ یعنی ان کے لئے تکلف نہ کرے، اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حمل بہ فتح تا اور تم حمل کی جمع بھی ہے۔ اسی سے یہ ہے کہ:

حَمَلَةُ الْقُرَّانِ اور حَمَلَةُ الْعَرْشِ یعنی قرآن اٹھانے والے فرشتے، اور عرش اٹھانے والے فرشتے۔

إِنَّ هَهُنَا عَلَمًا جَمًّا لَوْ أَصَبَتْ لَهُ حَمَلَةٌ رَحِمَتْ عَلِيٌّ زَيْنُ كَمَا، یہاں علم تو بہت ہے، اگر میں اس کو اٹھانے والے پاؤں (جو یاد رکھ سکیں) تو بتلا دوں۔ لَمْ آجِدْ حَمَالَةً يَتَحَمَّلُونَہ۔ میں نے ایسی کوئی بات نہیں پائی جس کو وہ لوگ اٹھائیں (نقل کریں) مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلَى شَيْءٍ نَعَلَ حَمَلَةَ اللَّهِ عَلِيٌّ نَاقَةَ مَكَاءَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِ كَذَا جو شخص کسی مومن کو جوئی کا ایک تمہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا، اس کو ایک تیز سا ٹیڈی پر سوار کرے گا۔ حَمَلَةٌ۔ آنکھیں کھیل کر گھورنا۔ حَمَلَانُ الْعَيْنِ۔ آنکھ کے پلک کا اندر کا حصہ یا سفیدی۔ حَمَلَاتُ بَعْضِہ۔ فَمَسَحَ بِأَصْبَعِيهِ حَمَلَاتِ عَيْنِيہ۔ اپنی انگلیوں سے

آنچھ کے نیچے کے مقاموں کو جو تھم سے کالے ہو جاتے ہیں،  
 پونجیا۔  
 حتم۔ روشن کرنا، سلگانا، گلانا، گرم کرنا، مقدر کرنا،  
 نکر میں ڈالنا، قصد کرنا۔  
 حتم الہم۔ اس کام کا فیصلہ ہو گیا یا یہ کام قریباً  
 حتم۔ کالا ہونا، کونڈا ہونا، گرم ہونا۔  
 حتم۔ ڈاڑھی نکلنا، سر کے بال اُگ آنا، کونڈا  
 سے کالا کرنا، حتم کرنا۔  
 مَرَّ بِمَوَدِّيٍّ مَحْتَمٍ مَجْلُوٍّ۔ ایک یہودی پر سے  
 گزرے جس کا منہ کونڈا سے کالا گیا تھا، اس کو کونڈے لگانے  
 گئے تھے۔

حَمَّةٌ۔ کونڈا۔ اس کی جمع حَمَمٌ ہے  
 تَمَّي عَيْنَا إِلَّا سَدَّ تَجَاعُ بِهٖ۔ کونڈا سے استنجا کرنے کو  
 آپ نے منع فرمایا (کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنوں  
 کی خوراک ہے) معلوم نہیں کہ کونڈا اُن کی خوراک کیونکر بنتا ہے  
 شاید ان کے جانوروں کی خوراک ہو، گوبر اور لید کی طرح، یا  
 خوراک سے کوئی اور طریقہ منفعیت مراد ہو۔  
 إِذَا مَتَّ فَأَخْرَجُونِي بِالنَّارِ حَتَّى إِذَا صِرْتُ مَحْمَمًا  
 فَاسْتَحَقُّونِي۔ جب میں مریجاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر جب  
 جل کر کونڈا ہو جاؤں، تو اس کو پس ڈالنا۔  
 حَذِي مَيِّئِي أَرْنِي ذَا الْحَمَّةِ۔ میری طرف سے میرے  
 کالے بھائی کو لے۔

كَانَ إِذَا حَتَّمَ رَأْسَهُ بِمَكَّةَ خَرَجَ وَأَعْمَى۔  
 جب ان کا سر کہ میں کالا ہو جاتا اس پر بال اُگ آتے، تو نکل کر  
 عمرہ کر لیتے (عمرہ کے ہینہ کا انتظار نہ کرتے، بلکہ ذی الحجہ ہی میں عمرہ  
 بھی کر لیتے)۔  
 كَانَتْ حَمِيمٌ شَعْرًا بِالْمَاءِ۔ جسے پانی سے اُن کا سر  
 کانا کیا گیا ہے (کیونکہ جب بال پریشان ہوتے ہیں تو ان کی سیاہی  
 نمودار نہیں ہوتی، پانی سے دھوئے جائیں تو کالک نمودار ہو جاتی

ہے، ایک روایت میں حتم سے، حیم معجم سے، یعنی پانی سے ابل  
 کا جوڑا بندہ گیا ہے۔  
 الْوَاحِدُ فِي اللَّيْلِ الْآخِرِ الْأَسْوَدِ۔ کافا بھنگ  
 رات میں آنے والا۔  
 طَلَّقَ أَمْرًا نَهًا وَمَتَّعَهَا بِخَاجٍ سَوْدًا وَسَمَّهَا  
 رِبَاثًا۔ عبد الرحمن نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اور متع میں ایک  
 کالی ٹونڈی دی (اہل عرب متع دینے کو حتم کہتے ہیں)  
 إِنَّ أَقْلَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا هُمَا أَقْلَهُمَا حَمًا  
 سب سے کم فکر اور رنج دنیا میں اُن لوگوں کو ہے جن کے پاس سالن  
 (مال و متاع) کم ہے دقتنا دنیا کا سامان زیادہ ہوتی ہی فکر  
 زیادہ ہوتی ہیں۔ لاجل ولا قرة الا باللہ۔ دنیا بھی کیا خراب چیز  
 ہے۔ بقول شاعر سے

اگر دنیا نباشد درد منیم ہر دگر باشد ہر فکرش پای بندیم  
 جَمْنَاكَ فِي غَيْرِ مَحْمَمَةٍ۔ ہم تمہارے پاس کسی ضروری  
 حاجت کے لئے نہیں آئے (عرب لوگ کہتے ہیں:  
 أَحْتَمُّ الْحَاجَّةَ۔ جب وہ لازم اور ضروری ہو جائے  
 زعفرانی نے کہا:  
 أَحْتَمُّ الشَّيْءَ كَمَا مَعْنَى، نَزْدِيكَ أَلْغَى۔ اُس کا وقت

آن پہنچا۔  
 إِذَا تَقَى الرَّحْفَانِ وَعَيْنَا حَمَّةً التَّهْمَانِ  
 جب دو فوجیں گتہ جائیں اور جب تکلیفوں کی شدت ہو  
 حَمَّةٌ۔ ہر چیز کا بڑا حصہ، راصل اس کی حتم سے ہے  
 یعنی حرارت یا حَمَّةُ السِّنَانِ سے جو یعنی بھالے کی لگ  
 مَثَلُ الْعَالِمِ مَثَلُ الْحَمَّةِ۔ عالم کی مثال گرم چشمہ  
 سی ہے (جس میں نہا کر بیمار لوگ شفا پاتے ہیں۔ اسی طرح  
 عالم سے پوچھ کر دل کی بیماریوں کی دوا کرتے ہیں)۔  
 أَخْبَرُونِي عَنْ حَمَّةٍ زَعْدٍ۔ زعفران کے چشمہ کا حال  
 کہو (زعفران ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں)۔  
 كَانَ يَغْتَسِلُ بِالْحَمِيمِ۔ گرم پانی سے غسل کرتے تھے

فہ  
 غنما  
 راہ  
 ہو کر  
 پشما  
 التبر  
 اسخدا  
 تشر  
 کرے  
 اور جو  
 اور م  
 برستی  
 سے نکل  
 جی جو  
 لاج  
 دیکھنا  
 لگ گیا  
 کسی اور  
 آ  
 دو دو  
 تمام  
 ان

لَا يَبُولُونَ أَحَدًا كُمْ فِي مَسْتَحَبِهِ - جہاں پر آدمی غسل کرنا ہو (یعنی تمام یا غسل خانہ) وہاں پیشاب نہ کرے۔  
 ابن اثیر نے کہا مراد وہ تمام یا غسل خانہ ہے جہاں پانی بہنے کا راستہ نہ ہو، یا زمین سخت ہو، وہاں پیشاب کرنے سے یہ خیال ہے کہ پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر اس کے جسم یا کپڑوں پر پڑ جائیں گی  
 إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْبَوْلَ فِي الْمَسْتَحَبِّ حَامٍ مِّنْ بَشَابِ كِرَابُزٍ اسے تھے۔

إِنَّ بَعْضَ نِسَائِهِ اسْتَحَمَتْ مِنْ جَنَابَةِ فِجَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِمُّ مِنْ قَهْرٍ لَهَا  
 آنحضرتؐ کی ایک بی بی نے جنابت سے غسل کیا، پھر آنحضرتؐ شریف لائے، ان کے غسل سے جو پانی بچا تھا، اس سے غسل لے لگے۔

كُنَّا بِأَرْضِ مِثْلَةِ مَحْمَدٍ - ہم ایک ملک میں تھے جو دہائی (بجاری تھا) یعنی وہاں لوگوں کو بخار بہت آتا تھا۔ شاید یہیں اور مرلوب اور کشیف اور نشیبی ملک ہو گا۔ (یہ شہری سے نکلا اور معنی بخار۔)

جَمَاءٌ - موت یا موت کی قضا و قدر (یہ حتم کذا سے نکلا ہے، یعنی ایسا مقدر تھا)۔

هَذَا جَمَاءٌ الْمَوْتِ قَدْ مَهَلَيْتَ - یہ موت کی تقدیر جو پوری ہو گئی۔

كَانَ يُعْجِبُهُ النَّظَرُ إِلَى الْأَتْرُجِ وَالْحَمَامِ  
 آنحضرتؐ کو ترنج اور سرخ کوتر کی طرف دیکھنا اچھا معلوم ہوتا تھا (ابو موسیٰ نے ہلال بن علی سے کہا کہ:

حَمَامٍ أَحْمَرٍ سے تیب مراد ہے اور کہا کہ یہ معنی پرلے کا اور سے نہیں ہے۔)

أَلَيْسَ هُوَ لَأَبِي آهْلِ بَيْتِي وَحَامِي أَدْبِثَ  
 اے اللہ! اگرچہ میں نے اپنے گھر والے اور خاص لوگ سے چھپا لیا ہے اور رکھ دے!

حَامِيَةً - آدمی کے خاص عزیز و اقربا، دوست وغیرہ (ایسے ہی حایم۔ دل سوز دوست عزیز وغیرہ)  
 انصاف كل رجل من ذلذا ثقیف الے  
 حَامِيَةً - ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے ان میں کا ہر شخص اپنے خاص دوستوں اور عزیزوں میں لوٹ گیا۔

إِذْ أَبَيْبُكُمْ فَقَوْلُ أَحْمَرَ يَنْصُرُونَ - جب تم پر کافر شیخون ماریں، تو تم یہ کہو "حسم لا ینصرون" یعنی یا اللہ! ان کو مدد نہیں ملے گی (بعضوں نے کہا، جن سورتوں کے شروع میں "حسم" ہے، ان کو دوسری سورتوں پر فضیلت ہے۔ تو اس جملہ کے پڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اللہ کی رحمت اور مدد مسلمانوں کے لئے جلد آتی ہے۔ بعضوں نے کہا

مطلب یہ ہے کہ جب کافر تم پر شیخون ماریں تو تم "حسم" کہو ان کی مدد نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے گا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ شیخون کے وقت تم اپنے لوگوں کو دشمن کے لوگوں سے بچانے کے لئے یہ شعار (یعنی اصطلاح) مقرر کرو

تَذَكَّرْتَنِي أَحْمَرَ الرَّمَحُ شَا جِرْ - تو مجھ کو حسم ایسے وقت میں یاد دلاتا ہے جب نیزہ چل رہا ہے (جنگ ہو رہی ہے۔ یہ شریح نے محمد بن طلحہ سے کہا، یوم الجمل میں محمد بن طلحہ جو کوئی ان کو مارے آتا، اس کو حسم کی قسم دیتے آخر شریح نے ان پر حملہ کیا، محمد بن طلحہ نے ہر چند حسم کی قسم دی، مگر شریح نے نہ چھوڑا، مار ہی ڈالا، اور یہ معرکہ پڑھا۔ ابن عباس نے کہا، حسم اللہ کا نام ہے)۔

وَسُورَتَيْنِ مِنَ آلِ حَمْرٍ اور دو سورتیں ان سورتوں میں سے جن کے سکر پر حسم ہے۔

فَجَعَلْنَا التَّعْتِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ مَنَسْكَأ  
 کرنے کے بدلہ منہ کا لاکرنا، کوڑے مارنا اختیار کیا۔

تَوَفَّى حَيْمٌ لَّا حَبِيبَةَ - ام المومنین ام حبیبہ کا ایک عزیز فوت ہو گیا۔

سے ابا  
 جنگ  
 و ستم  
 میں ایک  
 (۹)  
 رحمت  
 سارا  
 ہی ہی  
 رات  
 کی  
 ہی  
 ی ہوا  
 س کا  
 بعض  
 ت ہوا  
 تم سے  
 لے کی  
 گرم  
 اسی  
 (۹)  
 شہ کا حال  
 (۹)  
 نسل کرتے

کَاتِمًا يَمْشِي فِي حَتَمٍ. گویا حتام میں جا رہا ہے دیکھا  
سردی اور ہوا محسوس نہیں ہوتی، یہ آنحضرت کی دعا کی برکت  
تھی، جب ٹوٹ کر آیا تو سردی معلوم ہوئی۔

عَادُوا حَمَمًا. کوئلہ ہونگے ہوں گے۔  
أَحَدَاتُ نَفْسِي يَا لَيْسِي لِأَنَّ أَكُونَ حَمَمَةً أَحَبُّ  
إِلَيَّ. میرے دل میں ایسا خیال گزرتا ہے کہ کوئلہ بنجانا اس سے  
بہتر مجھ کو معلوم ہوتا ہے (مگر یہ خیال گزرنا اس سے بھی بدتر  
معلوم ہوتا ہے۔ مراد وہ شیطانی دوسو سے ہیں جو شیطان گمراہ  
کرنے کے لئے دل میں ڈالتا ہے، یہ دوسو سے اب تک کبھی  
میرے دل میں بھی گزرتے ہیں، مگر آنحضرت کی حدیث یاد کیے  
مجھ کو تسلی رہتی ہے کہ آپ نے فرمایا ایسے دوسوے گزرنا خالص  
ایمان کی دلیل ہے اور یہ حدیث کہ اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے  
شیطان کی دشمنی کو دوسو سے ہی میں روک دیا، اس سے زیادہ  
اُس کو کوئی قدرت اپنے ایمان دار بندوں پر نہیں دی۔)

سَوْدَاءَ عَكَاتِهِمُ الْحَمَمِ. آدم کی اولاد نکالی مثل  
کالے کوئلے کے۔

لَمْ يَدْرُكْ حَبِيمًا. کوئی دل سوز عزیز نہیں چھوڑا۔  
حَتَمَ الْفَرْخِ. اب چوزے کے پر نکل آئے یعنی  
ترغیب کے بعد ترغیب کہتے ہیں زرد پر نکلنے کو۔

ذَاتُ حَمِيٍّ. بخار والی۔  
لِلْحَقَائِقِ مِنَ دُرِّيْنَا. ہمارے خاص خاص درپے، گنا  
الْعَالِمِ كَالْحَمَمِ. عالم گرم چنے کی طرح ہر دو طرف  
کہتا ہے یہ گرم چنہ کئی مقاموں میں ہے، ایک تو طبرستان میں،  
دوسرے ملک ہند میں سوہان نامی مقام پر جو نواحِ دہلی میں ہے  
تیسرے تیسرے کے قریب دکن میں۔)

تھی اَنْ يَسْتَشْفِي بِمَاءِ الْحَتَمَاتِ. حتام کے پانی  
علاج کرنے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی یہ سمجھ کر کہ حمام کے پانی  
سے شفا ہوگی، حالانکہ شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ دوا  
اور حمام وغیرہ سے کیا ہوتا ہے۔ جمع البحرین میں ہے کہ حمام کے

پانی سے مراد مشہور حمام ہے، نہ کہ حتمہ یعنی گرم چنے کا  
پانی، اس سے آپ نے منع نہیں فرمایا اور صدوق کے کلام سے  
یہ مفہوم ہوتا ہے۔)

مَاءُ الْحَتَمِ سَبِيلُهُ سَبِيلُ الْمَاءِ الْجَارِي  
إِذَا كَانَ لَهُ مَا دَخَلَ حَمَامًا كَالْمَاءِ الْجَارِي  
میں ہے۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الْحَمِيمِ  
گرم پانی سے وضو کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

حَمِيمٌ غَرْمٌ أَوْ سَرْدٌ دُونَ مَعْنَى فِي آتَانِ.  
قِيلَ لِلْحَسَنِ طَابَ حَمِيمُكَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا  
عَلِمْتَ أَنَّ الْحَمِيمَ الْعَرَفِيُّ. امام حسن رضی سے کہا گیا آپ  
کا حمیم اچھا ہوا انہوں نے کہا، ہاتھ تیرے کی تھک کو معلوم نہیں  
کہ حمیم، پسینے کو کہتے ہیں۔

حَمُّ الرَّجُلِ فَهُوَ مَحْمُومٌ. آدمی کو بخار آگیا اس  
کو بخار ہے۔

أَحْتَمَهُ اللَّهُ. اللہ اُس پر بخار ڈالے۔  
حَسَنٌ. چھوٹی چھوٹی جوئیں (جیسے حَمْنَانُ ہے۔)

كَمْ قَتَلْتُمِنَ حَسَنَاتٍ. تو نے کتنی جوئیں ماریں  
میں ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی جوئیں کو قتل کیا ہے کہیں گے، اُس سے  
بڑی کو حَسَنَانُ. اُس سے بڑی کو حَسْرَادُ. اُس سے بڑی کو حَسْرَادُ  
اس سے بڑی کو حَمَلٌ اور طَلْحٌ. ایک قسم کے چھوٹے انگوٹھے  
جو طائف میں ہوتا ہے حَمْنَانُ کہتے ہیں۔

أَرْضٌ مَحْمَنَةٌ يَا مَحْمَنَةٌ. وہ زمین جہاں جوئیں  
بہت ہوں۔

حَمْنَةُ بِنْتُ حَجَّشٍ. ام المومنین حضرت زینب  
بہن تھیں اور حضرت عائشہ رضی کے واقعہ ایک میں شریک  
حَمَمٌ. حرارت یا خاوند کا بھائی، عزیز باپ وغیرہ  
حَمَمًا اس کا مؤنث حَمَمًا یعنی خاوند کی عزیز عورت مثلاً  
دیورانی، جٹھانی، نند وغیرہ۔ حَمِيمٌ میں ہے کہ عورت کے



ابو ایمنہ یا چچا کو بھی حَمَوُ کہتے ہیں اُس کی جمع اَحْمَاءُ ہے،  
 مغرب میں ہے کہ اَحْمَاءُ خاص خاوند کے عزیزوں کو کہتے ہیں  
 لَا يَخْلُقُونَ رَجُلًا بِمُغْيِبَةٍ قَدَانٍ قِيلَ حَمَوَهَا  
 آلا حَمَوَهَا الْمَوْتُ۔ کوئی شخص اُس عورت کے ساتھ جس کا  
 خاوند حاضر نہ ہو، تنہائی نہ کرے۔ لوگوں نے کہا اگر خاوند کا  
 رشتہ دار ہو (مثلاً خُسر۔ دیور۔ جلیثمہ وغیرہ) فرمایا اُس  
 کی تنہائی سے تو موت بہتر ہے ز اُس کی تنہائی تو غیر شخص کی  
 تنہائی سے بھی زیادہ مُغزب ہے۔ صحیح فرمایا رسول اللہ صلعم نے  
 غیر شخص کو تو ایک بارگن غیر عورت کا پھسلا لینا یا اُس پر ہاتھ  
 ڈالنا شکل پڑے گا، مگر دیور، جلیثمہ وغیرہ آسانی سے اُس کو  
 ہاتھ میں لے آئیں گے۔ پر چند خُسر محرم ہے مگر اُس کی تنہائی  
 کو بھی ہتھو کے ساتھ آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ اب جان لینا چاہتے  
 کہ اس حدیث میں تنہائی کی ممانعت ہے۔ لیکن اگر دوسری  
 عورتیں وہاں موجود ہوں یا خاوند حاضر ہو، تب یہ لوگ عورت  
 کے پاس جا سکتے ہیں اور پر وہ شرمی اسی قدر ہے کہ ہاتھ  
 اور منہ اور دونوں قدموں کے سوا اور سب اعضاء کو  
 عورت ان لوگوں سے چھپائے رہے، البتہ خُسر کا حکم اور  
 حرام کا سا ہے اُس کے سامنے سربا سب عورت کھول سکتی ہے  
 اور گائے کہا اس حدیث میں حَمَوُ سے مراد خاوند کے دوسرے  
 برہمن، باپ اور بیٹوں کے علاوہ۔

أَجْرَتْ رَجُلًا مِنْ أَحْمَائِي. میں نے اپنے خُسرانی  
 ستمہ داروں میں سے ایک شخص کو ذکر رکھا۔  
 بِحَمَلٍ حَمَوْتَهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً. اس رنج کی سختی چالیس  
 سالیانے گا۔

حَمِيَّةٌ - بہنیز  
 حَمِيَا - خُسر کی سختی۔  
 حَمِيَّةٌ - غیرت۔

حَمَّةٌ - ڈنک، زہر۔  
 رَحَصَ فِي الرَّقِيَّةِ مِنَ الْحَمَّةِ۔ آنحضرت نے سانپ  
 بچھو وغیرہ کے منتر کرنے کی اجازت دی (یعنی ہر ڈنک و اجاؤر  
 کے ڈنک کا منتر کرنے کی اجازت دی، جس کے ڈنک میں زہر ہو  
 مراد وہی منتر ہے جس میں شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہوں۔ اگر کسی  
 شرک و کفر کے الفاظ ہوں تو کسی جلال میں مُدست نہیں، ایسے منتر کرنے سے  
 مر جانا سو دربر مسلمان کے لئے بہتر ہے۔)  
 وَتَنْزَعُ حَمَّةٌ كُلَّ دَابَّةٍ۔ ہر جانور کا زہر نکال لیا  
 جائے گا۔

لَا رُقِيَةَ إِلَّا عَنِ عَيْنِ أَوْ حَمَّةٍ. منتر یا بد نظری سے  
 ہے یا ڈنک مارنے سے (یعنی ان دو چیزوں میں منتر زیادہ مفید  
 ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اور بیاریوں کے لئے منتر نہیں ہو سکتا  
 لَا يَجِي إِلَّا لِلَّهِ وَوَلَدِ رَسُولِهِ۔ چراگاہ کا محفوظ رکھنا  
 کسی کو جائز نہیں، مگر اللہ اور اس کے رسول کو (یا جو رسول  
 کا قائم مقام ہو، جیسے خلیفہ اور امامت کے زمانے میں  
 ہر ایک قبیلہ کا رئیس کیا کرتا، ایک کتے کو بھونکواتا اور جہانگ  
 اُس کی آواز پہنچتی، اتنی زمین کو خاص اپنے جانوروں کے لئے محفوظ  
 کر لیتا۔ اس میں اور کوئی شخص نہ چرا سکتا، تو آنحضرت نے اُس  
 بڑی رسم کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ چراگاہ میں ہر ایک شخص  
 اپنے جانوروں کو چرائے گا مجازاً البتہ اللہ اور رسول کے لئے  
 کوئی چراگاہ محفوظ ہو سکتا ہے، جیسے جہاد کے گھوڑوں اور  
 جانوروں کے لئے یا زکوٰۃ کے جانوروں کے لئے اور حضرت عمرؓ نے  
 نفع کو ایسے ہی جانوروں کے لئے محفوظ کر لیا تھا۔)

لَا يَجِي فِي الْأَسْرَاكِ فَقَالَ أَيْضًا أَرَاكَ فِي  
 خَطَايَايَ. پلو کا درخت محفوظ نہیں ہو سکتا ہر شخص کا اونٹ  
 اُس کو کھا سکتا ہے (مراد وہ درخت ہے جو جنگل اور غیر ملک زمین  
 میں ہو) اُس کو ایضاً لہلا ایک پلو کا درخت میری زمین میں جو دوسری  
 ۱۵ یعنی جس وقت دجال آرا جائے گا اُس وقت زہریے جانور  
 کا زہر بانی زہر ہے گا۔ ۱۲ منہ

دعوت  
 شے کا  
 ظلم  
 باری  
 نے حکم  
 پر  
 ہے  
 آما  
 لیا  
 ظلم  
 زاکا  
 ہے  
 دار  
 کے  
 بڑی  
 انکو  
 جان  
 ت  
 میں  
 پ  
 عورت  
 عورت

روایت میں اس طرح ہے کہ آپ سے پوچھا گیا: پہلو کا درخت محفوظ ہو سکتا ہے؟ فرمایا اس خاصہ محفوظ ہو سکتا ہے جہاں تک اونٹوں کے منہ نہ پہنچیں، یعنی بالائی حصہ جو جانوروں کے کام نہیں آ سکتا یا مطلب یہ ہے کہ پہلو کے وہ درخت محفوظ ہو سکتے ہیں جو آبادی سے دور یا ایسے دشوار گزار مقامات پر واقع ہوں کہ وہاں تک جانور نہ جا سکتے ہوں۔ ابن اثیر نے کہا کہ یہ درخت جس کے اہل بیت نے پوچھا تھا احتمال ہے کہ پہلو سے اس کی حملہ کہ زمین میں موجود ہو، ایسا درخت اس کی ملک نہیں ہو سکتا، گو زمین اس کی ملک میں آگئی ہو۔ لیکن وہ درخت جو کوئی اپنی ملک کہ زمین میں بوسے وہ بالالتفاق مالک کے لئے محفوظ ہوگا۔

عَبْدُنَا عَلِيٌّ مَوْلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نے کہا، ہم کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہما آیا کہ انہوں نے اس مقام کو محفوظ کیا جو ابر کے پانی سے سرسبز ہوتا ہے (ایسے مقام کی پیداوار میں سب لوگوں کا حصہ ہے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:  
 أَحْمِيَةُ الْمَكَانِ قَبْلُ الْخَيْبِ۔ میں نے جگہ کو محفوظ کر لیا اب وہ محفوظ ہے۔

هَذَا الشَّيْءُ رَجِيءٌ۔ یہ محفوظ چیز ہے رازرود انگریزی زبان میں)

تَحْمِيَّتُهُ حِمَايَةٌ۔ میں نے اُس کی حمایت کی (یعنی حملہ سے محفوظ رکھا۔ حملہ کرنے والے کو دفع کیا)۔

أَسْلَانٌ حَيْثُ الْوَطَيْسُ۔ اب تونور گرم ہوا (خوب لڑائی شروع ہوئی)

رَقْدًا رُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَقْوَسُ۔ ان لوگوں کی ہانڈی تو گرم ہے، اہل رہی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کی عزت اور شوکت باقی ہے)۔

فِيهِ مِنْ ذُرَاكَ الْفَأْ۔ اُن کو حِمیت اور غیرت اس بات سے آگئی۔

أَخِي تَمِيحِي وَبَعِيحِي۔ یہ حضرت زینب کا قول ہے۔ میں اپنے کان اور آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کان سے جو سنو

اور آنکھ سے جو دیکھوں اسی کو بیان کرتی ہوں، یہ نہیں کرنی کہ اُن پر جھوٹ بولوں یعنی جھوٹ کہدوں کہ میں نے ایسا سنا ہے یا دیکھا ہے)۔

لَا بَعِيًا لِلْحَيَاةِ بَعْدَ الْجَدِّ الرَّجِيءِ۔ جب آدمی حرام کام کرنے لگا تو پھر حِمیت کہاں رہی۔

يُقَاتِلُ حِمِيَّةً۔ اور آدمی حِمیت اور غیرت کی دیر سے لڑتا ہے (جیسے کوئی شخص اس کی عزت لینا چاہے تو وہ غیرت شخصی ہو یا قومی یا ملکی)۔

خِي الْوَحْيِ۔ پھر وہی پے درپے (یعنی کثرت سے) آئے مَن حَامٍ حَوْلِ الرَّجِيءِ۔ جو شخص محفوظ مقام کے گرد بچھے

(وہاں اپنے جانوروں کو چرائے۔ وہ کچھ عجب نہیں کہ محفوظ مقام میں گھس جائے۔ مطلب یہ ہے کہ مباح کاموں میں مبالغہ کرے

اور عیش و عشرت کی عادت ڈالنا خوب نہیں ہے۔ ایسا آدمی اگر رفتہ حرام کام بھی کرنے لگتا ہے)۔

ظَهَرَ الْمَوْعُظِينَ رَجِيءٌ۔ مومن کی پیٹھ محفوظ ہے (کوئی اس کو بے وجہ شرمی سستا نہیں سکتا)۔

مَنْ كَرِهَ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ أَحْمُولًا۔ جو شخص ایسا دین بدلے (اسلام پر قائم رہے) اس کی حمایت کرتے رہو

تَحْمِيَّتُ الْقَوْمِ الْمَاءُ۔ میں نے ان لوگوں کو پانی سے روک دیا (یعنی اور پلانے نہ دیا)۔

كُلُّ مَلِكٍ حَيْثُ حَيْثُ رَجِيءٌ حَيْثُ اللَّهِ مَحَارِمُهُ۔ ہر بادشاہ ایک محفوظ جگہ ہوتی ہے (جہاں پر دوسروں کے جانے کی

شکار کرنے کی جانور کو چرانے کی ممانعت ہوتی ہے) اور اللہ کی محفوظ جگہ حرام کام ہیں (اُن کے کرنے کی ممانعت ہے)۔

إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَحْمَاكَ الدُّنْيَا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے

دنیا نہیں دیتا جس کی وجہ سے وہ پروردگار سے غافل ہو جائے دنیا کا وہ مال اسباب جن سے آدمی خدا کی رضا مندی کا لالچ ہو، درحقیقت دنیا نہیں ہے)۔

حائم - وہ نراونٹ جس کے پوتے پر سواری شروع ہوگئی  
پھر درپ زانہ جاہلیت میں ایسے اونٹ کو آزاد کر دیتے، پھر  
اس سے سواری نہ لیتے

آنحلی . محفوظ مقام جہار کوئی نہ پاسکے .

لَعْدِيدًا خَلِ الْجَنَّةَ حَمِيمَةً غَيْرَ حَمِيمَةٍ حَمَزَةٌ كَوْنِي  
حمیت بہشت میں نہیں لے جاتے گی، سوا حمزہ کی حمیت کے۔  
(ان کو اس وقت حمیت آئی جب ابو جہل نے آنحضرت کو گالیوں  
دی تھیں یا نبی ابو جہری آپ کی پیٹھ پر ڈالی گئی تھی، یہ محض  
خاندانی حمیت تھی، کیونکہ حمزہ نہ اس وقت تک ایمان نہیں لائے  
تھے)۔

جَعَلَ إِشْتِي عَشْرًا مِثْلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حَمِيٌّ أَحْمَرٌ  
دینہ لیبیک کے گرد بارہ میل تک محفوظ کر دیا کوئی وہاں شکار  
کے وہاں کے درخت نہ کاٹے)۔

الْقَرْضُ حَمِيٌّ الزَّكَاةُ - قرض زکوٰۃ کی روک ہے جب  
کس دمول نہ ہو اس پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی، یا جس آدمی کے پاس  
سب زکوٰۃ موجود ہو لیکن وہ قرض دیا ہو تو اس پر زکوٰۃ نہ  
ہوگی)۔

حَمِيٌّ لَمَنْ يَحْتَمِي مِنَ الطَّعَامِ مَخَافَةَ الدَّاءِ كَيْفَ  
يَحْتَمِي مِنَ الذُّنُوبِ مَخَافَةَ النَّارِ - مجھ کو اس شخص  
عیب آتا ہے جو بیماری کے ڈر سے کھانے میں پرہیز کرتا ہے،  
اور خ کے ڈر سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا۔  
سبکاطا۔ آنحضرت معلم کا نام ہے۔ اگلی کتابوں میں یہودیوں  
اور ان کی تفسیریوں کی ہے کہ حرام کاموں سے منع کریں گے۔

### بَابُ الْحَارِمِ مَعَ النُّونِ

الْحَارِمُ - شراب کی دوکان جیسے حالۃ یا ہر دوکان یا پیشہ  
ان کی بیج حواہنیث اور حانات - (ابن عربی شراب  
دکان کو مآخوئس کہتے ہیں۔ اس کی جمع مواخیر ہے۔  
إِنَّهُ حَرَّقَ بَيْتَ رُوَيْسِدِ التَّقْفِيِّ وَكَانَ حَارُونَ

تُعَاوَرُ فِيهِ الْحَمْرُ وَتَبَاعُحُ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زور لٹھنی کا  
گھر جلا دیا، وہ شراب (ساز) کی دوکان کی مانند تھا جہاں طرح  
طرح کی (شراب بنا کرتی اور بیچی جاتی)۔

حَدَّثَنَا سَبْرًا كَمِي كَثْرَةً

حَدَّثَنَا سَبْرًا كَمِي كَثْرَةً - سبزلاکھی گھڑے کو کہنے لگے، جو  
مٹی کا پکا کر بنایا جائے۔ ایسے برتن میں آنحضرت نے نبیذ بنانے  
سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ اس کی چکنائی کی وجہ سے اس میں  
نشہ جلد آجاتا ہے)۔

إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ لَعَجِبَتْ لَهُ الدُّنْيَا مِعَاهَا -  
دعربن حانظلے نے کہا) حنظلہ کے بیٹے کے لئے دنیا نے اپنی  
آنتیں چیر کر رکھ دیں وقتہ حضرت عمر فاروقؓ کی والدہ کا  
نام تھا۔ وہ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں اور ابو جہل کی چچی زاد  
بہن تھیں)۔

تَمَى عَيْنُ الْإِسْلَامِ فِي الدُّنْيَا وَالْحَمْدُ تَمَى  
وَالْمَرْفِقُ وَالْمَقْبُرُ - آنحضرت نے کہہ دی تو نبی اور  
سبزلاکھی گھڑے اور رال لے ہوئے برتن اور چوبیس برتن میں  
نبیذ بھگونے سے منع فرمایا۔

حَمِيٌّ - گناہ یا نیکی، باطل سے حق کی طرف جانا یا حق  
سے باطل کی طرف، قسم توڑنا۔

تَحْتَتُ - رازوں کو عبادت کرنا۔  
أَلَيْسَ حَمِيٌّ أَوْ مَمْلُومَةٌ - قسم کھانے کے بعد یا  
اس کو توڑنا ہے یا شبہ مند ہونا اگر نہ توڑے تو شرمندہ ہوگا  
کہ ناحق قسم کھا کر ایک لذت سے محروم رہا)

مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا  
الْحَمِيَّتُ - جس شخص کے تین بچے خورد سال مر جائیں (اصل میں  
رحمت گناہ یا طاعت کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس شکرک  
پہنچنے سے پہلے، جب ان پر قلم جاری ہو، یعنی ان کے گناہ  
اور نیکیاں لکھی جائیں)۔  
كَانَ يَأْتِي حَرَاءً فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ - آنحضرت فرمایا

ہیں کرنی کہ  
یسا شکار  
ادنی حرام  
ت کی وجہ سے  
ہے خودیہ  
ت سے آئے  
نام کے گرد  
نہ محفوظ  
میں مبالغہ  
ایسا آدمی  
ظاہر کوئی  
جو شخص  
میت کرتے  
لوگوں کو  
نہ ہر بار  
کے جانے  
تی ہے اور  
مانعت ہے  
نیا۔ جب  
نیاسے بچا  
اسے غافل  
رضامندی کا

میں آیا کرتے جو ایک پہاڑ ہے مکہ سے قریب) اور وہاں عبادت کیا کرتے (حق تعالیٰ کا دعویٰ کیا۔ اصل میں تختہ کے معنی گناہ سے نکلا، جیسے تَاخَّرَ تَخَرَّجَ یعنی وہ کام کیا جس کی وجہ سے گناہ سے نکل گیا)۔

لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمَخَّخْتُ مَا كَرِهْتُ لِيَاكُنْ وَنَشَأَ اللَّهُ كَيْفَ يَشَاءُ لِيَأْتِيَ تَوَانٌ كِي قَسْمٌ جَعُولِي نَهْ يُونِي۔  
كُنْتُ أَخْخْتُ يَا أَخْخْتُ۔ میں گناہ اپنے اوپر آمارا تھا۔

كُنْتُ أَخْخْتُ يَهَانِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میں جاہلیت کے زمانہ میں ان کاموں کو عبادت اور موجب قربت الہی سمجھتا تھا وَرَخَا أَخْخْتُ إِلَى نَدَارِي۔ میں اپنی قسم سے گناہ میں مبتلا نہیں ہوتی۔

تَخَخَّرَ فِيهِمْ مَوْلَاؤُا لَدَا الْخَيْبِثِ۔ اُن میں ذکا کی اولاد بہت ہوگی ایک روایت میں اَلْخَيْبِثِ ہے۔

حَنْجَرٌ كَلٌّ۔ مطن۔ اس کی جمع حَنَاجِرُ  
فَرَبَّ حَنْجَرَةً رَجُلٌ فَذَاهَبَ مَهْوَتُهُ اِيك شخص کے مطن پر مار لگائی، اُس کی آواز نکلنی موقوف ہوگئی (فرمایا پوری دیت دینا ہوگی)۔

بَلَّغَتِ الْقُلُوبَ الْحَنَاجِرَ۔ دل مطن تک آگے، زمین ڈر کی وجہ سے۔ اُرْدَاكَ حَوَارِهِ اِس طَرَحَ ہے کہ کھینچے نہ تک آگے)

لَا يَجَادِبُنَا حَنَاجِرُهُمْ۔ ان لوگوں کا قرآن مطن سے آگے نہیں بڑھنے کا (اللہ تک نہیں چڑھے گا) یا مطن کے نیچے نہیں اترنے کا (دل تک نہیں پہنچنے کا)۔

حَنْجَرٌ عَطْمٌ۔ مطنوں میں سے آتی جاتی ہے یعنی نرغزہ اور جس نلی میں سے کھانا پانی اُترتا ہے اُس کو مَرِيحٌ کہتے ہیں حَنْدُلسٌ۔ اندھیری رات تاریکی (اس کی جمع حَنَادِلسٌ، حَنْدَسٌ اَللَّيْلُ۔ رات اندھیری ہوگئی۔

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ

ظُلْمَاءَ حَنْدِلسٍ۔ ہم آنحضرت معلوم کے پاس ایک تاریک بہت اندھیری رات میں بیٹھے ہوئے تھے۔

وَقَامَ اللَّيْلُ فِي حَنْدِلسٍ۔ رات کی تاریکی میں گھری ہوئی۔

حَنْدٌ يَا حَنْدٌ اِيك گرمے میں گرم پتھر اوپر سے رکھ کر چھوٹا اِيحِي يَعْقِبُ مَحْنُوذٌ۔ ایک بٹھا ہوا عورت پر رکھو آپ کے پاس لائے۔

اِيحِي حَنْدِلسٌ۔ ایک بٹھا ہوا بچھڑا۔  
عَقَلْتُ قَبْلَ حَنْدِلسٍ هَا اِيشْوَا عِرْ هَا۔ تو نے جلدی سے

جہانی کر دی اور دم پخت اور بھونے ہوئے گوشت کا انتظار نہیں دکھلایا (غریبوں کے نزدیک جلدی جہانی کر دینا جو حاضر ہو وہ سامنے رکھ دینا تعریف کی بات ہے۔ یہ ایک مثل ہے

اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی مسئلہ کا فوراً جواب دیکھے، اوقات گزارا نہ کرے۔ جمع الجہار میں ہے کہ گوشت

پھوڑے کے ممال ہونے پر علماء کا اجازت ہے مرن اسی حال میں سے اس کی کراہت منقول ہے، بعضوں سے حرمت بھی منقول ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ حرمت کی روایت کسی سے صحیح ہوئی

انہی نعتا عن الطیبی۔ عرب لوگ کہتے ہیں:  
حَبْرٌ سَمِيذٌ وَجَدَّحٌ حَنْدِلسٌ۔ میدے کی روٹی

اور دم پخت حلوان)۔

حَنَادٌ۔ سورج کا ایک نام ہے۔  
حَنْدَا الْقُرْمِ یہ ہے کہ گوٹے کو ڈر کر اُس

دُحُوپ میں کھڑا کر دیا اوپر سے دہری جھول ڈال دی، اس کو پسینہ آجائے۔ یہ ماخوذ ہے حَنَادُ الْحَبْلِ سے

حَنْدٌ۔ ایک مقام ہے دینہ کے قریب۔  
حَنْزٌ۔ بنانا یا مورا۔

حَنْبَلَةٌ۔ بن چلہ کی کمان۔ یا ہر میری چیز۔ اس کی

حَنَابِرٌ سے۔  
لَوْ مَلَيْتُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَالْحَنَابِرِ مَا لَفَعَلْتُمْ

اِي

بہت

یوں کہ

کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

یوں کہ

يَحْيُو الْاَلِ الرَّسُوْلِ (حضرت ابو ذر غفاریؓ نے کہا) اگر تم اتنی نازیں پڑھو کہ تمہارے دل کی طرح جاؤ، تب بھی تم کو فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت نہ رکھو گے مطلب یہ ہے کہ بغیر محبت خدا و رسول کثرت عبادت سے فائدہ نہ ہوگا۔ خارجی لوگ عبادت بہت کرتے تھے مگر آل حضرت کے اہل بیت سے دشمنی رکھتے تھے آخر مزدور اور مخدول ہوئے۔ محبت اہل بیت درحقیقت محبت پیغمبر اور محبت خدا ہے، محبت خدا اور رسول کے ساتھ تھوڑی سی عبادت بھی نجات کے لئے کافی ہے)۔  
حَتِّشْ . اِنَّا دِينًا مِّمَّيْنَا، شَكَرْنَا .

حَتِّشْ . تَمِي ، سَاب ، حَشْرَاتِ الْاَرَمِ ، حَبْكِي ، اَلْاَكْبَرِ  
حَتَّى يَدْخُلَ الْوَلِيْدُ يَدَاكَ فِي قَسَمِ الْحَتِّشِ يَهَانَ  
تک کہ جبکہ اپنا اتمہ مانپ کے منہ میں ڈال دے گا کسی زہریلے جانور کا زہر نہ رہے گا یہ اس وقت ہوگا جب دجال اور باجیکا ہوگا اور دنیا میں از سر نو امن و امان قائم ہوگا۔  
اَحْلَيْتُ بِمَا بَيْنَ الْاَحْدَثَيْنِ مِنْ حَتِّشْ . دَوْلُوں  
کالے پتھر لے میدانوں کے بیچ میں جتنے کپڑے مٹورے رہا  
بھو اور غیرہ) میں ان کی قسم کھاتا ہوں۔  
حَنْطُ . حَنْطُ سَانِسْ لِيْنَا ، سُرْخْ هَوْنَا .

حَنْطُ . وَتْ اَجَانَا .  
حَنْطُ . كَيْتْ كَانْسْ كَا وَتْ اَجَانَا . رِيْمْتْ سَفِيْ  
یوں کہ جو جانا۔ ریمٹ ایک درخت ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے  
حَنْطُ . خَوْشْ بَوْلْ كَانَا .  
حَنْطُ . خَوْشْ بَوْلْ كَانَا .

وَقَدْ حَسَرَ عَنِّ فِخْذِيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّنُ ثَابِتْ بِنِ  
میں نے (جب میلہ کذاب سے جنگ درپیش تھی) اپنی ریش  
کو لیں وہ خوشبو لگا رہے تھے (مرنے کی تیاری کر رہے تھے،  
اس میں سب کو کرام کی شجاعت پر)

اَيُّ الْحَنَاطِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْكَافُورُ . مَيْتْ

کی کوئی خوشبو تم پسند کرتے ہو (عطائے) کہا کا فور۔  
اِنَّ شَمُوْا لَمَّا اسْتَيْقَنُوْا بِالْعَدَابِ تَكْفُوْا  
بِالْاَلِ نَطَاعِ وَحَنْطُوْا بِالصَّبْرِ لَسَدًا حَيْفُوْا وَيَنْتَبُوْا  
تو مٹو کہ جب یقین ہو گیا عذاب کا (اب بچنے والے نہیں)  
انہوں نے جھڑوں کے کفن پہن لئے اور ابو ابدان پر مل لیا  
تاکہ سر میں نہیں اور بد بودار نہ ہوں۔

حَنْطُ اَبْنِ عَمَّآ . ابْنِ عَمْرُوْ كُوْ خَوْشْبُوْلْ كَانِي .  
لَا حَنْطُوْا . خَوْشْبُوْلْ كَانَا  
لَا تَسْلِمُ وَلَدَاكَ حَنْطَا فَانَا يَحْتَكِرُ الطَّعَا  
عَلَى اُمِّي . اپنے بچہ کو بھینے دیکھو بیچنے والے کے شیر  
مٹ کر وہ میری امت پر غلہ کا احکار کرے گا (احکار کے  
معنی اوپر گزر چکے ہیں) حکم میں۔

حَنْطُ . يَحْتَطَبُ اَوْ حَنْطَبَا عَ اَوْ حَنْطَبَا عَ ، بَعْمُوْلْ  
حَنْطُ طَا عَ مَهْلَمْ سَ لَقْلْ كِيَا هَ . اَلْاِيَا خَافْسْ كَانَا  
رخافس، حنطہ کی جمع ہے، ایک کالا کیر ابو ابدان  
سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ قَتَلْتُ قُرَادًا اَوْ حَنْطَبًا  
فَقَالَ لَهْمَدًا قِيَا مَمْرِيْ . ایک شخص نے سعید بن مسیب  
سے پوچھا، میں نے (احرام کی حالت میں) ایک جوں کو مار  
ڈالا۔ یا یوں کہا ایک حنطب کو، انہوں نے کہا۔ ایک کجور  
خیرات کر دے۔ (حنطب کے معنی ڈالا)

مَنْ قَتَلَ قُرَادًا اَوْ حَنْطَبًا نَا وَهُوَ مُحْرِمٌ  
لَهْمَدًا قِيَا مَمْرِيْ . اَوْ مَمْرَتَيْنِ . جو شخص جوں یا حنطب  
کو مار ڈالے احرام کی حالت میں، تو ایک یا دو کجور خیرات کرے  
حَنْطُ . جَعْلَنَا .

حَنْطُ . سِيْدَا هَوْنَا . پاؤں ٹیڑھا ہونا۔  
حَنْطُ . حضرت ابراہیم کے دین پر ہونا، موتوں کی  
کی پرستش سے الگ ہونا، عبادت کرنا۔

حَنِيفٌ . اسلام کی طرف مائل یا جو حضرت ابراہیم کے  
طریق پر قائم ہو یا جو یہود اور نصاریٰ کے طریق کے مخالف ہو یا

مسلمان یگنا ہوں سے پاک (جیسے اس حدیث میں خَلَقْتُ عِبَادِي حَنَفَاءَ۔ میں نے اپنے بندوں کو گناہوں سے پاک و صاف پیدا کیا) پھر دنیا میں آکر وہ گناہوں میں آلودہ ہو گئے۔  
 بَعَثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ التَّمَحُّدِ السَّهْلَةِ۔ میں میری اور آسان شریعت دیکر بھیجا گیا۔  
 قَالَ إِيَّاهُ حَنَفٌ۔ وہ کہنے لگا میں احنف ہوں (یعنی ایک پاؤں کی انگلیاں دوسرے پاؤں کی طرف گئی ہیں)  
 وَكَانَ حَنَفِيًّا۔ اُن کی توار حنیفی تھی (یہ منسوب ہے، احنف بن قیس کی طرف اور قیاس یہ تھا اَحْتَفِيًّا)  
 بِرَبِّهِ مُحَمَّدٍ حَنِيفًا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سیدھا عقل کے مطابق اور صحیح درست ہے۔)  
 أَحَبُّ إِلَيْكُمْ إِلَى اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ۔ سب دینوں میں اللہ کو دین حنیف پسند ہے (جس میں سچی توحید ہو بت پرستی اور شرک کا شائبہ نہ ہو)  
 أَلَسَوَاكَ مِنَ الْحَنِيفِيَّةِ۔ سراک کرنا دین حنیف سے ہے (یعنی اس کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔)  
 أَبُو حَنِيفَةَ۔ مشہور مجتہد ہیں ان کے اجتہاد پر عمل کرتے دلوں کو حنیفی کہتے ہیں۔  
 حَنِيفَةَ اِذَا قِيلَ بِهِ عَرَبِيًّا۔ حنیف سنی غصہ ہونا۔  
 لَا يَصْلَحُ هَذَا إِلَّا مَنْ لَا يَحْتَنِقُ عَلَى جِدَّةٍ۔ یہ نفاذت اسی شخص کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ نہ کرے، (عرب لوگ کہتے ہیں):  
 مَا يَحْتَنِقُ عَلَى جِدَّةٍ وَمَا يَكْتَلِمُ عَلَى جِدَّةٍ۔ یعنی اس کا دل صاف ہے۔ حسد اور بعض اور کمزور فریب نہیں رکھتا (اصل میں جِدَّةُ اُس کو کہتے ہیں، جو اونٹ جگالی کرتے وقت پیٹ سے نکلتا ہے اور اِحْتَانًا پیٹ کا لگ جانا، اِحْتَانًا۔ پیٹ کا لگ جانا۔ اَحْتَنَقَ الرَّجُلُ۔ کینہ دہن ہوا۔

إِنَّ مِحْنَةً أَنْزَلَ يَتْرِبَ وَإِنَّ حَنِقَ عَلَيْكُمْ (یہ ابوجہل کا قول ہے) محمد مدینہ میں باکر شہر ہے، اُن کو تم پر بہت غصہ تھا۔  
 مَا كَانَ فَهْرًا كَوَمَنْتَ وَسَاهَمًا مِنَ الْفَتَا وَهُوَ الْمُغِظَةُ الْمُحْتَنِقُ۔ (یہ قتیذہ کا شعر ہے) اگر تو احسان کرتا تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوتا، کبھی جو اس مرد اس وقت میں لٹا کرتا ہے جب اُس کو غصہ دلایا جاتا ہے۔  
 اِحْتَانًا۔ غصہ دلانا۔  
 مُحْتَنِقًا۔ جس کو غصہ دکایا گیا۔  
 وَازْدَادُ احْتِنًا۔ اور زیادہ اُن کو غصہ آیا۔  
 حَمَلًا۔ گھوڑے کے منہ میں رسی ڈالنا، سمجھنا، منسوب لکڑی سمجھ دار کرنا۔  
 حَتْنِيكَ۔ کچا چبا کر بچہ کے منہ میں دینا۔  
 حَتْنًا۔ ٹھوڑی کے نیچے۔  
 اِحْتِنَاكَ اور حَتْنًا۔ دُحَا اِبْنُ حَنِيفَةَ لَمَّا وَلَدَتْهُ وَبَعَثَتْ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَنَهُ مِمَّا اَوْحَتَكَ يَه۔ جب ام سلمہ کے بچہ پیدا ہوا تو اُس کو آنحضرت کے پاس بھیجا، آپ نے ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی (کہانی نے کہا بچہ کو پیدا ہونے کے وقت کھجور یا کوئی میٹھی چیز چٹانا مستحب ہے اور یہ بھی بہتر ہے کہ چٹانے والا کوئی نیک اور صالح آدمی ہو اور چٹانے وقت بچہ کے لئے دعا کرے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا ہے کہ بچہ کو نیک لوگوں کے پاس لے جانا مستحب ہے اور جس دن پیدا ہوا اسی دن نام رکھ دینا بھی درست ہے اور نام نیک اور صالح لوگوں سے رکھوانا بہتر ہے۔)  
 اِنَّهٗ كَانَ يَحْتَنِقُ اَوْ لَا اِلَّا نَصَارًا۔ انصار کے بچوں کی تحنیک کرتے (یعنی کچا چبا کر اُن کے منہ میں دیتے)۔  
 فَاَحْتَمَمَكَ اِذَا مَوَدَّ (طلب کرنے سے حضرت ترمذی نے کہا)

عرب لوگ کہتے ہیں۔  
 حنیف سنی غصہ ہونا۔  
 حنیف سنی غصہ ہونا۔  
 حنیف سنی غصہ ہونا۔



تم کو تو دنیا کے واقعات نے تجربہ کار بنا دیا (سوشیا کر دیا)۔  
 وَالْأَعْيُنُ لَا تَبْصُرُنَا وَالْأَنْفُ لَا تَحْشُرُنَا وَرِيحٌ جَرِيءَةٌ أَكْبَرُ مِنْهُمَا  
 أَسْوَدُ حَنَانِكُ - بہت کالا جیسے "أَسْوَدُ مَالِكُ" و  
 حَنَانٌ - روکنا، پھیرنا، مشتاق ہونا، آواز نکالنا، رحم کرنا۔  
 (جیسے حَنَانٌ ہے)۔

تَحَقَّقَ الْجِدُّ عُمُ الْكِبَرِ (مسجد میں ایک کجھور کی کڑی تھی  
 آنحضرتؐ اس پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا کرتے تھے، جب منبر تیار  
 کیا گیا تو آپ اس پر چڑھے) اُس کڑی نے آواز نکالنا شروع  
 کیا آپ کے فراق میں رونے کی سی آواز نکالی۔ یہ حَنَانٌ سے  
 اخذ ہے)۔

حَتَّى قَدْ كَلِمَاتٍ مِّنْهُمْ - یہ ایسے پانے کی آواز ہے  
 جو اپنے ہمجنس پانوں میں سے نہیں ہے (آواز سے معلوم ہوتا  
 ہے کہ دوسرے قسم کا ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے کہا۔ جب ولید  
 بن عقبہ کہنے لگا، کیا میں قریش کے لوگوں میں اراجاؤں کا نہایت  
 میں ہے کہ یہ ایک مثل ہے جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی  
 شخص دعویٰ کرے کہ میں فلاں خاندان میں سے ہوں اور وہ

اس میں سے نہ ہو۔ یا ایسی بات کا دعویٰ کرے جو اُس میں نہ ہو)  
 دَأْمًا تَوَلَّى كَيْتٌ وَكَيْتٌ فَتَدْحَنُ قَدْحٌ كَيْسٌ  
 تھا۔ (یہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کو لکھا) تمہارا یہ کہنا کہ میں  
 سائہوں ویسا ہوں تو یہ اُس پانے کی آواز ہے جو اپنے ہمجنس پانوں  
 سے نہیں ہے۔

لَا تَنْزِدُ حَنَانَةٌ وَلَا مَتَانَةٌ - ایسی صورت  
 سے نکاح مت کر جو اپنے پہلے خاوند کا طرف مائل ہو، اُس کا  
 دار و دیوار ہو (کیونکہ وہ تجھ سے محبت نہ کرے گی) اور جو بات  
 بہتر بر احسان جاتی ہو (اوجھی کم طرف)۔

وَاللَّهُ لَمِنَ قَتْلِهِمْ لَوْلَا رَحْمَتُهُ حَنَّانًا رَهِيمًا  
 اور فضل ادرہ سے گزرے جہاں پر اُمیہ بن خلف حضرت بلالؓ  
 کی تکلیف دے رہا تھا صرف وجہ یہ تھی کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے،  
 مگر دیکھ کر درقہ نے کہا، خدا کی قسم! اگر تم اس کو مار ڈالو گے

تو میں اُس کی قبر کو خدا کی رحمت اُترنے کا مقام سمجھوں گا یعنی  
 اولیاء اللہ اور بزرگوں کی قبر کی طرح اس کی قبر کو متبرک سمجھوں گا  
 اُس پر ہاتھ پھیروں گا! اس روایت میں یہ اشکال ہوتا ہے  
 کہ ذرقہ بن نوفل تو آنحضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے ہی  
 گزر گئے تھے، اور بلال کو تو اُس وقت تکلیف دی گئی، جب وہ  
 مسلمان ہو چکے تھے اس لئے شاید راوی نے غلطی سے کسی اور  
 شخص کے بجائے ذرقہ کا نام لے دیا)۔

اتَّخَذْتُمْ الْوَلِيدَ حَنَّانًا (آنحضرتؐ صلعمؐ بی بی آمنہؓ  
 کے پاس گئے، وہاں ایک بچہ تھا جس کا نام ولید تھا۔ آپ نے  
 فرمایا) تم نے یہ نام ولید محبت اور شفقت سے نہیں رکھا،  
 اس کا نام بدل دو (دوسری روایت میں ہے کہ ولید فرعون  
 کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ غرض آپ نے ولید نام کو  
 پسند نہیں فرمایا)۔

حَنَانِيكَ يَا رَبِّ - پروردگار! میں تیری رحمت ایک  
 کے بعد ایک مانگتا ہوں (تو تیری رحمتیں چاہتا ہوں)  
 حَنَانٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی بہت رحم  
 اور شفقت کرنے والا۔

إِنَّ هَذَا الْكِلَابَ الَّتِي لَهَا أَرْبَعَةٌ أَعْيُنٌ  
 مِنَ الْحَيْنِ - یہ چار آنکھوں والے کتے حرن میں سے ہیں جن  
 ایک قبیلہ ہے جن میں سے) اہل عرب کہتے ہیں:  
 مَجْنُونٌ مَّحْنُونٌ - دیوانہ ہے، کبھی کبھی ہوش آتا ہے  
 پھر دیوانہ ہو جاتا ہے (سعید بن مسیب نے کہا، حرن کالے کتے  
 عجیب میں ہے کہ حرن خالص سیاہ کتے یا کم ذات جن یا جنوں کے  
 کتے یا جن اور اس کے درمیان ایک مخلوق ہے، اور عالم الحن  
 دوسرا عالم، جیسے اگلے زمانہ کے لوگ گمان کرتے تھے کہ تین  
 عالم ہیں ایک عالم الحن۔ دوسرے عالم الحن۔ تیسرے عالم  
 البتن یعنی آخری عالم جس میں ہم لوگ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہند  
 کے مشرک اس کو کبکج کہتے ہیں۔

الْكِلَابُ مِنَ الْحَيْنِ فَإِذَا اغْتَمَيْتُمْ عِنْدَ طَعَامِكُمْ  
 (یہ چار آنکھوں والے کتے حرن میں سے ہیں جن میں سے) اہل عرب کہتے ہیں:  
 مَجْنُونٌ مَّحْنُونٌ - دیوانہ ہے، کبھی کبھی ہوش آتا ہے  
 پھر دیوانہ ہو جاتا ہے (سعید بن مسیب نے کہا، حرن کالے کتے  
 عجیب میں ہے کہ حرن خالص سیاہ کتے یا کم ذات جن یا جنوں کے  
 کتے یا جن اور اس کے درمیان ایک مخلوق ہے، اور عالم الحن  
 دوسرا عالم، جیسے اگلے زمانہ کے لوگ گمان کرتے تھے کہ تین  
 عالم ہیں ایک عالم الحن۔ دوسرے عالم الحن۔ تیسرے عالم  
 البتن یعنی آخری عالم جس میں ہم لوگ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہند  
 کے مشرک اس کو کبکج کہتے ہیں۔

بہت سے  
 سان  
 برائیاں  
 بڑا کرنا  
 بی بی آمنہؓ  
 بی بی  
 پانے  
 لو پانہ  
 اور یہ  
 وہ اور  
 کتا  
 دن  
 برصا  
 ہمارے  
 ان کے  
 تیرے

فَالْقَوْمُ الْهَنَ فَإِنَّ لَهُنَّ الْفَسَا. کئے جن میں سے ہیں جب  
 کمانے وقت وہ تمہارے آس پاس آجائیں، تو ان کو بھی دھیلا  
 کمانا، ڈالو، کیونکہ ان کی نظر لگتی ہے ان کا بھی دل ہے۔  
 یہ جنتہ۔ اُس کو جنون ہے (بیسے بہ چنتہ دونوں  
 کے ایک معنی ہیں)  
 حنین ایک مقام کا نام ہے جو نواح طائف میں واقع  
 ہے، اس مقام پر شہ میں جنگِ عظیم ہوئی تھی  
 حنون۔ جہان۔

حنین بن اسحاق۔ بڑا حکیم گزرا ہے۔  
 وَقَدْ سَمِعْتُ عَنِ الْحَنَانِ وَالْمَنَانِ فَقَالَ الْحَنَانُ  
 هُوَ الَّذِي يُقْبَلُ عَلَى مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ وَالْمَنَانُ هُوَ  
 الَّذِي يَبْدَأُ بِالتَّوَالِي قَبْلَ السُّؤَالِ۔ حضرت طی سے  
 پوچھا گیا کہ "حنان" اور "منان" کے کیا معنی ہیں جو اللہ  
 کے نام ہیں انہوں نے کہا، حنان وہ جو اُس شخص پر متوجہ  
 ہو جو اُس سے روگردانی کرے۔ اور منان وہ جو مانگنے سے پہلے  
 دے دین مانگے عطا کرے۔

رجع حنین۔ یہ ایک ضرب المثل ہے عرب میں،  
 حنین نامی ایک موچی تھا، اُس نے موزے کی ایک جوڑی بنائی  
 جس کو ایک اہول لینے آیا، بڑی دیر تک قیمت کے بارے میں گفتگو کرتا  
 رہا پھر چھوڑ کر چل دیا۔ حنین کو اُس کے اس طرزِ عمل پر غصہ آیا  
 اُس نے کیا ترکیب کی وہ جوڑا لے کر اس گنوار کی راہ میں جھڑ  
 سے وہ اپنے گھر جانے والا تھا، ایک ایک موزہ کسی قدر فاصلے  
 سے راستہ میں ڈال دیا اور خود کمین گاہ میں پوشیدہ ہو رہا۔  
 جب وہ گنوار وہاں پہنچا تو ایک موزہ پڑا دیکھ کر کہنے لگا یہ موزہ بالکل  
 حنین کے موزے کے مشابہ ہے اگر اس کا جوڑا بھی ہوتا تو میں لے لیتا  
 آگے بڑھ کر دیکھا تو دوسرا بھی پڑا ہے جب تو وہ اونٹ سے اُترا  
 اور اُس کو باندھ کر پہلا موزہ لینے گیا۔ حنین نے کیا کیا، جھٹکے  
 سے نکل اونٹ پر سوار ہوا اور، یہ جا وہ جا، گنوار جب لوٹ کر آیا  
 تو اونٹ نہ دارد صرف ایک موزہ پڑا ہوا ہے۔ ناچار دونوں موزے

لے کر اپنے گھر آیا، لوگوں نے پوچھا کیا لایا؟ تو کہنے لگا حنین  
 حنین کے دو موزے لے اور کچھ نہیں۔ اس روز سے یہ مثل مشہور  
 ہوئی، جب کوئی سفر سے بے نیل مرام آتا ہے تو کہتے ہیں رجح  
 حنین۔ جمع الجرمین میں ہے کہ حنین ایک سخت آدمی تھا  
 اُس نے اپنے آپ کو اسد بن ہاشم بن عبدمناف کا بیٹا بنایا اور  
 عبدالمطلب کے پاس دو لال موزے پہنے ہوئے آیا، اُن کو چھا  
 چھا کہہ کر بولا کہ میں اسد بن ہاشم کا بیٹا ہوں، انہوں نے کہا ارے  
 جابسی، میں تجھ میں ہاشم کا علیہ نہیں پاتا، وہ آخر لوٹ کر چلے آیا اور  
 لوگوں سے کہنے لگا رجح حنین حنین اس روز سے یہ مثل  
 مشہور ہوئی۔

تَحَنُّوا عَلَى آيَاتِ الْمُسْلِمِينَ۔ مسلمان تمہیں پر رحم کرے  
 لَا يَحْنُ أَحَدًا كَحَنِّ حَنِينِ الْأَمَةِ۔ تم میں سے  
 کوئی ٹونڈی کی طرح رونے کی آواز نہ نکالے یا کوئی ٹونڈی کی طرح  
 اپنے گھر جانے کا مشتاق نہ ہو۔  
 قُلُوبٌ شَبَّحَتْهَا تَحْنُ الْأَمَةِ۔ ہمارے گروہ کے لوگوں  
 کے دل ہمارے مشتاق ہوں گے۔  
 حنہ۔ حضرت ترمیم کی والدہ کا نام تھا جو عمران کی بیوی  
 تھیں۔

حَنَانَةٌ۔ نجف کے پاس ایک مقام ہے۔  
 حننہ۔ عداوت اور دشمنی۔  
 لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ ذِي الطَّنْبَةِ وَالْحِنَةِ۔ جس پر  
 تہمت ہو یا جس سے دشمنی ہو اُس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔  
 حنہ۔ ایک نعت ہر حنہ میں ہر معنی عداوت۔  
 إِلَّا رَجُلٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِيهِ حِنَةٌ۔ گروہ دشمنی  
 اپنے بھائی مسلمان سے دشمنی رکھتا ہے۔  
 مَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْعَدْبِ حِنَةٌ۔ مجھ میں اور آپ  
 لوگوں میں کوئی دشمنی نہیں ہے۔  
 لَقَدْ مَنَعْتَنِي الْقُدْرَةَ مِنْ ذِي الْحَنَانِ  
 مجھ کو دشمنوں پر قدرت پالنے کے روک دیا یہ معاویہ کا قول ہے



کر رہے ہیں، مگر جو سفر سے آئے اُس سے گلے مل سکتا ہے اور اُس کے چہرے پر بوسہ دے سکتا ہے۔ جیسے آنحضرتؐ نے جعفر بن ابیطالبؑ کے ساتھ کیا تھا۔ نوذی نے یہ بھی کہا کہ جو بعض اہل علم اور اہل صلاح نے بھی سلام کے وقت جھکنا اختیار کر لیا ہے، مگر ان کا یہ فعل ہرگز قابلِ استناد نہیں ہے۔

أَمْرَكُمْ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ أَلْطَرُ وَالسَّوَاكِ  
وَالنِّسَاءُ وَالْحِنَاءُ. چار باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں: خوشبو لگانا اور مسواک کرنا اور عورتیں رکنا اور ہندی لگانا۔ یعنی ہندی کا خضاب کرنا، حیطہ میں ہے کہ:

حِنَاءٌ بِتَشْدِيدِ نَوْنٍ مَشْهُودٌ دَرَخْتِ هِيَ أَسُّو كَيْتِي بِتَشْدِيدِ نَوْنٍ مَشْهُودٌ دَرَخْتِ هِيَ أَسُّو كَيْتِي  
کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ دوسرے بہت اچھی خوشبودتی ہے، (یعنی ہندی) مگر یہ تخفیف نون لغت کی رو سے صحیح نہیں ہے، مجمع البحرین میں ہے کہ یہ تخفیف نون بھی ایک لغت ہے۔ اور اس حدیث میں علماء کے مین قول میں ایک یہ کہ صحیح الْحِنَاءُ ہے راوی نے ظلی سے اُس کو اَلْحِنَاءُ کر دیا۔ اور خندے شک پتوں کی سنت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے اب تک چنانچہ حضرت عیسیٰؑ مچھوں پیدا ہوئے تھے، دوسرے یہ کہ اَلْحِنَاءُ ہے یعنی شرم تیسرے یہ کہ اَلْحِنَاءُ ہے اور یہ تصحیف ہے اور اُس کی دلیل یہ ہے کہ ہندی یا تو ہاتھ پاؤں کو لگانا مراد ہو گا یا پاؤں میں ہاتھ پاؤں کو ہندی لگانا، تو مرد کے لئے بہتر نہیں ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبودہ ہے جس کا رنگ نمایاں نہ ہو اور عورتوں کی خوشبودہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبودہ پوشیدہ ہو۔ رہا پاؤں کا خضاب ہندی سے کرنا، تو اُس کا رواج اگلی امتوں میں بالکل نہ تھا اور کسی اگلے پیغمبر سے یہ منقول نہیں ہوا کہ وہ ہندی کا خضاب کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ تصحیف کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ دعویٰ کہ ہندی کا خضاب اس امت کے لئے خاص ہے، اس پر کوئی دلیل نہیں ہے انتہی)

۱۔ وَضَعِ عَلَيْهِ الْحِنَاءَ۔ آپ کے جہاں پر کوئی درد

یا زخم ہو تو اُس پر ہندی لگاتے۔

دوسرا نسخہ: مستی نہ عورت ہندی نہ لگائے اور اس نسخہ تھا، ایک نے کو تخفیف کے لئے گرا دیا۔ ایک روایت میں دوسرا نسخہ ہے یعنی تجمہ المسجد پر ہے ایک میں دوسرا نسخہ ہے ایک میں دوسرا نسخہ ہے یعنی گوتہ مار کر یا ہنٹوں پر نہ بیٹھے۔

لَا يَصِيدُ ذَلَّهٖ فِي آخِنَاتِهِمْ. اس کو اپنی اطرائان اور جوانب پر کچھ خیال نہیں ہے۔

أَخْنَى النَّاسِ مُلْكُو عَالِيَتِكَ. سب سے زیادہ تجھ پر مہربان۔

### بَابُ الْحَارِمِ مَعَ الْوَادِ

حَوْبٌ يَأْتِي بِحَابٍ يَأْتِي بِحَابٍ يَأْتِي بِحَابٍ  
احْوَابٌ۔ گنہ گار ہونا۔  
تَحْوِبٌ۔ اونٹ کو ڈانٹنا۔  
تَحْوِبٌ۔ رنجیدہ ہونا، درد مند ہونا، ہائے ہائے کرنا جیسے اسْتَحْوَبٌ ہے۔

سَاءَ تَقْبَلُ تَوْبَتِي وَأَعْسَلُ حَوْبَتِي. پروردگار میری توبہ قبول فرما، میرا گناہ بخش دے۔

اعْفُفْنَا حَوْبَنَا يَا حَوْبَانَا. ہمارے گناہ بخش دے۔  
أَلَّا يَأْتِي حَوْبًا حَوْبًا. سود خوار کی شر گناہ ہے (یا ستر طرح کے گناہوں پر شامل ہے)۔

تَوْبًا تَوْبًا لَا تَغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا. ٹوٹ کر آئے ٹوٹ کر آئے کوئی گناہ ہم پر مت چھوڑ (سب معاف کرے) یا توبہ توبہ کوئی گناہ ہمارا باقی مت رکھ۔

إِنَّ الْجَفَاءَ وَالْحَوْبَ فِي أَهْلِ الْوَبْرِ وَالْمَوْبِ  
سخن اور گنہ گاری اونٹ اور بکری والوں میں ہے یعنی قبائل کے لوگوں میں، جو جنگل میں رہتے ہیں یہ اکثر اوجڑا اور سخت دل ہوتے ہیں)۔

أَلَّا حَوْبَةٌ. (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد میں جان

کی اجازت چاہی، آپ نے فرمایا ( تیرے پاس گناہ کا سامان ہے یعنی ایسی چیزیں ہیں جن کی اگر تو نکلے تو چھوڑ دے تو گناہ کا سامان ہو۔ مثلاً اہل و عیال، مال اور نانی وغیرہ ) عرب لوگ کہتے ہیں:

تَحَوَّبَ مِنْ اِيْلَا شَيْءٍ - گناہ سے بچایا، گناہ اپنے اپنے اوپر سے اُتار دیا ( جیسے تَحَنَّنَ )

اِنْفَعُوا لِلّٰهِ فِي الْحَوَابِيَتِ - اللہ سے ان محتاج عورتوں کے مقدمہ میں ڈرنے ( جن بیچاروں کی کوئی فریاد سننے والا نہیں، وہ ہر بات میں تمہاری محتاج ہیں اُن پر رحم کرو اور بے وجہ اُن کو نہ ستاؤ ) یہاں حَوْبَةٌ کے معنی احتیاج کے ہیں معنائِ محمودہ ہے یعنی ذاتِ الحوَابات۔

اِيْلَيْكَ اَرْفَعُ حَوْبَتِيْ - میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اِنَّ طَلَّاقَ اِمْرَاَتِيْ اَيُّوبَ لِحَوْبٍ ( ابو ایوب نے اپنی بیوی اُم ایوب کو طلاق دینی چاہی تو آنحضرت نے فرمایا ) اُم ایوب کو طلاق دینا تو ایک گناہ ہے یا ایک وحشت اور جہالت کا کام ہے اُم ایوب بڑی نیک اور پارسا عورت تھیں، وہ اپنے شوہر کو کبھی نیکی کی طرف توجہ دلاتی تھیں، ایسی عورت کا چھوڑ دینا بیشک ایک بد نصیبی اور جہالت ہے۔

مَا زَالَ صَفْوَانَ يَسْتَحْوِبُّ رِجَالَنا مِثْلًا لِللَّيْلَةِ رَاةٍ سَفْوَانَ هَمَارٍ كَمَا دُوْنِ كَيْسٍ رَوَّاحًا جَلَّاءًا رَاةً ( دعا کرتا رہا ) حَوْبَةٌ اَوْ حَبِيْبَةٌ رَجُلٌ اَوْ غَمٌّ كَوْهَبِيْ كَيْتَةٌ هِيْ - حَبِيْبَةٌ عَلَيَّ حَبِيْبِيَّةٌ - نامرادی پر رنج۔

اِبْنُوْنَ قَاتِبُوْنَ لِيْ رِيْثًا حَامِدُوْنَ حَوْبًا حَوْبًا - لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے مالک کا شکر کرنے والے، اسے چلے اُسے چلے یہ ادنیٰ کی طرف خطاب ہے۔ حَوْبٌ کہہ کر نہ ادنیٰ کو ڈانٹتے ہیں، جیسے ادنیٰ کو گل کہہ کر۔

فَعَرَفَ اَنَّهٗ يُرِيْدُ حَوْبًا نَفْسِيْہٖ - تب انہوں نے پہچان لیا کہ وہ خاص اپنے دل کی جان مراد لیتے ہیں۔ حَوْبًا - روح۔

اَيُّسُكُنَنَّ تَبَعَهَا كِلَابُ الْحَوَابِ - تم میں سے کونسی بی بی ہیں جس پر حوَاب کے کتے بھونکیں گے؟ ( حوَاب ایک مقام کا نام ہے کہ اور بصرہ کے درمیان۔ حضرت عائشہ رضہ جنگِ جمل میں نہ ہیں جا کر ٹھہری تھیں، وہاں کے کتے اُن پر بھونکے تھے۔ یہ حدیث آنحضرتؐ کا ایک معجزہ ہے۔ آپ نے پیشتر سے خبر دیدی تھی کہ ایک بی بی میری، غلیفہ وقت سے لڑنے جائیں گی، اور حوَاب میں جا کر ٹھہریں گی اور وہاں کے کتے اُن پر بھونکیں گے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضہ جب مقامِ حوَاب میں پہنچیں، تو انہوں نے اسی حدیث کو یاد کر کے واپس آنا چاہا، مگر تقدیر کا لکھا نہیں ملتا۔ آخر بصرہ پہنچیں اور وہاں جنگ میں مبتلا ہوئیں۔ )

اَحْسَى اللّٰهُ بِہِمُ الْحَوْبَةَ - اللہ نے اُن پر محتاجی ڈال دی۔ اَوَّلُ شَہَادَةٍ بِالزُّوْرِ فِي الْاِسْلَامِ شَہَادَةُ سَبْعِيْنَ رَجُلًا حَيْنَ اَنفَعُوا اِلَى مَاءِ الْحَوَابِ كَتَبَتْہُمْ كِلَابُہُمَا ( امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا، پہلی جھوٹی گواہی جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی، وہ نستر آدمیوں کی گواہی تھی، جب لوگ حوَاب کے چشمہ پر پہنچے تو وہاں کے کتے اُن پر بھونکے، اُن کی صاحبہ، یعنی حضرت عائشہ رضہ نے لوٹ آئے کا ہتھکڑیاں لگائی، کتے لگیں، میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم میں سے ایک بی بی پر حوَاب کے کتے بھونکیں گے، وہ میرے دوستی علی بن ابی طالب سے لڑنے کے لئے نکلے گی، آخر نستر آدمیوں نے اُن کے سامنے گواہی دی کہ یہ چشمہ حوَاب کا چشمہ نہیں ہے اور یہ گواہی پہلی جھوٹی گواہی تھی، جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی معاذ اللہ! ان جھوٹوں نے حضرت عائشہ رضہ کو مخالفہ دے کر لڑا دیا اور نہ آپ ضرور لوٹ آئیں اور جنگ جمل واقع نہ ہوتی، کہتے ہیں عین جنگ شروع ہوتے وقت حضرت علیؑ نے حضرت زبیرؓ کو بھی وہ حدیث یاد دلائی جو آنحضرتؐ نے اُن سے فرمائی تھی کہ ایک روز تم علی رضہ سے لڑو گے، انہوں نے بھی یہ حدیث یاد کر کے میدانِ جنگ سے لوٹ جانا چاہا، مگر اتنی دیر میں مردان اور چند دوسرے جذباتی نوجوانوں نے جنگ شروع

کرتے ہیں۔

میں  
یک  
ان  
جہ  
کار  
کے  
در  
ہے  
ہے  
کر  
کر  
یعنی  
جدا  
ادیں





فَمَا سَرَدَ بِيضَاءَ وَلَا سَوَدَاءَ - اس کے بھی یہی معنی ہیں۔  
 مَنْ كَرِهَ إِذْ قَوْلَ الرَّؤُوفِ قَلْبَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَّخِرَ  
 طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ - جو شخص (روزہ رکھ کر) چھوٹ بولنا ذریعہ  
 دنیا بازی، غیبت، اتہام، گالی گھوج ( نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ  
 کو کیا احتیاج ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (کیونکہ کھانا پینا  
 تو آدمی کے لئے جب وہ روزہ دار نہ ہو مباح ہے اور یہ باتیں  
 ہمیشہ حرام ہیں، اُس نے کیا کیا کہ مباح کام کو تو چھوڑا اور حرام  
 میں بڑ گیا، اس کی مثال ایسی ہی ہوئی جس طرح ایک شخص منہ  
 سے ڈر کر بھاگا اور پرناے کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ یا بچھوسے ڈر کر زردی  
 کے گمنے میں گھس گیا)۔

مَنْ كَرِهَ مَمْنَعَهُ مِنَ الْبَيْتِ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ -  
 جو شخص گھل ضرورت کے سوا کعبہ جانے سے رکا رہے (گھل ضرورت  
 پر خوراک اور سواری کا خرچ نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بلا معقول  
 عذر رکھ جانے اور حج کرنے سے باز رہے)۔

وَأُطْلِقُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ فَقَضَى حَاجَتَهُ  
 میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ایک کام کے لئے چلا، انھوں نے اپنی  
 حاجت پوری کی (یعنی پاخانہ کیا)۔

إِنَّ عُمَانَ أُلْطِقَ فِي حَاجَةٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے حضرت کے کام میں رہ گئے (آپ کے  
 ساتھ) اور وہ کام یہ تھا کہ آپ کی صاحبزادی بیاتینین ہذا  
 نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو مریضہ ہی میں چھوڑ گئے ان کی تیمارداری کے  
 لئے اور نرودہ میں ساتھ نہ لیا)۔

لَا يَخْرُجُ إِلَّا لِلْحَاجَةِ - اعتیاج کرنے والا حاجت  
 کے لئے نکلے (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ)  
 إِذْ نَ لَكُنَّ أَنْ نَخْرُجَنَّ لِي أَجْتَنُّنَّ - تم کو حاجت کے  
 لئے نکلنے کی اجازت ہے (حاجت عام ہے ہر ایک ضرورت کو شامل  
 ہے اور بعض نے اُس کو پاخانہ سے خاص کیا ہے۔ میں کہتا ہوں  
 کہ اگر ایسی ضرورتیں ہیں کہ اُن کی وجہ سے عورتوں کو گھر سے نکلنے  
 کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی سودا لانے والا نہ ہو اور بھوک

پیس لے، یا گھر میں آگ لگ جائے یا کوئی دشمن ایسا آجائے جس سے  
 بھاگنے کی ضرورت پڑے، مثلاً چور، سانپ، اژدہ وغیرہ)۔  
 قَامَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَنَّى حَاجَتَهُ  
 آنحضرت رات کو اُٹھے اور رفیع حاجت کے لئے گئے (زہری نے  
 کہا حاجت سے پیشاب پاخانہ مراد ہے)۔

كَانَ إِذَا أَسْرَأَ قَهْرَاءَ الْحَاجَةِ - آپ جب پانچا  
 کرنا جاتے۔  
 حَوْلًا - گھیر لینا، محافظت کرنا، جلد چلانا۔

فَمَنْ فَتَرَ لَهَا قَلْبَهُ وَحَاذَ عَلَيْهَا مِحْنًا وَدِهًا  
 فَيَوْمُ مَوْمِنٍ - جو شخص نماز کے لئے اپنے دل کو دنیا کے خیالوں  
 اور وسوسوں سے (خالی کرے اور نماز پر تمام شرائط اور آداب  
 کے ساتھ محافظت کرے، وہ مومن ہے۔

كَانَ وَاللَّهِ آخِذِيًا - خدا کی قسم! حضرت عمرؓ نے  
 دانشمند سیاسی آدمی تھے (یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے)  
 إِسْرًا قَدْ اِسْتَعْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ رَجْسًا كَثُورًا  
 یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں جماعت سے نماز ہو، تو شیطان  
 ان پر غالب آ گیا ہے۔

أَغْبَطُ النَّاسِ الْمُؤْمِنِ الْخَفِيفُ الْحَاذِ مِثْبَ  
 زیادہ رشک کے قابل وہ مسلمان ہے جو ہلکی بیٹھ رکھتا ہو (زیادہ  
 اہل وعیال کا بوجھ نہ رکھتا ہو، فراغت قلب کے ساتھ ایک  
 گوشہ میں بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتا ہو)۔

أَلَسْ كَبْحَانَةَ نَيْسَمِ نَانِي دَارِدٍ | دَرُ كُوشَةِ شَهْرِ آشِيَانِي دَارِدٍ  
 نہ خادم کس بود نہ مخدوم کس | انصاف کن کہ چہ نون نانی دَارِدِ  
 يَا نَيْيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ فِيهِ الرَّجُلُ بِمَنْفَعَتِهِ  
 الْحَاذِ كَمَا يُغْبَطُ الْيَوْمَ أَبُو الْعَشَاةِ - ایک زمانہ لوگوں  
 پر ایسا آئے گا، اُس آدمی پر رشک کریں گے، جس کی بیٹھ ہلکی  
 ہوگی (جو زیادہ ذمہ داریاں اور اہل وعیال نہ رکھتا ہوگا)۔ جیسے  
 ان دنوں میں اُس پر رشک کرتے ہیں جو دس بچوں کا باپ ہو۔  
 عَمِيدٌ وَخَوْذَانٌ - خود ان سے ڈر حکما ہوا (خود ان

ایک بجا ہی ہے جس کے پھول زرد ہوتے ہیں)۔

**حَوْرٌ** - ٹوٹا، ترقی کے بعد منزل، اینڈ ہونار جس مال کی کناسی نہ ہو، حیران ہونا، دھونا، سفید کرنا۔

**حَوْرٌ** - آنکھ کی سفیدی اور سیاہی خوب گہری ہونا یا کالی آنکھ ہونا اور اس سے حَوْرٌ ہر جو جمع ہے حَوْرٌ امرؤ کی، یعنی کالی آنکھ

(دالیان)

**الْحَوْرِيُّ بْنُ عُثْمَانَ وَحَوْرِيٌّ** - میری میری پھول کے بیٹے ہیں اور میرے حواری ہیں میری امت میں حواری کے معنی خاص دوست اور مددگار، جیسے حضرت عیسیٰ کے ساتھیوں کو بھی حواری کہتے تھے، بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ کے ساتھیوں کو حواری اس لئے کہتے تھے کہ وہ دعوتی تھے پٹروں کو سفید کرتے تھے۔ بعض نے کہا وہ رئیس تھے ہمیشہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے، بعض نے کہا اس لئے کہ وہ لوگوں کے دل سفید یعنی نورانی کیا کرتے تھے)

**الْحَبْرُ** - حو سراسی - سفید میدہ کی روٹی (تھیلے میں ہے) کہ حو آری میدہ سفید (نہایت میں ہے جو کئی بار چھانا جائے) **إِسْحَابُ حَوْرٍ** - حواری اصحاب کے ایک معنی ہیں رفیق اور ساتھی اور دو کا **الْحَوْرِيُّ** - حو سراسی - سفید سپید۔

**حَوْرَانِيَّةٌ** - ایک شہر کا نام ہے، ذک شام میں۔

**حَوْرِيَّاتٌ** - گوری سفید عورتیں۔

**تَحْوِيرٌ** اور **مُحْوَرَةٌ** - آپس میں گفت و شنید کرنا، دو یا زیادہ آدمیوں کا۔

**إِنِّي الْيَوْمَ لَمَجْتَمِعًا لِلْحَوْرِيِّ الْعَيْنِ** - بہشت میں کالی آنکھ والی حورتوں کا جگمگا رہنا جمع ہے۔

**تَعْوَدٌ بِاللَّهِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُفْرِ** - ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں بڑھاد کے بعد گھٹاد سے (عزت میں ہو یا مال و متاع میں یا اہل و عیال میں۔ بعض نے کہا کام بن کر گریجانے سے یا جماعت میں شریک ہو کر پھر نکل جانے سے اصل میں)۔

**حَوْراً بَعْدَ الْكُفْرِ** کہتے ہیں عامر باندہ کہ پھر تو بڑے کو ایک روایت میں **بَعْدَ الْكُفْرِ** ہے، مطلب وہی ہے۔ حتیٰ **يَرْجِعَ إِلَيْكَ مَا آتَاكَ حَوْراً** یا **بَعْدَ الْكُفْرِ** جب تک تمہارے بیٹے، جس کے لئے تم نے ان کو بھیجا ہے اس کا جواب لے کر آئیں یا نانا سفید ہو کر آجائیں)۔

**يُوشِكُ أَنْ يُرَى الرَّجُلُ مِنْ تَسْبِيحِ الْمَسْبُوحِ** **قَرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **فَاعَادَ لَهُ وَأَبْدَأَ أَعْلَى حَوْراً** **فِي كَوْمِ الْأَكْ** صحابہ اہلبیت۔ وہ زمانہ قریب ہے جو جب مسلمانوں کے بڑے خاندان سے ایک شخص کو دیکھو گے جس نے قرآن شریف کی زبان پر پڑھا ہوگا، وہ اس کو دوبارہ پڑھے گا اور پڑھے گا لیکن کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا۔ نہ تم کو کچھ فائدہ دے گا، جسے مردار گدھے کا مالک، مردار گدھے سے کوئی فائدہ نہیں لگا سکتا **فَلَمْ يَحْجِرْ حَوْراً**۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

**مَنْ دَعَا سَجْلاً بِالْكَفْرِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ حَادِثاً عَلَيْهِ** جو شخص دوسرے شخص کو کافر کہے حالانکہ وہ کافر نہ ہو تو کہنے والے کو کفر لوث آئے گا دوسری روایت میں یوں ہے۔

**فَقَدْ بَاعَ بِهِ أَحَدُهُمَا**۔ یعنی دونوں میں سے ایک کا ہونچکا ہوس شخص کو کافر کہا، وہ اگر حقیقتاً کافر ہے، اور نہ کہے والا اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہئے جو ذرا زیادہ باؤں پر مسلمانوں کو کافر یا مشرک کہتے ہیں، جب تک اس طرح کفر اور شرک کا یقین نہ ہو، کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر نہ کہنا۔ اہل حدیث نے اس باب میں بڑی احتیاط کی ہے۔ اور اہل عقل

یعنی روافض، خوارج، معتزلہ وغیر ہم کی تکفیر نہیں کی۔ **وَدَعَا** نے کہا، یہ حدیث اس شخص پر جمول ہے جو مسلمان کو کافر سمجھے، ایسا شخص تو کافر ہو چکا۔ یا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو مسلمان کو کافر کہنے کا گناہ لوث آئے گا۔ اور ایک عیب اس میں لگ جائے گا۔ مؤلف کہتا ہے جو شخص اصول اسلام کا مستقلاً لگا، جن اور شیاطین یا حشر اجساد یا معجزات

یا بہشت یاد و زخ کا یا آیات قرآنی کی ایسی تالیسی کرے، جیسے ہاتھ  
 لوٹ گیا کرتے تھے۔ مثلاً شیطان سے قوتِ بہیمہ فرادے، اور  
 فرشتے سے قوتِ طگیہ اور درخت سے شہوتِ نفس، تو ایسا شخص  
 بالاتفاق کافر ہے اور اس کے بارے میں جو شک کرے یا اس کو  
 اپنی قبلہ میں سے قرار دے وہ بھی کافر ہے۔ اس تمام سلف کا  
 اجماع ہے اور ہمارے زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوا ہے جو  
 نیچری کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو حدیثِ شریف  
 کو واجب العمل نہ سمجھے، بلکہ تمام احادیث کو ناقابل اعتبار  
 خیال کر کے صرف قرآن شریف کو لے لے۔ اے اللہ! ایسے لوگوں  
 سے بچائے رکھ! یہ دنیا کے پیش خیمہ ہیں اور عنقریب دنیا میں  
 قال آنے والا ہے۔

لَوْ عَيَّرْتُ رَجُلًا يَأْتِيهِمْ أَحْسَنُ مِنِّي لَأَكْفُرَنَّ  
 اذہا۔ اگر میں کسی شخص کو کمینہ کہہ کر گالی دوں تو مجھ کو ڈر ہے  
 کہ اس کی بڑائی خود مجھ پر ہی لوٹ آئے (میں ہی کمینہ ہو جاؤں)۔  
 ظَنَنْتُ أَنَّ لَنْ يَخُوَسَا۔ وہ سمجھا کہ قیامت کے دن اپنے انک  
 کے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

گوئی اَسْعَدَا عَلَى مَا تَقَامُ حَوْسًا اَعَزَّ اَخْرَجْتَ لِي مَسْعَد  
 ان ذرا او کو گول داغ لگایا، ان کے مونڈے پر۔

فَحَوْسًا لَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيِي بَيْتَهُ  
 حضرت نے ایک لوہے کو پھیرا اور پھر وہیں لے آئے تو داغ دائرہ  
 کی شکل میں گول بن گیا، اسی سے ہے حور، یعنی وہ خط جس پر  
 کوئی چیز گومتی ہے۔

وَيُنْفِئُ رُكْبَتَيْهِ حَوْرًا (آنحضرت کو جب ابو جہل کے  
 سے جانے کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا، میں نے جب دیکھا تھا  
 اس کے دونوں گھٹنوں پر ایک سفید داغ تھا (قاعدہ ہے کہ  
 ان کا مقام سفید پڑ جاتا ہے) لوگوں نے دیکھا تو وہ داغ اس  
 کے گھٹنوں پر موجود تھا۔

وَالنَّكَبُشُ الْحَوْسِيَّةُ۔ اور سفید منڈھا (جو دوسرے  
 برس میں لگا ہو، کیونکہ یہ عمدہ مال ہوتا ہے جو زکوٰۃ میں نہیں لیا

جانے گا)۔

دَعَى مَحَاوِرَةً مِّنَ الْأَعْقُلِ لَهُ جِسْمٌ مِّنْ مَّقْلَبٍ  
 ہو اس سے گفتگو مت کر۔

تَلَهَّرَ بِمِحْرَابِ الْحُسَيْنِ اس نے امام حسین کو توبی تواب  
 نہیں دیا (یہ آواز سے نکلا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:  
 كَأَمْتُهُ فَمَا أَحَادِثُ آبَاءٍ۔ میں نے اس سے بات کی  
 لیکن اس نے جواب ہی نہیں دیا۔

حُوَّاسًا۔ اونٹنی کا بچہ جب تک اپنی ماں کے ساتھ ہے،  
 جب ماں سے جدا ہو جائے تو اس کو قیصل کہیں گے۔

حَوْسًا۔ ہلاکت (یہ جمع ہے حائر کی، یا احوس اور  
 حوزاء کی)۔

حَوْزٌ۔ جمع کرنا، لالینا، تیز ہانکنا یا نرم ہانکنا، آہستہ چلنا یا  
 ہونا، جماع کرنا۔

إِنَّ رَبَّ جَلَاءٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ جَمِيعٌ إِلَّا مَا كَانَ يَخُودُ  
 الْمُشْرِكِينَ۔ ایک مشرک جو پورا ہتھیار بند تھا مسلمانوں کو ہانک  
 رہا تھا (ان کا بچھا کر رہا تھا)۔

أَخْرَجَ حَوْزًا زُفْلُوْبٍ۔ گناہ دلوں کو سمیٹ لیتا ہے  
 ان پر غالب آجاتا ہے، ان کا مالک بن جاتا ہے (نہا یہ میں ہے کہ شمر  
 نے اس حدیث کو اسی طرح بتلایا اور روایت کیا ہے اور مشہور  
 حَوْزًا زُفْلُوْبٍ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

فَتَحَوَّزَ كُلَّ مَنَّهُمْ فَصَبَّ صَلْوَةٌ خَفِيَّةٌ۔ ان میں سے  
 ہر شخص الگ الگ ہو گیا اور ہلکی ہلکی نماز پڑھ لی (ایک روایت میں  
 فَتَحَوَّزَ بِجَمْعٍ مَّجْرَمٍ، یعنی جلدی جلدی ہلکی ہلکی نماز پڑھ لی)۔  
 فَحَوَّزَ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ۔ میرے بندوں کو طور پہاڑ  
 پر لجا (ایک روایت میں فَحَوَّزَ)۔

وَمَا يُؤْمِنُكَ أَنْ تَكُونَ بِلَاءً أَوْ حَوْزًا رَدِّ حَضْرَتِ  
 عمر نے خندق کے دن حضرت عائشہ رض سے کہا، تم کو کیا امیننا  
 ہے آج کوئی بلا آئے یا لوگ ایک طرف کو چل دیں۔

وَقَدِ انْحَا زَ عَلَى حَلْفَةٍ لَسَبَّتْ فِي جِرَاحَةٍ رَسُولِ

ایک  
 (فقط یہ  
 ہے اس کا  
 سبب  
 و سن  
 ہوا  
 ان  
 ان  
 کے  
 ایک  
 کے  
 کی  
 کی  
 کی

اللہ سے اللہ علیہ وسلم کی بے پرواہی۔ ابو عبیدہ ایک زرہ کے  
 چیل پر اونٹ سے ہو گئے، جو احد کے دن آنحضرت کے زخم میں گھس  
 گیا تھا، پوری طاقت سے راتوں سے پڑ کر اس کو باہر نکالا۔  
 كَانَ وَاللَّهِ اَوْزِيًا۔ قسم خدا کی حضرت عمرؓ بڑے  
 دانشمند پولیٹیکل آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی  
 تعریف میں کہا۔ ایک روایت میں اَحْوَذِيًّا سے ذال بحجرت،  
 حَسْبِي حَوَزِيَّةٌ الْاِسْدُ امِرا۔ انہوں نے اسلام کے انوں کو محو  
 کیا، یعنی حدود اور زناحی کو عرب لوگ کہتے ہیں  
 خَلَانِ بَانِيحٍ لِحَوْرِيَّةٍ۔ وہ اپنی حد کا محافظ ہے اپنی جائداد کا۔  
 فَمَا حَوَزَكَ مِنْ فِدَايشِہ۔ (آنحضرت عبد اللہ بن رواحہؓ  
 کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے) آپ ان کے بستر سے نہیں سرکے،  
 (صدر مقام سے نہیں ہٹے، کیونکہ بیمار کی عیادت میں ہی سنت ہے کہ  
 کہ اس کو تکلیف نہ ہو، اگر آپ علیحدہ جا کر بیٹھے تو عبد اللہ بن رواحہ  
 کو اپنا بستر چھوڑ کر وہاں آنا پڑتا)۔  
 وَاقْبَلْ بِصَفِيَّةٍ فَذَازَاهَا۔ آپ صفیہؓ کو لے کر آئے  
 اُن کو چن لیا (بال غنیمت میں سے)۔  
 مَا اخْتَارَ هَذَا ذَنْكُمُ۔ آپ نے اس مال کو خاص اپنے  
 لئے نہیں جوڑا، بلکہ تمہارے لئے ہی رکھا۔  
 حَوَزُ الْمَرْءِ اَنْ تَلْتَمِذَاتِ عَيْبِهَا لَقَيْطِقَا۔  
 عورت اپنے آزاد کئے ہوئے بردے کے اور جس کو اُس نے  
 رستہ میں پڑا پھر پال لیا ہو اس کے تہائی مال کی مستحق ہوگی (فتنی  
 نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے)۔  
 حَسْبِي حَوَزُكَ اِلَى رَحِيْلِكَ۔ یہاں تک کہ تو اس کو اپنی فُر  
 کاہ پر لے جائے (اپنے ٹھکانے اور رہنے کے مقام پر)۔  
 مَا حَوَزْنَاكَ بِهَارِثِكُمْ اَمْ كَيْفَ؟ (جہاں کا قصد ہے)۔  
 اِلَّا مَامُ مَنَّا مِنْ مَنَعِ حَوَزَتِهِ۔ امام ہم لوگوں میں وہ ہے  
 جو اپنے ملک محفوظ رکھے (یعنی اسلامی ملکوں کو کافروں سے بچائے  
 اللہ کی راہ میں جہاد کرے)۔  
 حَيِّزٌ۔ مکان یا اس کے متعلقات اور جوانب۔

اِنْحَاذِ عَنْهُ۔ اس سے مدد لیا۔  
 حَوَزِيٌّ۔ عقلمند، سیاسی مدبّر۔  
 حَوْسٌ۔ گھونٹا، ڈھونڈنا، گھس جانا (جیسے جوٹن ہے)  
 حَوْسٌ۔ بہادر ہونا۔  
 حَوَسٌ۔ بہادری کرنا۔  
 حَا سَمُو الْعِدَا وَضُرُّوْا۔ دشمن کو گھس گھس کر ڈھونڈو  
 ڈھونڈو، ہرگز، یا پے درپے ان پر مارنا (عرب لوگ کہتے ہیں)  
 رَجُلٌ اَحْوَسٌ۔ بہادر آدمی۔  
 بَلَّ حَوْسُكَ فِتْنَةً۔ فتنہ تجھ کو اپنے اوپر چڑھانے کا،  
 تجھ سے ٹس جاتے گا (یہ حضرت عمرؓ نے ابو اعدی سے کہا)۔  
 رَاى خَلَانًا وَهُوَ يَحْتَطِبُ اِمْرًا اَحْوَسًا جَالِسًا  
 حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا ایسی عورت کو نکاح کا پیغام دے  
 رہا تھا جو مردوں میں گھومتی رہتی (اُس پر بدکاری کا توئی گمان  
 تھا)۔  
 اَلْمَرَارِيَّةُ اَيْحِيكَ حَوَسُ النَّاسِ۔ کیا میں  
 تیرے بھائی کی ٹونڈی کو نہیں دیکھا جو مردوں میں گھومتی پھرتی ہے؟  
 رَاُنْ كَسَا تَهَ خَلَا لَكَ كَرِيَّةٌ۔ یہ حضرت عمرؓ نے ام المومنین  
 حضرت حفصہؓ سے فرمایا (ایک روایت میں حَوَسُ النَّاسِ ہے  
 جیم معجم سے، معنی وہی ہیں)۔  
 وَاِنَّ حَوَسُ ذُرِّيَّتِهِمْ۔ وبقال ان کے بال بچوں  
 میں گھس پڑے گا۔  
 فَجَعَلَ فَيَسْتَمْتَمُ بِتَحْوَسٍ فِي كَلَامِهِ فَقَالَ  
 كَيْتَرُوْا كَيْتَرُوْا حَضْرَتِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَيْتَرُوْا  
 لوگ آئے، اُن میں سے ایک جوان شخص بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے لگا  
 (حالانکہ اُس سے زیادہ بزرگ لوگ اُن میں موجود تھے)۔ عمرؓ  
 نے کہا: بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو، بڑے کی بڑائی کا خیال  
 رکھو (بزرگوں کو بات کرنے دو)۔  
 عَرَفْتُ فِيْهِ تَحْوَسَ الْقَوْمِ۔ میں نے اُس میں قوم  
 کی بہادری اور جرأت دیکھی (ایک روایت میں حَوَسٌ ہے)

شیں مجھ سے )۔

يَتَحَوَّسُ وَيَهْمَلُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعًا۔  
مرد (جب صحبت کرے) تو عورت سے اسی طرح اختلاط کرے اور  
گھبراہے (انزال کو روکے) تاکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی انزال  
ہو (ورنہ عورت کی خواہش پوری نہ ہوگی)۔

حَوَّسٌ۔ چار طرف سے آنا، جمع کرنا، بانگنا۔

حَوَّسٌ۔ جمع کرنا۔

مَحَاوِشَةٌ۔ ترغیب، تحریں۔

حَوَّشٌ۔ علیحدہ ہو جانا، شرم کرنا۔

تَحَاوُشٌ۔ بیچ میں کرنا۔

إِنْجِيَاشٌ۔ جمع ہونا، بھاگ جانا، پرواہ کرنا۔

وَلَمْ يَتَّبِعْ حَوَّشِي الْكَلَامِ۔ وحشی اور مشکل

کے پیچھے نہیں لگا، بعض نے کہا یہ حوش کی طرف منسوب  
ہے جو جنوں کا شہر ہے، عرب لوگ کہتے ہیں :

سَأَلَ حَوَّشِي الْقَوَادِ۔ یہ وحشی دل کا آدمی ہے۔

مَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَقْتُلُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَ

بِحَاشِي أَلْوَمِهِمْ جَوْشِي مِثْرِي أُمَّتِ كَلْوَلِ كَوَارِي  
لَيْسَ يَكْفِي نَاصِيحَةَ كَوْجُوْثِي نَبْرِي كُوَادِرِي مِثْرِي  
كُوَادِرِي مِثْرِي كُوَادِرِي مِثْرِي كُوَادِرِي مِثْرِي  
کے گھبرائے یا اس سے نہ بھاگے رہنا تحقیق و تفتیش مسلمانوں  
کا شروع کر دے)۔

وَإِذَا بِيضًا مِنْ تَيْحَاشٍ مِثْرِي وَانْحَاشٍ مِنْهُ  
یہ بھی ایک سفیدی معلوم ہوئی، وہ مجھ سے بھاگ رہی تھی  
اس سے بھاگ رہا تھا۔

إِذَا عَدْنَا كَالْوَدَانِ فَهُوَ حَوْشُهُمْ وَيَعْبُرُهُمْ مِنْهُمْ  
کے پاس بچے ہیں، وہ ان کو جمع کر رہا ہے، ان کی اصلاح کر رہا ہے

أَنْ رَجُلَيْنِ أَحِبَّ أَبَا صَيْدَا أَقْتَلَهُ أَحَدُهُمَا وَأَحَا  
میں سے بھاگ رہا تھا۔

عَلَيْهِمْ۔ دو شخصوں نے ایک شکار پر لیا، ایک نے تو اس کو  
لے لیا اور دوسرے نے اس کو قاتل کی طرف بھاگایا گھبرا کر اس

پاس لایا)

سَأَى كَلْبًا فَقَالَ أَحْيِسُوهُ عَلَيَّ۔ ایک کناری بچھا  
تو کہا اس کو گھیر کر میرے پاس لاؤ!

قَالَ إِنْجِيَاشُهُ۔ اس کا حرکت کرنا اور تعریف کرنا گھبرا گیا  
فَعَرَفْتُ فِيهِ حَوَّشَ الْقَوْمِ۔ میں نے اس میں  
علیحدگی، اور شرم دیکھی یا فطرت اور دانائی (نہایت میں ہے)  
عرب لوگ کہتے ہیں :

إِحْتَوَّشَ الْقَوْمُ عَلَى خِلَافِي۔ جب اس کو اپنے  
بیچ میں کر لیں، (اور تَحَوَّشُوا یعنی علیحدہ ہو گئے، ہٹ گئے)

حَاشِ لِلَّهِ۔ بہ معنی مآذ اللہ، یعنی اللہ پاک ہے۔  
اس قیاس پر حَاشِ لَكَ نہیں کہتے، بلکہ حَاشَاكَ اور

حَاشَاكَ کہتے ہیں۔

كَانَ يُقْتَلِي فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ۔ آنحضرت مقام  
ابراہیم کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے (حاشیہ ہر ایک چیز کا کنارہ)

اسی سے ہے حاشیۃ الثوب اور حاشیۃ الكتاب اور  
حاشیۃ التنبہ چچا اور ان کی اولاد)

مَنْ دَلَّنَ حَاشِيَتَهُ يَعْرِفُ صَدَائِقَهُ مِنْهُ  
المودت لا۔ جس کا حاشیہ نرم ہوگا اس کا دوست اس کی محبت  
پہچانے گا۔

مِرْحَى نِسَاءِ الْمُؤْمِنَاتِ أَنْ يَسْتَمْتِحِينَ بِالْمَاءِ  
وَيُبَالِغْنَ فِيهِ مَطْمَئِنًا لِحَوَاشِيٍّ وَمَذْهَبٌ

لِلْبُؤْسِ اسیر۔ مسلمان عورتوں سے کہہ کہ پانی سے استنجا کریں،  
اور اسی طرح کریں، کیونکہ پانی مقعد کے کناروں کو صاف کرتا

ہے، بوا سیر کو دور کرتا ہے (جب مقعد کے کنارے خوب صاف  
نہیں کئے جاتے تو مادہ کی عفونت کی وجہ سے بوا سیر کی بیماری

پیدا ہوتی ہے)۔

خُذُوا مِنْ حَوَاشِيٍّ أَمْوَالِهِمْ۔ زکوٰۃ میں چھوٹے جانوروں  
لے (جیسے ابن خفاض اور ابن لبون)۔

إِنَّ اللَّهَ لَيُرِيدُ عَذَابَ أَهْلِ الْأَرْضِ لِحَوَاشِيٍّ  
مِنْهُمْ أَحَدًا۔ اللہ تم زمین والوں کو عذاب دینا چاہتا ہے،

ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا۔

مَحَاشَاةٌ مُسْتَشْنِيٌّ كَرْنَا، نَكَالٌ ذَالْنَا۔

حَوْصٌ - سینا، گرد پھرنا، تنگی کرنا، تنگ ہونا۔

ثُمَّ قَالَ حَصْمَةٌ بِمِرْدَرِزِيٍّ سَأَلَ اس كُوسِي لِي

كُنَّا جَمِيعَتٌ مِّنْ جَانِبِ تَهْتَكُتْ مِّنْ اٰخِرِ۔

جب ایک طرف سے سیایا تا ہے تو دوسری طرف سے بچھٹ جاتا ہے۔

حَوْصَاءٌ - ایک مقام کا نام ہے وادی القرے اور تبوک

کے درمیان۔ آنحضرت تبوک کو جانے وقت وہاں ٹھہرے تھے

ابن اسحاق نے کہا یہ فساد مجھ سے ہے۔

عَيْنٌ حَوْصَاءٌ - تنگ آنکھ۔

حَوْصٌ - آنکھ کی تنگی۔

حَوْصَلَةٌ - پرندے کا مسدہ دھوپنا، پیت کے نیچے کا حصہ

شبانہ تنگ۔

يَخْضِبُونَ بِهَذَا الْكُحْلِ صِلَ الْجَمَلِ - وہ کبوتر کے

پتوں کی طرح رکالنا، خضاب کریں گے (اس حدیث سے بعض

نے کالا خضاب کر وہ رکھا ہے)۔

حَوْصٌ - حوض بنانا، جمع کرنا۔

حَوْصٌ - گرد گھومنا۔

اِسْتَحْوَا مِنْ - جمع ہونا، حوض بنانا۔

لَمَّا ظَهَرَ لَهَا مَاءٌ زَمْزَمَ جَعَلَتْ حَوْصَةً حَضْرَت

آجرہ کے سامنے جب زرمز کا پانی نمودار ہوا تو وہ اس کا حوض

بنانے لگیں اس خیال سے کہ کہیں پانی بہہ کر ختم نہ ہو جائے

ایک روایت میں حَوْطَةٌ ہے یعنی اس کے گرد مینڈا اٹھائے

لگیں۔

فَتَحَفِنٌ - چلو بھر بھر کر لینے لگیں (ایک میں فَتَحَفِنٌ

ہے یعنی گڑھا کھودنے لگیں)۔

اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْصًا - قیامت کے دن ہر نبی پر اور اس

کی امت کے لئے، ایک حوض ہوگا۔

مِنْبَرِيٌّ عَلَى حَوْصِيٍّ - قیامت کے دن میرا منبر میری

کوثر پر رکھ دیا جائے گا (یا حوض پر ایک منبر رکھا جائے گا) اس

پر بیٹھوں گا)۔

حَوْصِيٌّ مَسِيْرَةٌ شَهِيْدٌ - میرا حوض قیامت کے دن

ایک عینے کی راہ تک ہوگا۔

اِنَّ كُمْ تَجِدُوْنَ مَوْضِعًا فَلَاحًا وَجَارًا وَجِيًّا مِّنْ

عِنْدَا وَاِدْرِيٍّ مَحْتَسِبِيٍّ - اگر کہیں جگہ نہ ملے تو وادی حشر کے

حوضوں سے آگے مت بڑھو۔

اَنَا ابْنُ ذِي الْحَوْصِيْنِ دِيْرٌ حَضْرَتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

میں دو حوض والوں کا بیٹا ہوں (یعنی عبدالمطلب اور اس کا

کا، دونوں قحط کے زمانہ میں غریبوں کے لئے کھانے کا حوض

بنایا کرتے تھے)۔

حَوْصٌ الْعِمَارِ - دگالی ہے (یعنی بودا نامردا۔

حَوْطٌ - حفاظت کرنا، بچانا، خاطر داری کرنا۔

حَاطٌ - اُتْرَا۔

حُطَّ حُطٌ - خیال رکھ، حفاظت کر۔

حَوْطِيٌّ - دیوار بنانا گردا گرد۔

اِحَاطَةٌ - گھیر لینا۔

اِحْيَاطِيٌّ - ہلاک ہونا۔

مَا اَفْنَيْتَ عَنْ عِرْقٍ يَعْنِيْ اَبَا طَالِبٍ فَاِنْ

كَانَ يَحْوُطُكَ وَيَغْضِبُكَ لَكَ - آپ اپنے چچا ابوطالب

کے کیا کام آئے؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے رکازوں کی

ایذا سے آپ کو بچاتے تھے، آپ کی وجہ سے غصہ کرنے سے

لڑنے کے لئے مستعد ہوتے۔ چنانچہ اپنے قصیدہ میں کہا

قریش کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں وہ تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ تم

کو یونہی حوالے کر دیں گے، ابھی تو ہم نے ان کے لئے تیرا

برچھے نہیں چلائے)۔

وَيَحْيِطُ دَعْوَتُهُ مِنْ دَسَائِحِهِمْ - اس کی دعا سب

طرف سے ان کو گھیر لے گی۔

جا  
ایک  
ہو  
دا  
بچا  
دا  
بظ  
کر  
اسی  
ہے  
ہیں  
ریض  
کے  
ادی



حَاطَةٌ اور آحَاطٍ یہ۔ اُس کو گھیر لیا۔  
 اَحَطْتُ بِهٖ عِلْمًا میں اس کو خوب جانتا ہوں۔  
 وَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ اللہ تعالیٰ  
 ہر چیز کو اپنے علم سے گھیر لیا ہے یعنی ہر چیز کو خوب بہ طور کمال  
 جانتا ہے۔

فَاِذَا هُوَ فِي الْحَاظِ وَعَلَيْهِ تَمِيْمَةٌ۔ دیکھا تو آپ  
 ایک باغ میں ہیں ایک کمل اور سے ہوئے۔  
 حَاظٌ۔ اس باغ کو کہتے ہیں، جس کے گرد حصار کی دیوار  
 ہو۔ اس کی جمع حَوَائِظُ ہے۔

عَلَىٰ اَهْلِ الْاَحْوَاظِ حِفْظُهُمَا بِاللّٰهَاسِ۔ دن کو باغ  
 والے اپنے باغوں کی خود حفاظت کریں ان کو جانوروں سے  
 بچائیں، جانوروں والے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ البتہ رات کو جانور  
 والوں پر لازم ہو کہ اپنے جانوروں کو روک کر رکھیں کسی کے  
 باغ یا اہلیت میں نہ جائے دیں، ورنہ نقصان کا بدلہ دینا ہوگا)  
 يَحْوِطُهُمْ بِمَنْبِطِهِمْ۔ غلوس کے ساتھ ان کی نگہبانی  
 کرے۔

وَقَدْ اَحِيطَ بِنَفْسِيْ۔ میں مرنے کے قریب ہو گیا تھا۔  
 حُدِّدَ بِالْحَاظِطَةِ لِذِيَّتِكَ۔ اپنے دین کے کاموں میں  
 احتیاط پر عمل کر (مثلاً ایک کام کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف  
 ہے تو اس کا نہ کرنا یہی احتیاط ہے مثلاً اس ذکر سے وضو ٹوٹنے  
 میں اختلاف ہے تو دوبارہ وضو کر لینا یہی احتیاط ہے)۔  
 اَنَا اَحُوْطُ حَوْكَةً۔ میں تو اُس کے گرد پھر رہا ہوں۔  
 یعنی اسی فکر میں ہوں)۔

وَاَجْعَلْنِيْ فِيْ حِيَاظَتِكَ۔ مجھ کو اپنی حفاظت میں رکھ  
 حِيَاظَةٌ اِلَّا سَلَامٌ۔ اسلام کی حفاظت۔  
 كُنْتُ اَحُوْطُهُمْ عَلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ میں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتا تھا۔

هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ حِيْظَةً مِّنْ وَّرَآءِهِمْ۔  
 ان کے کہنے والے اُس کو سب لوگوں سے زیادہ ہر طرف سے

بچانے والے ہیں۔  
 وَهُوَ يَعْمَلُ فِيْ حَاظِطٍ اَلَةٍ۔ امام عبد اللہ اپنے ایک  
 باغ میں کام کر رہے تھے۔

حَاظِطٌ اصل میں حَاوِطٌ تھا ڈاؤ تے ہو گئی اور  
 تے کو ہمزہ سے بدل دیا۔ اس کی جمع حِيْطَانٌ بھی آتی ہے۔  
 اَلْحِيْطَانُ حِيْطَانُ الْعَرَبِ۔ گوٹ مار کر بیٹھنا (جیسے عرب کے  
 لوگ بیٹھا کرتے ہیں کہ ہاتھوں کو دونوں پنڈلیوں پر حلقہ کر لیتے  
 ہیں، یا ایک کپڑے سے دونوں پنڈلیاں کر پڑے لیجا کر بازو  
 لیتے ہیں) عربوں کی دیوار میں ہیں (جس طرح دیوار سے ٹیک  
 لگا کر آدمی بیٹھتے ہیں تقریباً اسی طرح اس میں بھی ٹیک ہو جاتی  
 ہے، گویا زمین کی کرسی ہے)

كَانَ لِفَاطِمَةَ تَسْمِعُ حَوَائِظَ حَضْرَتِ فَاطِمَةَ رَضِيَ  
 سات باغ تھے۔

بِحَرِّ مَحِيْطٍ۔ بحر اور قیاسوں۔  
 حَوْفٌ۔ کنارے پر ڈال دینا، خبر گیری کرنا، حاجت پوری کرنا  
 سَلِطَ عَلَيْهِمْ مَوْتُ طَاعُوْنَ يَحْوِفُ الْقُلُوْبَ۔

ان پر طاعون کی ایسی موت ڈالی جائے گی جو دلوں کو ہلا دے گی  
 (خوف کی وجہ سے بھانگے لگیں گے) یہ حَاوَفٌ سے نکلا ہے،  
 یہ معنی جانب اور کنارہ۔ اس کی جمع حَاوَاظٌ بہ تشدید قَا  
 اور حَاوَاتٌ آتی ہے۔ بعضوں نے يَحْوِفُ الْقُلُوْبَ ہا ب  
 تفصیل سے روایت کیا ہے۔ معنی وہی ہیں۔ محیط میں اس  
 حدیث کو یوں نقل کیا ہے،

سَلِطَ عَلَيْهِمْ مَوْتُ يَحْوِفُ الْقُلُوْبَ۔ یعنی  
 ان پر ایک شیطان مسلط کیا جائے گا، جو دلوں کو ہلا دے گا  
 حَوْفُ الْقُلُوْبِ وَ حَوْفُهَا۔ دلوں کو ہلا دیا اور  
 ڈرا دیا۔

لَمَّا اَقْبَلَ عُمَرُ نَزَلَ النَّاسُ حَافَةً اِلَّا سَلَامٌ  
 جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ قتل کے گئے تو لوگ اسلام کے کنارے پر  
 جا اترے (یعنی مسلمانوں پر ہر چہا طرف سے مصیبتیں آنا شروع

ہوئی توت، قدرت، گرداگرد، سال، تہجد، حیلہ۔  
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَبِّهَا حَوْلُكَ مَعْنَى  
 حرکت کے ہیں، یعنی حرکت اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے  
 (بعض نے کہا یہ حیلہ سے ہے یعنی بُرائی دفع کرنے کا حیلہ،  
 اور بھلائی حاصل کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے مؤلف  
 کہتا ہے اس کلمہ کی شرح خود حدیث میں موجود ہے یعنی گنا  
 سے بچنا اور نیکی کی قدرت ہونا، اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔  
 اللَّهُمَّ بِكَ أَصُولُ دِيكَ أَحْوَلُ يَا اللَّهُ اتیری ہی  
 مدد سے میں دشمن پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے  
 دشمن کو دفع کرتا ہوں (یا حرکت کرتا ہوں یا حیلہ کرتا ہوں)  
 بِكَ أَصَادِي وَبِكَ أَحَادِي۔ اس کے بھی یہی معنی  
 وَنَسْتَجِيئُ بِهَا مَادِمًا أَمْرًا بِرَكْبَتِكَ كَمَا كُنْتَ تَرْتَبِعُ  
 ہیں (ایک روایت میں نَسْتَجِيئُ ہے اس کا ذکر اب پر ہو چکا ہے)  
 فَخَالُوا إِلَى الْحَصْنِ۔ وہ قلعہ میں جا کر ٹھہرے (یعنی  
 بھاگ کر اور اپنی جگہ چھوڑ کر) ایک روایت میں فَخَالُوا ہے  
 جَوَلَانٌ ہے۔

تَزِدْ جَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَعَلَى حَوْثٍ۔ جب آنحضرت نے مجھ سے نکاح کیا، اُس وقت  
 میں حَوْث پینے لگی (حَوْث وہ کپڑا جس میں آستینیں نہیں ہوتیں  
 چھوٹی بچیاں اس کو پہنتی ہیں۔ بعض نے کہا چڑے کے تسموں کو  
 لاکر لڑکی کو کپڑوں کے اوپر ہناتے ہیں، اسی کا نام حَوْث ہے محیط  
 میں ہے کہ چڑے کے چار چار انگلیں کے تسمہ بنا کر اُس بچی کو پہناتے ہیں  
 جو جوان نہ ہوئی ہو، اس کو حَوْث کہتے ہیں۔ مطلب حضرت عائشہؓ  
 کا یہ ہے کہ میں نکاح کے وقت بہت کم سن تھی)۔

حَاقًا قَبَابُ اللُّؤْلُؤِ۔ اُس حوض کے دونوں کناروں پر ہوتی  
 کے تھے ہیں۔

قَيْنَبُوكَانِي حَاقِيهِ۔ وہ اُس کے دونوں کناروں پر  
 آگس کے نشوونما پائیں گے۔

عَلَيْكَ بِحَاقَاتِ الطَّيْرِ۔ عورتوں کے کنارے کے کنارے  
 کنارے چلنا لازم کر لو؛ تاکہ مردوں سے ڈھبھیر نہ ہو۔

حَاقٌ۔ جھاڑنا، ملنا، چکنا کرنا۔  
 حَاقِيهِ۔ اُس کو گھیر لیا۔

تَحْوِيٌّ۔ تنگ کرنا، ٹیڑھا کرنا، کاٹ دینا۔  
 حَوْاقَةٌ۔ گڑا کچرا۔

سَيِّدُونَ أَحْوَامًا مَحْوُوقَةً رُدُّوا سَهْرًا بَابُ  
 صدیق بننے جب مجاہدین کو شام کی طرف روانہ کیا تو کہا، تم ایسے  
 لوگوں کو دیکھو گے جن کے سر بیچ میں سے مُنڈے ہوں گے (یعنی  
 گول گردے کی طرح چار طرف بال بیچ میں سے صاف چکے)۔

حَوْلٌ۔ گھومنا، گزرنے، پورا ہونا، بدل جانا، ٹیڑھا ہونا۔

إِذَا تَوَبَّ بِالْقَهْلَةِ أَحَالَ الشَّيْطَانُ لَكَ  
 ضَمًّا أَطْلَبُ جَبَّ نَازِكِي إِذَانِ هَوْنِي عَيْ شَيْطَانِ كَوْزَا تَابُوا  
 اپنے مقام سے سرک جاتا ہے (یا بھاگنے کی تیاری کرتا ہے)۔

مَنْ أَحَالَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اپنا دین بدل کر  
 (یعنی کفر کو چھوڑ کر اسلام اختیار کر لے) وہ بہشت میں جائے گا۔

فَاحْتَالَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ۔ شیطانوں نے اُن کا حال  
 ڈالا۔

فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا۔ پھر وہ ڈول بدل کر چرسہ رہا  
 ڈول ہو گیا۔

أُحْيِلَّتِ الْعَسَلَةُ ثَلَاثَ أَحْوَالٍ۔ نماز میں تین بار  
 تبدیلیاں ہوئیں۔

سَأَلْتُ خَذَقَ الْفَيْلِ أَخْضَرَ مَيْمِلًا۔ میں نے  
 ہاتھی کا پسند سبز رنگ بدلتا ہوا دیکھا۔

تَحَىٰ اَنْ يُّسْتَبْحَىٰ بِعَطْفِ حَائِلٍ - آنحضرت نے گئی ہوئی رو بہ رو  
بڑی سے استنجائی کرنے سے منع فرمایا۔

حَائِلٌ کے معنی متنیہ اور مجہول جن پر ایک سال گزر چکا ہو  
حوالے سے اخذ ہے، بمعنی سال۔

اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَيْءٍ كُلِّ مُلْقِحٍ وَ مُجِيلٍ - تیری پنا  
ہر مائل کرنے والے اور ہر بانجھ سے۔

مُجِيلٌ - اس کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہو عرب لوگ کہتے ہیں  
اَحَالَتِ النَّافَةُ - یعنی ادنیٰ خالی ہے (اُس کو حمل  
نہیں ہے)۔

اَحَالَ الرَّجُلُ اِبْنَهُ - اُس نے اپنے ادنیوں کو خالی  
رکھا (کا بن نہیں کرایا)۔

وَالشَّامُ عَازِبٌ جِيَالٌ - بکریاں کو بن نہ تھیں (اُن  
کو حمل نہ تھا)۔

حَائِلٌ - وہ عورت جس کو حمل نہ ہو۔

حَائِلٌ - وہ عورت جس کو حمل ہو۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ ۙ اَخَذَ مِنْ حَائِلٍ اَلْبَحْرِ فَاَدْخَلَ

فَاِذْ عُرِقَتْ - حضرت جبرئیل نے کیا کیا رجب فرعون غرق

ہوا (سندر کی کچھڑ (زم زم مٹی جو تہ میں ہوتی ہے، بعض نے

کہا کالی کالی کچھڑ) اس کے تہ میں گھسیڑ دی (اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ

وہ اس وقت آہ دزداری کرے اور پروردگار کو اس پر رحم آجائے)

سبحان اللہ ہارا مالک جب اس قدر رحم فرمائے والا ہے کہ فرعون

جیسے کافر اور گردن کش اور مغرور پر، جس نے خدائی کا دعویٰ

کیا تھا، اس کے رحم و کرم کی توقع ہوتی ہے، تو ہم گنہگار اُس کے

رحم و کرم سے کیوں محروم رہیں گے)۔

حَالَةُ الْمِسْكِ - حومن کوڑھی کی کچھڑ مشک ہے۔

اَللّٰهُمَّ حَوِّ الْيَنَاءِ وَلَا عَلَيْنَا - یا اللہ ہمارے ارد گرد

(جنگلوں اور کھیتوں میں) پانی برسا، ہم پر نہ برسا۔

تَلَعْنِي حَوِّ الْيَنَاءِ - ہمارے ارد گرد برسا۔

حَوِّ الْيَنَاءِ حَوِّ الْيَنَاءِ حَوِّ الْيَنَاءِ - سب کے معنی

گرد آگروہ آس پاس - جو تھری نے کہا،

حَوِّ الْيَنَاءِ بَكْسَرَةٌ لَا اَدْرَسَتْ نَهِيْسٌ هِيَ -

اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ نَزَلُوْا فِيْ مِثْلِ

حَوِّ الْيَنَاءِ التَّنَاقُفِ مِنْ ثَمَارِ مِثْمَلِدَالَةٍ وَاَنْهَاسِ

مِثْمَلِدَالَةٍ - یہ ہمارے بھائی کوفہ والے ایسے ملک میں آئے

ہیں جو ادنیٰ کی حوالہ کے مانند ہے، میوے لٹکے ہوئے،

نہریں بہتی ہوئیں (» حوالہ لہ وہ جھلی جس کے اندر زرد پانی ہوتا

ہے اور سرسرخ اور سبز دھاریاں ہوتی ہیں، وہ پیدائش کے

وقت ادنیٰ کے پیٹ سے بچنے کے ساتھ نکلتی ہے)۔

قَلْبَانِيْ فَاِنَّكُمْ مَّا لَتَقْلِبَانِ حَوِّ الْيَنَاءِ اِنَّ

دُوْحِي كَيْفَةَ النَّارِ (معاویہ نے مرنے وقت اپنی بیٹیوں سے

کہا، میری کروٹ بدلو، تم ایسے شخص کو بلاؤ گی جو بڑا عاقل

زمانہ ساز ہے، اگر وہ آگ کے داغ سے بچا یا گیا یعنی اگر دوزخ

کے عذاب سے نجات ملی، تب تو میں بڑا ہنرمند اور عاقل اور زمانہ

ساز آدمی ہوں اور اگر عذاب میں پڑ گیا تو پھر میری عقلندی اور

زمانہ سازی سب بے کار ہے)۔ ایک روایت میں حَوِّ الْيَنَاءِ

قَلْبَانِيْ آيَا مَعْنَى وَهِيَ هِيَ -

وَكَانَ حَوِّ الْيَنَاءِ قَلْبَانًا - وہ بڑا پتہ ساز زمانہ

کے ساتھ بنا کرنے والا) تھا۔

فَمَا اَحَالَ عَلَيَّ الْوَادِيَّ - اُس نے وادی کی طرف

مُنَّ نہ نہیں کیا۔

تَجَعَلُوْا اَيْفَحُكُوْنٌ وَيُجِيلٌ بَعْضُهُمْ عَلَيَّ اَعْضِي

ان کافروں نے رجب او جھڑی آپ کی پشت مبارک پر رکھی

ہنسنا اور ایک نے دوسرے پر جھکنا شروع کیا۔

فِي الْاَرْضِ مِنَ الْمَسْتَحْيِلَةِ - طرھی اور ترچھی زمین میں

اِنَّ الشُّبُوْلَ تَحْوُلٌ مِّمِّي - میرے اور مسجد کے درمیان

سیلاب حائل ہو جاتے ہیں (یعنی جب برسات ہوتی ہے تو میرے

لہ یا حوالہ بیسے محیط میں جو فجلاء کے ذمہ پر عرب زبان  
میں گل تین کلمے آئے ہیں حَوْلَاءُ اور عِنْبَاءُ اور سَيْرَاءُ ۱۲۰۰

حیلہ۔  
ل کے معنی  
ہے ہو سکتی ہے  
نے کا حیلہ،  
ہے مؤنث  
ہے یعنی گل  
(ہے)۔  
مدا تیری ہی  
مدد سے  
کرتا ہوں (ہے)  
بی ہی معنی  
دیکھتے رہتے  
پر ہو چکا  
رے (یعنی  
الو کا ہے  
نک  
زنگ آہو  
رہے  
بن رہا  
ہیں ہونے  
ن کا حال  
چوسہ (یعنی  
میں میں  
ہے میں سے

اور مسجد کے درمیان پانی کے نلے چلتے ہیں ان کی وجہ سے میں  
مسجد تک نہیں جا سکتا۔

الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ النَّسَاءِ - ہمارے  
اور آسمان کی خبر میں جو چیز راکھ ہوئی۔

وَقَدْ جِيلَ بَيْنَ الشَّيْطَانِ وَبَيْنَ خَيْرِ النَّسَاءِ  
شیطانوں اور آسمان کی خبروں میں روک ہو گئی ہے۔

صَلُّوْا فِي نَحْوِ مَا لَكُمْ عَنْ وَفِيهِمَا - دونوں میں ہیں  
جو اپنے وقت معمول (افضل وقت) سے مرکا ہوا ہوتا ہے۔

يُحَوَّلُ الْمَاءَ - پانی کو ہٹا رہا تھا (یعنی کنویں سے نکال  
رہا تھا)۔

كَانَ مِنْ حَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
استقامت لہ۔ آپ کے پاس جو زمین اور مردار لوگ تھے

وہ سب آپ کے ملیج ہو گئے تھے (ایک غسان کار میں ملیج  
نہیں ہوا تھا)

حَوْلَ سِدَاةٍ - آپ نے استسقاء کی نماز میں چادر کو  
اٹھا کر اس طرح سے کہ داہنے ہاتھ میں چادر کا بائیں کنارہ نیچے کا

تھا اور بائیں ہاتھ میں چادر کا داہنا کنارہ نیچے کا اور پیٹھ  
کے پیچھے دونوں ہاتھوں کو پلٹا تو جو کنارہ داہنے ہاتھ میں تھا

وہ داہنے منڈے پر آگیا، اور جو بائیں ہاتھ میں تھا وہ بائیں منڈے  
پر آگیا اور چادر کا داہنا کنارہ بائیں اور بائیں داہنا، اوپر کا

حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر ہو گیا۔ اس طرح سے چادر کو اٹھانے سے  
دراصل یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ حق تعالیٰ موسم کو بھی اسی طرح

پلٹ سکتا ہے۔ اور تعجب نہ ہو حقیقہ پر کہ صحیح حدیث وارد ہونے  
کے باوجود، انھوں نے چادر کا اٹھانا استسقاء میں مستحب

نہیں رکھا اور اندازہ اور قیاس سے ایک وجہ بیان کر دی  
ایسی اسکل جو بائیں دین میں کیا کام آسکتی ہیں۔

يُحَوَّلُ الْمَاءَ - اس کا  
نہر گدے کا سرگردے (یعنی گدے کی طرح اس کو نادان

بنادے) خطاب نے کہا اگر اس اہمت میں صحیح ہو سکتا ہے، تو

حدیث اپنے ظاہر پر معمول رہ سکتی ہے۔

يُرْقَعُونَ سُرُودَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ  
جب مومن اپنا سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ پھر اپنی رہ گئی

صورت میں پلٹ گیا ہے (یعنی جس صورت میں پہلے انھوں نے  
اس کو دیکھا تھا، اہل حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک خاص

صورت ہے، جیسی اس کی ذات مقدس کے لائق ہے اور وہ  
جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے اور قیامت میں ایک

صورت میں ظاہر ہو گا پھر دوسری صورت میں جیسے اس صحیح  
حدیث سے ثابت ہے اور مستلزم خواہ خواہ اسی حدیثوں کی

تاویل کے درپے ہو گئے ہیں۔ اور جہتہ نے تو اس قسم کی حدیثوں  
کا انکار ہی کر دیا ہے۔ ان کا پیشوا جہتہ بن منوان تو قرآن مجید

میں بھی تصرف کرنا اور استوا کی آیتیں قرآن سے مٹا ڈالنا چاہتا  
تھا۔ خذ لهم اللہ تعالیٰ

حَوْلَتْ رَحْلِي اللَّيْلَةَ - میں نے اپنی بوی سے گذر  
رات میں دوسری طرف سے جماع کیا (یعنی دُبر میں دخول

کیا یا پشت کی طرف سے فرج میں)۔  
اللَّهُمَّ زِدْ الْحَيْلَ الشَّدِيدَةَ - یا اللہ! بڑی طاقت

دا لے۔  
أَوْ قَدْ فَهَلَوْهَا حَوْلُوا مَقْعَدِي إِلَى الْيَقْبَلَةِ

(لوگوں نے آنحضرت کے سامنے بیان کیا کہ بعض لوگ قبلہ کی  
طرف شرم گاہ کرنا (پیشاب یا پاخانہ میں) برا سمجھتے ہیں، آپ

نے فرمایا) صحیح کیا انھوں نے ایسا کیا؟ اچھا میری چونکہ قبلہ  
کی طرف کر دو (معلوم ہوا کہ یہ کراہت صحرا اور میدان میں

ہے جہاں پاخانہ کا کوئی مقام بنا ہوا نہ ہو، لیکن شہر اور چوٹی  
یا اس پاخانے میں جو بنا ہوا ہو، قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے

میں کوئی قیاحت نہیں)۔  
وَحَوْلِ عَافِيَتِكَ - یا اللہ! تیری پناہ تیری تندرستی

پلٹ جانے سے (یعنی جو تندرستی اور سلامتی تو ہے ہم کو عطا  
فرمادی ہے، اس میں کمی اور انحطاط سے ہم پناہ چاہتے ہیں)۔

حَوْلَةُ -

حَوْلَةُ  
ماں ہے یا  
سلا  
اول و ملاقہ  
المحج انحراب  
ہو سکتے ہیں۔  
کہ حول کے  
حَقَا  
حوالہ  
مومل اور  
قال علیہ  
وہیل  
قیحتا  
سی کرتا۔  
رأيت  
أحمد  
تو ہر کوئی  
بغيتہ  
وہیل  
کے کا قصد  
مآحل  
کے پاس  
لہ  
بے صحیح  
سے پنا  
اور ادلی  
حوالہ  
کے ہر حال

باصح  
وہ سورت  
ہو رہی ہے  
نہیں (کی)  
نہوں نے  
ایک خاص  
تج اور وہ  
یہ ایک  
س صبح  
ریٹوں کی  
ہی سرتوں  
ان شریف  
لنا چاہتا  
سے گذر  
ن دخل  
تہ  
برقی ل  
لفیقہ  
قبل  
بہ ہا  
کی  
ن میں  
رستی  
کرے  
نڈری  
ہم کو علم  
ہیں

حُلَّتْ قُدْرَتُ النَّفْسِ - تو آدمی اور اُس کے دل کے بیچ میں  
پہاں ہے یا تو نے دلوں کے گرد حرکت کی، ان کو گھیر لیا۔  
سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا لَاحِقَ الْوَقْتِ اَلَا بِاللهِ حَكْمُهُمْ مَن كُنُوْا الْجَنَّةَ  
ہوں دلاقوتہ الالبانہ، بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے  
لیج انجریں میں ہے کہ حوں کے معنی حرکت کے یا قدرت کے دونوں  
ہوتے ہیں۔ اور متدوق نے کتاب التوحید میں روایت کیا ہے  
تحوّل کے معنی یہاں تحویل اور انتقال کے ہیں)  
مَا قُلْتُ اَشْيَءٌ - میں نے اُس کو نہ قصہ کیا۔  
حَوَالَهُ اَوْ رِاسَالَهُ - فرضہ دوسرے پر آمار دنیا داریوں  
ہیں اور رب الدین کو محال اور محتمل کہ اور جس پر آمار اس کو  
انتقال علیہ کہیں گے۔  
رَجُلٌ مَّحْتَالٌ - حیلہ باز آدمی ہے۔  
تَمَيَّزْتَالِ اَحَدًا - ہم میں سے کوئی حیلہ کرتا کوشش اور  
سکی کرتا۔

اِسْتِعَالَ - محال ہو گیا نامکن ہو گیا۔  
اَحْمَدُ الشَّيْبَانِيُّ عَلَیْهِ سَلَامٌ - اُس وقت کہنا چاہتے جب  
ہوئی کوئی مصیبت آئے اور نعمت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
بِیَمْنٰہِ یَتِمُّ الْفَعْلٰتُ -  
وَلِیْمٌ لِّیْ نَعْمًا اُحَارِوْا لَدَیْکَ - میں جو تیرے پاس  
رہے کا قصہ کرتا ہوں اُس سے مجھ کو روکتا ہے۔  
مَا حَانَ الْمُؤْمِنِیْنَ عِنْدَکَ (یا اللہ!) مومن کا مرتبہ  
سے پاس کیا ہے؟  
لَمْ یَسْبِقْ لَہٗ حَالٌ - پروردگار کی جو صفات ذاتیہ ہیں  
جیسے سمجھ، بصر، علم، قدرت، حیوۃ وغیرہ، ان میں کوئی ایک  
سکڑے پہلے نہیں ہیں (بلکہ سب اُس کی ذات کی طرح قدیم  
ہو رہے ہیں)۔

تَحْوِیْلٌ - عہد تین کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ  
سند جو ذکر دوسری سند بیان کرنا۔ اس کا اشارہ ح ہے  
وَلَقَدْ لَاحِقَ الْوَقْتِ اَلَا بِاللهِ کُنَا - جیسے بَسْمَلَةُ بِسْمِ اللّٰہِ

کہنا حَمْدًا لَّہٗ اَلْحَمْدُ لَہٗ کُنَا۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا۔ لَاحِقٌ  
ولاقوتہ الالبانہ کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے گناہ سے بغیر اس کے  
بچائے نہ کچ نہیں کئے، اور اس کی عبادت اُس کی مدد کے بغیر نہیں  
کر سکتے۔  
حَوْرٌ - گر و گھومنا، ہمیشہ ایک چیز پر جمے رہنا، پیاسا ہونا،  
قصہ کرنا، منہ لانا۔

اَللّٰهُمَّ اَرْحَمَ رَحِمًا مِّنَّا الْحَیْثُ - اے اللہ! ہمارے  
چوپایوں پر جو پیاسے ہو کر پانی کے لئے گھوم رہے ہیں، رحم کر!  
مَا وَجَّیْ اَحَدًا اِسْرَاحًا عَلَیْ قَوْلِ ابْنِہٖ - جہاں کسی کو  
حکومت ملی، اُس نے اپنے رشتہ داروں پر عنایت شروع کی (اکثر  
حاکم اور والی ایسا ہی کیا کرتے ہیں، لیکن شاذ و نادر بعض ایسے بھی  
گزرے ہیں جنہوں نے انصاف کیا اور اپنے رشتہ داروں کی کوئی  
بیخ کی، اور ایسے تو بہت ہی کم ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے رشتہ  
داروں کو مطلق کوئی خدمت نہیں دی، جیسے حضرت عمر فاروقؓ،  
کَانَہَا اَخَاشِبًا یَا حُوْمَانَةَ - گو یا وہ سخت زمین میں پہاڑ  
ہیں۔

کَانَ عَمْرٌ وُوْدُوْا بِنِیْ رَیْبِیْعَہٗ یَحُوْمُرٌ وَا لَیْدٌ عَمْرِیْنِ  
ابو ربیعہ (شاعر) مست لانا تھا، لیکن پانی پیتا نہ تھا (مطلب یہ  
ہے کہ شعروں میں رندی اور فسق و فجور کی باتیں کرتا مگر ان کاموں کو  
نہ کرتا اور ازیں قبیل حافظ شیرازی کا کلام بھی ہے، ظاہر میں رندانہ  
مگر خود حافظ صاحب کہتے ہیں کہ وہ بڑے متقی اور پرہیزگار اور دود  
تارک الدنیات تھے۔ واللہ اعلم)۔

حَوَیْبَةُ یَا سَیِّدِیْ - معجزا، مالک ہونا، شش ہونا۔  
اِنَّ ابْنِیْ ہَذَا کَانَ بَطْنِیْ لَہٗ حَوَاعِیْ - یہ میرا بچہ  
جس کے لئے میرا پیٹ طرف تھا وہ اُس میں رہتا تھا)  
قَوْلَا لَیْ اِلٰی حَوَایِہٖ فَذَخِیْمٌ - ہم نے کچھ حنڈ مکالوں میں  
پناہ لی جو پانی پر بنے ہوئے تھے۔ تمہاں تھے۔  
حَوَاعِیْ - وہ گھر جو پانی پر بنے ہوں، ایک دوسرے سے ملے  
ہوئے۔ اس کی معج آخویۃ ہے۔

وَيَطْلُبُ فِي الْحَوَاءِ الْعَظِيمِ الْكَاتِبَ فَمَا يُوْجَدُ -  
 بڑے گاؤں میں کئی لکھے والا ڈھونڈیں گے تو نہیں ملے گا۔

كَانَ يَخْوِي وَسَاءَ كَلِمَةً لِعِبَادَةٍ أَوْ كِسَاءٍ ثُمَّ يَكْرِفُهَا  
 آپ حضرت صفیہؓ کے لئے (اونٹ پر رکبل کا ایک گدہ بناتے پھر  
 اُن کو اپنے ساتھ سوار کر لیتے) تنہا یہ میں ہے کہ خَوِيَّةُ اس کو کہتے  
 ہیں کہ اونٹ کے کوہان کے گرد گرد ایک رکبل کا دائرہ بنائیں پھر  
 اُس پر سوار ہو جائیں ردائرہ بنانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اس کو  
 کوہان چھبے نہیں، پیٹھ برابر مسلح ہو جائے (اس کا اسم خَوِيَّةُ  
 ہے اور جمع خَوَايَا ہے۔

سَأَيُّتُ الْحَوَايَا عَلَيْهَا الْمَنَايَا فَوَا حَمِيمٌ يَتَرَبَّ  
 كَحَيْلِ الْمَوْتِ النَّاقِحِ - میں نے اونٹوں کے اوپر گول گدے  
 دیکھے، اُن پر موتیں میں یعنی مرنے والے اور مارنے والے لوگ  
 سوار ہیں (دینے کے پانی کھینچنے والے اونٹ بڑی موت لائے جئے  
 میں)۔

وَلَدَتْ جَلَدًا يَأْسُفُ أَحْوَى - وہ ایک بچہ جنی جو مرخ  
 سیاہ تھا۔  
 خَيْرُ الْحَيْلِ أَحْوَى - بہتر گھوڑے کیت سیاہ رنگ ہیں۔  
 (یعنی تیلیا کیت، جن کی سرخی پر سیاہی ہوتی ہے)  
 حَوَى - جمع ہے آخوی کی۔

أَيُّنَ مَا تَحَاوَتْ مَلَائِكَةُ الْفُتُوْلِ - (ایک شخص نے آنحضرتؐ  
 سے عرض کیا، یا رسول اللہ! جب میں اپنے مال میں سے زکوٰۃ  
 ادا کر دوں پھر تو اور کوئی خرچ مجھ پر لازم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا)  
 جو مال تیرے پاس ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے، وہ کہاں  
 جائے گا؟ (یعنی اُس کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر، غریبوں کے  
 ساتھ سلوک کر۔ یہ حکم استحباً ہے) ایک روایت میں تَحَاوَتْ  
 ہے ہمزہ ہے یہ شاذ لغت ہے۔

حَتَّىٰ حَكَمَ وَحَاءَ دِمِيرِي شَفَاعَتِ مِيرِي أُمَّتِ كَيْ اُن  
 لوگوں کے لئے ہوگی جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں، یہاں تک  
 کہ حکم اور حاکم کی بھی میں شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلوں

کے نام ہیں جو بڑے شریر مشہور تھے)۔

خَوَايَا - آنتیں۔  
 خَوِيَّةٌ - لپٹ گیا۔

حَاوِيٌّ - وہ پانی جس کے بہنے کا راستہ نہ ہو۔

خَوَاءٌ - حضرت آدمؑ کی بیوی کا نام تھا۔ (جمع خَوَايَا  
 میں ہے کہ آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد ایک سال تک زندہ  
 رہیں، پھر انھیں کے قریب دفن کی گئیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ بتنا  
 میں حضرت خَوَاءُ کی قبر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ہے)

خَوَى - ظاہر۔

لَوْ مَخْفٍ - (عرب لوگ کہتے ہیں)  
 فَلَا تَعْرِفُ أَحْوَى مِنَ اللّٰوِي - فلاں شخص ظاہر  
 بات کو مخفی بات سے تمیز نہیں کرتا۔

حَوَى الْوَادِي - عادی کا کنارہ۔

حَوِيٌّ - چھوٹا تومن۔ (جمع میں ہے کہ خَوَاءُ آخْوَى  
 کا مونت ہے اور حَوَاءُ ایک سماجی ہے جس کی میل زمین پر  
 پھیلی ہوتی ہے، اُس کا رنگ بھیڑے کا سا ہوتا ہے سفید الٹی  
 کہا، عرب لوگ حَوَى کو بے معنی نَعَمٌ اور کو بے معنی لَا اسْتَمَال  
 کرتے ہیں)۔

حَيَّةٌ - سانپ (کیونکہ وہ لپٹا ہوا ہوتا ہے، یا اس لئے  
 کہ وہ مدت تک زندہ رہتا ہے)۔

خَوِيَّةٌ - قبضہ کرنا۔

خَوِيٌّ - منقبض ہونا، گول ہونا۔

حَاوِيٌّ - گھیرنے والا۔ ایک مشہور طب کی کتاب کا نام ہے  
 جو محمد بن زکریا رازی کی تصنیف ہے۔

### باب الحار مع الیاء

حَبِيَّةٌ يَأْحُوْبَةٌ - رنج اور غم، اذلت اور محتاجی مال  
 لَتَأْمَاتِ ابُو لَهَبٍ اُرِيَّةٌ بَعْضُ اَهْلِهَا نِسَاءً  
 حَبِيَّةٌ - جب ابولہب مر گیا، تو اُس کے گھر والوں میں سے کئی



اُس کو خواب میں دیکھا برے حال میں ایک روایت میں خبیثہ ہے خائے مجھ سے۔ یعنی بڑی نامراد ای اور مردمی میں۔ اس خواب کا تمہ یہ ہے کہ اُس نے خواب ہی میں ابولہب سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ بولا میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں، اگر میرے دن عذاب میں کچھ تخفیف ہوتی ہے، اتنا سا پانی لینی بتنا انگوٹھے اور کلہ کی انگی کے بیچ گھائی میں آجائے، مجھ کو پینے کے لئے بل جاتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضرت محمد کی پیدائش کی خبر سنکر توبہ کو اس خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ کر تائی نے کہا، اس روایت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کافر کو اعمال صالحہ سے اتنا فائدہ ہوگا کہ عذاب میں تخفیف ہو جائے گی مگر دوزخ سے نجات نہیں ہو سکتی۔ مؤلف کہتا ہے کہ تائی کا یہ استدلال عجیب ہے، کیونکہ اول تو مومنین کا خواب کوئی حجت شرعی نہیں ہو سکتا۔ پھر ابولہب کے گھر والوں کا خواب جو کافر کے لیے کیونکر حجت ہو سکتا ہے۔ دوسرا اس استدلال کے لئے یہ صحیح حدیث ابوطالب کی موجود تھی، وہ کافی تھی۔ ایک کافر کے خواب سے دلیل لینے کی کوئی حاجت نہ تھی، اور بعض عالموں نے اس روایت سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی ہے ان پر بھی یہی اعتراض ہوتا ہے اور اسی لئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے مجلس میلاد کے جواز پر دوسری حدیثوں سے دلیل لی اور اس خواب سے استدلال نہیں کیا۔

حَسْبُكَ يَا حَبِيبًا اِنْ يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا  
حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا  
حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا

حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا  
حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا

حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا  
حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا

حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا  
حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا

حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا يَا حَبِيبًا

عرب میں اور خطاب آفت کی طرف کیا جاتا ہے، پھر ہر ایک موقع پر کہنے لگے۔ جب کسی شخص کو علیحدہ رہنے کی ترغیب دینے میں توجہ لے کر کہا یہ عربوں کے اس قول کی طرح ہے فَبِيحْتِ قِيَاحٍ۔ اسے قیاح (جو ایک فار کا نام ہے) کشادہ ہو جائے۔

حَيْ الْبَحْرُودُ الْكَنْوُدُ الْحَيُّوُدُ الْمَيُّوُدُ (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذمّت میں فرمایا۔ یعنی یونیا انکار کرنے والی ناشکری علیہ وہ ہو جائے والی حرکت کرنے والی سے روٹی اس مردود سے دل نہ لگائے، اس کو ایک مال پر قرار نہیں ہے اس کے پاس کل دوسرے کی گود میں جا کر بیٹھتی ہے)

حَدَّثَنَا عَنْهُ قَاغَتْسَلْتُ۔ میں آپ سے علیحدہ ہو گیا، اور غسل کیا۔

حَمَاءُ حَبِيدِي۔ کلیل کرنے والا گدا۔  
وَحَبِيدًا مَالُهُ حَبِيدًا۔ وہ جگتا نہ روزگار ہے، اُس کا کوئی نظیر نہیں۔

قِيَادَ اجَاءَ الْقِتَالُ كُنْتُمْ حَبِيدِي۔ جب جنگ کا وقت آیا تو تم کلیل کرتے ہوئے بھاگے (لڑنے سے جان چرائی)۔  
الْحَابِدِيُّنَ عَنِ دِينِ اللَّهِ۔ اللہ تعالیٰ کے دین سے الگ ہو جانے والے۔

مَالِكَ يَا حَبِيدًا اَمِنْ الْمَوْتِ حَبِيدًا۔ اے وحید! تجھ کو کیا ہو گیا ہے، موت سے بھاگتا ہے (قرآن میں ہے وَذَلِكَ مَا كُنْتُمْ مِنْهُ حَبِيدًا وَاَنْ سَمِعْتُمْ حَبِيدًا)۔

اِنَّ اللَّهَ اَحَادَ عَنْهُ فِي النَّارِ حَبِيدًا۔ اللہ نے دوزخ میں اُس سے دو چیزوں کو دور کیا (پادوں میں بیڑیاں نہ پڑیں گی اور گلے میں طوق نہ ڈالا جائے گا)۔

حَبِيدًا يَا حَبِيدًا۔ شیر۔  
حَبِيدًا يَا حَبِيدًا۔ شیر، ہلاکت

اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَحَبِيدًا يَا حَبِيدًا۔ میں علم کا شہر ہوں اور حیدرہ (یعنی جناب علی رضی اللہ عنہ) اس کا دروازہ ہیں (جو دروازے کی طرف سے آئے گا وہی شہر میں داخل ہوگا)

بھیج لیں تاکہ وہ ہے کہ بتا

ضلع

آنحضرت

زین

پذائی

تتال

سے

فانام

سے

سے

مطلب یہ کہ دین کا علم بغیر آباء اور محبت اہل بیت کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

انا اللدنی فتمتنی ائتی حیدر سے لایا یہ حضرت علی کا  
 رچر ہے جو آپ نے بنگ نیر میں مرتب یہودی کے مقابلہ پر  
 پڑھا تھا۔ جب آپ پیدا ہوئے تھے تو آپ کی والدہ نے آپ کا  
 نام حیدرہ یعنی شیر رکھا تھا میں وہ ہوں کہ میرا نام میری ماں  
 حیدرہ رکھا تھا و مطلب یہ ہے کہ میں ہی تیرا قاتل ہوں۔ چونکہ  
 مرتب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر اس کو ہلاک کر رہا ہے  
 حایر یا حایر یا حایر یا حایر یا حایر۔ ایک چیز کو دیکھ کر  
 بے ہوش ہونا، رستہ بھول جانا۔  
 حیرت میں ڈالنا۔  
 حیران ہونا، گھومنا، جمع ہونا، بھر جانا، ایک جگہ  
 ٹھہر جانا۔

قد جمل حایر بائو۔ ایک مرد تو پریشان حیران ہو  
 بائو (تباہ ہے حایر کا۔ جیسے کہتے ہیں روٹی و دلی۔  
 فیداہب حایری دھیا یا حایری دھیا یا حایری  
 دھیا یا حایری دھیا یا حایری دھیا۔ جب تک دنیا  
 رہے اس وقت تک اس کا اجر چلتا رہتا ہے (عرب لوگ  
 کہتے ہیں :

لا ائیہ حایری دھیا یا حیدر دھیا۔ اب میں جب تک  
 زائد کا مدت ہے اُس کے پاس نہیں آؤں گا (یعنی کبھی نہیں آؤں گا)  
 حار فیہ اللطا۔ وہاں تھا (جو ایک پرندہ ہے تیز پرواز  
 بھی حیران ہو جاتا ہے۔  
 فی جعل فی محاراة او مسخر جاف۔ اس کو کسی سپی یا چار  
 میں رکھیں۔  
 حارکا۔ دو محلہ جہاں مکانات ایک دوسرے سے ملے ہوئے  
 ہوں۔

حیدرکا۔ مشہور شہر تھا کوفہ کے عقب میں اس وقت تک  
 ایک گاؤں کی حیثیت سے موجود ہے)

حیدر تان۔ حیرہ اور کوفہ، تغلیب ہے۔ جیسے تسمان  
 اور اس این چاند اور سورج کے لئے دنیا میں ہے کہ حیدر  
 ایک مشہور محلہ ہے نیشاپور میں۔  
 حایر الکسین۔ امام حسین کے روضہ کا احاطہ۔  
 علی ابیہم حایر او جمع فیہ الحطب۔ ابراہیم  
 کے لئے اس نے ایک احاطہ بنوایا اور اُس میں جلانے کی کلاہیاں جمع  
 کیں۔

حیدر قبل الحیرت بعشیرین۔ ہر ہویں امام کے  
 غائب ہونے سے دس برس پہلے اس نے مجھ سے بیان کیا حیرت  
 امیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا غائب ہونا۔  
 حیرت و حیرت۔ سینہ، کمر۔ اس کی جمع حیراتیم ہے (اور حضرت  
 جبرئیل کے گھوڑے کا نام ہے  
 اقدام حیرتوم۔ ارے حیرتوم آگے رہو۔

أشد حایریمتک للموت فان الموت لا یفیک  
 ولا یجذم من الموت اذا حل بوا دیکتا  
 دیر شعر حضرت علی روز نے اُس صبح کو پڑھا، جس میں آپ شہید  
 ہوئے، اپنی کمرس موت کے لئے بازو لے لیا ہوا تھا، کیونکہ  
 موت ضرور آنے والی ہے اور جب موت تیرے مقام میں  
 آن پڑے تو اضطراب نہ کر اس لئے کہ اضطراب کوئی فائدہ نہیں  
 موت رکھے والی نہیں تو دل کو مضبوط رکھنا اور راضی برضا  
 چاہئے۔

حایس۔ طما، اور اُس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو کھجور، گھی ان  
 پختہ حیرہ سے بنایا جاتا ہے۔  
 انہ او لکم علی بعض نساہہ عیس۔ آپ نے اپنی  
 ایک بیوی کا دلیمہ عیس سے کیا (معلوم ہوا کہ دلیمہ میں گوشت کا  
 ہونا ضروری نہیں، بلکہ ہر ایک نکلین اور شیریں کھانے پر دلیمہ  
 ہو سکتا ہے۔

سلسلہ جمع البحرین میں ان بیوی صاحبہ کا نام حیرتہ تھا اور مجھ کو یاد  
 آتا کہ وہ بیوی ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ۱۲ منہ

خاصاً حیاتاً۔ پھر انہوں نے جس بنایا  
 لَا یُحِیْنَا اِلَّا رُکْعٌ وَکَلَّا اُنْحَبُوْا مِنْ۔ ہم لوگوں سے یعنی طبیعت  
 سے:۔ محبت نہ رکھے گا، کوئینہ: کم ذات ہوگا اور وہ جن کا باپ غلام  
 اور مال لڑائی ہو مطلب یہ ہے کہ ہیں بیت کے مخالف اور دشمن  
 وہی ہوں گے جو باجی یا لڑائی اور غلام زادے ہیں۔

حیث۔ گہرا یا گہرا دینا۔ برک کر بھاگنا۔

اِنَّ قَوْمًا اَسْتَمِعُوْا اَفْقَادًا مَّا اِلَى الْمَدِیْنَةِ یَلْعَنُوْا  
 نَعْمَ یَسْتَمِعُ النَّفْسُ اَصْحَابِہِ مِنْہُ وَقَالَتْ الْعَاہِمُ لَمَّا  
 یَسْتَوِا فَمَا اَلُوْکَ فَقَالَ تَمَمُوْا اَنْتُمْ وَکُلُوْا کُلُّوْکَ  
 اسلام لائے اور دینہ میں گوشت لے کر آئے آپ کے اصحاب نے  
 دلوں میں اس گوشت سے نفرت کی اور کہنے لگے، شاید انہوں نے  
 ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو۔ آپ نے فرمایا تم بسم اللہ کہو  
 اور کھاؤ و کیونکہ مسلمان کے ساتھ یہی گمان رکھنا چاہئے کہ اس نے  
 اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوگا۔ اور تحقیقات کی ضرورت نہیں، اس  
 بھی دہم دور کرنے کے لئے کھانے وقت بسم اللہ کہ لیا کافی ہے ایک  
 روایت میں قَدْ جَسَّتْ بے جیم سحر سے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے  
 مَا هَذَا اَلْحِیْثُ وَالْقَلْبُ۔ حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی  
 سے کہا جب مُرْتَد لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے وہ بلائے گئے  
 یہ اضطراب اور نرزه کیسا؟ (یعنی گہرائے لیوں ہوئے تامل لڑو)  
 اِنَّہُ دَخَلَ حَاشِیْ خَلِیْلِ۔ آنحضرت معلوم گنجان دیکھنے  
 درختوں میں کجور کے تشرین لے گئے (وہاں حاجت پوری کی)۔ معاذ  
 صحیح البجاری نے اس باب میں اُنْحِیْشُ اور حَشْتُ اور  
 حَشْتُ کا ذکر کیا ہے۔ یہ مسامحہ ہے کیونکہ ان کا مادہ حوش

حیض۔ مردوں کرنا، ہٹ جانا، ایک کونے میں چلے جانا جیسے  
 حیضہ اور حیضوں اور حیضوں اور معاصن اور حیضیان  
 ہے (حیض میں ہے کہ حنفیہ (شرکاء رنگ) جب لڑائی میں ہٹ جاتا  
 ایسا ہو نہیں و ان کو حاشیوں نہیں گے اور اگر تر فار دشمن  
 بن سے مقابلہ ہو) پس پو جائیں: ذائق کو اُنْهَضُوْا اِیْنِیْ

خاصاً المسلمون حیضہ۔ مسلمان پس پو گئے:  
 ان کے پاؤں اکھڑ گئے (بھاگ نکلے) (ایک روایت میں حیضیان  
 حیضہ ہے۔ جیسے پہلے گزر چکا)۔

لَمَّا كَانَ یَوْمَ اُحُدٍ اَحَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ حِیْضَةً  
 قَالُوْا قَتَلَ مَحْتَلًا۔ جب احد کا دن ہوا تو مسلمان ایک  
 بارگ بھاگ نکلے، کہنے لگے حضرت محمدؐ شہید ہوئے (میر نصیر  
 شیطان نے اُڑادی تھی، آپ شہید نہیں ہوئے تھے، بلکہ زخم  
 کھا کر ایک گڑھے میں گر گئے تھے آپ کے سر مبارک اور زینسار  
 پر چوٹ آگئی تھی اور سامنے کے نیچے کے دانوں میں سے داہنا دانت  
 بھی شہید ہو گیا تھا جس کی وجہ سے خون جاری تھا)۔

فخاص الناس۔ لوگ جو ک بڑے یا بھاگ نکلے۔

حیضہ من حیضات الفین۔ یہ فتنہ کی دوڑوں  
 میں سے ایک دوڑ ہے جو ہماری طرف آئی۔

هُوَ اَمَةٌ مِّنْ حِیْضِہِمْ وَکَلَّا بِاَمْرٍ مِّنْہُمْ  
 عبد اللہ طاہون کے زمانہ میں نکل بھاگے، لوگوں نے ان سے کہا  
 یہ کیا کرتے ہو چونکہ طاہون سے ڈر کر بھاگنا منع ہے، انہوں  
 نے کہا، طاہون کیا ہے موت ہے موت سے بھاگنے کے لئے حیلہ  
 کرتے ہیں جس کے بغیر پارہ نہیں (ہر آدمی چاہتا ہے حتی المقدور  
 موت سے بچا رہے۔

جھلتم علیہ الارض حیض بقیض۔ تم نے زمین کو زمین  
 پر حیض پیدا کر دیا (یعنی اس کو نکار اور تردد میں ڈال دیا) عرب  
 لوگ کہتے ہیں:

وَقَعَ فِی حِیْضٍ بَقِیْضٍ۔ وہ تردد (یعنی کہنم میں پڑ گیا)  
 بعض حیض بقیض بعض حیض بقیض بعض حیض بقیض  
 بھی کہتے ہیں بقیضات آتے ہیں۔  
 من حیض۔ جھٹکارا، بھاگنے کی جگہ۔  
 حیضاً۔ بے شرم عورت۔

حیض۔ وہ خون جو جوان عورت کے رحم سے نکلتا ہے حالت  
 صحت مزاج میں معمول کے موافق اگر غیر معمولی طور پر نکلے تو وہ

بیماری ہے، جس کو استساضہ کہتے ہیں۔

حَائِضٌ اور حَائِضَةٌ۔ وہ عورت جس کو حیض آتا ہو۔  
مَوْضِعٌ اور مَوْضِعَةٌ۔ دودھ پلانے والی عورت اور طَالِقٌ  
اور طَالِقَةٌ۔ طلاق والی عورت۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَاضِبَةُ الْمُدَاةِ لَا تَحِيضُ حَيْضًا وَمَحِيضًا. عورت  
کو حیض آگیا۔

لَا تَقْبَلُ مَوْلُودًا حَائِضٌ إِلَّا بِخِمَارٍ۔ جو عورت  
جو ان ہو جائے (حیض کی عمر کو پہنچ جائے) اب اس کی نماز بغیر  
سر بندھن کے (دودھ پڑکے) درست نہیں۔

حَائِضٌ کی جمع حَائِضَاتٌ اور حَوَائِضٌ ہے۔

تَحِيضِي فِي عِلْمِ اللَّهِ سِتًّا أَوْ سَبْعًا۔ اللہ جانتا ہے  
کہ اللہ نے تجھ کو بتلایا تو ایسا کر کہ چھ دن یا سات دن حیض کے  
سمجھ لے (اکثر عورتوں میں حیض کی مدت یہی ہوتی ہے)۔

إِنَّ حَيْضَتَكَ كَيْسَتْ فِي زِيَاكِ۔ تیرا حیض تیرے  
ہاتھ میں تھوڑی ہے۔

حَيْضَةٌ بہ کسرہ تا اسم مصدر ہے اور حَيْضَةٌ بمعنی  
ایک بار حیض آنا (یعنی حیض کی ایک باری)۔

لَيْسَتِي بِكُنْتُ حَيْضَةً مُتْلَقًا۔ حضرت عائشہ رضی  
فرمایا، کاش میں (آدمی نہ ہوتی) حیض کا ایک لٹہ ہوتی جو

پھینک دیا جاتا ہے (تہا یہ میں ہے کہ حَيْضَةٌ اور حَيْضَةٌ  
حیض کا لٹہ۔ اس کی جمع مَحَائِضٌ ہے)۔

تَلَقَّ فِيهَا الْمَحَائِضُ۔ بطنہ کے کونوں میں حیض  
کے لٹے ڈالے جاتے ہیں۔

إِنَّ فَلَانَةَ اسْتَحْيَيْتِ۔ فلاں عورت کو استساضہ  
ہو گیا۔

إِنِّي أَمْرٌ لَا اسْتَحَاضُ۔ میں ایک عورت ہوں،  
جس کو استساضہ کی بیماری ہے (صاحب مجمع البہار سے نسخہ

ہوا، انھوں نے تُوَضُّ کو اس باب میں لکھا، مالا کہ تُوَضُّ  
اجوفہ داوی ہے وہ دوسرے باب سے ہے اور حیض اجوفہ

یائے ہے)۔

فِي قَوْسٍ حَيْضَتِهَا۔ حیض کی شدت کی حالت میں۔  
تَقْيِيدُهُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ۔ اس کو حیض کا خون رنگ  
جائے۔

إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدَيْكَ وَبِضْفُونِ لَيْسَ  
بِقَدَمَيْكَ پھر ہے۔ طہینی نے کہا مطلب یہ ہے کہ تیرا ہاتھ  
بجس نہیں ہے، یا تیرا حیض تیرے اختیار میں نہیں ہے۔  
إِنَّمَا ذَاكَ عَرَقٌ وَكَيْسَتْ بِأَلْحَيْضَةِ۔ یہ استساضہ  
ایک رنگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے (ایک روایت میں  
بِأَلْحَيْضَةِ ہے یہ کسرہ تا)۔

يُخْرِجُونَ الْحَيْضَ مِنَ الْبُيُوتِ۔ یہودی لوگ

عورتوں کو حیض آتے وقت گھروں سے نکال دیتے دیکھنا  
نے کہا جانوروں کو بھی حیض آتا ہے، جیسے بچو، چمکاؤر، بچو، کتیا،  
اونٹنی کو) (میں کہتا ہوں ایک امامیہ مذہب والے کہنے  
لگے کہ خرگوش حرام ہے چونکہ اس کو حیض آتا ہے، وہاں انجان  
ہامی ایک سٹی بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے کہا حیض تو بکری کو  
بھی آتا ہے اور اگر حیض نجاست کی وجہ سے حرمت کی علت ہو  
تو پاخانہ یا پیشاب بھی جو جانور کرے وہ بھی حرام ہونا چاہیے اور اگر  
یہ کہ جب وہ جانور حیض سے پاک ہو اس حالت میں کبول حرام ہے  
فَأَخَذَتْ نِيَابَ حَيْضَتِي (بہ کسرہ تا یہ مشہور ہے

اس روایت میں اور بہ فتح تا بھی ہو سکتا ہے)

ذَوَاتِ الْخُدَّادِ وَالْحَيْضِ رَأْسُ نَحْرَتِ الْمَرْءِ  
دن سب عورتوں کو نکلنے اور عید گاہ میں جانے کا حکم دیا  
کہ) پردے والیوں اور حیض والیوں کو بھی (حیض والیوں  
نماز میں شریک نہ ہوں لیکن دعائیں شریک ہوں اور مسلمانوں  
کی جماعت کو پڑھائیں)۔

ثَلَاثٌ حَيْضٌ۔ بہ کسرہ تا اور فتح تا حیض کی جمع ہے۔  
فَإِذَا أَقْبَلَ حَيْضُكَ يَا حَيْضُكَ۔ جب تیرا حیض لائے

(یہی دوسری روایت میں فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكَ  
ہو گی)

فَإِذَا أَقْبَلَ حَيْضُكَ يَا حَيْضُكَ۔ جب تیرا حیض لائے  
(یہی دوسری روایت میں فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكَ  
ہو گی)

ہے جن کے دن آجائیں۔  
 يُلْتَمِزُ فِيهَا الرِّجْزُ وَالتَّنَمُّ - بفساد کے کنویں میں جن  
 کے لئے اور بدبودار گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں (جو تیار تھا کہ کنویں  
 کے نشیب میں بہاؤ کی جانب واقع تھا، لوگ اُس کے پاس  
 لئے پھر یہ چیزیں نہہ کر اُس میں چلی جاتیں)۔

إِنَّ الرِّجْزَ الرِّجْزُ - جن سے نک (یعنی جن کی حالت میں  
 محبت نہ کرے)۔

سَأَلْتُهَا حَيْضَتَهَا فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ سَاعَةَ الشَّهْرِ  
 عورت کا حیض بند ہو جائے وہ تو چینی عدت کرے (نو چینی  
 کی ٹھہری رہے، کیونکہ اس مدت میں یا تو بسبب پیدائش اولاد  
 ختم ہو جائے گی یا عدم پیدائش اولاد کی صورت میں یہ  
 بند ہو جائے گا کہ حیض بیماری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے، ایسی  
 حالت میں تین چینی بجائے تین چینی کے ہیں)

أَقَلُّ الْحَيْضِ لِلجَارِيَةِ الْبِكْرُ وَالتَّيْبُ ثَلَاثٌ  
 أَكْثَرُ مَا يَكُونُ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَإِذَا زَادَتْ فِي  
 سَاعَتِهَا كُنَتْ كَنُورِي يَأْتِي بِشَهْرٍ وَدِيدِ عَوْرَتِ كَيْ حَيْضُ كَارِهَانِ  
 ہے کم تین دن میں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اس سے  
 (اگر خون آئے تو وہ مستحاضہ ہے) یعنی اس کو استحاضہ کی  
 (کا ہے) (یہ حدیث کئی صحابہ رحمہ سے مروی ہے۔ لیکن سب  
 نے ضعیف ہیں کوئی بھی حجت لینے کے لائق نہیں)۔

وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ - کوئی کی عدت دو حیض ہیں۔  
 لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِجَائِزٍ وَلَا جُنْبٍ - میں حائض  
 جنب کے واسطے مسجد میں آنا جائز نہیں رکھتا۔

لَا يَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنْبُ شَيْئًا مِنَ  
 القرآن - حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔  
 يَعْذَرُ - سخی علی الصلوة یا سخی علی الفلاح کہنا۔  
 حَيَاتَيْنِ - چہ دونوں کہے۔

حَيْضٌ - ظلم کرنا۔  
 حَيْضٌ - ظلم کرنا۔

حَائِضٌ - ظالم۔ اس کی بیع حاقہ اور حیف ہے۔  
 حَائِضٌ لَا يَطْعَمُ شَرِيفٌ فِي حَيْفِكَ - کوئی شریف  
 تجھ سے رعایت کی طمع نہ کرے (یعنی اپنی شرافت کی وجہ سے  
 وہ یہ نہ چاہے کہ تو اُس کی جانب داری کرے گا اور پھر وہ اس  
 وجہ سے ظلم پر کمر بستہ ہو)۔

إِنَّمَا مَعَا شَرُّ الْأَنْبِيَاءِ لَا تَشْهَدُ عَلَى حَيْفٍ سِمْ  
 پیغمبر لوگ ظلم کے اور پرواہ نہیں بنتے (مثلاً کوئی ایک لڑکے کو  
 وہ مال دے جو دوسرے لڑکوں کو نہ دے یا خلاف سنت نکاح  
 کرے یا طلاق دے یا سووکا معاملہ کرے)۔

أَحْيَيْتُ فِي التَّوَصِيَةِ مِنَ الْكِبَارَةِ - وصیت  
 میں بے اعتدالی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے (مثلاً ایسی وصیت  
 جس سے وارثوں کی حق تلفی ہو)۔

حَيْقٌ يَأْتِي قِيَامًا يَأْتِي قِيَامًا - گھبرایا، لازم ہونا، اترنا۔  
 أَخَذَ حَيْقِي مَا أَحْدَلُ مِنْ حَائِقِ الْجُوعِ يَأْتِي  
 الْجُوعُ - مجھ کو بھوک کی ضرورت نے باہر نکالا۔

تَحْوِثٌ مِنَ السَّاعَةِ الَّتِي مِنْ سَأَلِهَا حَائِقٌ  
 بِهِ الْقَمَرُ - اُس ساعت سے ڈرو جس میں اگر کوئی سفر کرے  
 تو اس کو نقصان پہنچتا ہے۔

حَيْكٌ - شگنا، بخت، چٹنا، اثر کرنا، بوٹنا۔ کٹنا۔  
 إِذَا شَرُّ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ - گناہ وہ ہے جو تیرے  
 دل میں کھٹکے رہے، آدمی کو بڑا معلوم ہو، دل میں رنج اور  
 افسوس پیدا کرے) اہل عرب کہتے ہیں:

مَا يَحْيِكُ كَلَامُكَ فَبِهِ - تیری بات اُس پر اثر نہیں  
 کرتی۔

فَمَا حَيَّا كُفْمٌ يَا حَيَّا كُفْمٌ هَذَا - یہ تمہارا شگنا  
 رَجُلٌ حَيَّاكَ - بڑا شگنے والا، اتر کر چلنے والا ہے۔  
 حَيَّاكَ حَوْكٌ - سے بھی آیا ہے، جس کے معنی بُنا۔  
 حَائِكٌ - جولا، اس کی جمع حَاكَةٌ اور حَوَكَةٌ  
 ذَكَرَ الْحَائِكُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَإِنَّهُ مَلْعُونٌ

فَقَالَ يَا ذَاكَ الَّذِي يُحْكُمُ الْكُذْبَ عَلَى رَسُولِهِ لَمَا  
 ابوعبد اللہ کے پاس جو لاپہلو ہے گا ذکر کیا، کسی نے کہا وہ طعون ہے، آپ نے  
 فرمایا، جو لاپہلو نہیں ہے بلکہ مانگ جو طعون ہے اس سے مراد  
 وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹے بیٹے (افتر کرے)۔  
 الْمُسْلِمُونَ بَعْضُهُمْ آكْفَاءُ لِبَعْضٍ مِن سِوَا الْحَيَاةِ  
 وَالْحِجَاةِ۔ مسلمان سب ایک دوسرے کے جوڑ میں (ہر مسلمان شریف جو  
 اور مسلمان عورت کا کنو ہے) مگر جو لاپہلو اور بچنے لگانے والا۔  
 حَيْلٌ۔ قوت اور طاقت۔ بے معنی حَوْلٌ ہے۔

حَيْوٌ۔ تیزی۔  
 حَالَتِ الْفَرَسُ۔ گھوڑی زکی طلب گار ہوئی۔  
 اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْحَيْلِ الشَّدِيدِ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ قُوَّةَ وَلِيٍّ  
 فَطَلَّ كُلُّ مَنَّا رِيَالَهُ۔ ہر شخص نے اپنے منہ کے سامنے  
 نماز پڑھ لی۔

حَيْلٌ حَيْلٌ۔ بکری کو ڈالنے کے وقت کہتے ہیں۔  
 كَانَتْ فَرَسًا شَيْءٌ حَيْالٌ مَّقَطَلَةٌ النَّبِيِّ صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میرا بچونا  
 آنحضرت کی جائے نماز کے بازو تھا صاحب جمع الجوارح نے مسجود کیا  
 جو اس باب میں حال اور یحتمال کو ذکر کیا وہ اجوف دواوی ہے،  
 حَوْلٌ ہے، جیسے ادر بیان ہو چکا ہے۔

لَا حَيْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَكْفِيْكَ  
 وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔  
 حَيْلٌ۔ وقت نزدیک آنا۔ (جیسے حَيْوَةٌ ہے)  
 اذان کی حدیث میں ہے:

كَانُوا اِيْتَحَيْنُوْنَ وَقْتَ الْقِبْلَةِ۔ لوگ نماز کا وقت  
 (انداز سے) معلوم کر لیتے (اس وقت اذان کا دستور نہ ہوا تھا)۔  
 حَانَتِ الْقِبْلَةُ۔ نماز کا وقت آ پہنچا۔

عَلَى حَيْثُ فُرْقَةٍ۔ لوگوں میں پھوٹ کے وقت (ایک  
 روایت میں خَيْرٌ فِرْقَةٍ ہے، یعنی بہتر گروہ پر)۔  
 لَا تَحْتَسِبُوْا اِيْمَانَكُمْ حَتّٰى تَخْرُجُوْا مِنْهَا طَلُوْعَ اَنْتَابِ كَيْ  
 قریب نماز کا وقت (مقرر) نہ کرو۔ یا نماز کے لئے سورج نکلنے کا

انتظار نہ کرو۔

تَحِيَّةٌ وَالْوُقُوفُ۔ اپنی اونٹنیوں کے دو دو دو پہنے  
 کا وقت ٹھہرا اور ہر روز ایک بار اسی وقت پر دوہا کرو۔  
 كُنَّا نَسْتَحْيِيْنَ زَقَالَ الشَّمْسِ۔ سورج ڈھلنے کے  
 منتظر رہتے (یعنی کھنکریاں مارنے کے لئے)۔

هَذَا اَحْيَانُ الْمَنْزِلِ۔ یہ اُڑنے کا وقت ہے (ایک روز  
 میں خَيْرُ الْمَنْزِلِ ہے، یعنی یہ اُڑنے کا، چھ مقام ہے)۔  
 حَيْثُ تَحْيِيْنَا۔ اس کا وقت مقرر کیا، یا اس کی طاقت کا  
 ارادہ کیا (اس عورت میں یہ حَيْثٌ سے ماخوذ ہو گا۔ بے معنی طاقت  
 اور موت کا وقت) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِذَا حَانَ الْعَيْنُ سَارَتِ الْعَيْنُ۔ جب موت کا وقت  
 آجاتا ہے تو آنکھ حیران ہو جاتی ہے۔  
 حَائِنَةٌ۔ آفت اور مصیبت۔

حَانَ شَرَابُ مَانٍ۔ دھاناٹ اس کی جمع ہے،  
 حَيْوَةٌ۔ زندگی (جیسے معنیاً)۔  
 حَيَاءٌ شَرْمٌ۔

اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ حیا ایمان کا ایک جز ہے کہ  
 ایمان کے دو حصے ہیں۔ اوامر بحالانا اور نہا ہی سے باز رہنا  
 اور شرم بھی آدمی کو نہا ہی سے باز رکھتی ہے، اس لئے ایمان کا  
 جز ہوئی)۔

يَعِيْضُ اَخَاةُ فِي الْحَيَاءِ۔ اپنے بھائی کو حیا کے باب  
 میں نصیحت کر رہا تھا اس کو حیا اور شرم بہت تھی ایسی نصیحت  
 تھا کہ اس قدر حیا مت کیا کر)۔

اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ حیا ایمان کی ایک  
 شاخ ہے۔

فَاِنَّ الْحَيَاءَ سَلَابِيَةٌ اِسْتِغْنِيَتْ۔ حیا سے ایمان  
 ہی پیدا ہوگی (اور نیک بات سے باز رہنا حیا نہیں ہے بلکہ  
 عجز ہے۔ عمران بن حصین صحابی اس پر خفا ہوئے کہ وہ تو  
 شریف بیان کر رہے تھے دوسرا شخص لگا حکیموں کا قول بیان



میکوں کا قول کوئی حجت نہیں ہے، اسی طرح جتہدوں یا  
 ہوں کا قول۔ حدیث کے مقابلے میں کسی جتہد کا قول لانا مناسب  
 نہیں، اگر صحابہ کرام سنتے تو ایسا ہی ختم کرتے جیسے عمران نے کیا،  
 اِنَّكَ لَتَسْتَعْجِلِيْ يٰۤاَكْتَسَبْتِجِيْ اَدُوْا يٰۤاُوْلٰٓءِ سِيْءَ مَا يَكْرَهُ  
 ہے، یعنی تو شرم کرتا ہے۔

اِذْ اَلَمْ تَسْتَعْجِلِيْ فَاَصْبَحْتُمْ مَّا تَشْتُمْنَ رَاكِعَةً سَاجِدَةً  
 کلام امر تھا، اس میں سے یہ فقرہ اب تک لوگوں میں باقی  
 ہے، جب تو بے شرم ہو جائے تو جو جی چاہے کہ زیہ امر تہیہ  
 و تہنؤن کے لئے ہے، جیسے کہتے ہیں جب تجھے خدا کا ڈر ہی  
 نہ ہو پھر جو جی چاہے کر۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے  
 کہ کام کا کرنا موجب شرم نہ ہو مثلاً وہ اچھا کام ہو تو اس کو  
 شرم نہ کر اور جاہلوں کی لامنت سے مت ڈر۔ مثلاً بیوہ کا  
 نکاح آئی کرنا، جو توں سمیت نماز پڑھنا، ڈونڈنا زون و جمع کرنا،  
 سے سودا خود اٹھا کر لے آنا، اپنا جوتا یا کپڑا خود سی لینا،  
 در کپڑا پہننا، حدیث شریف پر عمل کرنا، جتہدین کا جو کام  
 کے خلاف ثابت ہو اس کو ترک کرنا اور پامنا یا عمامہ پر  
 لکنا۔

حجی متبذیر۔ ہمارا پروردگار بڑی شرم والا پروردگار ہے  
 ایسا ہی ہونا چاہئے، کسی مسلمان کی پردہ درسی نہ کرنا چاہئے،  
 اِنَّكُمْ مِّنْ سَفِيْحِيْنَ الْمُدْسِيْحِيْنَ اَحْيَاۤءٍ وَالتَّعَطُّرِ مَارِ  
 رول کی سنت میں اور ان میں سے حیا یعنی شرم کا بھی  
 لیا اور خوشبو لگانا معطر رہنا، بعضوں نے جتا روایت  
 سے یعنی ہندی لگانا۔ ظہبی نے کہا، شاید یہ تصحیف ہے  
 رول کو ہاتھ پاؤں پر ہندی لگانا حرام ہے۔ البتہ  
 میں ہندی کا خضاب کرنا مسنون ہے، مگر یہ اکتے پیغیر  
 ہے۔

مَحْيَاۤىِٕ وَمَمَاتِيْۤا لِلّٰہِ۔ میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے  
 ہے (یعنی زندگی میں جو اعمال خیر کروں وہ بھی خالص خدا  
 کے لئے اور مردوں بھی ایساں اور توحید پر)۔

اَلْحَيَاۤىِٕةُ مَحْيَاۤىِٕكُمْ وَ اَلْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ رَبِّہٖ اَخْبَرُ  
 نے انصار سے فرمایا، زندگی بھی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور  
 مرنا بھی تمہارے مرنے کے ساتھ ہے یعنی زندگی اور موت کسی  
 حال میں تم سے جدا نہ ہوں گا۔ جب تک زندہ ہوں تمہارے ہی  
 شہر میں رہوں گا اور مردوں کا بھی تو تمہارے شہر میں ہے۔

وَ اَمَّا اَلْاٰخِرُ فَاَسْتَعْجِلِيْ۔ دوسرے نے شرم  
 کی (اسنت سے یا لوگوں سے یا مجالس سے اٹھ کر چلے جانے سے)  
 لَا يَمَعَلُ الْعِلْمَ مَسْتَعْجِلِيْ۔ جو شخص علم حاصل کرنے  
 میں شرم کرے، اس کو کبھی علم حاصل نہ ہو گا کیونکہ وہ بیوقوف  
 ہے، شرم بڑے کام میں کرنا چاہئے نہ کہ تحصیل علم میں، ہر ایک  
 شخص کو خواہ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ یا کمین یا کافر یا فاسق ہو اگر  
 ایسی ایک بات معلوم ہو جو ہم کو معلوم نہیں ہے، تو بلا تاوان اس کے  
 شاگرد بن کر ہم کو وہ حاصل کرنا چاہئے۔

اِنَّ اللّٰہَ اَرَاۤىْسْتَعْجِلِيْ مِّنْ اَلْحَقِّ۔ سچی بات میں شرم  
 تو لے شرم نہیں کرتا یعنی اس میں شرم کرنے کا اس نے حکم  
 نہیں دیا۔

ثُمَّ يَخِيْۤىٕ اَوْ يَخْتَارُ۔ پھر اس کو سلام کر کے رخصت کیا  
 جائے یا اختیار دیا جائے۔

مَنْ اٰحْيٰى مَوْتًا فَہُوَ اَحْيٰىۤاۤءٍ۔ جو شخص کسی خیر  
 زمین کو (جو کسی کی ملک نہ ہو) آباد کرے، تو وہ (خدا) اس کا زیاد  
 حق دار ہے۔

اَحْيٰوْا مَا بَيْنَ الْاَعْشٰٓئِیْنَ۔ مغرب اور عشاء کے درمیان  
 عبادت کرتے رہو یا جائے رہو (ایسا نہ ہو کہ عشاء کی نماز فوت  
 ہو جائے)۔

شَدًا مِّنْ زَدًا وَّ اَحْيَاۤىِٕ لَیْلَۃً۔ اپنا تہ بند مضبوط  
 بانگتے اور شب بیداری کر لے۔

یُصَلِّی الْعَصْرَ وَ الشَّمْسُ حَیۡۃً۔ آپ عصر کی نماز اس  
 وقت پڑھتے جب سورج تیز ہوتا (عاف سے پیدا اس میں  
 زردی نہ آتی ہوتی)۔

حَيَاتِكَ اللَّهُ وَبَيَاتِكَ (فرشتوں نے حضرت آدم سے کہا) اللہ تعالیٰ تم کو زندہ اور سلامت رکھے (یا خوش و خرم رکھے یا تم پر سلامتی رکھے)۔

الْحَيَاتُ وَالْبَيَاتُ لِلَّهِ۔ ساری کوششیں اور آداب اللہ ہی کے لئے ہیں یعنی تمام الواجبات تعظیم)۔  
تَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ الْمُهَافَاةُ۔ تمہاری تحیت کا کمال معافہ ہے (بس معافہ سے بڑھ کر اور کوئی کام نہ کرنا چاہئے مثلاً معافہ یا بوسہ وغیرہ)

حَيَاةُ اللَّهِ۔ اللہ اس کو زندہ یا خوش و خرم رکھے۔  
أَسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا وَحَيَاةً سَابِقًا۔ ہم پر ایسا پانی برساجو ہماری تکلیف رفع کرے اور ایسی بارش جس سے اوزانی ہوگا يَهْبُتُ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ۔ ان دو چیزوں پر زندگی کا پانی بہایا جائے گا مشہور روایت مَا ذُو الْحَيَاةِ هِيَ فَيَلْقَوْنَ فِي نَهْرِ السَّيِّئِ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ۔ وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے۔

عَيْنُ الْحَيَاةِ۔ آب حیات جس سے مردہ زندہ ہوتا ہے اور حضرت یوشع کی چھلی وہی پانی پڑنے سے زندہ ہو گئی تھی، کہتے ہیں یہ پانی ظلمات میں ہے، جہاں سکندر نے جانے کا قصد کیا تھا اور فخر ان کے رہنا تھے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے،  
”خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را“  
گر یہ سب قصے اور کہانیاں ہیں، جن پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا، اور خود خضر کی نسبت ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ مرگے وَاللَّهُ اعْلَمُ۔

إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذِّبُ بِبِكَاءِ الْحَيِّ۔ زندہ کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

لَا آخِلُ النَّاسِ حَتَّى يَحْيِيَ النَّاسَ مِنْ أَوَّلِ مَا يَحْيُونَ۔ یہ حضرت عمر نے کہا، میں تو فرہ گوشت پر پیدا ہوں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک لوگوں پر خوب بارش نہ ہو یا وہ زندہ نہ ہو جائیں یعنی آباد اور خوش و خرم ہوجائیں

خلیفہ ہونے والا ہے، ایسے خلیفہ اور حاکم کو فوت کی کیا ضرورت ہے ساری رعیت اس کی فوج ہے)۔

كَرِيحًا مِنَ الشَّيْءِ سَبْعًا لَدَمًا وَالْمَدَارَةَ وَالطَّيْرَ وَالْغُدَّاتِ وَالذَّاكِرَةَ وَالْمَثَانَةَ۔  
بکری میں سات چیزوں کو آپ نے کر وہ سمجھا ران کا کھانا اسی نہیں، خون اور پھیپھاڑ جس میں صفرا جمع رہتا ہے، اور فوج اور غدر اور ذکر اور غصے اور مثانہ۔

فَدَا ذَكَتُ مِنْهُ رِيحًا وَكَبَّةً فَأَذَكَرَنِي فَفَحْمًا مِيًّا۔  
(آنحضرت نے منہ سے مینہ میں فرمایا) میں بزاق کے نزدیک گیا اُس پر وار ہونے کے لئے تو اس نے مجھ کو نیا اور امینی پاکیزہ شرم کی (یعنی جھجکا)۔

حَتَّى عَلَى الْقَهْلَةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ۔ نماز کی طرف آؤ اور کامیابی کی طرف آؤ۔ یا نماز کی طرف جلدی آؤ اور کامیابی جلد حاصل کرو۔

وَإِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَى هَلَّا بَعَثَ جِبَّ اچھے اور نیک لوگوں کا تذکرہ آئے تو پہلے حضرت عمر سے پہلے کہ آپ نیکوں کے سردار تھے، دنیا میں کوئی نیکی اس سے زیادہ نفس پر شاق نہیں ہے کہ اپنے اور اپنے عزیزوں کا کچھ خیال نہ کرے اور غیروں کی راحت رسانی اور آرام دہی مقدم کر کے لے اور پر اسے سب کے مقابل حق بات کہے۔ یہ صفت حضرت عمرؓ کی تھی رضی اللہ عنہ میں بدرجہ کمال موجود تھی)۔ یہ کہ حَتَّى اور هَلَّا دو کلموں سے مرکب ہے۔ حَتَّى کے معنی ”آ“ اور هَلَّا یا هَلَّا جلدی کر۔

تَمِعْتُ الْحَيَّ يَتَحَدَّثُونَ۔ میں نے اپنے قبیلے سنا، وہ باتیں کر رہے ہیں (اب عرب کے لوگ حَتَّى حَتَّى اس موقع پر کہتے ہیں جب کوئی کام شروع کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً کھانا سامنے رکھا ہو تو کہتے ہیں حَتَّى حَتَّى یعنی کھانا شروع کر دو)۔  
إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ حَتَّى أَهْلِهِ۔ آدمی سے اُس کے سب گھر والوں کی پرسش ہوتی ہے

یہاں تک کہ جو جانور زندہ اُس کے گھر میں ہے (مثلاً گائے، بکری، گھوڑا، گدھا، بٹی، طوطا وغیرہ) ان کی بھی پریشانی ہوگی (رکرتے) اس کے کھانے پینے کی خبر رکھی یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ کا ایک نام سچی بھی ہے، یعنی زندہ، اور یہی وہ سب کو سنبھالنے والا۔

خُذْ مِنْ صِرْحَتِكَ لِمَدْرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔  
اپنی صحت میں بیماری کے لئے سامان کر اور زندگی میں موت کے لئے (موت کے بعد پھر کوئی کام نہیں آئے گا، لہذا جو کچھ توشہ آخرت کے لئے درکار ہے وہ اپنی زندگی ہی میں جمع کر لے)  
إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيمٌ وَسَيُحْيِي إِذَا أَرَفَمَ الْعَبْدُ بِلَدَيْهِ أَنْ يَكْرَهُ مَا صَفَرُ أَحْسَى تَفْضَحُ فِيهَا خَيْرًا۔

اللہ تعالیٰ بڑا شرم کرنے والا، کرم کرنے والا ہے۔ اُس کو شرم آتی ہے جب بندہ اُس کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور وہ اُن کو خالی پھیر دے، جب تک اُن میں کچھ بھلائی نہ رکھے۔ (مطلب یہ ہے کہ مومن کا اپنے پروردگار کے سامنے ہاتھ پھیلانا خالی نہیں جانا یا قضا ہی میں مُراد پوری ہوتی ہے یا پھر آخرت میں اُس کا اجر ملے گا)۔

إِذَا ذُكِرَ الْقَبَلُ حُونَ فَحَيَّ هَلَا يَعْلِيَّ جَنَابِ  
کا ذکر آئے تو پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر اور آپ تمام اولیاء کے سردار تھے، چنانچہ آپ کو شاہ ولایت کہتے ہیں)۔  
یحییٰ (علیہ السلام) مشہور پیغمبر ہیں، وہ حضرت عیسیٰ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

طالبِ دعاء

سید نذر عباس

سید احمد علی

21.2.2011



میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات مع نادر اضافات مفیدہ

|  |  |
|--|--|
| فقہ الحدیث (اردو)  | مالا یدمنہ (فارسی بہ حاشیہ اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائٹل   |
| قوانین جامعہ برعجالہ ناقصہ (فارسی - اردو)                      | مختصر خصائل نبوی (اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائٹل -  |
| تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی - مجلد -                        | مشارق الانوار فقہی ترتیب والا ایڈیشن (عربی مع اردو) گلبرگ کاغذ رنگین سنبھری ڈبل ڈائی -                 |
| فیوض عثمانی شرح اردو فصول اکبری                                | مصباح العوائل (شرح اردو شرح مآء عامل) مع شرح و ترکیب بزبان اردو کامل مع اضافہ مقدمہ و حل مطالب وغیرہ - |
| اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائٹل   | گلبرگ کاغذ رنگین ٹائٹل   |
| معجز نما متوسط قرآن مجید بدو ترجمہ مع کامل تفسیر               | مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری)   |
| اردو (۵۳ خوبی والا دو میانہ سائز) عمدہ کاغذ -                  | اعلیٰ کاغذ رنگین سنبھری ڈبل ڈائی   |
| قرآن مجید عکسی مترجم شیخ الہند (کلاں سائز)                     | معدن الحقائق (شرح اردو) کنز الدقائق  |
| قصص الانبیاء (ترجمہ اردو) خلاصۃ الانبیاء                       | اعلیٰ کاغذ رنگین سنبھری ڈبل ڈائی -   |
| گلبرگ کاغذ پشتمہ سنبھری ڈائی                                   | قصص القرآن مولانا محمد حفص الرحمن صاحب سیوہاروی  |
| کامل ۴ حصہ - اعلیٰ کاغذ (عمدہ سائز پر) مجلد رنگین              | مفتاح عربی (عربی صرف و نحو) از مولوی نعیم الرحمن ایم اے  |
| سنبھری ڈبل ڈائی  | گلبرگ کاغذ رنگین ٹائٹل   |
| کتاب التوحید مترجم - گلبرگ کاغذ پشتمہ سنبھری ڈائی مجلد         | مقدمہ تاریخ ابن خلدون (اردو) عکسی ایڈیشن -   |
| رنگین سنبھری ڈائی  | جلد رنگین سنبھری ڈائی - اعلیٰ کاغذ -   |
| کتاب الوسیلہ تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب               | مدینۃ الراجی فی حل السراجی گلبرگ کاغذ رنگین ٹائٹل -  |
| گلبرگ کاغذ رنگین سنبھری ڈائی مجلد پشتمہ سنبھری ڈائی            | موطائما مالک مترجم کامل در دو جلد -  |
| کفایۃ النحوی (شرح اردو ہدایۃ النحوی) از مولانا مولوی محمد حیات | اعلیٰ کاغذ رنگین سنبھری ڈائی -   |
| صاحب سنبھلی - گلبرگ کاغذ رنگین ٹائٹل -                         | میزان العلوم (شرح اردو) سلم العلوم گلبرگ کاغذ رنگین ٹائٹل  |
| گلستان سعدی (مترجم) گلبرگ کاغذ رنگین ٹائٹل                     | نادر مجموعہ فن خوشنویسی (اردو) مع نادر قطعات اصلاحی و مشقیں - اعلیٰ گلبرگ کاغذ پشتمہ سنبھری ڈائی -     |
| لغات الحدیث (عربی - اردو)                                      | نصیحۃ المسالین (اردو) گلبرگ کاغذ رنگین ٹائٹل   |
| مجلد پارچہ جلد اول (ا - ح)                                     | نیل الامانی (شرح اردو مختصر المعانی) گلبرگ کاغذ رنگین  |
| " " جلد دوم (ح - ز)  | (معہ اضافات) نقشہ وغیرہ سنبھری ڈبل ڈائی  |
| " " جلد سوم (س - ض)  |  |

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی